نصابِ سلسلۂ تعلیم جامعۂ عثمانیہ

آئین اکبری

جلد اوّل (حصہ دوم)

تصنیف

علّامہ ابوالفضل

ترجمہ

مولوی محمد فدا علی صاحب طالب

رکن شعبۂ تالیف و ترجمہ جامعۂ عثمانیہ سرکار عالی

سنہ ۱۳۵۷ ھ م سنہ ۱۳۴۸ ف م سنہ ۱۹۳۹ ع

دار الطبع جامعۂ عثمانیہ سرکار عالی حیدرآباد دکن

فہرست مضامین

آئین اکبری جلد اوّل (حصۂ دوم)

آئین (۵)

کوتوال

اس عہدے کے لئے وہ شخص موزوں ہے جو جری، تجربہ کار، ہوشیار، مستعد، بردبار، معاملہ فہم اور نیک خصال ہو۔

اس کی ہوشیاری اور شب گشت سے رعایا آرام و آسائش کی نیند سوتی اور بد اطوار افراد نیست و نابود ہو جاتے ہیں۔

کوتوال کو چاہیئے کہ آباد مکانوں اور معمور شوارع عام کی مکمل فہرست مرتب رکھے اور اہل شہر کو اپنی ہدایت سے باہمی ہمدردی و اعانت کا خوگر بنائے۔ رعیت کو ایسا باہم شیر و شکر بنا دے کہ شادی و غم میں ایک دوسرے کے شریک و رفیق کار رہیں۔

چند مکانات کے مجموعے کو ایک محلّہ قرار دے اور ایک سمجھدار شخص کو میر محلّہ مقرر کرے اور مسافروں کی آمد و رفت، محلّے کے دیگر واقعات کا روزنامچہ میر محلہ کے دستخط سے اپنے دفتر میں داخل کرے۔

اہل محلہ میں سے ایک شخص اور اس کے ساتھ ایک غیر متعلق شخص کو جاسوس مقرر کرے لیکن ایک دوسرے کو اس کا علم نہ ہونے دے۔ ان دونوں کی کارروائی پر نگاہ رکھے اور ہوشیاری سے کام لے۔

نو وارد مسافروں کے لئے ایک جداگانہ سرائے تعمیر کرائے اور اس میں انھیں

قیام کرنے کی اجازت دے اور چند ہوشیار آدمیوں کے ذریعے سے اُن کی بابت علم حاصل کرے۔

کوتوال کا فریضہ ہے کہ ہر طبقے کے اشخاص کی آمدنی اور اُن کے اخراجات پر غائر نظر رکھے اور نیک نیتی کو اپنا شعار بنا کر اپنی جانفشانی سے انتظام میں رونق پیدا کرے۔

پیشہ وروں کے ہر طبقے میں ایک کو سرگروہ اور دوسرے کو دلّال مقرر کرے تاکہ بازار کی خرید و فروخت انھی کی نگرانی میں انجام پائے اور ان سے ہمیشہ روزنامچے طلب کرتا رہے۔

اس عہدہ دار کو چاہیئے کہ شہروں کے مختلف کوچوں کو وسیع کرے اور اُن کی ناکہ بندی کا انتظام کرے اور شارع عام کو نجاست و گندگی سے پاک و صاف رکھے۔

ایک پہر رات گذرنے کے بعد لوگوں کو شہر میں داخل ہونے یا باہر جانے سے باز رکھے۔

بیکار اشخاص کو کسی نہ کسی کام میں لگائے۔

قدیم عناد و مخالفت کو دور کرے اور کسی فرد کو دوسرے کے مکان میں زبردستی فروکش نہ ہونے دے۔

کوتوال کا فریضہ ہے کہ چوروں کو گرفتار کرے اور مالِ مسروقہ برآمد کر کے مالک کے سپرد کرے یا اُس کے نقصان کا ذمہ دار ہو۔

اُسے چاہیئے کہ اس امر کی کامل نگہداشت رکھے کہ باج اور تمغا کے محاصل، ہتھیار، ہاتھی، گھوڑے، اونٹ، گائے، بھیڑ بکری اور سامان خرید و فروخت کے کسی اور چیز پر نہ لگائے جائیں اور ہر صوبے کے کسی ایک مقام پر ان کے وصول کرنے کا انتظام کیا جائے۔

کوتوال کا فرض ہے کہ قدیم سکّوں کو دارالضرب میں گلوا دے یا نامسکوک کی حیثیت سے انھیں سرکاری خزانے میں داخل کرے۔ شاہِ وقت کے چاندی اور سونے کے سکّوں کے نرخ کو گھٹنے اور بڑھنے سے روکے، البتہ گھسنے سے وزن میں جو کمی واقع ہو اُس کے مطابق قیمت میں کمی روا رکھے۔

بازار کے نرخوں میں ارزانی کا خیال رکھے اور کسی کو شہر سے باہر جا کر غلّہ خریدنے کی

اجازت نہ دے اور اس بات کا لحاظ رکھے کہ دولتمند افراد اپنی ضرورت سے زائد غلّہ نہ خرید کریں۔

اوزان و ترازو کی صحت پر پوری توجّہ کرے اور سیر کو تیس دام سے کم و بیش نہ ہونے دے۔ اگز کا جو حساب طے پا چکا ہے اُس میں کم و بیشی نہ ہونے دے۔

رعایا کو سر بازار شراب بنانے یا اُس کے ناپ تول کرنے یا اُس کے خرید و فروخت کرنے کی اجازت نہ دے۔ اس کی جستجو نہ کرے کہ خفیہ طور پر لوگ کیا کرتے ہیں۔

ایسے فوت شدہ یا لاپتہ اشخاص کا حال جن کا کوئی وارث نہ ہو، ضبط تحریر میں لائے اور اُس کی حفاظت کرے۔

مرد اور عورتوں کے استعمال کے لئے جدا کنوئیں معیّن کرے اور اس بات کا لحاظ رکھے کہ دریا پر گھاٹ بھی اُن کے لئے مختلف ہوں۔

کوتوال کا فریضہ ہے کہ موٹ چلانے کے لئے معتبر اشخاص مقرّر کرے اور عورتوں کو گھوڑے پر نہ سوار ہونے دے۔

اس امر کی ہدایت کرے کہ بیل، بھینسا، گھوڑا اور اونٹ ذبح نہ کئے جائیں۔

اس بات کی نگرانی کرے کہ کوئی شخص دوسرے کو اپنے طور پر مقیّد یا بند نہ کرے اور بردہ فروشی نہ ہونے پائے اور کوئی عورت اپنی مرضی کے خلاف ستی ہونے پر مجبور نہ کی جائے۔ کسی مجرم کو دار پر نہ چڑھایا جائے۔ بارہ سال سے کم عمر کے لڑکوں کا ختنہ نہ کیا جائے لیکن اس عمر سے زیادہ اطفال کے ختنہ میں مزاحمت نہ کی جائے۔ ملنگوں اور قلندروں نیز ریاکار سوداگروں کو یا تو شہر بدر کیا جائے یا انھیں اُن کے اعمال سے باز رکھنے کی سعی و کوشش کی جائے لیکن اس امر کا لحاظ رہے کہ اس فعل سے خدا پرست اور گوشہ نشینوں اور تارک الدّنیا لوگوں کو تکلیف نہ پہنچے اور وہ آزردہ خاطر نہ ہونے پائیں۔

قصّاب، صیّاد، غسّال اور مہتروں کو علحدہ محلّوں میں بسائے اور دوسروں کو ان سنگ دل اشخاص سے میل جول نہ رکھنے دے۔

جو شخص جلّاد کے ساتھ برتن میں پانی پئے اس کا ایک ہاتھ کاٹے اور جو اُس کے برتن میں کھانا کھائے اُس کی ایک انگلی کاٹی جائے۔

قبرستان شہر سے باہر مغرب کی سمت مقرر کرے۔ دین الٰہی کے پیرووں کو

سوگ کے زمانے میں نیلے کپڑے پہننے سے باز رکھے اور سرخ لباس پہننے کی ہدایت کرے۔

یکم فروردین سے انیس ماہ مذکور تک اور آبان کے تمام ماہ میں اور ہر شمسی ماہ کی پہلی اور سولھویں تاریخ، الٰہی تہواروں کے، دن اور چاند اور سورج گرہن کے دنوں میں نیز ہر اتوار کو جانور ذبح ہونے نہ دے لیکن شکار گاہ میں یا حالت مرض میں بلحاظ ضرورت ان ایام میں بھی گوشت خواری کو جائز رکھے۔

مقتل شہر کے باہر مقرر کرے اور اس امر کا لحاظ رکھے کہ الٰہی تہواروں کے مراسم و انعقاد میں فرق نہ آنے نہ پائے۔

نوروز کی شب اور انیس فروردین کی رات کو روشنی کا انتظام کرے۔

عید کی رات اور عید کے دن تین تین گھنٹے بعد نوبت بجوائے۔

فارسی اور ہندی جنتریوں میں تاریخ الٰہی کو رواج دے اور ہندی فرہنگ میں ماہ کی ابتدا شکل بچہ سے کرے۔
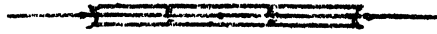
آئین (۶)

عمل گزار

(محاصل مالگزاری کو جمع کرنے والا)

اس عہدہ دار کو زراعت پیشہ لوگوں کا ہمدرد اور جفاکش و راستباز ہونا چاہیئے۔
عمل گزار پر لازم ہے کہ اپنے کو اعلیٰ ترین طاقت کا جانشین خیال کرے اور ایسی جگہ قیام کرے کہ ہر شخص آسانی کے ساتھ اس کے پاس جا سکے اور کسی فرد کو بھی دادرسی میں واسطہ و ذریعہ کی حاجت نہ ہو۔ سرکش اور حیلہ باز اشخاص سے اوّل بہ نرمی پیش آئے لیکن اگر یہ تدبیر کارگر ثابت نہ ہو تو اُن کو سزا دے اور زمین کے بیکار پڑی رہنے کے خیال سے خوف زدہ نہ ہو۔

راہزنوں قاتلوں اور بداعمال افراد کو سزا دینے یا اُن پر جرمانہ کرنے میں تامل نہ کرے اور اپنے علاقے میں ایسا معقول انتظام کرے کہ کسی شخص کو فریاد کرنے کی ضرورت ہی پیش نہ آئے۔ غریب کسانوں کو قرضہ دے کر اُن کی امداد کرے اور قرضے کی رقم آسانی کے ساتھ بتدریج وصول کرے۔ گاؤں کے چودھری کی سعی و کوشش سے جس وقت اُس موضع کی سرکاری رقم وصول ہو جائے اُس وقت اُس شخص کو ہر بیگھے میں نصف بسوہ کی آمدنی یا ایک ایسی رقم جو اُس کی خدمات کے لائق ہو عطا کرے۔ ہر زمین مزروعہ کی پیمائش کرے اور اس قسم کے حصۂ زمین کے مختلف قطعات کو نظرِ غور سے دیکھ کر

ان ٹکڑوں کی نوعیت وحقیقت سے آگاہی حاصل کرے۔

ظاہر ہے کہ مختلف ممالک میں مزروعہ زمین کی قدر وقیمت میں اختلاف ہوتا ہے اور خاص خاص فصلوں کے لئے خاص خاص قطعات مخصوص ہیں اس لئے عمل گزار کو زمینوں کی نوعیت کو پیش نظر رکھ کر ہر کاشتکار سے جداگانہ برتاؤ کرنا چاہیئے۔ سابق عمل گزار کی قرارداد پر توجّہ کے ساتھ غور کرے اور اگر اس سے پہلے معاملات میں نادانی یا خیانت واقع ہوتی ہے تو اس کی چارہ جوئی کرے۔

ویران مقامات کو آباد کرنے کی کوشش کرے اور معمور حصوں کی آبادی میں فرق نہ آنے دے۔

عمدہ اجناس کی پیداوار میں زیادتی پیدا کرنے کی کوشش کرے اور اس اضافے کے لئے اگر محاصل میں کچھ کمی کرنی پڑی تو اس سے دریغ نہ کرے۔

اگر کاشتکار اپنی مخصوص زمین قرارداد سے کم کاشت کرے اور اس کے لئے عذر پیش کرے تو ایسے عذر کو قبول نہ کرے۔

اگر کسی گاوں میں بنجر زمین نہ باقی رہے اور اس گاؤں کا کوئی کاشتکار اپنے کھیتوں سے زیادہ کاشت کرنے کے خواہشمند ہوں تو انھیں دوسرے موضع میں زمین عنایت کرے۔

ناپ تول میں توجّہ اور انصاف سے کام لے۔ کاشتکاروں کے لئے سال بسال آسانیاں پیدا کرنے کی کوشش کرے اور قرارداد کے مطابق سوا لگان کے اور کوئی رقم ان سے وصول نہ کرے۔ اگر بعض کاشتکار پیمائش کے حساب سے اور بعض مزروعہ زمین کی نوعیت اور موسمی فصل کے اعتبار سے زمین کا لینا قبول کریں تو ان سب کے پٹے لکھوا کر جہاں پناہ کے ملاحظے میں جلد روانہ کرے۔

مالگزاری صرف نقدی رقم پر محدود نہ کرے بلکہ غلہ بھی وصول کرے جس کی چند صورتیں ہیں۔ کنکوت (ہندی میں غلّے کو کن اور تخمینے کو کوت کہتے ہیں) اس طریقے سے مراد یہ ہے کہ اراضی کو جریب یا قدموں سے ناپنے اور غلّے کے وزن کا اپنے تجربے اور فراست سے اندازہ کرے۔

تجربہ کار اشخاص کا بیان ہے کہ اس طریق کار کی صحت میں بہت کم فرق ہوتا ہے۔

اگر کسی قسم کا اندیشہ دل میں پیدا ہو تو بہترین، متوسط اور ادنیٰ ہر سہ قسم کے کھیتوں کا تین بار اندازہ کرے اور اس طرح شبہ کو دور کرے۔ اکثر اوقات زمین کا بھی تخمینہ کرتے ہیں جو صحیح اُترتا ہے۔

بٹائی جس کو بھاولی بھی کہتے ہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ کھیت کو کاٹ کر غلّے کا انبار لگاتے ہیں اور تمام شرکا کے روبرو قرار داد کے مطابق غلہ تقسیم کر لیا جاتا ہے۔

اس صورت میں متعدد تجربہ کار دیکھ بھال کرنے والوں کی ضرورت ہے ورنہ دغاباز و بدطینت افراد خیانت سے باز نہ آئیں گے۔

کھیت بٹائی۔ اس صورت میں مزروعہ زمین کو آپس میں تقسیم کر لیتے ہیں۔

لانگ کٹائی۔ غلوں کو کاٹ کر ان کے بوجھ باندھتے ہیں اور باہم تقسیم کر لیتے ہیں۔ ہر شخص اپنا حصہ اپنے مکان لے جاتا ہے اور غلّے کو صاف کر کے فائدہ اٹھاتا ہے۔

اگر یہ امر رعیت کو تکلیف دہ اور اُن کی مرضی کے خلاف نہ ہو تو پیداوار کو بازار کے نرخ پر فروخت کر کے بجائے غلّے کے نقد رقم بنا لے۔

اس زمین میں اگر کاشتکار عمدہ قسم کا غلّہ بوئیں تو پہلے سال معمولی رقم سے ایک چوتھائی کم وصول کرے۔

اگر وصولیائی رقم کے وقت معلوم ہو کہ اس سال بہ نسبت گزشتہ سال کے پیداوار زیادہ ہے اور مزروعہ زمین کم اور مالگزاری مساوی ہے تو اس کمی پر برہم نہ ہو اور اس امر میں نزاع نہ کرے۔

ہمیشہ کاشتکاروں کو راضی و خوش رکھے اور ظلم پیشہ زبردست افراد کو طاقت نہ پکڑنے دے بلکہ ایک ایک کاشتکار سے گفتگو کرے اور مہربانی کے ساتھ اُن کو نوشتے دے اور رقم وصول کرے۔

جریب کش، پیمائش کرنے والوں اور دیگر عمال سررشتہ سے ضمانت لے پیمائش کے عملے کو جس روز کام پر مامور کرے تیرہ دام اور اکیس سیر غلّہ اجرت میں ادا کرے اور مہینے پر حساب میں شامل کرے اور ترتیب مندرجۂ ذیل کے اعتبار سے شمار کرے۔

آٹا پانچ سیر، گھی نصف سیر، دانہ اور ترکاری وغیرہ کے لئے چار دام نقد۔

تبکچی - چار سیر آٹا، آدھ سیر گھی، پانچ سیر دانہ اور چار دام نقد۔
جریب کش و ٹھاپہ دار - ہر چار آدمیوں کو آٹھ سیر آٹا ایک سیر روغن پانچ دام نقد۔
پیمائش شدہ زمین پر نشان لگائے اور سب سے بڑے کاشتکار سے اس امر کا مچلکہ لے کہ موضع میں قابل کاشت زمین کو پوشیدہ نہ رکھیں اور مختلف فصلوں میں جن زمینوں میں مختلف کاشت ہوتی ہے اُن کا صحت کے ساتھ معائنہ واندراج کرائیں۔
دوران پیمائش میں اگر کوئی قطعۂ زمین کم مرتبے کا نظر آئے تو اُس کی نوعیت کا اُسی وقت اندازہ کرے اور اُس زمین کی پیداواری حالت سے برابر واقفیت حاصل کرے تحریر کاشتکار کے حوالے کرتا رہے۔
اگر مالگزاری وصول کرنے کے بعد اس طرح کی اطلاع ملے تو ہمسایوں سے حالات دریافت کرے اور کاغذ خام سے اُس کی جانچ کرے اور اعتدال سے کام لے۔
جس طرح کہ کارکن سوانح کے تمام واقعات قلمبند کرتا ہے اسی طرح پٹواری اور مقدم کا اپنے اپنے حسابات کے دفتر تیار رکھتے جائیں۔
اس کو چاہیئے کہ اُن کاغذات کا مقابلہ کرے اور اُن پر اپنی مُہر کرکے ہر ایک کی نقل تبکچی کے حوالے کرے۔
جب ایک موضع کا بندوبست ختم ہو جائے تو اُس کا ایک منتخبہ تیار کرے اور اس کاغذ کی کارکن اور پٹواری سے تصدیق کرا کے نوشتہ جات کو ہفتہ وار درگاہ والا میں روانہ کرتا رہے اور اس امر کا لحاظ رکھے کہ ان کاغذات کے ارسال کرنے میں پندرہ روز سے زیادہ کی تاخیر نہ ہو۔
نسق کے کاغذات روانہ کرنے کے بعد اگر کسی کھیت میں ارضی و سماوی آفات کی وجہ سے کوئی نقصان پہنچے تو اُس وقت موقع پر پہنچ کر نقصان کا اندازہ کرے اور اُس کو قلمبند کرکے فوراً درگاہ شاہی کو روانہ کرے تاکہ یا تو وہ نقصان صحیح تسلیم کیا جائے یا یہ کہ اُس کے متعلق کوئی جدید آئین مقرر کیا جائے۔
رقم مالگزاری نرمی کے ساتھ وصول کرے اور مقررہ زمانے کے علاوہ کسی اور وقت تحصیل شروع نہ کرے۔
ربیع کی تحصیل کو ہولی سے شروع کرے (ہولی ہندوؤں کا ایک تہوار ہے جو آخر دلو

یا آغاز و درمیان حوت میں منایا جاتا ہے) اور خریف کا دسہرے سے آغاز کرے۔ (دسہرہ بھی ہندوؤں کا تہوار ہے جو سنبلہ کے آخر یا اوسط اور میزان کے اوائل میں ہوتا ہے) اس امر کی نگہداشت کرے کہ خزانچی کوئی خاص سکہ نہ طلب کرے بلکہ جو سکہ وزن اور چلن میں کھرا ہو وصول کرے اور اگر کھوٹ یا کمی ہو تو اُسے مسکوک سکے کے نرخ سے وصول کرے اور اس فرق کو اپنے دفتر میں درج کرے۔

اس امر کا انتظام رکھے کہ کاشتکار اپنی واجب الادا مالگزاری کو خود مختلف اوقات میں لے کر آئے تاکہ بدطبینت وخودغرض افراد کے واسطہ ہونے میں جو خرابیاں اور تکالیف پہنچتی ہیں اُن سے سب محفوظ رہیں۔

جو غلہ کہ تیار ہو جائے اُس کی مالگزاری تمام وکمال خوبی کے ساتھ وصول کرے اور اس کی رقم کو دوسری جنس کے تیار ہونے پر موقوف نہ رکھے۔

جو شخص کہ خراجی زمین کو نہ جوتے بلکہ اُس کو بطور چراگاہ کے استعمال کرے تو ہر بھینسے کے عوض چھ دام اور ہر بیل کے معاوضے میں تین دام سالانہ وصول کرے۔ لیکن جو جانور کہ نسل بڑھانے کے لایق نہ ہوئے ہوں اُن پر کسی قسم کا محصول نہ مقرر کرے۔

ہر ہل کے لئے چار بیل، دو گائے، ایک بھینسا مقرر کرے اور ان پر کوئی محصول نہ لگائے۔ جو رقم کہ خزانے میں داخل ہو اُس کی جانچ کرے اور خود اُس کا شمار اور مقابلہ کر کے کارکن کے روزنامچے میں اُس کا اندراج کرائے اور خزانچی سے تصدیق کرا کے اس رقم کو الگ تھیلی میں رکھے اور تھیلی کو سربمہر کر کے ایک مضبوط مکان میں رکھے۔ اس مکان کے دروازے پر مختلف قفل لگائے جن میں سے ایک کی کنجی اپنے پاس رکھے اور دوسری کنجیاں خزانچی کے سپرد کرے۔

ہر ماہ کے آخر تبکچی سے روزنامچہ لے کر درگاہ شاہی کو روانہ کرے۔

جس وقت دو لاکھ دام خزانے میں جمع ہو جائیں تو معتبر اشخاص کی معرفت شاہی بارگاہ میں روانہ کرے۔

ہر موضع کے پٹواری کو ہدایت کرے کہ جو رقم وہ رعیت سے وصول کرے وہ اُن رسائد میں جو وہ کاشتکاروں کو دے تفصیل کے ساتھ مندرج کرے اور جو رقم کہ باقی رہ جائے اُس کو اپنے رجسٹر (کاغذات) میں نام بنام درج کر کے اُس پر موضع کے

سربرآوردہ اشخاص کی دستخط لے اور نہایت آسانی کے ساتھ اس رقم کو دوسری فصل پر وصول کرے۔

سیور غال کے فرامین کا ہمیشہ معائنہ کرتا رہے اور ان کا غذات کی نقل دفتر میں روانہ کر کے برابر اُن کا مقابلہ کرتا رہے۔

چک نامجات کی صحت کا ہمیشہ علم حاصل کرتا رہے اور متوفی و غائب و بر سرکار اشخاص کے حصّوں کو بازیافت کرے۔ اس امر کا لحاظ رکھے کہ سیر کی زمین نہ کہ نگان کی اور نیز یہ کہ بازیافت کی زمینیں بیکار نہ پڑی رہیں۔ غائب و نیز متوفی افراد کے مال کی بخوبی حفاظت کرے اور حقیقت واقعی سے اطلاع دے۔

اس امر کی نگہداشت رکھے کہ جزئیے کی رقم نہ وصول کی جا سکے۔ جو زمین کہ قدیم زمانے میں ملکی مصلحت کے لحاظ سے عطا کی گئی ہو اُس میں خلل اندازی نہ کرے اور اپنے سفر و دعوت و نیز جلسۂ ماتم کو رقم وصول کرنے کے ذرائع نہ بنائے اور تحائف قبول کرنے سے ہمیشہ پرہیز کرتا رہے۔

گاؤں کا مقدّم یا پٹواری جس وقت رقم لے کر آئے اور چبوترے پر پہنچ کر ایک دام کورنش و آداب کے نام سے پیش کرے تو اُسے قبول نہ کرے۔ اسی طرح بل کسی کو بھی (یعنی اُس رقم کو جو کھیتوں کی تیاری کے بعد ہر موضع سے عام طور پر وصول کی جاتی ہے) بُرا سمجھ کر اُس کے گردنہ پھٹکے۔ علاوہ ازیں پیشہ وری، چوکیداری، راہداری، باغات و منڈی و قرقی و ماہی گیری و میر بحری و روغن زرد و روغن کنجد و کنبلی و چمڑہ و اون وغیرہ کے محصول جس سے حریص و ناخدا ترس لوگ اپنی جیب گرم کرتے ہیں، وصول نہ کرے۔

جو اشخاص کہ موضع کے حالات سے پوری واقفیت رکھتے ہوں ان میں سے نوبت بنوبت ایک ایک فرد کو اس امر پر مقرر کرے کہ درگاہ شاہی میں حاضر ہو کر موضع کے تمام تفصیلی حالات و ذیلی امور سے مطلع کرتا رہے۔

اُسے چاہیئے کہ رعایا، جاگیرداروں اور قرب و جوار کے لوگوں کے حالات، سرکشوں کے مغلوب ہونے کی کیفیت، تمام اشیا کے نرخ و کرائے کی تفصیل، فقرا اور پیشہ وروں کے حالات و دیگر واقعات کی کیفیت ہر ماہ بارگاہ عالی میں روانہ کرے۔

اگر کوتوال اپنے عہدے پر موجود نہ ہو تو اُس کی عدم موجودگی میں کوتوال کے فرائض بھی انجام دے۔

آئین (۷)

تبکچی
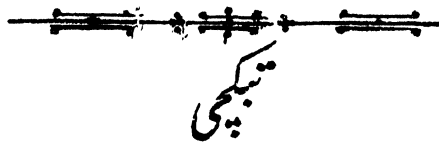
اس شخص کو راستباز، انشاپرداز، ہوشیار ہونا چاہیئے۔ یہ عہدے دار عمل گزار کا دست راست ہے جس کے بغیر چارۂ کار نہیں ہے تبکچی کا فریضہ ہے کہ ہر موضع کا نقدی اور جنسی دہ سالہ موازنہ قانون گو سے حاصل کرے اور زمین کی کیفیت اور موضع کے مراسم و دستور سے آگاہ ہو کر عمل گزار کو واقعات سے مطمئن کرے اور ہمیشہ اُس کی امداد و اعانت کرتا رہے۔

کاشتکاروں کے ساتھ جو معاملات و شرائط طے ہوں اُنھیں قلمبند کرے۔

ہر گاؤں کی جداگانہ حدبندی کر کے مزروعہ اور بنجر زمین کا صحیح اندازہ کرے اور منصب ضابطہ (کارگزار) جریب کش اور تھانہ دار کے نام درج کرے۔ اسی طرح کسان اور سردار موضع کے نام لکھ کر آخر میں موضع کی پیداوار کا اندراج کرے۔

اپنے روزنامچے میں گاؤں، پرگنہ اور فصل کی صراحت کرے اور پیداوار میں جو کمی واقع ہوتی ہے اُسے وضع کر کے پیدا شدہ غلے کی قیمت معلوم کرے۔ اہل ہندوستان کی رسم کے مطابق تاریخ کاشت کے نیچے نام اور جنس اور کمی ہر سہ امور کی خانہ پری کرے۔

جب موضع کا بندوبست ہو جائے تو ہر کاشتکار کی جمع کو صحیح کرے اور اس طرح تمام موضع کے محاصل کا تعین کرے۔

تبکچی کی اس قرارداد کے مطابق عمل گزار محاصل وصول کرے اور بندوبست کی ایک نقل، جسے ہندی میں خسرہ کہتے ہیں، بارگاہ شاہی کو روانہ کرے۔

اگر توجیہ کے وقت پرانا خسرہ موجود نہ ہو تو پٹواری سے ہر کاشتکار کا نام اور اُس کے کھیت کی نوعیت کی نقل حاصل کرکے جدید خسرہ تیّار کرے اور توجیہ و باقی و واصل باقی کے کاغذات وقت پر روانہ کرے۔

اپنے روزنامچے میں ہر موضع کے ساتھ اُس کے تحصیلدار کا نام درج کرے۔ جو کسان مالگزاری لے کر آئے اُس کا نام مندرج کرکے اُس کو ایک رسید خزانچی کی دستخطی عطا کرے۔

پٹواری اور مقدّم کی توجیہ کی نقل جس کی بنا پر تحصیل کی جاتی ہے۔ نیز سرخط جو کہ رعایا کو دیا جاتا ہے، پٹواری سے حاصل کرے اور ان کاغذات کا بغور مطالعہ کرے اور اگر ان کی رو سے یہ ثابت ہو کہ معاملات میں خیانت کی گئی ہے تو بددیانت افراد پر جرمانہ کرے اور ہر موضع کی واصل و باقی سے عامل کو ہر روز مطلع کرکے اُس کو تیز کارگزاری پر آمادہ کرے۔

اگر کاشتکار اپنے حسابات کی جانچ کرنا چاہیں تو فوراً اُن کا مطالبہ پورا کرے اور پٹواری کے نوشتے کے مطابق ہر فصل کے اختتام پر ہر موضع کی اصل رقم و باقی کو لکھے اور جمع و خرچ کے روزنامچے میں ہر شے کا تمام سررشتہ و اندراج کرے اور اس پر خزانچی و عامل کی مہریں ثبت کرائے۔ مہینے کے ختم پر اس روزنامچے کو ایک بند خریطے میں رکھ کر جس پر عمل گزار کی مہر ہو، بارگاہ شاہی کو روانہ کرے۔

تبکچی کا فرض ہے کہ مُہر روپیہ اور دیگر اجناس کے نرخنامے پر اعیان شہر کی مُہر روزانہ ثبت کرائے اور ہر فصل کے آخر میں خزانچی کے جمع و خرچ کے کاغذات پر اُس کی مہر کرائے اور ہر سال کے ختم پر مجمل اور جمع بندی پر عمل گزار کے دستخط کرا کے بارگاہ عالی کو روانہ کرے۔

جو موضع کہ تاخت و تاراج کیا جائے، اُس کے مال اور مویشی کو قلمبند کرکے اُس کی کیفیت اپنے روزنامچے میں درج کرے اور حقیقت حال کا معروضہ آستانۂ شاہی کو روانہ کرے۔

تحصیل کا زمانہ ختم ہونے کے بعد ہر موضع کی باقی کو لکھ کر کاغذ عمل گزار کے سپرد کرے اور اُس کی ایک نقل بارگاہ عالی میں روانہ کرے اور اپنی علیحدگی کے وقت اپنے تمام باقی و تقاوی وغیرہ کے کاغذات عامل حال کے سپرد کرے اور تمام امور اُسے بخوبی سمجھا کے اور اُن کی فہرست اُن سے حاصل کرکے حضور شاہی میں روانہ کرے۔

خزانہ دار

زمانۂ حال کی اصطلاح میں اسے خوطہ دار کہتے ہیں۔

خزانے کا دفتر حاکم شہر کی قیام گاہ کے قریب تر ہونا چاہیے۔ خزانے کے لئے ایسی جگہ تجویز کی جائے کہ اُسے کوئی نقصان نہ پہنچے۔

خزانہ دار کو چاہیئے کہ کاشتکاروں سے ہر قسم کی مُہر روپیہ پیسہ اور اُس کے حصّے وصول کرے اور کسانوں سے کسی خاص سکّے کا طلبگار نہ ہو۔

مقدس سکّوں پر کسی قسم کی کمی کا مطالبہ نہ کرے، البتہ اُن کے وزن میں جو کمی واقع ہو صرف اُسے پورا کرا لے۔

قدیم مسکوک سکّوں کو نامسکوک سمجھ کر قبول کرے۔ خزانے کو ایک مضبوط کمرے میں رکھے اور رقم کو شقدار اور کارکن روزانہ شام کو شمار کرے۔ سرخط پر عمل گزار کی مُہر سے اور روزنامچے کا کارکن کے کاغذات سے مقابلہ کرکے اس پر اپنے دستخط ثبت کرے۔

خزانے کے دروازے پر عامل کی طرح خود بھی ایک قفل لگائے۔

عامل اور کارکن کو اطلاع دے کر خزانے کا دروازہ کھولے۔ عامل و کارکن کے علم و اطلاع کے بعد کسانوں سے روپیہ وصول کرے اور وصولی رقم کی رسید عطا کرے

بیاض حساب پر جس کو ہندی میں بہی کہتے ہیں، پٹواری کے دستخط کرائے تاکہ کسی قسم کا اختلاف نہ پیدا ہو سکے۔

کسی قسم کے اخراجات اُس وقت تک نہ کرے جب تک کہ دیوان کی سند نہ حاصل کرے۔ خزانے کو نفع حاصل کرنے کی دکان نہ بنائے۔ اگر کسی وقت بےحد ضروری اخراجات کرنے ناگزیر نظر آئیں تو کارکُن اور شقدار کی تحریرات پر عمل کرے اور حقیقت واقعی سے آستانۂ والا کو مطلع کرے۔

واضح ہو کہ سپہ سالار سے لے کر خزانہ دار تک کی کارگزاری درحقیقت فرمانروائے وقت کے منصبی فرائض ہیں، لیکن چونکہ تنہا ایک شخص ہر صیغے کی دیکھ بھال کرنے سے قاصر ہے، اس لئے حکمران ہر سر رشتے میں اپنا ایک خاص نائب مقرر کر کے سلطنت کے ضروری رشتہ ہائے نظام کو مضبوط و مستحکم فرماتے ہیں۔
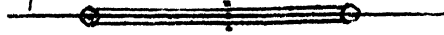
آئین (۹)

روان و روزی

انسانی اعمال و افعال میں قوت اور نفع قبول کرنے کی استعداد کی پیدائش و بقا اس امر پر منحصر ہے کہ انسان کا جسم بہترین طریقے پر پرورش و پرداخت حاصل کرے اور نیز یہ کہ اُسی پرداخت کے صحیح تناسب سے انسان کے اعضا و جوارح میں حرارتِ غریزی کو تقویت پہنچتی ہے۔

اگر تغذیے کا صحیح استعمال نہ ہو تو انسان کا جسم فربہ اور روحانی قوت کمزور ہو جاتی ہے۔

بہترین پرورش و پرداخت کا نتیجہ یہ ہے کہ انسان کے خیالات فراست اور اُس کے اعمال و افعال خیر کی برکات سے مستفید ہوتے ہیں۔

جو اشخاص کہ سعادت طلب اور صراطِ اعمال پر ہوشیاری سے قدم رکھتے ہیں وہ سب سے پیشتر غذا کے معاملات میں احتیاط برتتے ہیں اور ہر قسم کی غذا سے اپنے ہاتھ کو آلودہ نہیں کرتے۔ لیکن جو افراد کہ سادہ دل لیکن خدا ترس ہیں اُن کے لئے اس تمیز کو مدِنظر رکھنا مشکل ہے۔ ان کا ذریعۂ معاش محدود ہے اور خود اُن کے دماغ میں فراست کی اتنی روشنی نہیں ہے کہ سیاہ و سفید میں تمیز کر سکیں اور معاملے کی تہ کو پہنچ کر اطمینان کے ساتھ زندگی کے دن بسر کریں۔ ان افراد کا حشر یہ ہوتا ہے کہ

خدا کی ناراضی کے خوف سے بھوک کی ناقابل برداشت تکالیف اٹھاکر اپنی زندگی سے ہاتھ دھوتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک واقعہ مندرج ذیل ہے۔

فرض کرو کہ ایک شخص کا سرمایۂ زندگی چند گائے ہیں جن کے دودھ پر اُس کی بسراوقات ہے۔ گردش روزگار سے مویشی گم ہوگئے اور مالک نے چند روز فقر وفاقہ میں بسر کئے۔

ایک ہوشیار شخص نے انتہا جفاکشی کے بعد گم شدہ جانوروں کو تلاش کر کے مالک کے پاس لے آیا، لیکن مالک ان جانوروں کو قبول کرنے سے انکار کرتا ہے اور یہ عذر پیش کرتا ہے کہ مجھ کو اس امر کا علم نہیں ہے کہ زمانۂ گم شدگی میں ان جانوروں نے کس طرح اپنی شکم سیری کی ہے۔ اس احتیاط کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یہ سادہ دل مالک چند روز میں ختم ہوجاتا ہے۔

ایسے خداترس افراد کی بیجا عاقبت اندیشی کے بے شمار قصص مرقوم ہیں۔

اس کے علاوہ دُنیا میں بے شمار دُنیا پرست، حرص وہوس کے بندے ایسے بھی موجود ہیں جو اپنے اور غیر کے مال میں قطعاً فرق نہیں کرتے اور اپنے دینی و دنیاوی فرائض کو پامال کر کے دل کی خواہش کو پورا کرتے ہیں۔ جو جاہل وکج رائے اشخاص اپنی احتیاج کو تاخت وتاراج کا اصل سبب قرار دے کر دائمی سزا کے مستحق قرار پاتے ہیں۔

نیک وسلامتی پسند افراد اپنی سادہ دلی کی وجہ سے یہ خیال کرتے ہیں کہ جو زمین بغیر کاشت کے پڑی ہوئی ہے، کسی نہ کسی کی ملکیت ضرور ہے اور اگر بالفرض محال کوئی قطعہ زمین کا ایسا دستیاب بھی ہوجسکا کوئی مالک نہ ہو تو ایسی زمین میں کشت کاری کے اسباب کا فراہم کرنا دشوار ہوجاتا ہے۔ اور اگر یہ شرط پوری ہوگئی تو اُس قوت کو حاصل کرنا جس کے ذریعے سے وہ کشتکاری کریں، ناپید ہے۔

ان افراد کو کوئی کان دستیاب نہیں ہوتی جن سے معدنیات کو حاصل کریں اور اگر اُن کو ایسی کان کا نشان بھی دیا جائے جس کا مالک موجود نہیں ہے تو اُس سے کسب معاش کرنا دشوار ہے۔ یہ اشخاص فن سپاہ گری سے بھی کنارہ کش رہتے ہیں اور اس خیال میں مستغرق ہیں کہ کم قیمت وادنیٰ ترین مال کے عوض جان عزیز کو خطرے میں

ڈالنا گناہ ہے۔

ایسے سادہ دل افراد ہمیشہ تجارت سے بھی علٰحدہ رہتے ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ اُن کا عقیدہ ہے کہ دُنیا میں ایسے اشخاص موجود ہیں جو کم مرتبہ مال کو گراں قیمت پر فروخت کرتے اور اُس کے عیب کو خریدار سے پوشیدہ رکھ کر مال کی ایسی تعریف کرتے ہیں جس کا وہ مستحق نہیں ہے۔

بر خلاف اس کے جب وہ کوئی مال خریدتے ہیں تو اُس کی خوبیوں کو نظر انداز کر کے اُس میں ناجائز وغیر موجود خوبی بیان کرتے اور اس طرح اپنا نفع دوسروں کے نقصان میں تلاش کرتے ہیں۔

نیز یہ اُن اشخاص سے بھی راضی و خوش نہیں ہیں جو مخالف فرقوں کے مال و اسباب پر قبضہ کر کے اطمینان سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان کا دعویٰ یہ ہے کہ اگر اس قسم کے دعوے کا حامی دوربین و آگاہ دل ہے تو اُس کے لئے اس قسم کا قبضہ زحمت و پریشانی میں اضافہ کرے گا نہ کہ دوسرے کی شے کو اپنے قبضے میں کرنے کی دلیل ثابت ہوگا۔

ظاہر ہے کہ محض عقیدے کے اختلاف کی وجہ سے ناجائز قبضے کو کیونکر پسندیدہ و عمدہ خیال کیا جا سکتا ہے بلکہ اس کے برخلاف یہ فعل حلال ساختن ایک کرشمہ ہے جس کو حریص و طمع دار اشخاص کے خواب پریشاں کی تعبیر کہہ سکتے ہیں اور جس کی صدا اہل دل افراد کے کانوں کو ہرگز خوش گوار نہیں معلوم ہو سکتی۔

اس زمانے میں قبلۂ عالم نے شارع عام پر رہنمائی کا چراغ روشن فرما دیا ہے جس کی بابرکت روشنی نے ہر شخص میں قوّت تمیز پیدا کر دی ہے اور ہر راہرو راستے اور چاہ میں شناخت کرتا اور غار تباہی میں گرنے سے محفوظ اور اپنی بزرگ زندگی کو بیکار بسر کرنے سے مامون ہے۔

چونکہ انسانی سرشت میں بے شمار انقلابی و اختلافی تحریکات موجود ہیں اور عوام کی ظاہری و باطنی شورشیں روز بروز بڑھتی جاتی ہیں اور نفسانی خواہش گراں پائی کی سستی سے آزاد ہو کر بے حد تیز رفتاری کے ساتھ قدم آگے بڑھا رہی ہے اور غیظ و غضب کا سبک سر جانور بے لگام ہو رہا ہے اور اس دیو آباد دُنیا میں جو کم ہمّتی سے معمور ہے دوستی کا جذبہ نادر الوجود اور انصاف تقریباً معدوم ہے اس لئے ایسے آشوب گاہ میں

ان امور کا علاج صرف قہر سے کیا جاسکتا ہے اور یہ انتظام صرف انصاف پسند فرمانروایان عالم کی تدبیر حکمرانی سے مہیا و فراہم ہوسکتا ہے۔

ظاہر ہے کہ جب ایک گھر اور ایک محلّے کا انتظام بغیر کسی تجربہ کار و انجام اندیش رہنما کی سیاست و عطا کے درست نہیں ہوسکتا تو اس فتنہ گاہ عالم کی شورش و ناگوار صدائیں بلا کسی خدائے مجازی کے دبدبۂ حکومت کے کیونکر خاموش و فرو ہوسکتی ہیں۔ اگر حکمرانی کا وجود نہ ہو تو اہل عالم کے جان و مال، عزت و عقائد کی حفاظت کس طریقے پر ممکن ہوسکتی ہے؟ اگرچہ بعض تجرد پسند افراد نے اپنی غیر معمولی روحانیت سے ان امور کو انجام دینے کی کوشش کی، لیکن تجربے نے ثابت کردیا کہ بغیر سلاطین کی امداد و اعانت کے اُن کے ارادوں کی تکمیل نہ ہوسکی۔

اس طلسم خیز آتشیں نہاد عالم میں افسوں و نیز شعبدہ بازوں کی کثرت ہے اور دُنیا کے تلاطم خیز دریا میں شورش کے طوفان بے تمیزی اُٹھا کرتے ہیں بیشمار انسان اپنی کم فہمی اور ناعاقبت اندیشی سے اس بیگانہ و موج خیز دریا میں غرق آب ہوچکے اور ہورہے ہیں۔

جن افراد نے عقل و فراست سے کام لیا اور اس پُرآشوب راہ سے کنارہ کش ہوکر سفر آخرت کا سامان مہیا کرنے میں کامیابی حاصل کی وہ اس پرآشوب دُنیا کے ہر گوشے میں ہدف ملامت کا نشانہ بنے اور دیوانے و بے دین و کافر وغیرہ طعن آمیز خطابات سے یاد کئے گئے۔

دُنیا کی اس بیگانہ مجلس میں اگر کوئی عاقل شامل ہوتا ہے تو وہ بھی مجبوراً دیوانوں کے مراسم اختیار کرلیتا ہے کہ وہ اس طرح کم فہم افراد کی سرزنش اور اُن کے طعن سے محفوظ رہ سکے۔

ظاہر ہے کہ ہر مُلک میں دولتمند افراد بکثرت پائے جاتے ہیں اور مزروعہ زمین بطور وراثت باپ سے فرزند پر منتقل ہوتی رہتی ہے، لیکن بُری خصلتوں اور ناعاقبت اندیشی کی وجہ سے اُن کی ملکیت مشکوک و مشتبہ ہوجاتی ہے اور اُن کے وجود ہمت کی برکت سے عاری ہوجاتے ہیں۔

اگر کاشتکار کو مربّی عالم و سرچشمۂ حیات کی امداد کا خیال رہتا ہے اور سوداگر

اپنے بداِرادوں سے باز آکر فرمانروائے وقت کی اعانت کے تصور اور خدائی فیض کے شامل ہو جانے سے قوی دل رہتا ہے تو اس میں شبہ نہیں کہ اُن کی ملکیت اور اُن کے مقبوضات ہر شے عقل کے تابع فرمان ہو جاتی ہے ان دلائل سے واضح ہو گیا کہ مال و متاع کی خوبی نیت پر منحصر ہے۔ انصاف پسند فرمانروا کی ذات نمک ساز ہے جو ناپاک کو پاک، اور بد کو نیک بناتی ہے اور خود حکمراں بغیر مخلص مددگاروں اور فزونی اسباب شوکت اور خزانے کی معموری کے کوئی کام انجام نہیں دے سکتا اور عالم کی زیب و زینت اور اطاعت شعاری کی تکمیل ممکن نہیں ہو سکتی اس لحاظ سے ہر شخص جو فطرۃً طاقتور ہے سب سے پیشتر سپاہگری کا پیشہ اختیار کرتا اور اہل زمانہ کی امداد کا خیال دل میں جاگزیں کر کے اپنی جان کو اغیار کی پریشانیاں دور کرنے کے لئے وقف کر دیتا ہے۔
روزی کے ذرائع کسان و مزدور کے لئے اسی طرح بکثرت پائے جاتے ہیں جس طرح کہ جانوروں کے لئے چارہ۔ اگر انسان ان ذرائع سے کاربرآری نہیں کر سکتا تو خود داری کے ساتھ اپنی کو بھی دیگر خدام ملک کے گروہ میں داخل کرتا ہے۔ اسی طرح روزی کی گرم بازاری دو چیزوں پر منحصر ہے۔ انصاف پسند فرمانروایان عالم کا عدل اور سعادتمند محکوم طبقے کی خیر و فلاح کی نگہداشت۔ فرومایگان طبیعت پرست معقول دلائل کے سمجھنے سے قاصر ہیں۔ یہ اشخاص محسوسات کے دائرے سے قدم بڑھا کر سطح اعلی پر نہیں پہنچ سکتے۔ ایسے اجسام خاکی دلائل کے سرچشمے سے سیراب نہیں ہو سکتے۔ اُن کی فلاح کے لئے آب شمشیر کی ضرورت ہے جو ان کی غیر معقول تشنگی کو بجھا سکے۔
بادشاہ کی سطوت کی موجودگی میں کج فہم و غرور پسند افراد گوشۂ گمنامی میں پنہاں ہو جاتے ہیں اور انصاف پسند و خیر طلب اشخاص کے اقبال کا بول بالا ہوتا ہے۔
سلطنت کے بیش قیمت عناصر اربعہ کی اجرت جو کچھ بھی مقرر کی جائے اس میں شبہ نہیں کہ وہ ہر طرح پر بہتر و خوب ہے اور اس کے ساتھ خدا کی مرضی کے موافق بھی ہے۔
مکان کے محافظ کو مالکان مکان اجرت ادا کرتے ہیں اور عالم کے محافظوں کو دنیا کے پاسبان اُن کا حق خدمت ادا کرتے ہیں۔ اگر انسان کا تمام مال و اسباب اُس کی عزت و ناموس کی پاسبانی میں خرچ ہو جائے تو بھی اُس کو چاہیئے کہ شکرانے کی رقم کو اپنے اوپر بطور قرض کے واجب الادا سمجھے۔ جب عزت و ناموس کی خدمت کا

یہ حال ہو تو سلطنت کے عناصر اربعہ کی نگہبانی کی اجرت کا کیا ٹھکانا ہے، لیکن باوجود اس خدمت کی عظمت وشان کے انصاف پسند فرمانروا ضرورت فرمانروائی سے زیادہ رقم نہیں وصول کرتے اور اپنے ہاتھ کو حرص وطمع کی نجاست سے آلودہ نہیں کرتے، یہی وجہ ہے کہ یہ قاعدہ زمانہ ومقام کے تغیّر واختلاف سے برابر تبدیل ہوتا رہتا ہے۔

اس پسندیدہ تقریر سے یہ امر واضح ہو گیا کہ عاقبت اندیش فرمانروا اپنی دور بینی اور انصاف پسندی سے جو رقم رعیت سے وصول کر کے اطاعت شعار خدمت کرنے والوں کو بطور حق خدمت ادا فرماتے ہیں۔ اُن کا یہ فعل مناسب اور کمال درجہ شائستہ اور عام طور پر رائج ہے۔

اس تقریر سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ سپاہیوں کی روزی سب سے بہتر سب سے زیادہ واعلیٰ ہے اور اس کے بعد کسان اور دیگر پیشہ وروں کی۔ قدیم یونانی کتابوں میں مرقوم ہے کہ پیشے کی صرف تین قسمیں ہیں، شریف، رذیل اور متوسط۔ شریف پیشہ انسانی نفس سے تعلق رکھتا ہے اور یہ بھی تین قسم سے زائد نہیں ہوتا۔ اوّل وہ جو صرف جوہر عقل کا ماتحت ہے جیسے عاقبت اندیشی اور حُسن سیاست۔ دوسری قسم تحصیل علم ہے جیسے انشا پردازی وشیریں زبانی۔ تیسری قسم قلبی جرأت سے متعلق ہے جیسے سپہگری، رذیل پیشے کی بھی تین قسمیں ہیں، اوّل وہ جو عام طور پر انسانی فلاح ومصلحت کے خلاف ہو مثلاً احتکار (یعنی غلّے کو ارزانی کے زمانے میں اس لئے جمع کرنا کہ اُس کو گرانی کے وقت زیادہ قیمت پر فروخت کرے)۔ دوسری قسم وہ جو انسانی فضیلتوں میں سے کسی خوبی وفضیلت کے مخالف ہو مثلاً مسخرہ پن۔ تیسری قسم وہ ہے جس سے انسانی طبیعت کو نفرت پیدا ہو جیسے حجّامی، دبّاغی وجاروب کشی۔ متوسّط قسم میں متعدد پیشے اور کسب معاش کے طریقے داخل ہیں، جن میں بعض پیشے ضروری وناگزیر ہیں جیسے کاشتکاری۔ بعض غیر ضروری ہیں جیسے رنگریزی۔ چند پیشے محض سادہ ہیں جیسے دروُدگری (بڑھئی کا پیشہ) اور لوہاری۔ بعض پیشے مرکب ہیں جیسے ترازوگری اور چاقوسازی۔

اس بیان سے بھی سپاہگری کی فضیلت وبرتری ظاہر ہے۔ غرضکہ بہترین طریقہ روزی پیدا کرنے کا وہ پیشہ ہے جس میں انصاف پسندی، پارسائی اور مردمی وجرأت

پائی جائے اور بدکاری و بدنفسی سے قطعاً تعلق نہ رکھتا ہو۔

شریف طبیعت حضرات ہر پیشے میں تین خوبیوں کا وجود خیال کرتے ہیں - ان کا بیان ہے کہ اعلیٰ پیشہ وہ ہے جس میں صاحب پیشہ ظلم سے دور اور ننگ و عار سے علیحدہ اور بخل سے کنارہ کش رہے۔

ننگ و عار سے مسخرگی وغیرہ دیگر ذلیل پیشے مراد ہیں اور بخل و دنائت کا مطلب یہ ہے کہ کسی رذیل پیشے کی طرف قلبی میلان ہو۔

اگر انسان کو بہترین روزی نصیب ہو تو اس کا فریضہ ہے کہ اپنی آمدنی کا ایک حصہ محفوظ رکھے لیکن شرط یہ ہے کہ اُس کے اہل و عیال تنگی سے زندگی نہ بسر کریں نیز یہ کہ سائل اُس کے دروازے سے مایوس و ناکام نہ واپس ہو اور خود صاحب مال بخل و حرص کا نشانۂ ملامت نہ بنے۔ مال کی حفاظت بغیر اس امر کے ممکن نہیں ہے کہ انسان آمدنی سے کم ایسا خرچ مقرر کرے جو رقم پس انداز ہو اس میں ایک حصہ تجارتی کاروبار میں لگا کر منافع حاصل کرے۔ کچھ رقم سکوں میں محفوظ کرے۔ ایک حصہ مال و اسباب کی خریداری کے لئے محفوظ رکھے۔ ایک حصہ مال کا دوسروں کی نفع رسانی کی نذر کرے اور ایک حصے سے زمینداری و اراضی خرید کرے۔ آمدنی کا ایک حصہ نیک دل قرضخواہوں کو عطا کرے اور اپنے اخراجات کو واقفیت حالات و حق پسندی و حیا و وقار کے ساتھ جاری رکھے۔ جود و عطا خندہ پیشانی کے ساتھ کرے اور اس صفت سے کسی طرح کی پشیمانی و ملال کو دل میں جگہ نہ دے۔ امور خیر میں صرف رضامندئ الٰہی کو پیش نظر رکھے اور شکر و احسان و نام و نمود و معاوضہ کا خیال دل میں نہ لائے۔ مال و دولت کا بیشتر حصہ خلوت نشین فقرا کی نذر کرے۔ دو طریقے مصارف کے اور بھی ہیں جو اگر خیر خوبی کے ساتھ برتے جائیں تو اُن سے بھی انسان سعادت حاصل کر سکتا ہے۔ اوّل یہ کہ جو رقم سخاوت و ایثار کی مد میں صرف ہو جیسے تحائف وغیرہ اس قسم کی عطا کو جلد اور پوشیدہ کرنا چاہیئے۔ انسان کو چاہیئے کہ تحائف کی زیادتی اور اُن کی خوبی کو نظر انداز کرے اور کثرت و عمدگی پر اس قدر شیفتہ نہ ہو کہ پریشان حال و مفلس بن جائے۔ دوسری قسم وہ ہے جو بلحاظ ضرورت ناگزیر ہو اور مہربانی کے حصول یا نقصان رسی سے بچنے کے لئے خرچ کی جائے۔ مثلاً ظلم پیشہ افراد و نیز کم عقل، کمینہ طبیعت اشخاص کو رقم اس لئے دی جائے کہ جان و مال و عزت

ان کی نقصان رسانی سے محفوظ ہیں۔ ایسی صورت میں انسان اخراجات میں میانہ روی اختیار کرے آرام و آسائش یا مہربانی کے حصول میں جو رقم صرف کی جائے۔ مناسب یہ ہے کہ اس میں فی الجملہ زیادتی و کثرت پائی جائے۔

اہل عالم معاش کے معاملے میں صرف تین اقسام پر منقسم ہیں۔ ایک گروہ تو روزی و معاش کا اس درجہ شیدائی ہے کہ روحانی ضروریات کا خیال ہی اُس کے دل میں نہیں گذرتا۔ اُس کے حصول کا تو ذکر ہی کیا۔ ایک جماعت ایسی ہے جو اپنی خوش نصیبی سے حقیقی و روحانی مقاصد کے اس قدر دلدادہ ہے کہ معاش سے قطعاً بے پرواہ و غافل ہے۔ لیکن سعادتمند و خوش کردار افراد کا ایک گروہ ایسا بھی ہے جو حقیقت واقعی سے غافل نہیں ہوتا اور ضروریات زندگی کے حاصل کرنے میں ظاہری اسباب و حالات کو روحانی و باطنی خوبیوں کے حاصل کرنے کا واسطہ خیال کرتا ہے اور یہ امید رکھتا ہے کہ اس طریقۂ کار سے وہ بھی شیفتگان حق کی جماعت میں داخل ہو کر عرفان و حقیقت شناسی کے تیسرے مرتبے پر فائز ہوگا اور جب وارفتگی کے جنگل میں قدم رکھے گا تو عرفان کے مرتبۂ دوم پر پہنچ کر آرام و آسائش سے مخلوق کی خدمت سے رضائے الٰہی حاصل کرے گا۔

غرضکہ مرتبۂ فرمانروائی کے حق الخدمت پر کافی روشنی ڈال دی گئی۔ روزی و اسباب معاش کی گرم بازاریٔ انصاف پسند و عاقبت اندیش فرمانرواؤں کی توجہ و نیک طینت خدام سلطنت کی حسن نیت پر منحصر ہے۔ چونکہ اسباب جاہ و جلال و طریق حکمرانی ہر ملک میں مختلف ہوتے ہیں اور مزروعہ زمین ہر مقام پر یکساں نہیں ہوتی۔ بعض ممالک میں محنت قلیل اور پیداوار کثیر ہوتی ہے اور بعض شہروں میں اس کے برعکس۔ اس کے علاوہ نہروں اور دریاؤں نیز آبادی کی دوری و نزدیکی کی وجہ سے ہر ملک کی پیداوار میں اختلاف ہوتا ہے اس لئے ہر ملک کے فرماں روا اپنے ممالک کی نوعیت کا لحاظ کر کے مال گذاری مقرر کرتے ہیں۔ ہندوستان کے وسیع ملک میں جہاں ہر زمانے میں متعدد روشن دماغ فرماں روا حکمرانی کا ڈنکہ بجا چکے ہیں۔ پیداوار کا چھٹا حصہ شاہی حق کے طور پر وصول کیا جاتا تھا۔ اسی طرح روم میں پانچواں توران میں چھٹا اور ایران میں دسواں حصہ وصول کرتے ہیں۔ ملک پارس میں

ایک قسم کا محصول جس کو خراج کہتے تھے، فی کس وصول کیا جاتا تھا۔ قباد نے اس طریقے کو ناپسند کیا اور ارادہ کیا کہ قابل کاشت زمین کی پیمائش کر کے اسی انداز سے محصول مقرر کرے، لیکن اس خواہش کی تکمیل سے قبل ہی اُس نے وفات پائی اور نوشیروان نے اس ارادے کو پورا کیا اور دس مربع قبضے کی ایک جریب مقرر کی۔

یہ جریب ساٹھ شاہی مربع گز کی تھی، اس جریب کی ایک چوتھائی کو قفیز کے نام سے موسوم کر کے اُس کی قیمت تین درہم مقرر کی اور پیداوار کا ایک چوتھائی حق شاہی معین کیا۔ قفیز ایک پیمانہ ہے جس کو صاع بھی کہتے ہیں۔ اس کا وزن آٹھ رطل کا ہوتا ہے بعض اشخاص کو وزن میں اختلاف ہے۔ درہم ایک مثقال کے برابر ہے۔ حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں اہل علم کے مشورے سے نوشیروانی طریقے پر عمل فرمایا، لیکن حالات زمانہ کے اختلاف سے حضرت فاروق اعظم نے چند تغیرات بھی فرمائے، جیسا کہ کتب قدیم میں مرقوم ہے۔

توران و ایران میں عرصے سے پیداوار کا دسواں حصہ وصول کرتے تھے۔ اس محصول میں اس قدر ترقی ہوتی ہے کہ نصف سے بھی زاید ہو جاتا ہے لیکن یہ روش جابر و خود مختار حکومتوں کو بری نہیں معلوم ہوتی۔ مصر میں بہترین زمین کے ایک قدان (فلان) پر تین، متوسط پر دو اور ادنیٰ پر ایک ابراہیمی وصول کرتے ہیں۔ قدان سے سو مربع قبضہ زمین مراد ہے اور ہر قبضہ ایک باع کے برابر ہے۔ ابراہیمی کی قیمت چالیس کبیر ہے اور رجودہ کبیر ایک اکبر شاہی روپے کے برابر ہے۔ سلطنت روم کے بعض ممالک میں کسانوں سے ایک جوڑ بیل کے عوض تیس اقچہ (اوقچہ یا اخچہ) وصول کرتے ہیں۔ اقچہ ایک نقرئی سکہ ہے جو اکاسی ابراہیمی کے برابر ہوتا ہے۔ خالصہ سے بیالیس اقچہ اور سپاہیوں سے اکیس اقچہ وصول کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ حاکم صوبہ پندرہ اقچہ مزید وصول کرتا ہے۔ بعض ممالک میں ایک ہل کے عوض بیس اقچہ اور ہر سپاہی سے سات اقچہ وصول کئے جاتے ہیں۔ حکومت چھ اقچے اپنا حق لیتی ہے۔ بعض شہروں میں ستائیس اقچہ سبحق بیگی کے اور بارہ اقچہ سوقیاشی (کوتوال) کے لئے مقرر ہیں۔ ان کے علاوہ اس ملک میں بعض دیگر قواعد بھی رائج ہیں، جن کا ذکر کتابوں میں مرقوم ہے۔

مذہب اسلام نے مقبوضہ زمین کو تین قسم پر منقسم کیا ہے۔ عشری، خراجی اور صلحی،
اول دو قسمیں پانچ پانچ اور تیسری دو قسموں میں تقسیم کی گئی ہے۔ عشری، اول
زمین تہامہ، جن میں مکہ، طائف، یمن، عمان اور بحرین کے علاقے داخل ہیں۔ دوم،
وہ زمین جس کے مالک بخوشی دائرہ اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔ سوم وہ زمین
جو فتح کر کے تقسیم کر دی گئی ہے۔ چہارم، وہ زمین، جس پر کسی مسلم نے مسجد تعمیر کی، یا
انگور کی ٹٹی یا باغ لگایا، یا اُس کو بارش کے پانی سے سیراب کیا۔ پنجم غیر مزروعہ زمین جو ملک
کے حکم سے جوتی گئی ہے۔ خراجی اول، فارس و کرمان کے ملک، دوم زمین، جس سے کسی ذمی
نے اپنے مکان کا احاطہ کیا ہو۔ سوم، وہ خراب زمین، جس کو مسلم قابل کاشت بنائے اور
اُس کو کسی ایسے چشمے سے سیراب کرے، جو بیت المال کے مصارف سے تیار کیا گیا
ہو۔ چہارم، وہ ملک، جو صلح سے حاصل کیا گیا ہو۔ پنجم، وہ زمین، جو کسی ایسے پانی سے
سیراب کی جائے جو خراجی ہو۔
صلحی زمین بنی نجران و بنی ثعلب۔ ان زمینوں کی مفصل کیفیت قدیم کتابوں
میں مرقوم ہے۔
اکثر کتابوں میں زمین کی چار قسمیں کی گئی ہیں۔ اول وہ زمین، جس کو مسلمانوں نے
آباد کیا ہو، ایسی زمین کو زمین عشر خیال کرتے ہیں۔ دوم، وہ زمین، جہاں کے باشندوں
نے دین اسلام قبول کر لیا ہو۔ بعض کے خیال میں یہ زمین بھی عشری ہے اور بعض کی
رائے ہے کہ ایسی زمین خلیفۂ وقت کی مصلحت کے مطابق عشری یا خراجی سمجھی جا سکتی ہے
سوم، وہ زمین جو فتح کی گئی ہو۔ اس زمین کو بھی ایک گروہ عشری کہتا ہے اور ایک خراجی،
بعض کی رائے ہے کہ یہ زمین بھی خلیفۂ وقت کی رائے کے مطابق عشری یا خراجی
کہی جا سکتی ہے۔ چہارم، وہ زمین، جہاں کے غیر مسلم باشندوں نے صلح کر لی ہو۔ یہ
زمین خراجی سمجھی جاتی ہے۔
جو محصول کہ خراجی زمینوں سے وصول کیا جاتا ہے، اُس کی دو قسمیں ہیں مقاسمہ
جو پیداوار کا پانچواں یا چھٹا حصہ ہے۔ وظیفہ جو زمین کی حیثیت و نیز دیگر سہولتوں کے
لحاظ سے مقرر کیا جائے۔ ایک گروہ مال گزاری کی تمام رقم کو خراج کہتا ہے اور اگر رقم
ادا کرنے والوں کا حصہ خود اُن کے خرچ سے زائد ہو تو ایسی صورت میں چند

شرائط کی بنا پر اُن سے زکوٰۃ وصول کرتے ہیں اور اس رقم کو عشر کہتے ہیں۔ ان میں سے ہر قول کے متعلق علما میں بعید اختلاف ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد معدلت میں غیر مسلم افراد پر اس اصول پر محصول مقرر فرمایا کہ طبقۂ اعلیٰ میں فی کس اڑتالیس درہم، طبقۂ اوسط میں فی کس چوبیس اور ادنیٰ میں ہر شخص پر بارہ درہم مقرر کئے گئے۔ اس رقم کو جزیئے کے نام سے موسوم کیا گیا۔

ہر ملک میں زراعتی پیداوار کے محاصل کے علاوہ سلطنت رعایا کے مال پر ایک اور رقم عائد کرتی ہے، جسے تمغا کہتے ہیں۔ توران و ایران میں بعض افراد سے محصول بطور مال کے وصول کرتے ہیں اور بعض سے انھیں جہات کے مطابق اور بعض دیگر سے بطور سائر جہات اور بعض اشخاص سے وجوہات و فروعات کے نام سے مختصر یہ کہ جو محصول کہ مزروعہ زمین پر لگایا جاتا ہے اُسے مال کہتے ہیں۔ صنعت و حرفت کے مختلف اقسام میں بہترین مال کے محصول کو جہات اور بقیہ کو سائر جہات۔ مالگزاری کے علاوہ محصول سے زائد جو رقم وصول کی جاتی ہے، اسے وجوہات کہتے ہیں، ورنہ یہ رقم فروعات کہلاتی ہے۔

ہر ملک میں اس قسم کے مطالبات سے فتنہ و فساد برپا ہوتا ہے اور رعایا کو تکلیف پہنچتی ہے۔ قبلۂ عالم نے حقیقت شناسی، رعایا پروری و دور بینی سے ان تمام ناواجب محصولات کو یک قلم موقوف فرمایا اور ظلم و ستم سے رعیت سے مال وصول کرنے کی عادت کو پسند نہ فرمایا۔ جہاں پناہ نے بشتر گز و بگیہ و طناب کا تعین فرما کر بہترین طریق پیمائش جاری فرمایا اور اس کے بعد ملک کی زمین کو نوعیت و حیثیت کے اعتبار سے مختلف اقسام میں تقسیم فرمایا اور ہر زمین پر مناسب حال محصول مقرر فرمایا۔

آئین (۱۰)

گز الٰہی

گز مقدار کی پیمائش کرنے والا اور حقیقت حال سے مطلع کرنے والا ہے۔ ہر خاص و عام اس کی طرف رجوع ہوتا اور ہر نیک و بد اس کا خواہشمند ہے۔ ملک ہندوستان میں تین قسم کے گز رائج تھے۔ دراز، میانہ اور کوتاہ۔ ہر قسم چوبیس برابر کے حصوں میں منقسم تھی اور ہر حصے کو طسوج کہتے ہیں۔ قسم اول کا طسوج آٹھ معتدل جو کی چوڑائی کے برابر تھا، اس طرح پر کہ جو برابر ایک دوسرے سے پیوستہ رکھ کر پیمائش کی جائے۔ دوسرے دو، یعنی میانہ و کوتاہ کے طسوج اس قسم کے سات اور چھ جو کے برابر ہیں۔ بڑے گز سے کھیت و فاصلہ و شہر و قلعہ و حوض و مٹی کی دیوار کی پیمائش کی جاتی ہے۔ میانہ گز سے سنگی و چوبی عمارتیں، بے سمت مکانات، عبادت خانے، کنوئیں اور باغ ناپے جاتے ہیں اور چھوٹے گز سے کپڑا، ہتھیار، پلنگ۔ سنگاسن۔ چوڈول۔ ڈولی، صندلی، و عرابہ وغیرہ ناپتے ہیں۔

دوسرے ممالک میں اگرچہ ایک گز میں چوبیس طسوج ہوتے ہیں، لیکن ایک طسوج دو حبے کا، ایک حبہ دو جو کا، ایک جو چھ خردل کا، ایک خردل بارہ فلس کا، ایک فلس چھ فتیلے کا، ایک فتیلہ چھ نقیر کا، ایک نقیر آٹھ قطمیر کا، ایک قطمیر بارہ ذرے کا، ہر ذرہ آٹھ ہبا کا اور ہر ہبا دس وہمہ کا خیال کیا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ چار طسوج کا ایک دانگ اور چھ دانگ کا ایک گز خیال کرتے ہیں۔ بعض ایک گز میں چوبیس انگشت شمار کرتے ہیں اور ہر انگشت کو ایسے چھ جو کی چوڑائی کے برابر سمجھتے ہیں، جو معتدل اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے رکھے جائیں۔ اور ہر جو کو گھوڑے کی ایال کے چھ بالوں کے برابر شمار کرتے ہیں۔

قدیم کتابوں میں گز کو دو بالشت اور دو انگوٹھے کی گرہ کے مساوی تسلیم کرتے ہیں اور اس کی ناپ سولہ گرہوں سے کرتے ہیں اور ہر گرہ کو چار حصوں میں تقسیم کرکے ان حصص کو چار پہر کہتے ہیں اور ہر پہر کو گز کا $\frac{1}{64}$ حصہ خیال کرتے ہیں۔

بعض قدیم کتابوں میں گز کی سات قسمیں مذکور ہیں۔ گز سودا جو $24\frac{1}{2}$ انگشت کے مساوی ہے۔ اس گز کی ہارون الرشید عباسی نے اپنے ایک حبشی غلام کے ہاتھ سے پیمائش کرائی جو محل شاہی میں کسی خدمت پر مامور تھا۔ رود بار نیل کی پیمائش اسی گز کے مطابق ہے اور نیز مکان و کپڑے بھی اسی گز سے ناپے جاتے تھے۔ ذراع قصبیہ، (جس کو ذراع عامہ اور ذراع دور بھی کہتے ہیں) یہ گز چوبیس انگشت کے برابر تھا، اور ابن ابی لیلیٰ اس کا موجد ہے۔ یوسفیہ حاکمان بغداد مکانات کی اسی گز سے پیمائش کرتے تھے۔ یہ گز پچیس انگشت کے برابر تھا۔ ہاشمیہ صغریٰ، یہ $28\frac{1}{2}$ انگشت کے برابر ہے۔ بلال بن ابی بردہ نے اس کو رائج کیا۔ بعض اشخاص کا بیان ہے کہ اس گز کے موجد بلال کے جد امجد حضرت ابو موسیٰ اشعری ہیں۔ ہاشمیہ کبریٰ، یہ گز $29\frac{1}{2}$ انگشت کے مساوی اور منصور عباسی کا رائج کردہ ہے۔ ذراع ملک، جس کو زیادیہ بھی کہتے ہیں۔ زیاد پسر خواندہ ابوسفیان نے اس کو ایجاد کرکے ملک عراق عرب کی اس سے پیمائش کی۔ عمریہ، جو اکتیس انگشت کے مساوی ہے۔ حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں دراز و کوتاہ اور میانہ ہرسہ اقسام پر کافی غور فرماکر تینوں گزوں کے طول کی مجموعی ایک تہائی پر بند مٹھی اور استادہ انگوٹھے کے فاصلے کو اور بڑھایا اور اس پیمائش کو ایک گز مقرر فرمایا۔ حضرت فاروق اعظم نے اس گز کے دونوں طرف قلعی کی مہر کرکے اس کو حضرت حذیفہ اور حضرت عثمان بن حنیف کے پاس روانہ کیا اور ان بزرگوں نے اس گز سے عراق عرب کی پیمائش کی۔ مامونیہ، یہ گز $69\frac{1}{2}$ انگشت

کے برابر ہے اور مامون عباسی اس کا موجد ہے۔ مامون کے عہد میں نہر اور جنگل اور فرسخ اسی گز سے ناپے گئے

بعض قدیم افراد گز کرباس (وہ گز جس سے کپڑا ناپا جائے) کو سات قبضہ کے اور ہر قبضہ کو چار بستہ انگشت کے مساوی خیال کرتے ہیں بعض کے نزدیک گز مذکورہ طول سے ایک انگشت کم ہے بعض اشخاص کی رائے ہے کہ گز مساحت (دیگر پیمائش کا گز) بھی مذکورہ بالا سات قبضے کے مساوی ہے۔ لیکن ایک گروہ کہتا ہے کہ اس کے ساتویں قبضے میں ایک ایستادہ انگشت کا طول اور زائد ہے۔ ایک گروہ اس پیمائش پر بھی ایک انگشت کا اضافہ تسلیم کرتا ہے۔ ایک جماعت کا خیال ہے کہ مذکورۂ بالا گز سات قبضے کا ہے۔ اس طرح کہ ہر قبضے میں ایک انگشت کا اضافہ ہے۔

سلطان سکندر لودی نے بھی ہندوستان میں ایک گز رائج کیا جو ۴۱½ سکندری کے برابر تھا۔ یہ گز لوہے کا تھا جس میں چاندی ملی ہوئی تھی جنت آشیانی نے اس گز پر لفظ اسکندری کا اور اضافہ کیا اور گز ۴۲ اسکندری کا قرار پایا۔ اس گز کی مقدار بتیس انگشت تھی۔ قدیم حکما بھی گز کی بابت یہی لکھتے ہیں جیساکہ مذکور ہوا۔ شیر خاں وسلیم خاں کے زمانۂ حکومت میں جبکہ ہندوستان غلے کی تقسیم اور زمین کی قطع وبرید سے آزاد ہوا تو اسی گز سے پیمائش شروع ہوئی۔ اکتیس سنہ الٰہی تک اگرچہ کپڑوں کی ناپ اکبرشاہی گز سے ہوتی تھی جو چھیالیس انگشت کے برابر تھا، لیکن زراعت وعمارت کی پیمائش میں یہی گز اسکندری رائج تھا۔ قبلۂ عالم نے اپنی دوربین فہم وفراست سے اس امر کا اندازہ فرمایا کہ گزوں کا اختلاف رعیت کی پریشانی کا سبب ہے اور بد دیانت اشخاص کے لئے بے ایمانی کا آلہ ہے، اس لئے ان گزوں کو یک قلم رد فرماکر ایک معتدل گز اکتالیس انگشت کا جاری فرمایا اور خدا کی یاد تازہ رکھنے کے لئے اس کو گز الٰہی کے نام سے موسوم کیا۔ اس زمانے میں تمام اشخاص ہر کام میں یہی گز استعمال کرتے ہیں۔

آئین (۱۱)

طناب

قبلۂ عالم نے جریب میں بھی وہی قدیم شمار گز اور ساٹھ مربع کی پیمائش کو پسند فرمایا۔ لیکن پیمائش میں الٰہی گز کا اعتبار کیا گیا۔ اس ملک میں طناب سے مراد سن کی بٹی ہوئی رسّی کی پیمائش تھی، جو موسم کی خشکی و تری کی وجہ سے چھوٹی اور بڑی ہو جاتی تھی۔ اس رسّی کو اوس میں رکھ کر تر کیا کرتے تھے اور پیمائش اکثر اوقات صبح کے وقت کی جاتی تھی جب کہ رسّی شبنم سے تر ہو کر چھوٹی ہو جاتی تھی۔ دن کے آخری حصّے میں رسی سوکھ کر کچھ بڑی ہو جاتی تھی۔ پہلی صورت میں کسان نقصان برداشت کرتے تھے اور دوسری حالت میں شاہی محاصل میں کمی واقع ہوتی تھی۔ انیس سنہ الٰہی میں بانس کی ایک جریب تیار کی گئی۔ لوہے کے حلقوں سے اُسے جوڑ دیا گیا۔ یہ جریب کمی و زیادتی سے محفوظ ہے، جس کی وجہ سے تمام عالم کو اطمینان و آرام حاصل ہوا اور خیانت پسند افراد کے ہاتھ کٹ گئے۔

آئین (۱۲)

بیگہ

بیگہ جریب کا ایک نام ہے۔ ایک بیگہ ساٹھ مربع گز زمین کا شمار کیا گیا۔ اگر بیگے کی چوڑائی یا لمبائی یا ہر دو طول و عرض میں کمی یا زیادتی واقع ہو جاتی ہے تو اس کو مربع پیمائش پر اعتبار کر کے تین ہزار چھ سو مربع گز کا ایک بیگہ بنا لیتے ہیں۔

بیس بسوہ کا ایک بیگہ سمجھا جاتا ہے اور بیس بسوانسہ کا ایک بسوہ ہوتا ہے۔ زمین کی پیمائش میں بسوانسہ پر اجزا کی تقسیم ختم ہو جاتی ہے تو بسوانسہ تک کی زمین پر محصول نہیں لگایا جاتا۔ لیکن دس بسوانسہ کی زمین ایک بسوہ کے برابر خیال کی جاتی ہے اور محصول وصول کیا جاتا ہے۔ بعض اشخاص بسوانسہ کی بھی تقسیم کرتے ہیں اور ان کے نزدیک بسوانسہ میں بھی بیس حصے ہیں اور ہر حصہ تسوانسہ کہلاتا ہے۔ تسوانسہ میں بھی چوبیس حصے ہیں اور ہر حصہ پتوانسہ کہلاتا ہے۔ اسی طرح پتوانسہ بھی بیس حصوں میں منقسم ہے اور ہر حصے کو آسوانسہ کہتے ہیں۔

بیگہ اگر سن کی طناب سے ناپا جائے تو بانس کی طناب کی پیمائش سے دو بسوہ بارہ بسوانسہ طول میں کم ہوتا ہے اور اسی طرح سو بیگوں میں بارہ بیگوں کا فرق پڑ جاتا ہے۔ اگرچہ رسی کی طناب بھی طول میں ساٹھ گز کی ہوتی ہے، لیکن بٹنے میں رسی چار گز کم ہو کر چھپن گز رہ جاتی ہے۔

الٰہی گز ایک بسوہ، سولہ بسوانسہ، تیرہ تسوانسہ، آٹھ پتوانسہ اور چار اسوانسہ بڑا ہوتا ہے۔ ان دونوں گزوں کے تفاوت سے ایک بیگے میں چار بسوہ، بیس بسوانسہ، تیرہ تسوانسہ، آٹھ پتوانسہ اور چار انسوانسہ کی اور سو بیگے میں ہر دو طریقے سے بائیس بیگے تین بسوے اور سات بسوانسے کی کمی واقع ہو جاتی ہے۔
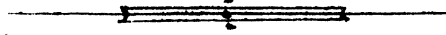
آئین (۱۳)

زمین و پایہا و اندازہ پارنج فرماں دہی

(زمین اس کی تقسیم اور حق شاہی)

قبلۂ عالم نے اپنی دوربیں فہم و فراست سے گز و طناب و بیگہ کی نوعیت کا تعین فرما کر اپنی عاقبت اندیشی سے زمین کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا اور ہر زمین پر جداگانہ محصول مقرر فرمایا۔ زمینوں کے مختلف حصے مندرج ذیل ہیں۔

(۱) پولج، وہ زمین جس کی ہر سال و ہر فصل میں کاشت کی جائے اور زمین کی طاقت میں فرق نہ آئے۔

(۲) پَرَوْتی، وہ زمین جو جدید طاقت حاصل کرنے کے لئے قلیل عرصے تک غیر مزروعہ چھوڑ دی جائے۔

(۳) چچر، زمین جو تین یا چار سال تک قابل کاشت نہ ہو۔

(۴) بنجر، جس پر پانچ یا اس سے زائد سال کے بعد قابل کاشت ہو۔

پہلی دو قسمیں تین طرح کی ہوتی ہیں، عمدہ، میانہ اور خراب۔ تینوں قسم کی پیداوار یک جا جمع کر کے تین پر تقسیم کرتے ہیں اور خارج قسمت کو اصل پیداوار تسلیم کر کے اُس کا ایک تہائی حق شاہی سمجھا جاتا ہے۔ جو مالگزاری شیر خاں نے مقرر کی تھی اور جس سے کم

محصول کسی صوبے میں نہیں پایا جاتا جہاں کہ پسند آیا۔ سپاہ اور کسانوں کی آسانی کے لئے مالگذاری کا نقدی میں وصول کرنا قرار پایا۔

ربیعی ربیع پوسلچ (محاصل ربیعی)

اس کو ہندی زبان میں اساڑھی کہتے ہیں۔ یعنی وہ محاصل جو ربیع کی فصل میں اعلیٰ و ادنیٰ اقسام کی زمینوں سے لئے جائیں۔

گیہوں، اعلیٰ قسم کے بیگھے میں فی بیگہ اٹھارہ من اور اوسط درجے کے بیگھے میں بارہ من اور ادنیٰ میں آٹھ من پینتیس سیر۔ جملہ وزن پیداوار کا تیسرا حصہ بارہ من اڑتیس سیر ایک پاؤ محصول قرار دیا گیا۔ اور اس محصول کا تہائی حصہ چار من بارہ سیر تین پاؤ حق شاہی قرار پایا۔

چنا، اعلیٰ بیگھے میں تیرہ من اور اوسط میں ساڑھے دس من اور ادنے میں ساڑھے سات من۔ اس کا تیسرا حصہ دس من ساڑھے تیرہ سیر ہوتا ہے، جس میں سے تین من اٹھارہ سیر حق شاہی وصول کیا جاتا ہے۔

عدس، جسے ہندی میں مسور کہتے ہیں۔ اعلیٰ میں آٹھ من دس سیر۔ اوسط میں ساڑھے چھ من۔ ادنیٰ میں چار من پچیس سیر۔ تیسرا حصہ اس کا چھ من اٹھارہ سیر ایک پاؤ ہوتا ہے۔ دو من چھ سیر اس میں سے لے لیتے ہیں۔

جو، اعلیٰ میں اٹھارہ من، اوسط میں ساڑھے بارہ من، ادنیٰ میں آٹھ من، پندرہ سیر۔ چار من ساڑھے بارہ سیر حق شاہی مقرر کیا گیا۔

کتان۔ ہندی میں اس کو السی کہتے ہیں۔ اعلیٰ میں ساڑھے چھ من۔ اوسط میں پانچ من دس سیر۔ ادنیٰ میں تین من تیس سیر۔ ایک من انتیس سیر حق شاہی وصول کیا جاتا ہے۔

تخم معصفر، ہندی میں کڑڑ کہتے ہیں۔ اعلیٰ میں آٹھ من تیس سیر۔ اوسط میں چھ من تیس سیر۔ ادنیٰ میں پانچ من دس سیر۔ دو من بارہ سیر حق شاہی مقرر ہے۔

ارزن۔ ہندی میں اس کو چینہ کہتے ہیں۔ اعلیٰ میں ساڑھے دس من، اوسط میں ساڑھے آٹھ من،

ادنیٰ میں پانچ من پانچ سیر۔ دو من ساڑھے ستائیس سیر حق شاہی ادا کیا جاتا ہے۔
سرشف۔ اہل ہند سرسون کہتے ہیں۔ اعلیٰ میں ساڑھے دس من اوسط میں ساڑھے آٹھ من، ادنیٰ میں پانچ من پانچ سیر۔ ڈھائی من ساڑھے ستائیس سیر حق شاہی قرار پایا۔
مشنگ۔ ہندوستانی مٹر کہتے ہیں۔ اعلیٰ میں تیرہ من اوسط میں ساڑھے دس من، ادنیٰ میں آٹھ من پچیس سیر۔ اس میں سے ساڑھے تین من تین سیر دیوان میں داخل کیا جاتا ہے۔
شملیت ہندی میں اس کو میتھی کہتے ہیں۔ تازی۔ اس کو حلبہ کہتے ہیں۔ اعلیٰ میں چودہ من، اوسط میں گیارہ من، ادنیٰ میں ساڑھے نو من پندرہ سیر۔ ساڑھے تین من پندرہ سیر حق شاہی وصول کیا جاتا ہے۔
شالی کور، یہ دھان کی ادنیٰ ترین قسم ہے۔ اعلیٰ میں چوبیس من، اوسط میں اٹھارہ من، ادنیٰ میں چودہ من دس سیر، چھ من دس سیر بطور حق شاہی وصول کیا جاتا ہے۔
خربزہ و نانخواہ، (ہندی میں نانخواہ کو اجوائن کہتے ہیں) ان پر نیز پیاز اور دیگر سبزی پر کوئی محصول قرار نہیں دیا گیا۔ نقدی وصول کرنے کا دستور العمل جاری کیا گیا ہے جس کا آئندہ ذکر کیا جائے گا۔

محاصل خریفی

ہندی میں ساونی کہتے ہیں۔
قند سیاہ، اعلیٰ میں تیرہ من، اوسط میں ساڑھے دس من۔ ادنیٰ میں ساڑھے سات من۔ تین من اٹھارہ سیر حق شاہی لیا جاتا ہے۔
پنبہ، اعلیٰ میں دس من، اوسط میں ساڑھے سات من، ادنیٰ میں پانچ من، ڈھائی من اس کا حق شاہی مقرر کیا گیا۔
شالی مشکین، اس کے چاول چھوٹے اور بہت سفید، خوشبودار اور جلد پکتے اور خوش ذائقہ ہوتے ہیں۔ اعلیٰ میں چوبیس من، اوسط میں چودہ من دس سیر، چھ من دس سیر حق شاہی مقرر کیا گیا۔
شالی سادہ۔ یہ دھان اتنا عمدہ نہیں ہوتا، اعلیٰ میں سترہ من، اوسط میں

ساڑھے بارہ من - ادنیٰ میں نو من پندرہ سیر- چار من پندرہ سیر حق شاہی وصول کیا جاتا ہے۔

ماش - اہل ہند اس کو مونگ کہتے ہیں، اعلیٰ میں ساڑھے دس من، اوسط ساڑھے سات من، ادنیٰ میں پانچ من دس سیر، دو من ساڑھے تیئیس سیر حق شاہی قرار دیا گیا۔

ماش سیاہ - اہل ہند اس کو اُڑد کہتے ہیں۔ بدستور مونگ۔

موٹھ - مونگ سے کم مرتبہ، اُڑد سے بہتر ہے - اعلیٰ میں ساڑھے چھ من، اوسط میں پانچ من دس سیر، ادنیٰ میں تین من تیئیس سیر- ایک من انتیس سیر بطور حق شاہی داخل کیا جاتا ہے۔

جرت، اس ملک میں اسے جوار کہتے ہیں - اعلیٰ میں تیرہ من، اوسط میں ساڑھے دس من- ادنیٰ میں ساڑھے سات من - تین من اٹھارہ سیر حق شاہی وصول کیا جاتا ہے۔

شاماخ، اس ملک میں اسے سانواں کہتے ہیں، اعلیٰ میں ساڑھے دس من، اوسط میں ساڑھے آٹھ من، ادنیٰ میں پانچ من پانچ سیر- دو من ساڑھے ستائیس سیر بطور حق شاہی لیتے ہیں۔

کودروں، یہ مثل سانواں کے ہوتا ہے، لیکن اس کا بیرونی پوست سرخ مائل بہ سیاہی ہوتا ہے، اعلیٰ میں سترہ من، اوسط میں ساڑھے بارہ من، ادنیٰ میں نو من پندرہ سیر- چار من ساڑھے بارہ سیر حق شاہی دیوان میں داخل کیا جاتا ہے۔

کنجد، ہندی میں اسے تل کہتے ہیں، اعلیٰ میں آٹھ من، اوسط میں چھ من، ادنیٰ میں چار من - اس کا حق شاہی دو من وصول کیا جاتا ہے۔

کال، اہل ہند اس کو کنگنی کہتے ہیں، بفتح کاف و نون خفی وضم کاف فارسی وکسر نون وسکون یائے تحتانی - اعلیٰ میں ساڑھے چھ من، اوسط میں پانچ من دس سیر، ادنیٰ میں تین من تیس سیر- ایک من انتیس سیر حق شاہی لیتے ہیں۔

توریا، یہ سرسوں سے مشابہ لیکن سرخی مائل ہوتا ہے اعلیٰ میں ساڑھے چھ من، اوسط میں پانچ من دس سیر، ادنیٰ میں تین من تیس سیر- ایک من انتیس سیر اس کا حق شاہی وصول کیا جاتا ہے۔

ارزن، یہ ربیع کی فصل میں زائد پیدا ہوتا ہے، اعلیٰ میں سوا من، اوسط میں ساڑھے تیرہ من، ادنیٰ میں دس من چھبیس سیر۔ چار من ساڑھے اٹھارہ سیر حق شاہی لیا جاتا ہے۔

لہڈرہ، اس کا خوشہ و دانہ کنگنی سے مشابہ ہوتا ہے، اعلیٰ میں ساڑھے دس من، اوسط میں ساڑھے سات من، ادنیٰ میں پانچ من دس سیر۔ دو من ساڑھے تیئیس سیر بمقابلہ ان پیداوار کے حق شاہی وصول کیا جاتا ہے۔

منڈوہ، اس کا خوشہ مثل سانواں کے ہوتا ہے اور دانہ سرسوں کی مانند لیکن بعض دانہ اس کا سرخ اور بعض سفید ہوتا ہے۔ اعلیٰ میں ساڑھے گیارہ من، اوسط میں نو من، ادنیٰ میں ساڑھے چھ من۔ تین من اس غلّے کا حق شاہی قرار دیا گیا ہے۔

لوبیا، دانہ اس کا باقلا سے مشابہ ہوتا ہے لیکن قدرے چھوٹا، اعلیٰ میں ساڑھے دس سیر، اوسط میں ساڑھے سات من، ادنیٰ میں پانچ من دس سیر۔ دو من ساڑھے بیس سیر بطور حق شاہی طلب کیا جاتا ہے۔

کودری، دانہ اس کا مثل سانواں کے ہوتا ہے لیکن بمقابلہ سانواں کے ادنیٰ تر ہے، اعلیٰ میں ساڑھے چھ من، اوسط میں پانچ من دس سیر، ادنیٰ میں تین من تیس سیر۔ ایک من انتیس سیر حق شاہی لیا جاتا ہے۔

کلت، یہ مثل مسور کے ہوتا ہے لیکن رنگ میں اس سے کسی قدر زیادہ سیاہ ہوتا ہے۔ اس کا پانی اونٹ کے لئے مفید ہے اگر اس کے پانی سے پتھر کو تر کر کے کاٹیں تو پتھر آسانی سے کٹ جاتا ہے۔ اعلیٰ میں ساڑھے دس من، اوسط میں ساڑھے سات من، ادنیٰ میں پانچ من دس سیر۔ دو من ساڑھے بیس سیر بطور حق شاہی دیوان میں داخل کیا جاتا ہے۔

برٹی۔ یہ غلّہ بھی سانواں سے مشابہ لیکن اس سے زیادہ سفید ہوتا ہے۔ اعلیٰ میں ساڑھے چھ من، اوسط میں پانچ من دس سیر، ادنیٰ میں تین من تیس سیر۔ ایک من انتیس سیر اس میں حق شاہی وصول

کہا جاتا ہے۔

محال حفاظت میں بعض مقامات پر ایک پاؤ غلہ وصول کیا جاتا ہے لیکن بعض مقامات پہ اس میں اضافہ بھی کر دیتے ہیں جیسا کہ مذکورہ بیان سے ناظرین پر واضح ہو جائے گا۔

نیل، کوکنار، پان، ہلدی، سنگھارہ، سن، کچالو، کدو، حنا، خیار، بادرنگ، بادنجان، مولی، گاجر، کریلہ، ککوڑہ، تیندس، کچرہ کے لئے پیداوار کی تہائی مقرر نہیں ہے بلکہ نقدی وصول کی جاتی ہے جیسا کہ آئندہ معرض بیان میں آئے گا۔ اسی آئین کے مطابق ہر اس کا جو قابل زراعت و استعمال ہے مثل بوپلو کے محصول لیا جاتا ہے۔

قبلۂ عالم نے اپنی بیدار مغزی و تدبر سے ان اموال کی وصولیابی میں مذکورۂ بالا وخاص نوازش و توجہ فرمائی ہے اور اطراف مملکت میں اپنے ترحم سے دسویں حصے کو معاف فرما کر اس معاف شدہ حصے کو دو حصوں میں منقسم فرما دیا ہے، اور باوجود اس کی اکثریت کے نصف پٹواری اور نصف قانون گو کو مرحمت فرما دیا گیا ہے۔ پہلا شخص زمینداروں کی جانب سے ایک نویسندہ ہے جو محاصل و مداخل کو لکھتا ہے۔ کوئی موضع یا قصبہ اس کے وجود سے خالی نہیں ہوتا۔ دوسرے شخص کا وجود کسانوں کے لئے جائے پناہ ہے لیکن یہ ہر پرگنے میں ایک ہوتا ہے۔ آجکل قانون گو کا حصہ موقوف کر دیا گیا ہے لیکن یہ گروہ اپنی مقبولہ خدمت کے معاوضے میں تین مختلف طریقوں سے بارگاہ شاہی سے فوائد حاصل کرتا ہے۔ ان کی ماہانہ تنخواہیں یہ ہیں:۔ اوّل پچاس روپے، دوم تیس روپے، سوم بیس روپے، اور اسی تعداد کے لحاظ سے جاگیرات تن مقرر کی جاتی ہیں۔ زمانۂ سابق میں یہ قاعدہ مقرر تھا کہ شقدار، گماشتے اور کارکن اور آمین ایک دن میں اٹھاون دام ضابطانہ وصول کرتے تھے لیکن اس شرط سے کہ ربیع کی فصل میں دو سو بیگھے اور خریف کی فصل میں دو سو پچاس بیگھے سے کم پیمائش نہ کی ہو لیکن شہریار دریادل نے ترحم و بخشش فرما کر فی بیگہ ایک دام مقرر فرما دیا۔ اکثر محاصل جو ہندوستان کے برابر ہیں اُن کو شہریار دریادل نے خدا کی شکرگزاری کے صلے میں معاف فرما دیا مثلاً جزیہ و میر بحری و کرالعسی، وہ محصول جو گروہ در گروہ معابد میں حاضر ہوتے تھے اور ان

کوئی چیز لی جاتی تھی اور گاؤشماری و سردرختی و پیشکش و قروق و اقسام پیشہ ور و دارو غگانہ، و تحصیلداری و فوطہ داری و سلامی و وجہ کرایہ و خریطہ و صرافی و حاصل بازار، و نخاس و سن و کنبل و روغن و آدموڑی و کیالی و وزانی و قصابی و دباغی و قماربازی و قتلغہ و ساوری و راہداری و پگ (کہ پگڑی کے معاوضے میں کوئی چیز لی جائے) و دودی (یعنی جو شخص کہ آگ جلائے تو کوئی چیز دے) و رسم خانہ (یعنی جب فروخت کریں یا خریدیں، ہر دو حال میں ان سے وصول کیا جائے) اور نمکی (جو زمین شور سے بنایا جائے) اور بلکٹی (جو وقت رخصت کسانوں سے لیا جائے) و تی نمدہ و چونہ گری و خماری و دلالی و ماہی گیری اور محصول درخت آں اور جو کچھ کہ اس گروہ کی اصطلاح میں سائر جہات کے نام سے موسوم ہے، یک قلم معاف فرما دئے گئے۔

آئین (۱۴)

پچھر

اگر زمین بارش کی کثرت اور سیلاب کی شورش کی وجہ سے بیکار ہو جاتی ہے اور کسانوں کو اس کی درستی میں محنت و تکلیف اٹھانی پڑتی ہے تو پہلے سال میں دو حصّے منجملہ پانچ حصوں کے وصول کئے جاتے ہیں اور دوسرے سال میں تین اور تیسرے سال چار حصّے اور پانچویں سال دستور قدیم کے لحاظ سے مالگزاری نقد یا کسی اور جنس میں بھی وصول کی جاتی ہے، اور تیسرے ہر بیگہ پر پانچ فیصدی اور ایک دام کا اضافہ عمل میں آیا ہے۔

آئین (۱۵)
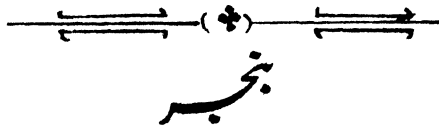
بنجر

چونکہ اس قسم کی زمین کی حالت میں بے انتہا فرق پیداوار میں رونما ہوجاتا ہے اس لئے ایسی زمین کے مندرجۂ ذیل محاصل وصول کیے جاتے ہیں۔

ربیعی

گیہوں سیلابی۔ پہلے سال میں فی بیگہ آدھا من، دوسرے سال ایک من، تیسرے سال دو من، چوتھے سال تین من، پانچویں سال دستور کے مطابق۔

سرسوں بارانی، پہلے سال پانچ سیر۔ دوسرے سال پچیس سیر، تیسرے سال پینتیس سیر، چوتھے سال ایک من دس سیر، پانچویں سال مثل پولج کے پیدا ہونے لگتی ہے

چنا، پہلے سال زمین سیلابی سے دس سیر اور زمین بارانی سے پانچ سیر، دوسرے سال ہر دو صورت میں تیس سیر، تیسرے سال ہر دو صورت یعنی سیلابی و بارانی میں ایک من دس سیر، چوتھے سال ہر دو صورت میں دو من دس سیر، پانچویں سال مثل پولج کے۔

جو پہلے سال میں زمین سیلابی سے آدھا من، زمین بارانی سے پانچ سیر، دوسرے سال سیلابی سے ایک من اور بارانی سے پینتیس سیر، تیسرے سال سیلابی سے دو من اور بارانی سے ایک من، چوتھے سال سیلابی سے تین من اور بارانی سے ڈھائی من، پانچویں سال دستور کے مطابق۔

عدس (مسور) پہلے سال سیلابی سے دس سیر، بارانی سے پانچ سیر۔ دوسرے سال ہر دو سے تیس سیر تیسرے سال ہر دو سے ایک من دس سیر چوتھے سال ہر دو سے ایک من تیس سیر۔ پانچویں سال میں بدستور۔

ارزن (باجرہ) پہلے سال سیلابی سے دس سیر اور بارانی سے پانچ سیر دوسرے سال ہر دو سے پچیس سیر تیسرے سال ہر دو سے پینتیس سیر چوتھے سال ہر دو سے ایک من پانچویں سال مثل پولج کے۔

کتان (السی) پہلے سال میں سیلابی سے دس سیر اور بارانی سے پانچ سیر دوسرے سال سیلابی سے آدھا من اور بارانی سے پانچ سیر تیسرے سال ہر دو سے تیس سیر چوتھے سال ہر دو سے ایک من دس سیر، پانچویں سال بدستور سابق۔

خریفی

ماش، پہلے سال زمین سیلابی سے آدھا من زمین بارانی سے پانچ سیر دوسرے سال سیلابی سے ایک من اور بارانی سے آدھا من، تیسرے سال سیلابی سے ڈیڑھ من، بارانی سے ایک من چوتھے سال سیلابی سے دو من دس سیر بارانی سے ڈیڑھ من، پانچویں سال مثل پولج کے۔

جوار پہلے سال سیلابی سے آدھا من، بارانی سے پانچ سیر دوسرے سال سیلابی سے ایک من، بارانی سے آدھا من، تیسرے سال سیلابی سے دو من، بارانی سے ایک من، چوتھے سال سیلابی سے تین من، بارانی سے دو من، پانچویں سال مثل پولج کے۔

موٹھ، بارانی سے اول سال پانچ سیر دوسرے سال آدھا من، تیسرے سال تیس سیر چوتھے سال ایک من دس سیر، پانچویں سال مثل پولج کے۔

لہڈرہ، بارانی سے پہلے سال پانچ سیر دوسرے سال آدھا من، تیسرے سال ایک من دس سیر چوتھے سال دو من، پانچویں سال بدستور پولج کے۔

کودروں، پہلے سال سیلابی سے آدھا من، بارانی سے پانچ سیر دوسرے سال سیلابی سے ایک من، بارانی سے آدھا من تیسرے سال سیلابی سے دو من، بارانی سے ڈیڑھ من، چوتھے سال سیلابی سے تین من، بارانی سے ڈھائی من، پانچویں سال بدستور سابق۔

منڈوہ، پہلے سال سیلابی سے آدھا من، بارانی سے پانچ سیر دوسرے سال سیلابی سے ایک من، بارانی سے تیس سیر تیسرے سال سیلابی سے دو من، بارانی سے ڈیڑھ من، چوتھے سال سیلابی سے تین من، بارانی سے ڈھائی من، پانچویں سال مطابق دستور۔

کودری، پہلے سال سیلابی سے دس سیر، بارانی سے پانچ سیر دوسرے ہر دو سے پچیس سیر،

تیسرے سال ہر دو سے پینتیس سیر، چوتھے سال ہر دو سے ایک من دس سیر، پانچویں سال دستور کے مطابق۔
کال، پہلے سال سیلابی سے دس سیر، بارانی سے پانچ سیر، دوسرے سال ہر دو سے پچیس سیر، تیسرے سال پینتیس سیر، چوتھے سال ایک من دس سیر، پانچویں سال دستور کے مطابق۔
توریا، پہلے سال سیلابی سے آدھا من، بارانی سے پانچ سیر، دوسرے سال سیلابی سے ایک من، بارانی سے پچیس سیر، تیسرے سال سیلابی سے ایک من دس سیر، بارانی سے بیس سیر، چوتھے سال سیلابی سے ڈیڑھ من، بارانی سے ایک من، پانچویں سال دستور کے مطابق۔
سانواں، پہلے سال سیلابی سے دس سیر، بارانی سے پانچ سیر، دوسرے سال ہر دو سے پچیس سیر، تیسرے سال ہر دو سے پینتیس سیر، چوتھے سال ہر دو سے ایک من دس سیر، پانچویں سال اسی قاعدے سے۔
باجرہ، پہلے سال سیلابی سے دس سیر، بارانی سے پانچ سیر، دوسرے سال ہر دو سے تیس سیر، تیسرے سال ہر دو سے ایک من، چوتھے سال ہر دو سے ڈیڑھ من، پانچویں سال بدستور سابق۔
تل، پہلے سال بارانی سے پانچ سیر، دوسرے سال بیس سیر، تیسرے سال تیس سیر، چوتھے سال ایک من دس سیر، پانچویں سال بدستور سابق۔
پیشتر چوتھے سال ساڑھے دس سیر اور ایک دام وصول کیا جاتا تھا لیکن موجودہ زمانے میں یہ قاعدہ مقرر کیا گیا کہ بنجر میں فی بیگہ پہلے سال ایک یا دو سیر غلہ وصول کریں اور دوسرے سال پانچ سیر اور تیسرے سال تیسرا حصہ اور چوتھے سال چوتھا حصہ اور ایک دام، اس کے علاوہ دیگر سالوں میں تیسرا حصہ وصول کیا جائے، لیکن سیلابی میں قدرے فرق ہونا ضروری ہے۔
ان جملہ حالات و مراتب میں کسان کو جس صورت میں آسانی ہو خواہ نقدی میں یا غلے میں، ہر دو طریق سے محصول ادا کر سکتا ہے۔ زمین بنجر دامن کوہ اور سیلابی پرگنات سرکار سنبل و بہرائچ کی زمینیں بنجر نہیں باقی رہ جاتیں، کیونکہ سیلابوں کی وجہ سے اس قدر نئی مٹی یہاں آکر جمع ہو جاتی ہے کہ یہ زمینیں پولج سے بھی زیادہ کشت و کار کے لئے سہل و آسان ہو جاتی ہیں اور پولج سے زائد پیداوار

ہوتی ہے لیکن جہاں پناہ نے اپنی انتہائی مہربانی سے ان زمینوں کو بنجر کے برابر مقرر فرمادیا اور نقد اور کنکوٹ اور بھاؤلی میں مال گزاری کی وصولیابی میں کسان کو اختیار دیا گیا کہ جس صورت سے وہ مناسب سمجھے محصول ادا کرے۔

آئین (۱۶)

نوزدہ سالہ

ہمیشہ سے یہ قاعدہ مقرر تھا کہ کارداں و تجربہ کار افراد کی ایک مجلس قائم کی جاتی تھی اور اس مجلس میں یہ اشخاص باہمی مشورے سے تمام ممالک محروسہ کے نرخناموں کو مرتب کرتے اور ان نرخناموں کو غور سے دیکھ کر جملہ اجناس و غلّہ کی مناسب قیمت قرار دیتے تھے چھٹویں سال الٰہی مطابق ۹۶۸ھ ہلالی سے چوبیسویں سال الٰہی تک مولف نے کمال محنت و جانفشانی کے ساتھ ان نرخناموں کو فراہم کیا اور ناظرین کی آگاہی کے خیال سے ان کو جد اول میں مرتب کر کے ہر سال کے نرخناموں کو علیحدہ علیحدہ قلمبند کر دیا۔

ربیعی صوبۂ اگرہ

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵
گندم (گیہوں)	۹۰ دام	۸۰ سے ۹۰ تک	۹۰	۵۰ سے ۶۰ تک	۵۶ سے ۶۰ تک	۵۶ سے ۶۰ تک	۵۶ سے ۶۰ تک	۵۲ سے ۶۰ تک	۳۸ سے ۴۸ تک
نخود کابلی (کابلی چنا)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۳ سے ۵۷ تک
نخود ہندی (دیسی چنا)	۸۰ دام	۷۶ سے ۸۰ دام تک	۸۰	۴۴ سے ۵۶ تک	۴۴ سے ۵۶ تک	۴۴ سے ۵۶ تک	۴۴ سے ۵۶ تک	۳۲ سے ۴۰ تک	۲۰ سے ۲۸ تک
جو	۸۰ دام	۶۶ سے ۷۰ دام تک	۶۰	۳۸ سے ۵۰ تک	۳۸ سے ۵۰ تک	۴۰ سے ۵۲ تک	۴۰ سے ۵۴ تک	۳۶ سے ۴۰ تک	۲۱ سے ۲۸ تک

جنس	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
گندم (گیہوں)	۳۶ سے ۵۲ تک	۳۶ سے ۷۴ تک	۴۳ سے ۵۴ تک	۳۲ سے ۵۰ تک	۴۰ سے ۵۸ تک	۴۲½ سے ۸۰ تک	۶۴ سے ۹۴ تک	۴۰ سے ۵۸ تک	۵۲ سے ۱۱۶ تک
نخود کابلی (کابلی چنا)	۳۳ سے ۵۷ تک	۳۳ سے ۵۷ تک	۳۳ سے ۵۷ تک	۳۳ سے ۵۷ تک	۳۳ سے ۵۷ تک	۳۳ سے ۵۷ تک	۳۳ سے ۵۷ تک	۲۶ سے ۵۲ تک	۵۰ سے ۸۵ تک
نخود ہندی (دیسی چنا)	۲۰ سے ۳۰ تک	۲۰ سے ۴۰ تک	۱۹ سے ۲۸ تک	۱۹ سے ۳۰ تک	۲۱ سے ۳۸ تک	۱۹ سے ۴۴½ تک	۲۶½ سے ۴۰ تک	۲۲ سے ۳۷ تک	۴۰ سے ۸۶ تک
جو	۲۱ سے ۳۴ تک	۲۱ سے ۵۴ تک	۲۸ سے ۸۰ تک	۲۰ سے ۴۰ تک	۲۶ سے ۳۰ تک	۲۸ سے ۵۲½ تک	۳۶ سے ۵۴ تک	۲۳ سے ۳۶ تک	۴۰ سے ۹۰ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
ترکاری	۸۰ دام	۸۰	۸	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۵۲ سے ۶۰ تک	۵۰ سے ۷۰ تک	۵۰ سے ۶۰ تک	۴۶ سے ۵۴ تک	۴۰ سے ۶۰ تک	۴۴ سے ۶۲ تک	۴۴ سے ۶۰ تک	۴۴ سے ۶۰ تک	۴۶ سے ۶۰ تک	۴۶ سے ۶۰ تک
کوکنار (پوستہ)	۱۶۰ دام	۱۶۰	۱۶۰	۱۳۰	۱۴۰	۱۳۰	۱۴۰	۱۴۰	۱۳۰	۱۰۰ سے ۱۳۰ تک	۱۰۰ سے ۱۳۰ تک	۱۰۰ سے ۱۳۰ تک	۱۰۰ سے ۱۳۰ تک	۱۰۰ سے ۱۳۰ تک	۱۰۰ سے ۱۳۰ تک	۱۰۰ سے ۱۳۰ تک	۱۰۰ سے ۱۳۰ تک	۱۰۰ سے ۱۳۰ تک
تخم معصفر (کرڑ)	نصف من	نصف من	نصف من	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۸۰	۷۰ سے ۷۶ تک	۶۰ سے ۷۰ تک	۶۰ سے ۷۰ تک	۵۲ سے ۷۰ تک	۵۰ سے ۷۰ تک	۴۰ سے ۷۳ تک	۵۴ سے ۷۳ تک	۵۴ سے ۷۳ تک	۵۴ سے ۷۳ تک	۵۴ سے ۷۳ تک	۵۴ سے ۷۳ تک
کتان (السی)	۰	۰	۸۰ دام	۶۰ سے ۸۰ تک	۶۰ سے ۸۰ تک	۶۰ سے ۸۰ تک	۶۰ سے ۸۰ تک	۵۰ سے ۵۶ تک	۲۴ سے ۳۰ تک	۱۸ سے ۳۰ تک	۱۸ سے ۲۸ تک	۲۳ سے ۲۶ تک	۲۲ سے ۲۸ تک	۲۴ سے ۲۶ تک	۱۶ سے ۳۸½ تک	۱۹ سے ۳۴½ تک	۱۸ سے ۳۴ تک	۲۴ سے ۴۲ تک
سرشف (سرسوں)	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۶۰ سے ۸۰ تک	۶۰ سے ۸۰ تک	۶۰ سے ۸۰ تک	۶۰ سے ۸۰ تک	۵۰ سے ۵۶ تک	۲۲ سے ۳۰ تک	۲۰ سے ۳۲ تک	۲۴ سے ۳۲ تک	۲۲ سے ۳۰ تک	۲۲ سے ۲۶ تک	۱۹½ سے ۳۰ تک	۱۹ سے ۳۲ تک	۲۰½ سے ۳۲ تک	۱۸½ سے ۲۶ تک	۳۰ سے ۴۸ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
عدس	۶۰ دام	۶۰ سے	۵۰	۳۲ سے	۳۲ سے	۳۲ سے	۳۲ سے	۲۶ سے	۱۵ سے	۱۵ سے	۱۵ سے	۱۵ سے	۱۵ سے	۱۷ سے	سے	سے	سے	سے
(مسور)		۶۸ تک		۵۰ تک	۵۰ تک	۵۰ تک	۵۰ تک	۳۲ تک	۲۲ ۱/۲ تک	۲۸ تک	۳۰ تک	۳۲ تک	۳۳ تک	۲۵ تک	۲۰ ۱/۲ تک	۳۰ تک	۲۴ تک	۵۰ تک
ارزن	۴۴	۴۴	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۲۶ سے	۱۴ سے تا	۱۵ سے	۱۵ سے	۱۴ سے	۱۴ سے	۱۶ سے	۱۱ ۱/۲ سے	۱۲ ۱/۲ سے	۱۲ سے	۱۹ سے
(چینہ)								۲۸ تک	۲۰ تک	۲۲ تک	۲۴ تک	۱۸ تک	۱۷ تک	۱۹ تک	۲۵ تک	۲۴ تک	۲۴ تک	۲۴ تک
ششنگ	۰	۶۸	۰	۰	۰	۰	۴۴	۱۵ سے	۱۵ سے	۱۵ سے	۱۵ سے	۱۹ سے	۱۷ سے	۱۷ سے	۱۷ سے	۱۷ سے	۱۸ سے	۳۲ ۱/۲ سے
(مٹر)								۲۶ تک	۲۴ تک	۲۴ تک	۲۴ تک	۲۴ تک	۲۸ تک	۳۰ تک	۳۰ تک	۳۰ تک	۲۸ تک	۵۶ تک
خربزہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۲۰ دام	۸۶ سے	۸۶ سے	۸۶ سے	۸۶ سے	۸۶ سے	۸۶ سے	۸۲ سے	۸۲ سے	۸۲ سے	۸۲ سے
(ولایتی)									۱۲۰ تک	۱۲۰ تک	۱۲۰ تک	۱۲۰ تک	۱۲۰ تک	۱۲۰ تک	۱۲۰ تک	۱۲۰ تک	۱۲۰ تک	۱۲۰ تک
خربزہ	۱۰ دام	۱۰ دام	۰	۰	۸	۸	۸	۱۶	۱۶	۱۵ سے	۱۵ سے	۸ سے	۱۵ سے	۱۵ سے	۱۰ سے	۱۲ سے	۱۲ سے	۱۲ سے
(ہندی)										۱۶ تک	۱۷ تک	۱۶ تک	۱۶ تک	۱۶ تک	۱۶ تک	۱۶ تک	۱۶ تک	۱۲ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
دھان	۶۰ دام	۶۰	۶۰	۵۰ سے	۵۴ سے	۶۰	۵۴ سے	۴۰ سے	۳۶ سے	۳۶ سے	۳۶ سے	۳۲ سے	۳۲ سے	۳۲ سے	۳۴ سے	۳۴ سے	۳۴ سے	۵۰ سے
(شالی کود)				۶۰ تک	۶۰ تک		۷۰ تک	۴۵ تک	۴۶ تک	۴۴ تک	۴۵ تک	۵۰ تک	۴۲ تک	۴۵ تک	۴۶ تک	۴۸ تک	۴۸ تک	۷۰ تک
اجوائن	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۷۰	۷۰	۷۰ سے	۷۰ سے	۶۰ سے	۷۰	۵۰ سے	۷۰ سے	۷۰ سے	۷۰ سے	۷۲ سے
										۹۰ تک	۷۱ تک	۹۰ تک		۸۰ تک	۹۰ تک	۹۰ تک	۷۴ تک	۷۴ تک
پیاز	.	.	.	.	.	.	.	.	۷۰ سے	۵۴ سے	۷۰ سے	۷۰ سے	۷۲ سے	۷۲ سے	۷۰ سے	۷۰ سے	۷۰ سے	۷۰ سے
									۷۳ دام تک	۷۰ تک	۷۳ تک	۷۲ تک	۸۰ تک	۸۰ تک	۸۰ تک	۸۰ تک	۸۰ تک	۸۰ تک
میتھی	.	.	.	.	.	.	.	.	۷۰ دام	۷۰	۵۰ سے	۴۰ سے	۷۰	۵۰ سے	۶۰ سے	۲۸ سے	۳۲ سے	۴۰ سے
(دشلیت)											۷۰ تک	۷۰ تک		۸۰ تک	۷۰ تک	۸۰ تک	۸۰ تک	۸۰ تک
گاجر	ایک من	ایک من	ایک من	.	.	.	.	.	۲۰ سے	۲۰ سے	۲۰ سے	۲۰ سے	۲۰ سے	۱۶ سے	۱۶ سے	۱۸ سے	۱۸ سے	۲۲ سے
(گزر)									۳۰ تک	۳۰ تک	۲۸ تک	۴۰ تک	۴۰ تک	۲۶ تک	۲۶ تک	۲۵ تک	۲۵ تک	۴۰ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
کیو کیو (کاہو)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۴ سے ۲۵ تک	۲۴ سے ۲۵ تک	۲۴ سے ۲۵ تک	۲۴ سے ۲۵ تک	۲۴ سے ۲۵ تک	۲۵	۲۵	۲۵	۱۶	۱۶
خریفی صوبہ آگرہ																		
نیشکر (پونڈہ)	۰	۰	۰	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۵۰ سے ۲۰۰ تک	۱۵۰ سے ۲۰۰ تک	۱۵۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۷۰ سے ۲۰۰ تک	۱۶۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک
نیشکر سادہ (گنّا)	۱۸۰ دام	۱۸۰	۱۸۰	۱۴۰ سے ۱۶۰ تک	۱۴۰ سے ۱۶۰ تک	۱۴۰ سے ۱۶۰ تک	۱۴۰ سے ۱۶۰ تک	۱۳۴ سے ۱۴۵ تک	۱۱۲ سے ۱۴۷ تک	۱۰۰ سے ۱۵۰ تک	۹۰ سے ۱۳۴ تک	۹۶ سے ۱۳۴ تک	۹۶ سے ۱۳۴ تک	۹۴ سے ۱۳۴ تک	۱۰۴ سے ۱۷۰ تک	۱۰۰ سے ۱۴۰ تک	۷۶ سے ۱۰۰ تک	۸۸ سے ۱۲۶ تک
دھان (شالی مشکین)	۰	۰	۰	۷۰ سے ۸۰ تک	۷۰ سے ۸۰ تک	۶۰ سے ۸۰ تک	۷۰ سے ۸۰ تک	۶۴ سے ۷۰ تک	۵۲ سے ۶۴ تک	۲۹ سے ۴۷ تک	۴۰ سے ۴۹ تک	۵۲ سے ۷۰ تک	۴۲ سے ۷۰ تک	۴۷ سے ۷۸ تک	۴۷ سے ۸۰ تک	۴۷ سے ۸۰ تک	۵۶ سے ۸۰ تک	۶۰ سے ۸۰ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۴	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
دھان (شالی ساٹھی)	۷۰ دام	۷۰	۷۰	۶۰	۶۲ سے ۶۰ تک	۵۲ سے ۶۰ تک	۵۶ سے ۶۵ تک	۴۴ سے ۵۲ تک	۳۶ سے ۵۴ تک	۳۶ سے ۵۲ تک	۳۶ سے ۵۴ تک	۳۶ سے ۴۲ تک	۳۶ سے ۵۰ تک	۲۹ سے ۵۰ تک	۲۵ سے ۵۸ تک	۴۰ سے ۴۷ تک	۳۸ سے ۶۶ تک	۴۶ سے ۴۸ تک
دھان (شالی مونجی)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۴۸ دام	۴۸ سے ۶۵ تک	۴۸ سے ۶۵ تک	۴۸ سے ۶۵ تک	۴۸ سے ۶۵ تک	۴۸ سے ۶۵ تک	۴۸ سے ۶۵ تک	۴۸ سے ۶۵ تک	۴۸ سے ۶۵ تک	۴۸ سے ۶۵ تک
پنبہ (روئی)	۱۲۰ دام	۱۲۰	۱۳۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۷۰ سے ۹۲ تک	نوے	۸۵ سے ۹۰ تک	۷۰ سے ۹۰ تک	۶۲ سے ۹۰ تک	۷۰ سے ۹۰ تک	۵۹ سے ۹۴ تک	۷۶ سے ۱۰۱½ تک	۶۰ سے ۹۰ تک	۴۴ سے ۵۸ تک	۴۴ سے ۶۰ تک
ترکاری	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۷۰	۷۰	۶۰ سے ۷۰ تک	۵۰ سے ۷۰ تک	۵۰ سے ۷۰ تک	۶۰ سے ۸۰ تک	۶۰ سے ۸۰ تک	۶۰ سے ۸۰ تک	۵۶ سے ۷۰ تک	۵۶ سے ۷۶ تک
تل (کنجد)	۶۰ دام	۶۰	۸۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۶۰ سے ۴۶ تک	۵۰	۵۰	۴۰ سے ۵۰ تک	۲۸ سے ۵۰ تک	۲۵ سے ۵۰ تک	۲۱ سے ۳۸ تک	۲۱ سے ۳۲½ تک	۱۹ سے ۳۶½ تک	۲۴ سے ۳۷ تک	۱۰½ سے ۴۲ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
مونٹھ	۴۸ دام	۴۸	۵۴	۳۶ سے ۴۴ تک	۴۰ سے ۵۰ تک	۴۰ سے ۴۸ تک	۳۰ سے ۳۶ تک	۲۰ سے ۲۸ تک	۱۹ سے ۳۶ تک	۱۹ سے ۲۶ تک	۱۴ سے ۲۲ تک	۱۸ سے ۲۳ ½ تک	۱۳ سے ۲۱ تک	۱۰ ½ سے ۲۵ تک	۱۹ سے ۲۶ تک	۱۳ سے ۲۱ تک	۱۳ سے ۲۵ تک	۱۶ ½ سے ۳۲ تک
اُرد (ماش)	۴۸ دام	۴۸	۵۴	۳۶ سے ۴۴ تک	۴۴	۴۴ سے ۵۰ تک	۴۰ سے ۴۴ تک	۳۲ سے ۳۶ تک	۲۸ سے ۳۲ تک	۲۵ ½ سے ۳۲ تک	۲۶ سے ۳۲ تک اور ۱۸ جیتل	۲۵ سے ۳۶ تک	۲۲ سے ۴۰ تک	۲۵ ½ سے ۴۵ تک	۲۲ سے ۴۰ تک	۲۲ سے ۳۹ ½ تک	۲۷ سے ۴۷ ½ تک	۲۶ ½ سے ۵۰ تک
مونگ	۴۸ دام	۴۸	۴۸	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۳۲ سے ۴۰ تک	۳۲ سے ۴۰ تک	۳۲ سے ۴۰ تک	۳۲ سے ۴۰ تک	۲۶ سے ۴۰ تک	۲۲ سے ۴۴ تک	۲۷ ½ سے ۴۸ تک	۲۲ سے ۶۵ ½ تک	۲۲ سے ۵۰ تک	۲۸ سے ۴۴ تک	۳۲ سے ۵۰ تک
جوار	۵۰	۵۰	۶۰	۴۰ سے ۴۸ تک	۴۰ سے ۴۸ تک	۴۰ سے ۴۸ تک	۴۰ سے ۴۸ تک	۳۰ سے ۴۰ تک	۲۶ سے ۳۰ تک	۲۴ سے ۳۸ تک	۲۴ سے ۳۰ تک	۲۴ سے ۳۴ تک	۲۲ سے ۴۳ تک	۲۰ سے ۳۴ ½ تک	۲۲ ½ سے ۴۶ ½ تک	۲۶ سے ۴۷ تک	۳۴ سے ۴۸ تک	۳۴ سے ۳۵ تک
لہدرہ	۴۸ دام	۴۸	۴۸ سے ۵۰ تک	۳۶ سے ۴۴ تک	۳۶ سے ۵۰ تک	۳۶ سے ۴۴ تک	۲۰ سے ۲۴ تک	۲۰ سے ۳۶ تک	۱۸ سے ۲۴ تک	۲۰ سے ۳۶ تک	۱۸ سے ۲۴ تک	۱۸ سے ۲۴ تک	۱۷ سے ۳۱ ½ تک	۱۷ سے ۳۱ ½ تک	۱۸ سے ۳۳ تک	۱۸ سے ۳۳ تک	۲۰ سے ۳۰ تک	۲۴ سے ۴۰ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
لوبیا	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۰ سے ۳۲ تنک	۱۵ سے ۲۴ تنک	۲۰ سے ۲۳ تنک	۱۴ سے ۳۲ تنک	۱۹ سے ۳۲ تنک	۱۹ سے ۳۷ تنک	۱۶ سے ۳۶½ تنک	۲۰ سے ۳۶½ تنک	۱۹ سے ۲۷ تنک	۲۲ سے ۳۷ تنک
کودرم	۴۴ دام	۴۴	۵۰	۴۰ سے ۴۴ تنک	۴۰ سے ۴۴ تنک	۴۰ سے ۴۸ تنک	۳۰ سے ۳۶ تنک	۲۰ سے ۴۴ تنک	۲۰ سے ۳۲ تنک	۲۱ سے ۲۲½ تنک	۱۹ سے ۴۴ تنک	۱۶ سے ۳۲ تنک	۱۸½ سے ۲۵ تنک	۱۸½ سے ۲۵ تنک	۲۱ سے ۴۱ تنک	۲۱ سے ۴۲½ تنک	۲۱ سے ۳۹½ تنک	۲۴ سے ۵۰ تنک
کوری	۴۰ دام	۴۰	۵۰	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۱۶ سے ۲۰ تنک	۱۰ سے ۲۳ تنک	۸ سے ۲۳½ تنک	۸ سے ۲۳ تنک	۱۰ سے ۲۳ تنک	۷ سے ۲۲½ تنک	۵ سے ۲۳½ تنک	۵ سے ۲۳½ تنک	۷ سے ۲۳½ تنک	۷ سے ۲۰ تنک	۷ سے ۲۳ تنک
سانواں (قشاخ)	۳۶ دام	۳۶	۵۰	۲۶ سے ۳۰ تنک	۲۶ سے ۳۰ تنک	۳۰ سے ۳۶ تنک	۲۶ سے ۳۴ تنک	۱۸ سے ۲۰ تنک	۱۰ سے ۱۲ تنک	۱۰ سے ۲۰ تنک	۱۰ سے ۱۲ تنک	۷ سے ۱۲ تنک	۸ سے ۱۶ تنک	۶½ سے ۱۵½ تنک	۶½ سے ۱۴ تنک	۷ سے ۱۷ تنک	۷ سے ۱۳ تنک	۹ سے ۱۴ تنک
گال (کنگنی)	۴۴ دام	۴۴	۵۰	۳۶ سے ۴۰ تنک	۳۶ سے ۴۰ تنک	۴۰	۴۰	۲۲ سے ۲۸ تنک	۱۳ سے ۱۴ تنک	۱۳ سے ۲۸ تنک	۱۳ سے ۱۴ تنک	۱۸ سے ۱۴ تنک	۸ سے ۱۴ تنک	۹ سے ۱۷ تنک	۹ سے ۲۳ تنک	۸½ سے ۲۳ تنک	۸½ سے ۱۸½ تنک	۱۲ سے ۱۸ تنک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
ارزن (چینہ)	۴۴ دام	۴۴	۵۰	۳۲ سے ۴۰ تک	۳۲ سے ۴۰ تک	۳۶ سے ۴۰ تک	۳۶ سے ۴۰ تک	۳۴ سے ۳۶ تک	۱۵ سے ۲۴ تک	۱۵ سے ۳۶ تک	۱۵ سے ۲۴ تک	۱۵ سے ۳۶ تک	۱۳ سے ۲۴ تک	۱۳ سے ۲۴ تک	۱۳ سے ۲۴ تک	۱۲ سے ۲۸ تک	۱۲ سے ۲۸ تک	۱۲ سے ۲۶ تک
منڈوہ	۴۸ دام	۴۸	۵۰	۳۶ سے ۴۰ تک	۳۲ سے ۴۰ تک	۳۶ سے ۴۰ تک	۳۶ سے ۴۰ تک	۳۴ سے ۳۶ تک	۱۵ سے ۲۴ تک	۱۵ سے ۳۶ تک	۱۵ سے ۲۴ تک	۱۵ سے ۳۶ تک	۱۳ سے ۲۴ تک	۱۳ سے ۲۴ تک	۱۳ سے ۲۴ تک	۱۲ سے ۲۸ تک	۱۲ سے ۲۸ تک	۱۲ سے ۲۶ تک
نیل	۱۴۰ دام	۱۴۰	۱۶۰	۱۴۰	۱۴۰	۱۳۰	۱۲۶ سے ۱۳۰ تک	۱۲۶ سے ۱۳۶ تک	۱۲۴ سے ۱۳۲ تک	۱۱۶ سے ۱۴۰ تک	۱۱۶ سے ۱۳۶ تک	۱۳۰ سے ۱۶۰ تک	۱۳۶ سے ۱۴۰ تک	۱۳۶ سے ۱۴۰ تک	۱۳۷ سے ۱۴۰ تک	۱۳۰ سے ۱۴۰ تک	۱۳۶ سے ۱۴۰ تک	۱۳۶ سے ۱۴۰ تک
سن	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۷۰ سے ۷۸ تک	۷۰ سے ۷۶ تک	۷۰ سے ۷۸ تک	۷۰ سے ۷۶ تک	۶۰	۶۰ سے ۷۶ تک	۷۰ سے ۷۶ تک	۷۴ سے ۷۸ تک	۷۸ سے ۸۰ تک	۶۰ سے ۸۴ تک	۶۰ سے ۸۴ تک
توریا	۸۰ دام	۸۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۲ سے ۴۰ تک	۳۲ سے ۴۰ تک	۳۲ سے ۴۰ تک	۲۴ سے ۴۰ تک	۲۳½ سے ۳۲ تک	۲۹ سے ۴۰ تک	۱۷½	۱۷½ سے ۴۰ تک	۲۳ سے ۴۰ تک	۲۳ سے ۴۰ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
زردچوبہ (ہلدی)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
کچالو			۰	۰	۰	۰	۰	۰	۷۰	۷۰	۶۰ سے ۷۰ تک	۵۴ سے ۷۰ تک	۵۴ سے ۷۰ تک	۶۰ سے ۷۰ تک	۶۰ سے ۷۰ تک	۶۰ سے ۷۰ تک	۶۰	۶۰
کلت (قلت)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۸	۲۶	۲۶	۲۲	۲۲	۲۸	۲۴	۲۴	۲۰	۲۶
حنا (مہندی)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵۸	۵۸	۵۸	۵۸	۵۸	۶۰ سے ۷۰ تک	۲۴	۵۳ سے ۷۲ تک	۵۳	۵۳
کچرہ (ہندوانہ)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۰ دام	۱۰	۱۰ سے ۱۲ آ تک	۹ سے ۱۱ آ تک	۹½ سے ۵ آ تک	۱۰ سے ۱۳ آ تک	۱۰ سے ۱۳ آ تک	۱۰ سے ۱۳ آ تک	۱۰ سے ۱۳ آ تک	۱۰ سے ۱۴ آ تک
پان	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۸۰ دام	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

جنس	سنہ ۲۶-۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵
سنگھاڑہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۰۰ دام
ارہر	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
آل	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
برٹی	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
ربیعی صوبۂ الٰہ آباس									
گیہوں (گندم)	۹۰ دام	۹۰	۹۰	۶۰ سے ۶۴ تنک	۸۰ سے ۱۰۰ تنک	۸۰ سے ۱۰۰ تنک	۷۰	۶۲	۴۸ سے ۷۰ تنک
کابلی چنا (نخود کابلی)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۳ سے ۵۰ تنک

جنس	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
سنگھاڑہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
ارہر	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
آل	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
برٹی	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
ربیعی صوبۂ الٰہ آباس									
گیہوں (گندم)	۴۲ سے ۱۰۰ تنک	۴۲ سے ۱۰۰ تنک	۴۸ سے ۷۰ تنک	۴۰ سے ۷۰ تنک	۴۲½ سے ۶۲½ تنک	۴۸½ سے ۸۶ تنک	۶۲½ سے ۸۶ تنک	۴۰ سے ۶۲ تنک	۴۰ سے ۷۵ تنک
کابلی چنا (نخود کابلی)	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۳۳ سے ۵۰ تنک	۳۳ سے ۵۰ تنک	۳۷ سے ۷۵ تنک	۲۶ سے ۷۵ تنک	۴۰ سے ۶۲½ تنک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
دیسی چنا	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۲۶ سے	۷۶ سے	۷۶ سے	۷۶ سے	۵۶ سے	۲۴ سے	۱۷ سے	۳۲ سے	۲۰ سے	۲۰ سے	۳۰ سے	۴۳½ سے	۳۳ سے	۲۲½ سے	۲۴ سے
(نخود ہندی)				۶۶ تک	۹۰ تک	۹۰ تک	۹۰ تک	۹۰ تک	۷۰ تک	۴۰ تک	۵۴ تک	۵۴ تک	۵۴ تک	۷۴½ تک	۵۷½ تک	۵۰ تک	۴۴ تک	۳۴ تک
جو	۷۰	۸۰	۸۰	۸۰ سے	۸۰ سے	۸۰	۸۰	۷۰ سے	۵۰ سے	۵۰ سے	۵۰ سے	۴۰ سے	۴۰ سے	۴۰ سے	۴۴ سے	۴۶ سے	۴۳ سے	۳۷ سے
				۱۲۰ تک	۷۰ تک			۷۶ تک	۱۰۶ تک	۱۰۰ تک	۱۰۰ تک	۱۰۰ تک	۱۰۰ تک	۱۰۰ تک	۹۰ تک	۹۰ تک	۶۰ تک	۹۰ تک
ترکاری	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰ سے	۸۰	۸۰	۷۰ سے	۶۰ سے	۴۴	۲۸ سے	۳۲ سے	۳۰ سے	۲۱ سے	۲۲ سے	۲۲½ سے	۴۵ سے	۳۸ سے	۲۴ سے
				۱۲۰ تک			۸۶ تک	۷۰ تک		۷۰ تک	۵۰ تک	۵۰ تک	۵۰ تک	۵۰ تک	۴۷ تک	۸۳ تک	۵۶ تک	۵۶ تک
پوستہ	۱۶۰ دام	۱۶۰	۱۶۰	۱۴۰	۱۴۰	۱۴۰	۱۴۰	۱۳۰	۱۰۰ سے	۱۰۰ سے	۱۰۰ سے	۱۰۰ سے	۱۰۰ سے	۱۰۰ سے	۱۰۰ سے	۱۰۰ سے	۱۰۰ سے	۱۰۰ سے
(کوکنار)									۱۳۰ تک	۱۲۰ تک	۱۳۰ تک	۱۳۰ تک	۱۳۰ تک	۱۳۰ تک	۱۳۰ تک	۱۳۰ تک	۱۳۰ تک	۱۳۰ تک
تخم معصفر	نصف من	نصف من	نصف من	۷۰ سے	۸۰	۸۰	۸۰	۷۶	۶۰ سے	۶۰ سے	۶۰ سے	۵۲ سے	۵۰ سے	۴۳ سے	۵۶ سے	۵۶ سے	۵۶ سے	۵۶ سے
(کُڑ)	تخم	تخم	تخم	۸۰ تک دام					۷۰ تک	۷۰ تک	۷۰ تک	۷۰ تک	۷۰ تک	۷۰ تک	۷۰ تک	۷۰ تک	۷۰ تک	۷۰ تک

جنس	۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
کتان (السی)	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۷۰ سے ۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۶۴	۳۰ سے ۸۰ تک	۲۶ سے ۴۵ تک	۳۰ سے ۴۶ تک	۱۸ سے ۴۲ تک	۲۰ سے ۴۶ تک	۲۲ سے ۳۱ تک	۳۰ سے ۴۸ تک	۲۰ سے ۲۸ تک	۱۸ سے ۲۲ تک	۱۸ سے ۴۲ تک
سرسوں (سرشف)	۸۰ دام	۸۰	۸۰	[illegible] سے ۸۰ تک	۸۰	۸۰	۸۰	۲۰ سے ۶۰ تک	۳۰ سے ۸۰ تک	۲۶ سے ۴۴ تک	۲۶ سے ۴۴ تک	۲۲ سے ۴۴ تک	۲۴ سے ۴۴ تک	۲۵ سے ۴۳ تک	۲۶½ سے ۴۶½ تک	۲۸ سے ۳۶ تک	۲۲ سے ۳۰ تک	۲۲ سے ۴۴ تک
عدس (مسور)	۶۰ دام	۶۰	۵۰	۴۰ سے ۴۵ تک	۵۴ سے ۶۰ تک	۵۴ سے ۶۰ تک	۵۴ سے ۶۰ تک	۴۲	۱۷ سے ۶۰ تک	۱۸ سے ۴۰ تک	۲۴ سے ۴۰ تک	۱۵ سے ۴۰ تک	۱۵ سے ۴۰ تک	۱۸ سے ۴۳ تک	۲۴ سے ۴۶ تک	۲۱ سے ۳۵½ تک	۲۵ سے ۲۸ تک	۱۷ سے ۳۸½ تک
ارزن (چینہ)	۴۴ دام	۴۴	۲۰	۳۰	۴۰	۳۰ سے ۴۰ تک	۲۶ سے ۳۶ تک	۱۹ سے ۳۶ تک	۱۷ سے ۳۶ تک	۱۷ سے ۳۶ تک	۱۴ سے ۳۶ تک	۱۶ سے ۲۶ تک	۱۶ سے ۲۳ تک	۱۴ سے ۲۴ تک	۱۶ سے ۲۳ تک	۱۴ سے ۲۳ تک	۱۴ سے ۳۰ تک	۱۴ سے ۳۰½ تک
مشنگ (مٹر)	۰		۰	۰	۰	۰	۰	۱۵ سے ۶۰ تک	۱۸ سے ۴۳ تک	۱۷ سے ۴۰ تک	۱۴ سے ۴۰ تک	۱۵ سے ۴۰ تک	۱۷ سے ۴۴ تک	۱۷ سے ۴۴ تک	۱۸ سے ۴۴ تک	۱۸ سے ۴۴ تک	۱۷ سے ۲۸ تک	۱۸ سے ۴۱½ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
خربزہ ولایتی	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۲۰ دام	۱۲۰ سے ۱۶۰ تک	۱۲۰ سے ۱۶۰ تک	۱۲۰ سے ۱۶۰ تک	۸۰ سے ۱۶۰ تک	۶۶ سے ۱۶۰ تک	۴۳ سے ۱۶۰ تک	۸۶ سے ۱۲۰ تک	۸۶ سے ۱۲۰ تک	۸۶ سے ۱۲۰ تک	۸۶ سے ۱۲۰ تک
ہندی دیسی خربزہ	۱۰ دام	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰ سے ۱۲ تک	۱۲ سے ۱۶ تک	۱۲ سے ۱۶ تک	۱۲ سے ۱۶ تک	۸ سے ۱۶ تک	۹ سے ۱۶ تک	۱۲ سے ۴۰ تک	۱۲ سے ۱۶ تک	۱۲ سے ۱۶ تک	۱۲ سے ۱۶ تک	۱۲ سے ۱۶ تک
اجوائن	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۷۰ سے ۱۰۰ تک	۷۰ سے ۱۰۰ تک	۷۰ سے ۱۰۰ تک	۶۰ سے ۱۰۰ تک	۵۲ سے ۱۰۰ تک	۵۲ سے ۷۰ تک	۵۲ سے ۷۳ تک	۷۰ سے ۷۳ تک	۵۲ سے ۷۳ تک	۵۲ سے ۷۳ تک
دھان (شالی کند)	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۵۴ سے ۸۰ تک	۶۰	۶۰ سے ۷۰ تک	۴۰ سے ۶۰ تک	۴۴ سے ۴۶ تک	۴۰ سے ۴۸ تک	۴۰ سے ۴۸ تک	۲۶ سے ۴۶ تک	۲۸ سے ۴۶ تک	۲۲ سے ۴۲ تک	۲۶ سے ۴۲ تک	۳۲ سے ۴۲ تک	۴۰ سے ۴۲ تک	۴۲ سے ۵۰ تک
پیاز	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۷۰ سے ۱۰۰ تک	۷۰ سے ۱۰۰ تک	۷۰ سے ۱۰۰ تک	۷۰ سے ۱۰۰ تک	۷۰ سے ۱۰۰ تک	۷۰ سے ۷۶ تک	۶۲ سے ۷۶ تک	۷۲ سے ۷۶ تک	۷۲ سے ۷۶ تک	۷۰ سے ۹۵½ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
میتھی (شملیت)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۶ سے ۷۰ تک	۳۶ سے ۷۰ تک	۳۶ سے ۷۰ تک	۳۶ سے ۷۰ تک	۳۶ سے ۷۰ تک	۵۰ سے ۷۳ تک	۵۲ سے ۸۲ تک	۵۲ سے ۷۲ تک	۲۸ سے ۸۰ تک	۴۰ سے ۸۰ تک
گزر (گاجر)	۱-من	۱-من	۱-من	۱-من	۱-من	۱-من	۱-من	۱-من	۲۴ سے ۳۰ تک	۲۴ سے ۳۰ تک	۲۴ سے ۳۰ تک	۲۳ سے ۴۰ تک	۲۰ سے ۴۰ تک	۲۰ سے ۳۹ تک	۲۰ سے ۲۶ تک	۲۰ سے ۲۵ تک	۱۴ سے ۲۵ تک	۱۶ سے ۲۴ تک
کیو (کاہو)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۱۶	۲۵
خریفی صوبۂ الٰہ آباس																		
نیشکر سیاہ (پونڈہ)	۰	۰	۰	۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۱۷۰ سے ۲۰۰ تک	۱۶۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
نیشکر سادہ (گنا)	۱۸۰ دام	۱۸۰	۱۸۰	۱۸۰	۱۸۰	۱۸۰	۱۸۰	۱۷۰ سے ۱۸۰ تک	۱۴۴ سے ۱۸۰ تک	۱۰۰ سے ۱۴۴ تک	۸۶½ سے ۱۱۰ تک	۱۰۰ سے ۱۲۰ تک	۱۰۰ سے ۱۳۰ تک	۸۶½ سے ۱۳۴ تک	۸۶½ سے ۱۶۵½ تک	۸۶ سے ۷۰ تک	۷۶ سے (۷۰) تک	۷۰ سے ۱۲۶ تک
شالی مشکیں (دھان)	۰	۰	۰	۸۰ دام	۸۰	۸۰ سے ۹۰ تک	۸۰	۸۰	۵۶ سے ۱۰۰ تک	۵۶ سے ۷۶½ تک	۵۶ سے ۷۶ تک	۵۶ سے ۷۶ تک	۵۰ سے ۷۶ تک	۵۴½ سے ۷۷ تک	۴۹ سے ۷۷ تک	۴۹ سے ۷۷ تک	۵۶ سے ۷۶ تک	۵۶ سے ۷۶ تک
شالی سادہ (دھان)	۷۰ دام	۷۰	۷۰	۶۰	۸۰ سے ۹۰ تک	۷۰	۴۰	۳۶ سے ۸۰ تک	۳۶ سے ۵۰ تک	۳۱ سے ۵۷½ تک	۳۴ سے ۵۷½ تک	۳۷ سے ۵۷½ تک	۳۷ سے ۵۷½ تک	۳۷ سے ۵۸ تک	۴۲ سے ۵۹ تک	۴۰ سے ۵۰ تک	۳۶ سے ۴۴ تک	۳۰ سے ۶۱ تک
شالی سنجی (دھان)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۴۸	۴۸	۴۸	۴۸	۴۸	۶۰	۴۴½	۶۵	۶۵	۶۵
پنبہ (روئی)	۱۲۰ دام	۱۲۰	۱۳۰	۱۱۰	۱۲۰	۱۲۰	۱۲۰	۹۶	۹۰ سے ۱۲۰ تک	۹۰ سے ۱۲۰ تک	۷۰ سے ۱۲۰ تک	۷۰ سے ۱۲۰ تک	۷۰ سے ۱۲۰ تک	۷۰ سے ۱۲۰ تک	۷۰ سے ۱۲۳ تک	۸۰½ سے ۱۰۲½	۷۰ سے ۱۰۲½	۵۰ سے ۷۰ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
ترکاری	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۷۰	۷۰ سے ۱۰۰ تک	۶۰ سے ۱۰۰ تک	۵۰ سے ۱۰۰ تک	۵۰ سے ۱۰۰ تک	۶۰ سے ۹۴ تک	۶۰ سے ۹۴ تک	۶۰ سے ۹۴ تک	۶۰ سے ۸۶ تک	۶۰ سے ۹۹½ تک
کنجد (تل)	۶۰ دام	۶۰	۸۰	۷۰	۸۰	۸۰	۸۰	۶۴	۵۰ سے ۱۰۰ تک	۳۹ سے ۵۰ تک	۳۹ سے ۴۰ تک	۲۸ سے ۴۰ تک	۲۸ سے ۴۰ تک	۲۶½ سے ۳۸ تک	۲۲ سے ۳۲ تک	۲۴ سے ۳۲ تک	۲۴ سے ۵۲ تک	۲۴ سے ۴۶ تک
موٹھ	۴۸	۴۸	۵۴	۴۴	۵۴ سے ۷۰ تک	۵۰	۵۰	۳۶	۲۲ سے ۶۰ تک	۲۹ سے ۴۶ تک	۲۲ سے ۴۶ تک	۲۰ سے ۴۶ تک	۱۸ سے ۴۶ تک	۱۳ سے ۳۰ تک	۲۲ سے ۲۸ تک	۱۶½ سے ۴۰ تک	۱۶ سے ۲۷ تک	۱۶½ سے ۲۸ تک
ماش (اُڑد)	۴۸ دام	۴۸	۵۴	۴۴	۵۴ سے ۷۰ تک	۵۰	۴۸	۳۶	۲۸ سے ۷۰ تک	۲۸ سے ۴۲ تک	۲۸ سے ۴۲ تک	۲۴ سے ۴۲ تک	۲۵ سے ۴۲ تک	۲۷ سے ۴۴ تک	۲۱ سے ۴۰ تک	۲۱ سے ۴۰ تک	۲۴ سے ۵۴ تک	۲۴ سے ۵۴ تک
مونگ	۴۸ دام	۴۸	۴۸	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۳۲ سے ۷۲ تک	۳۲ سے ۴۶ تک	۳۰ سے ۴۶ تک	۳۲ سے ۴۶ تک	۳۸ سے ۴۶ تک	۳۲½ سے ۴۶ تک	۲۸½ سے ۵۶ تک	۳۴ سے ۵۶ تک	۳۰ سے ۵۰ تک	۲۶ سے ۵۶ تک

جنس	سنہ ۶ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
جوار	۵۰ دام	۵۰	۶۰	۴۸	۶۰	۴۸	۳۸	۴۰	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶ سے ۲۷ تک	۲۲ سے ۲۶ تک	۲۹ سے ۳۶½ تک	۲۲½ سے ۴۵ تک	۳۰ سے ۴۵ تک	۳۲ سے ۴۰ تک	۲۴ سے ۴۴ تک
لہڈرہ	۴۸ دام	۴۸	۴۸	۴۴	۵۰ سے ۵۶ تک	۵۰ سے ۵۶ تک	۵۰ سے ۵۶ تک	۴۰ سے ۵۶ تک	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰ سے ۲۲ تک	۱۶ سے ۴۰ تک	۲۰ سے ۴۸ تک	۲۰ سے ۴۸ تک	۲۰ سے ۴۸ تک	۲۴ سے ۴۰ تک	۲۳ سے ۶۱ تک
لوبیا	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵۶	۴۲	۳۲ سے ۴۲ تک	۳۲ سے ۴۲ تک	۳۲ سے ۴۲ تک	۲۱ سے ۴۳ تک	۳۴ سے ۴۴½ تک	۲۸ سے ۵۸ تک	۲۰ سے ۳۶½ تک	۲۰ سے ۴۴ تک
کودرم	۴۴ دام	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴ سے ۴۶ تک	۴۵ سے ۴۶ تک	۴۵ سے ۴۶ تک	۳۶	۲۱ سے ۶۰ تک	۲۱ سے ۳۳ تک	۲۰ سے ۴۴ تک	۲۰ سے ۲۲ تک	۱۹½ سے ۳۶ تک	۲۱½ سے ۳۸ تک	۲۶ سے ۴۸ تک	۳۱ سے ۴۸ تک	۲۲ سے ۳۰ تک	۲۱ سے ۳۹½ تک
کوری	۴۰ دام	۴۰	۵۰	۲۴	۳۰	۳۰	۳۰	۲۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۷ سے ۲۲ تک	۷ سے ۱۴ تک	۷ سے ۱۴ تک	۷ سے ۱۴ تک	۱۰	۷ سے ۱۴ تک

جنس	سنہ ۲۶ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
شماخ (سانولی)	۳۶ دام	۳۶	۵۰	۳۰	۳۶	۵۴	۳۶ سے ۴۵ تک	۳۰	۳۰	۲۰	۱۰ سے ۴۰ تک	۱۰ سے ۲۲ تک	۱۰ سے ۳۲ تک	۷ سے ۲۲ تک	۸ سے ۲۲ تک	۷ سے ۴۱ تک	½۱۰ سے ۱۸ تک	۱۰ سے ۱۷ تک
گال (کنگنی)	۴۴ دام	۴۴	۵۰	۴۰	۵۰ سے ۵۶ تک	۵۰ سے ۵۶ تک	۵۰ سے ۵۶ تک	۲۸	۱۳ سے ۴۴ تک	۱۳ سے ۴۲ تک	۱۳ سے ۴۲ تک	۱۰ سے ۴۲ تک	۸ سے ۴۲ تک	½۱۰ سے ½۱۲ تک	۱۵ سے ۳۲ تک	۱۵ سے ۲۳ تک	½۱۲ سے ۴۲ تک	۱۲ سے ½۲۲ تک
ارزن (چینہ)	۴۴ دام	۴۴	۵۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۳۶	۲۰ سے ۳۶ تک	۲۰ سے ۳۶ تک	۲۰ سے ۴۶ تک	۲۰ سے ۳۶ تک	۱۸ سے ۳۶ تک	۲۰ سے ۲۸ تک	۱۴ سے ۲۸ تک	۱۴ سے ۲۸ تک	۱۴ سے ۲۸ تک	۱۴ سے ۳۰ تک
منڈوہ	۴۶ دام	۴۸	۵۰	۴۰	۴۰	۵۲ سے ۵۶ تک	۵۲ سے ۵۶ تک	۳۴	۲۲ سے ۵۶ تک	۲۲ سے ½۲۹ تک	۲۲ سے ½۲۹ تک	۱۷ سے ½۲۹ تک	۱۳ سے ½۲۹ تک	۱۹ سے ½۳۹ تک	۲۵ سے ۳۲ تک	۲۵ سے ۳۲ تک	۲۲ سے ۲۸ تک	۱۸ سے ۲۸ تک
نیل	۱۴۰ دام	۱۴۰	۱۶۰	۱۴۰	۱۴۰	۱۴۰	۱۴۰	۱۳۶	۱۵۰ سے ۱۶۰ تک	۱۳۰ سے ۱۶۰ تک	۱۲۰ سے ۱۸۰ تک	۱۳۰ سے ۱۶۰ تک	۱۳۰ سے ۱۸۰ تک	۱۳۰ سے ۱۴۰ تک	۱۳۲ سے ۱۴۰ تک	۱۳۲ سے ۱۴۰ تک	۱۳۲ سے ۱۴۰ تک	۱۳۲ سے ۱۶۰ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
سن	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۷۷	۷۰ سے ۱۲۰ تک	۷۰ سے ۸۰ تک	۷۰ سے ۸۰ تک	۷۶ سے ۸۰ تک	۷۶ سے ۸۰ تک	۶۰ سے ۸۸ تک	۶۰ سے ۹۰ ۱/۲ تک	۸۰	۸۰	۸۰
توریا	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۲ سے ۸۰ تک	۳۲ سے ۴۴ تک	۳۲ سے ۴۴ تک	۲۴ سے ۴۴ تک	۲۴ سے ۴۴ تک	۳۲ سے ۴۰ تک	۲۶ سے ۴۰ تک	۲۶ ۱/۲ سے ۴۰ تک	۲۲ ۱/۲ سے ۴۰ تک	۲۶ ۱/۲ سے ۴۰ ۱/۲ تک
زرد چوبہ (ہلدی)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۰۰ دام	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
کچالو	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۷۰ دام	۷۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰
کلت	۰	۰	۰	۰	۰	۰		۰	۲۰ دام	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۲۴	۲۴	۲۴	۱۸	۲۹ ۱/۲
سنا (ہندی)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵۸ دام	۵۸	۵۸	۵۸	۵۸	۶۰ سے ۸۰ تک	۶۰ سے ۸۰ تک	۶۰ سے ۸۰ تک	۶۰ سے ۸۰ تک	۶۰ سے ۸۰ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
کچرہ ہندوانہ	•	•	•	•	•	•	•	•	۱۰ سے ۱۲ دام تک	۱۰ سے ۱۲ تک	۱۰ سے ۱۲ تک	۱۰ سے ۱۲ تک	۱۹ ½ سے ۱۲ تک	۱۰ سے ۱۴ تک	۱۰ سے ۱۵ تک	۱۰ سے ۱۴ تک	۱۰ سے ۱۴ تک	۱۰ سے ۱۴ تک
پان	•	•	•	•	•	•	•	•	۱۸۰ دام	۱۸۰	۱۸۰	۱۸۰	۱۸۰	۱۶۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۳۰	۲۴۰
سنگھاڑہ	•	•	•	•	•	•	•	•	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
ارہر	•	•	•	•	•	•	•	•	•	•	•	•	•	۲۰ دام	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
آل	•	•	•	•	•	•	•	•	•	•	•	•	•	•	•	•	•	•
برٹی	•	•	•	•	•	•	•	•	•	•	•	•	•	•	•	•	•	•

ربیعی و خریفی صوبۂ اجمیر میں تمام نسخوں میں خانہ ہائے جداول خالی ہیں۔

ربیعی صوبۂ اودھ

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
گندم (گیہوں)	۹۰ دام	۹۰	۹۰	۵۲ سے ۶۰ تک	۵۲ سے ۸۰ تک	۵۲ سے ۸۰ تک	۵۲ سے ۷۰ تک	۴۶ سے ۶۵ تک	۴۸	۴۲ سے ۵۰ تک	۵۰ سے ۵۲ تک	۳۳ سے ۴۲ تک	۳۳ سے ۴۳ تک	۴۶ سے ۵۰ ½ تک	۴۶ سے ۷۰ تک	۵۴ سے ۷۴ ½ تک	۳۲ سے ۴۴ تک	۴۸ سے ۶۴ تک

جنس	نخود کابلی (کابلی چنا)	نخود ہندی (دیسی چنا)	جو	ترکاری	کوکنار (پوستہ)
سنہ ۶ و ۷ الٰہی	۰	۸۰ دام	۸۰ دام	۸۰ دام	۱۶۰ دام
سنہ ۸	۰	۸۰	۷۰	۸۰	۱۶۰
سنہ ۹	۰	۸۰	۶۰	۸۰	۱۶۰
سنہ ۱۰	۰	۴۰ سے ۵۶ تک	۴۲ سے ۵۰ تک	۸۰	۱۴۰
سنہ ۱۱	۰	۴۸ سے ۷۶ تک	۴۲ سے ۶۰ تک	۸۰	۱۴۰
سنہ ۱۲	۰	۴۸ سے ۷۶ تک	۵۲	۸۰	۱۴۰
سنہ ۱۳	۰	۴۸ سے ۷۴ تک	۴۸ سے ۵۰ تک	۸۰	۱۴۰
سنہ ۱۴	۰	۳۴ سے ۵۸ تک	۳۶ سے ۴۴ تک	۶۲ سے ۷۲ تک	۱۳۰
سنہ ۱۵	۵۰ دام	۴۲ سے ۳۳ تک	۲۸ سے ۳۲ تک	۵۶ سے ۶۰ تک	۱۳۰
سنہ ۱۶	۵۰	۲۶ سے ۳۳ تک	۳۰ سے ۳۲ تک	۵۰ سے ۶۰ تک	۱۳۰
سنہ ۱۷	۵۰	۲۴ سے ۳۳ تک	۳۲ سے ۶۱ تک	۵۰ سے ۶۰ تک	۱۰۰ سے ۱۳۰ تک
سنہ ۱۸	۵۰	۲۰ سے ۲۷ تک	۲۰ سے ۲۷ تک	۴۰ سے ۶۲ تک	۱۰۰ سے ۱۳۰ تک
سنہ ۱۹	۵۰	۲۰ سے ۲۸ تک	۲۰ سے ۲۸ تک	۴۰ سے ۶۰ تک	۱۰۰ سے ۱۳۰ تک
سنہ ۲۰	۵۰	۳۰ سے ۴۱ تک	۲۹½ سے ۴۵ تک	۴۰ سے ۵۴ تک	۱۰۰ سے ۱۳۰ تک
سنہ ۲۱	۵۰	۴۲ سے ۵۷ تک	۴۳ سے ۶۲ تک	۴۰ سے ۵۲ تک	۱۰۰ سے ۱۳۰ تک
سنہ ۲۲	۵۰	۳۰ سے ۵۷½ تک	۳۴ سے ۵۶½ تک	۴۰ سے ۵۲ تک	۱۰۰ سے ۱۳۰ تک
سنہ ۲۳	۵۰	۱۹ سے ۴۴ تک	۲۲ سے ۳۰ تک	۴۴ سے ۶۰ تک	۱۰۰ سے ۱۳۰ تک
سنہ ۲۴	۵۰	۲۱ سے ۴۰ تک	۲۴ سے ۴۰ تک	۴۴ سے ۶۰ تک	۱۰۰ سے ۱۳۰ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
تخم معصفر (کرڑ)	نصف من	نصف من	نصف من	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۶۰ سے ۷۰ تک	۷۰	۶۰ سے ۷۰ تک	۶۰ سے ۷۰ تک	۵۲ سے ۷۰ تک	۵۲ سے ۷۰ تک	۵۴ سے ۶۰ تک	۵۴ سے ۶۰ تک	۵۴ سے ۷۰ تک	۵۴ سے ۷۰ تک	۵۴ سے ۷۰ تک
کتان (السی)	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۶۸ سے ۸۰ تک	۶۸ سے ۸۰ تک	۶۸ سے ۸۰ تک	۶۸ سے ۸۰ تک	۵۰ سے ۶۸ تک	۳۰ سے ۳۱ تک	۲۶ سے ۳۱ تک	۲۶ سے ۳۱ تک	۳۰ سے ۳۱ تک	۱۸ سے ۳۱ تک	۲۰ سے ۲۷ تک	۲۱ سے ۳۱ تک	۱۷½ سے ۲۸ تک	۱۷ سے ۲۲ تک	۱۷ سے ۲۴ تک
سرشف (سرسوں)	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۶۸ سے ۸۰ تک	۶۸ سے ۸۰ تک	۶۸ سے ۸۰ تک	۶۸ سے ۸۰ تک	۵۰ سے ۶۸ تک	۳۰ سے ۳۱ تک	۲۸ سے ۳۳ تک	۲۶ سے ۳۳ تک	۲۲ سے ۳۳ تک	۲۲ سے ۳۳ تک	۲۵ سے ۳۹ تک	۱۹ سے ۳۱ تک	۲۵ سے ۳۱ تک	۲۰ سے ۲۸ تک	۲۱ سے ۲۲ تک
عدس (مسور)	۶۰ دام	۶۰	۵۰	۴۰	۴۰ سے ۴۵ تک	۴۰ سے ۴۵ تک	۵۰ سے ۴۵ تک	۳۲ سے ۴۰ تک	۱۸ سے ۲۷ تک	۱۹ سے ۲۰ تک	۲۰	۱۴ سے ۱۹ تک	۱۴ سے ۱۸ تک	۱۷ سے ۲۴ تک	۲۰ سے ۲۴ تک	۱۹ سے ۲۸ تک	۱۹ سے ۲۲ تک	۱۸ سے ۲۵ تک
ارزن (چینہ)	۴۴ دام	۴۴	۲۰	۳۰	۳۰ سے ۴۰ تک	۳۰ سے ۴۰ تک	۳۰ سے ۴۰ تک	۲۶	۱۵ سے ۱۷ تک	۱۷ سے ۲۰ تک	۱۷ سے ۲۰ تک	۱۴ سے ۱۸ تک	۱۴ سے ۱۶ تک	۱۶ سے ۱۸ تک	۱۴ سے ۱۷ تک	۱۶ سے ۱۷ تک	۱۴ سے ۱۶ تک	۱۴ سے ۱۷ تک

جنس	سنه ۶ و ۷ الی	سنه ۸	سنه ۹	سنه ۱۰	سنه ۱۱	سنه ۱۲	سنه ۱۳	سنه ۱۴	سنه ۱۵	سنه ۱۶	سنه ۱۷	سنه ۱۸	سنه ۱۹	سنه ۲۰	سنه ۲۱	سنه ۲۲	سنه ۲۳	سنه ۲۴
مشنگ دمٹھر	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۸ دام	۲۸	۲۸	۱۶ سے ۲۸ تک	۱۵ سے ۱۳½ تک	۱۵	۱۶ سے ۲۸ تک	۱۷ سے ۲۲ تک	۱۶ سے ۲۴ تک	۱۶ سے ۳۱ تک
خربزه ولایتی		۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۲۰ دام	۱۲۰	۱۲۰	۱۲۰	۱۶۰ سے ۸۰ تک	۶۶ سے ۱۲۰ تک	۸۶ سے ۱۲۰ تک	۸۶ سے ۱۲۰ تک	۸۶ سے ۱۲۰ تک	۸۶ سے ۱۲۰ تک	۸۶ سے ۱۲۰ تک
خربزهٔ هندی (دبیعی خربزه)	۱۰ دام	۱۰	۱۰	۱۰	۸ سے ۱۰ تک	۸ سے ۱۰ تک	۸ سے ۱۰ تک	۸ سے ۱۰ تک	۱۶	۸ سے ۱۶ تک	۱۶	۱۳ سے ۱۶ تک	۸ سے ۱۶ تک	۱۵ سے ۱۶ تک	۱۲ سے ۱۶ تک	۱۲ سے ۱۶ تک	۱۲ سے ۱۶ تک	۱۲ سے ۱۶ تک
شالی کور (دهان)	۶۶ دام	۶۶	۶۶	۵۰ سے ۶۰ تک	۵۰ سے ۶۰ تک	۵۰ سے ۶۰ تک	۶۰ سے ۷۲ تک	۵۲ سے ۶۰ تک	۴۴ سے ۴۶ تک	۳۶ سے ۴۶ تک	۳۶ سے ۴۶ تک	۳۶ سے ۴۶ تک	۳۳ سے ۴۶ تک	۲۲ سے ۴۲ تک	۳۲ سے ۴۲ تک	۳۵ سے ۴۲ تک	۳۵ سے ۴۲ تک	۳۶ سے ۵۰ تک
اجوائن	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰ سے ۷۱ تک	۶۰ سے ۷۰ تک	۷۰	۵۲ سے ۷۰ تک	۵۲ سے ۷۳ تک	۷۰ سے ۷۳ تک	۵۲ سے ۷۳ تک	۵۲ سے ۷۳ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
پیاز	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۴۰ سے ۴۳ تک	۴۰	۴۰ سے ۴۳ تک	۴۰ سے ۴۳ تک	۴۰	۴۰ سے ۴۴ تک	۴۰ سے ۴۴ تک	۴۰ سے ۴۴ تک	۴۰ سے ۴۴ تک	۴۰ سے ۴۴ تک
شلمیت (میتھی)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۵۲ سے ۸۰ تک	۵۲ سے ۸۰ تک	۵۲ سے ۸۰ تک	۵۲ سے ۸۰ تک	۵۰ سے ۸۰ تک
گزر (گاجر)	ایک من	ایک من	ایک من	۰	۰	۰	۰	۰	۳۰ دام	۲۴	۲۴	۵۰ سے ۹۰ تک	۲۴	۲۰ سے ۲۵ تک	۲۰ سے ۲۸ تک	۲۰ سے ۲۸ تک	۱۴ سے ۲۸ تک	۱۷ سے ۲۸ تک
کیو (کاہو)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۱۶	۲۵
خریفی صوبہ اودھ																		
نیشکر سیاہ (پونڈہ)	۰	۰	۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰

نام جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
نیشکر ساده	۱۸۰ دام	۱۸۰	۱۸۰	۱۶۰	۱۶۰ سے	۱۶۰ سے	۱۶۰ سے	۱۶۰ سے	۱۴۴	۱۴۴ سے	۱۰۰ سے	۱۰۰ سے	۱۰۰ سے	۹۰ سے	۷۰ سے	۷۰ سے	۶۴ سے	۶۴ سے
(دگنا)					۱۸۰	۱۸۰	۱۸۰	۱۸۰		۱۴۴ تک	۱۱۰ تک	۱۱۰ تک	۱۱۰ تک	۱۰۶ تک	۱۰۰ تک	۱۰۰ تک	۸۰ تک	۷۰ تک
شالی مشکین	۰	۰	۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۶۰	۵۶	۵۶ سے	۵۶	۵۶ سے	۵۰ سے	۵۴ سے	۴۹½ سے	۴۴ سے	۴۰ سے	۳۶ سے
قسم اول (دهان)										۸۰ تک		۷۰ تک	۷۰ تک	۷۰ تک	۶۰ تک	۷۶ تک	۷۶ تک	۶۰ تک
شالی ساده	۷۰ دام	۷۰	۷۰	۶۰	۶۰ سے	۶۰ سے	۶۰ سے	۴۸ سے	۳۶	۳۶ سے	۳۶ سے	۳۶ سے	۲۸ سے	۲۴ سے	۲۲ سے	۳۶ سے	۲۱ سے	۲۲ سے
(دهان قسم دوم)					۸۰ تک	۸۰ تک	۷۰ تک	۵۲ تک		۴۸ تک	۳۸ تک	۳۸ تک	۳۶ تک	۳۸ تک	۴۶ تک	۴۰ تک	۳۶ تک	۳۶ تک
شالی مونجی	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۴۸	۴۸	۴۸	۴۸	۴۸	۶۰	۴۴½	۶۵	۶۵
(دهان قسم سوم)																		
پنبه	۱۲۰	۱۲۰	۱۳۰	۱۱۰	۱۱۰ سے	۱۱۰ سے	۱۱۰ سے	۸۸	۹۰	۹۰	۷۰ سے	۷۰ سے	۷۲ سے	۷۲ سے	۶۵ سے	۶۴ سے	۵۰ سے	۴۶ سے
(روئی)					۱۳۰ تک	۱۲۰ تک	۱۲۰ تک				۹۰ تک	۷۴ تک	۱۳۰ تک	۱۳۰ تک	۷۹ تک	۷۰ تک	۶۰ تک	۹۰ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
ترکاری	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۷۰	۷۰	۶۰ سے ۷۰ تک	۵۰ سے ۷۶ تک	۶۰ سے ۷۰ تک	۶۴ سے ۹۴ تک	۶۴ سے ۹۴ تک	۶۴ سے ۹۴ تک	۶۰ سے ۷۰ تک	۶۰ سے ۶۴ تک
گنجد (تل)	۶۰	۶۰	۸۰	۷۰	۷۰ سے ۸۰ تک	۷۰ سے ۸۰ تک	۷۰ سے ۸۰ تک	۶۴	۵۰	۵۰	۴۰ سے ۵۰ تک	۲۸ سے ۵۰ تک	۳۴ سے ۵۰ تک	۲۸ سے ۳۲ تک	۲۹ سے ۹۰½ تک	۲۱½ سے ۲۳ تک	۲۱½ سے ۳۰ تک	۲۶ سے ۹۲ تک
موٹھ	۴۸	۴۸	۵۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۲۲	۲۲ سے ۲۶ تک	۲۲	۲۰ سے ۲۲ تک	۲۰ سے ۲۲ تک	۱۳ سے ۲۱½ تک	۱۸ سے ۲۵ تک	۱۶ سے ۲۵ تک	۱۲ سے ۳۰ تک	۱۶ سے ۳۰ تک
ماش	۴۸	۴۸	۵۴	۴۴	۴۴ سے ۵۴ تک	۴۴ سے ۵۰ تک	۵۰ سے ۵۴ تک	۳۶	۲۸	۲۸ سے ۳۶ تک	۲۸	۲۷ سے ۲۸ تک	۲۶ سے ۲۸ تک	۲۳ سے ۲۵ تک	۲۸ سے ۴۲½ تک	۲۸ سے ۳۴ تک	۱۹ سے ۳۶ تک	۱۳ سے ۲۸ تک
مونگ	۴۸	۴۸	۴۸	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۳۲ سے ۴۰ تک	۳۲ سے ۴۰ تک	۳۲ سے ۴۰ تک	۳۲ سے ۴۰ تک	۳۲ سے ۴۰ تک	۳۲ سے ۴۸ تک	۲۸½ سے ۴۴ تک	۳۰ سے ۵۲ تک	۳۶ سے ۴۶ تک	۲۵ سے ۴۰ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
جوار	۵۰ دام	۵۰	۶۰	۴۸	۴۸ سے ۶۰ تک	۴۶ سے ۶۰ تک	۴۸ سے ۶۰ تک	۴۰	۲۶	۲۶ سے ۴۰ تک	۲۶	۲۶ سے ۲۷ تک	۲۴ سے ۲۶ تک	۲۳ سے ۴۰ تک	۲۳ سے ۴۸ تک	۲۵½ سے ۴۸ تک	۳۰ سے ۴۰ تک	۲۴ سے ۴۶ تک
لہدرہ	۴۸	۴۸	۴۸ سے ۵۰ تک	۴۴	۱۶ سے ۴۴ تک	۴۴ سے ۵۰ تک	۴۴ سے ۵۰ تک	۲۰ سے ۷۰ تک	۲۰ سے ۴۰ تک	۲۰	۲۰ سے ۴۰ تک	۱۸ سے ۴۸ تک	۱۸ سے ۴۸ تک	۲۰ سے ۴۰ تک	۱۸ سے ۴۸½ تک	۳۰ سے ۴۰ تک	۱۸ سے ۴۰ تک	۱۸ سے ۳۰ تک
لوبیا	۰	۰	۱۶ سے ۴۴ تک	۴۴	۴۴ سے ۴۵ تک	۰	۰	۰	۲۴	۱۵ سے ۵۰ تک	۳۲	۳۲	۳۰	۳۶½	۳۵	۲۰	۲۰	۲۰
کودرم	۴۴ دام	۴۴	۴۴ سے ۵۰ تک	۴۴	۴۴ سے ۵۴ تک	۴۴ سے ۴۵ تک	۵۰ سے ۴۵ تک	۳۶	۲۱ سے ۲۳ تک	۲۱ سے ۲۶ تک	۲۰ سے ۲۱ تک	۲۰ سے ۲۱ تک	۱۶ سے ۲۴ تک	۲۲ سے ۳۰ تک	۲۸ سے ۴۱ تک	۳۲ سے ۳۴ تک	۱۸ سے ۲۸ تک	۱۵ سے ۲۸ تک
کوری	۴۰	۴۰	۵۰	۲۴	۲۴ سے ۳۰ تک	۲۴ سے ۳۰ تک	۳۰	۳۰	۱۰	۱۰	۸ سے ۱۰ تک	۱۰	۱۰	۹ سے ۱۰ تک	۹ سے ۱۲ تک	۹ سے ۱۲½ تک	۹ سے ۱۲½ تک	۱۲½ سے ۱۸½ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
شملخ (سانولا)	۳۶	۳۶	۵۰	۳۰	۳۰ سے ۳۶ تک	۳۰	۳۶	۲۰	۱۰	۱۰ سے ۲۰ تک	۱۰	۹ سے ۱۰ تک	۹ سے ۱۰ تک	۹ سے ۱۲ ½ تک	۸ ½ سے ۱۸ تک	۱۰ سے ۱۶ تک	۸ سے ۱۲ تک	۱۱ سے ۱۶ ½ تک
گال (کنگنی)	۴۴ دام	۴۴	۵۰	۴۰	۴۰ سے ۵۰ تک	۴۰ سے ۵۰ تک	۴۴ سے ۵۰ تک	۲۶	۱۳	۱۳ سے ۲۸ تک	۱۳	۱۰ سے ۱۳ تک	۱۰ سے ۱۳ تک	۱۱ سے ۱۵ تک	۱۲ سے ۲۳ تک	۱۲ سے ۲۳ تک	۱۴ سے ۱۴ ½ تک	۱۲ سے ۱۴ تک
ارزن (چینہ)	۴۴	۴۴	۵۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۳۴ سے ۳۶ تک	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۱۸ سے ۲۰ تک	۲۰ سے ۲۸ تک	۱۴ سے ۲۸ تک	۱۴ سے ۲۸ تک	۱۴ سے ۲۲ تک	۱۴ سے ۲۵ تک
منڈوہ	۴۸ دام	۴۸	۵۰	۴۰	۴۰	۴۰ سے ۵۲ تک	۵۰ سے ۵۲ تک	۳۴	۲۲ سے ۲۳ تک	۲۲ سے ۲۳ تک	۲۲ سے ۲۳ تک	۱۶ سے ۲۲ تک	۱۸ سے ۲۰ ½ تک	۱۸ سے ۳۱ ½ تک	۲۲ سے ۳۱ تک	۱۸ سے ۲۸ تک	۱۴ سے ۲۸ تک	۱۴ سے ۲۸ تک
نیل	۱۴	۱۴۰	۱۶۰	۱۴۰	۱۴۰	۱۴۰	۱۴۰	۱۳۶	۱۳۲	۱۳۲ سے ۱۳۶ تک	۱۳۰ سے ۱۳۶ تک	۱۳۶	۱۳۰ سے ۱۶۰ تک	۱۴۰	۱۴۰	۱۴۰	۱۴۰	۱۴۰

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵
سن	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۷۰ سے ۷۸ تک	۷۰
توریا	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۲
زردچوبہ (ہلدی)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۰۰
کچالو	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۶۰
کلت	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۰ دام
حنا (مہندی)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵۸
گجرہ ہندواشہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۰ دام

جنس	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
سن	۷۰ سے ۷۸ تک	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰ سے ۸۰ تک	۸۰	۸۰	۶۰ سے ۸۰ تک	۶۰ سے ۸۰ تک
توریا	۳۲	۳۲	۲۴ سے ۳۲ تک	۲۴ سے ۳۲ تک	۲۱ سے ۳۲ تک	۱۸ سے ۳۲ تک	۲۰ سے ۳۲ تک	۲۰ سے ۳۲ تک	۱۴½ سے ۲۴ تک
زردچوبہ (ہلدی)	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
کچالو	۷۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰
کلت	۳۶	۳۲	۳۶	۳۶	۲۴	۲۴	۲۴	۱۸	۲۹½
حنا (مہندی)	۵۸	۵۸	۵۸	۵۸	۵۸ سے ۷۰ تک	۵۸ سے ۷۰ تک	۶۰ سے ۷۰ تک	۶۰ سے ۷۰ تک	۶۰ سے ۷۰ تک
گجرہ ہندواشہ	۱۴ سے ۱۸ تک	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰ سے ۱۲ تک	۱۰ سے ۱۲ تک	۱۰ سے ۱۲ تک	۱۰ سے ۱۲ تک	۱۰ سے ۱۲ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
پان	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۸۰	۱۸۰	۱۸۰	۱۸۰	۱۸۰	۳۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۲۴۰	۲۴۰
سنگھاڑہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
ارہر	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
آل	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
برٹی	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
ربیعی صوبۂ دہلی																		
گندم (گیہوں)	۹۰	۸۴ سے ۹۰ تک	۹۰	۴۴ سے ۶۰ تک	۴۸ سے ۵۶ تک	۵۶	۵۶	۵۰ سے ۵۶ تک	۴۴ سے ۵۷ تک	۳۶ سے ۴۸ تک	۳۷ سے ۶۴ تک	۴۰ سے ۴۸ تک	۲۴ سے ۴۰ تک	۳۱ ½ سے ۵۰ تک	۴۵ سے ۸۳ تک	۳۶ ½ سے ۸۲ تک	۲۰ سے ۵۶ تک	۶۵ سے ۱۰۲ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
نخود کابلی		۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵۴½ دام	۵۴	۵۴	۵۴	۳۳ سے	۵۴	۵۴ سے	۵۴½ سے	۵۰ سے	۵۶ سے
(کابلی چنا)													۵۸ تنک		۵۷ تنک	۵۷ تنک	۵۷ تنک	۶۰½ تنک
نخود ہندی	۷۰ دام	۷۰ سے	۸۰	۴۴ سے	۴۰ سے	۴۰ سے	۴۰ سے	۳۰ سے	۲۰ سے	۲۱ سے	۲۱ سے	۲۱ سے	۱۹ سے	۱۹ سے	۱۹ سے	۲۱ سے	۲۴ سے	۱۹ سے
(دیسی چنا)		۸۶ تنک		۵۶ تنک	۴۴ تنک	۵۰ تنک	۵۰ تنک	۴۴ تنک	۳۰ تنک	۳۰ تنک	۳۰ تنک	۴۰ تنک	۳۰ تنک	۵۰ تنک	۲۴ تنک	۳۰½ تنک	۳۸ تنک	۳۷ تنک
جو	۸۰ دام	۶۰ سے	۶۰	۳۲ سے	۳۲ سے	۴۰	۴۰	۳۶	۱۶ سے	۱۶ سے	۲۰ سے	۱۲ سے	۱۲ سے	۱۲ سے	۲۰ سے	۱۹ سے	۲۶ سے	۴۰ سے
		۷۰ تنک		۵۰ تنک	۴۰ تنک				۳۷ تنک	۳۹ تنک	۴۴ تنک	۳۷ تنک	۳۰ تنک	۳۰ تنک	۴۴ تنک	۳۷ تنک	۴۲ تنک	۴۲½ تنک
ترکاری	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۷۰	۴۰ سے	۴۰ سے	۴۰ سے	۴۰ سے	۴۰ سے	۴۰ سے	۴۰ سے	۴۰ سے	۴۰ سے	۴۰ سے
									[illegible] تنک	۷۰ تنک	۶۰ تنک	۴۵ تنک	۶۰ تنک	۶۰ تنک	۶۰ تنک	۶۰ تنک	۶۰ تنک	۶۰ تنک
کوکنار	۱۰۸ دام	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸	۱۴۰	۱۴۰	۱۴۰	۱۳۰ سے	۱۰۰ سے	۱۰۰ سے	۱۰۰ سے	۱۰۰ سے	۱۰۰ سے	۱۰۰ سے	۱۰۰ سے	۱۰۰ سے	۱۰۰ سے	۱۰۰ سے
(پوستہ)								۱۳۰ تنک	۱۳۰ تنک	۱۳۰ تنک	۱۳۰ تنک	۱۳۰ تنک	۱۳۰ تنک	۱۳۰ تنک	۱۳۰ تنک	۱۳۰ تنک	۱۳۰ تنک	۱۳۰ تنک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵
تخم معصفر (کلرٹ)	نصف من	نصف من	نصف من	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۷۶ سے ۸۰ تک	۶۰ سے ۷۰ تک
کتان (السی)	۰	۰	۸۰ دام	۶۰ سے ۸۰ تک	۶۰	۰	۶۰ سے ۷۰ تک	۵۰	۲۰ سے ۳۰ تک
سرشف (سرسوں)	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۶۰ سے ۷۰ تک	۶۰	۶۰ سے ۷۰ تک	۶۰ سے ۷۰ تک	۴۸ سے ۶۰ تک	۲۲ سے ۳۰ تک
ارزن (چینا)	۴۴	۴۴	۲۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۲۴ سے ۲۸ تک	۱۵ سے ۲۰ تک
عدس (مسور)	۶۰ دام	۶۰ سے ۸۰ تک	۵۰	۳۴ سے ۴۰ تک	۳۴ سے ۳۶ تک	۳۶ سے ۴۰ تک	۳۶ سے ۴۰ تک	۲۶ سے ۲۸ تک	۱۹ سے ۲۴ تک

جنس	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
تخم معصفر (کلرٹ)	۶۰ سے ۷۰ تک	۶۰ سے ۷۰ تک	۵۰ سے ۷۰ تک	۵۰ سے ۷۰ تک	۵۰ سے ۷۰ تک	۵۴ سے ۷۰ تک	۵۴ سے ۷۰ تک	۵۴ سے ۷۰ تک	۵۴ سے ۷۰ تک
کتان (السی)	۲۰ سے ۳۰ تک	۲۰ سے ۳۰ تک	۱۹ سے ۳۰ تک	۱۹ سے ۳۰ تک	۱۹ سے ۳۰ تک	۲۸ سے ۷۰ تک	۱۴ ½ سے ۲۸ تک	۸ سے ۱۹ تک	۲۶ سے ۳۰ تک
سرشف (سرسوں)	۱۹ سے ۳۰ تک	۲۷ سے ۲۸ تک	۱۹ سے ۲۶ تک	۱۹ سے ۲۷ تک	۱۹ سے ۲۷ تک	۱۴ ½ سے ۲۴ تک	۱۹ ½ سے ۳۰ تک	۱۹ ½ سے ۲۴ تک	۲۸ سے ۴۸ تک
ارزن (چینا)	۱۵ سے ۲۰ تک	۱۵ سے ۲۰ تک	۱۲ سے ۳۰ تک	۱۲ سے ۱۷ تک	۱۲ سے ۱۷ تک	۱۲ ½ سے ۱۸ تک	۱۲ سے ۱۸ تک	۱۲ سے ۲۰ تک	۱۶ سے ۳۰ تک
عدس (مسور)	۱۹ سے ۲۴ ½ تک	۱۹ سے ۲۸ تک	۱۵ سے ۱۸ تک	۱۵ سے ۱۸ تک	۱۵ سے ۱۸ تک	۱۴ سے ۳۰ تک	۱۶ سے ۲۵ تک	۱۶ سے ۲۰ تک	۳۰ سے ۴۰ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
مشنگ	۰	۶۶ سے ۷۰ تک	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۵ سے ۲۶ تک	۱۵ سے ۲۴ تک	۱۵ سے ۳۰ تک	۱۵ سے ۲۴ تک	۱۵ سے ۲۴ تک	۱۵ سے ۲۴ تک	۱۵ سے ۲۵ تک	۱۷ سے ۳۲ تک	۱۷ سے ۴۲ تک	۲۰ سے ۵۶ تک
ولایتی خربزہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۲۰ دام	۸۰ سے ۱۲۰ تک	۸۰ سے ۱۲۰ تک	۸۰ سے ۱۲۰ تک	۸۰ سے ۱۲۰ تک	۸۰ سے ۱۲۰ تک	۶۶ سے ۱۲۰ تک	۸۰ سے ۱۲۰ تک	۸۰ سے ۱۲۰ تک	۸۰ سے ۱۲۰ تک	۸۰ سے ۱۲۰ تک
خربزۂ ہندی (دیسی خربزہ)	۱۰ دام	۱۰	۰	۰	۸ سے ۱۰ تک	۸ سے ۱۰ تک	۸ سے ۱۰ تک	۱۱ سے ۱۵ تک	۱۱ سے ۱۶ تک	۱۱ سے ۱۶ تک	۱۰½ سے ۱۶ تک	۱۱ سے ۱۶ تک	۱۱ سے ۱۶ تک	۱۰ سے ۱۶ تک	۱۲ سے ۱۶ تک	۱۲ سے ۱۶ تک	۱۲ سے ۱۶ تک	۱۲ سے ۱۶ تک
شالی کور (دھان)	۶۰ دام	۶۰	۶۰	۴۰ سے ۶۰ تک	۴۰ سے ۶۰ تک	۶۰	۵۴	۴۰ سے ۵۴ تک	۳۶ سے ۴۴ تک	۳۴ سے ۴۵ تک	۳۴ سے ۴۸ تک	۲۸ سے ۵۲ تک	۲۴ سے ۵۴ تک	۲۴ سے ۵۴ تک	۳۰ سے ۵۶ تک	۳۰ سے ۵۶ تک	۳۰ سے ۵۶ تک	۳۰ سے ۷۰ تک
اجوائن	۸۰ دام	۸۰	۰	۷۰ سے ۸۰ تک	۷۰ سے ۸۰ تک	۷۰ سے ۸۰ تک	۷۰ سے ۸۰ تک	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰ سے ۷۳ تک	۷۰ سے ۷۳ تک	۷۰ سے ۷۳ تک	۷۰ سے ۷۳ تک

جنس	سنہ ۶و۷	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
پیانہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۷۰ سے ۳۷ تک	۷۰ سے ۳۷ تک	۷۰ سے ۳۷ تک	۷۰ سے ۳۷ تک	۷۰ سے ۳۷ تک	۷۰ سے ۳۷ تک	۷۰ سے ۳۷ تک	۷۰ سے ۴۷ تک	۷۰ سے ۴۷ تک	۷۰ سے ۴۷ تک	۷۰ سے ۴۷ تک
شلیت (میتھی)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۳۰ سے ۷۰ تک	۲۲ سے ۷۰ تک	۳۰ سے ۴۰ تک	۴۲ سے ۶۰ تک	۴۲ سے ۶۰ تک
گزر (گاجر)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۹ سے ۲۴ تک	۱۹ سے ۲۶ تک	۱۹ سے ۲۶ تک	۱۹ سے ۲۴ تک	۱۹ سے ۲۵ تک	۲۲ سے ۲۵ تک	۱۶ سے ۲۵ تک	۱۶ سے ۲۵ تک	۱۶ سے ۲۵ تک	۲۸ سے ۴۰ تک	۲۸ سے ۴۰ تک
کیو (کاہو)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۴ سے ۲۵ تک	۲۴ سے ۲۵ تک	۲۴ سے ۲۵ تک	۲۴ سے ۲۵ تک	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۱۶ سے ۱۸ تک	۲۴ سے ۲۵ تک
خریفی صوبۂ دہلی																		
نیشکر سیاہ (پونڈہ)	۰	۰	۰	۲۰۰	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک	۱۸۰ سے ۲۰۰ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
نیشکر سادہ	۱۸۰	۱۸۰	۱۸۰	۱۰۶ سے	۱۰۶ سے	۱۰۶ سے	۱۰۶ سے	۱۰۶ سے	۱۱۲ سے	۱۰۴ سے	۹۰ سے	۹۶ سے	۹۰ سے	۹۰ سے	۹۰ سے	۹۴ سے	۶۰ سے	۸۰ سے
(گنّا)				۱۴۰ تک	۱۴۰ تک	۱۴۰ تک	۱۴۰ تک	۱۴۰ تک	۱۶۴ تک	۱۳۰ تک	۱۳۴ تک	۱۳۴ تک	۱۳۴ تک	۱۰۶ تک	۱۰۰ ۲۳½ تک	۱۴۰ تک	۱۰۰ تک	۱۰۲ تک
شالی مشکین	.	.	.	۷۰ سے	۷۰ سے	۷۰ سے	۷۰ سے	۶۴	۴۷ سے	۴۸ سے	۴۷ سے	۴۸ سے	۴۴ سے	۱۴ سے	۴۷½ سے	۴۷½ سے	۵۴ سے	۴۴ سے
(دھان قسم اول)				۸۰ دام تک	۸۰ تک	۸۰ تک	۷۲ تک		۵۷ تک	۵۷ تک	۵۷ تک	۵۷ تک	۵۷ تک	۷۷ تک	۷۷ تک	۷۸ تک	۷۸ تک	۹۰ تک
شالی سادہ	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۵۲ سے	۵۲ سے	۵۲ سے	۵۶	۴۴ سے	۳۲ سے	۳۱ سے	۳۰ سے	۲۸ سے	۱۸ سے	۳۲ سے	۲۰ سے	۳۶ سے	۳۴ سے
(دھان قسم دوم)					۶۰ تک	۶۰ تک	۶۰ تک		۴۸ تک	۴۵ تک	۴۵ تک	۴۹ تک	۵۰ تک	۵۰ تک	۵۷ تک	۵۸ تک	۶۴ تک	۶۶ تک
شالی مونجی	.	.	.	.	.	.	.	.	۴۷ سے	۴۸ سے	۴۳ سے	۴۸ سے	۴۰ سے	۵۰ سے	۴۴½ سے	۴۳ سے	۴۳ سے	۳۸ سے
(دھان قسم سوم)									۶۵ تک	۶۵ تک	۶۵ تک	۶۵ تک	۶۵ تک	۶۵ تک	۶۵ تک	۶۵ تک	۶۵ تک	۶۵ تک
پنبہ	۱۲۰ دام	۱۲۰	۱۳۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۹۰	۹۰	۷۵ سے	۷۰ سے	۶۰ سے	۷۱ سے	۷۴ سے	۸۸ سے	۵۶ سے	۴۴ سے	۴۵ سے
(روئی)										۹۰ تک	۹۰ تک	۹۰ تک	۹۰ تک	۱۱۲ تک	۱۵۰ تک	۱۲۰ تک	۶۸ تک	۷۰ تک
ترکاری	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۷۰	۷۱	۴۴ سے	۵۴ سے	۵۴ سے	۵۴ سے	۵۴ سے	۵۷ سے	۵۷ سے	۵۷ سے
											۷۰ تک	۷۰ تک	۷۰ تک	۷۰ تک	۷۰ تک	۶۰ تک	۶۰ تک	۶۰ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
کنجد (تل)	۶۰ دام	۶۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۶۰ سے ۶۴ تک	۵۰	۳۲ سے ۵۰ تک	۲۵ سے ۸۰ تک	۳۵ سے ۵۰ تک	۲۱ سے ۵۰ تک	۲۱ سے ۴۳ تک	۱۹½ سے ۴۵ تک	۱۹½ سے ۳۶½ تک	۲۰ سے ۳۶ تک
موٹھ	۴۸	۴۸	۵۴	۳۶ سے ۴۴ تک	۴۰	۴۰	۳۲	۲۰ سے ۲۲ تک	۱۸ سے ۲۲ تک	۱۸ سے ۲۲ تک	۱۹ سے ۲۱ تک	۱۶ سے ۲۲ تک	۱۹½ سے ۲۲ تک	۱۰ سے ۱۹½ تک	۱۰ سے ۱۸ تک	۱۳ سے ۲۱ تک	۱۹ سے ۳۶ تک	۱۹ سے ۳۶ تک
ماش	۴۸ دام	۴۸	۵۴	۳۶ سے ۴۴ تک	۳۶ سے ۴۴ تک	۴۴	۴۰	۳۲	۲۶ سے ۳۰ تک	۲۵½ سے ۳۵ تک	۲۶ سے ۳۵ تک	۲۲ سے ۳۲ تک	۱۹ سے ۳۱ تک	۲۲ سے ۳۶ تک	۱۹ سے ۲۹½ تک	۱۳ سے ۲۲ تک	۲۵ سے ۴۴ تک	۲۸ سے ۵۴ تک
مونگ	۴۸ دام	۴۸	۴۸	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۲۸ سے ۳۲ تک	۲۸ سے ۳۲ تک	۲۸ سے ۳۲ تک	۲۸ سے ۳۲ تک	۲۲ سے ۴۵ تک	۲۴ سے ۴۰ تک	۲۲ سے ۴۰½ تک	۲۳ سے ۳۶ تک	۳۰ سے ۴۴ تک	۳۰ سے ۵۵ تک
جوار	۵۰ دام	۵۰	۶۰	۴۰ سے ۴۸ تک	۴۰ سے ۴۸ تک	۴۰ سے ۴۸ تک	۴۰ سے ۴۴ تک	۳۲ سے ۴۳ تک	۲۶	۲۲ سے ۲۶ تک	۲۲ سے ۲۶ تک	۲۱ سے ۲۶ تک	۱۸ سے ۲۶ تک	۲۰ سے ۴۲ تک	۱۹ سے ۴۲ تک	۱۹ سے ۴۲ تک	۲۵ سے ۳۲ تک	۲۶ سے ۵۳ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
لہٹرہ	۴۸ دام	۴۸	۵۰	۴۰ سے ۴۴ تک	۳۶ سے ۴۴ تک	۳۶ سے ۴۴ تک	۳۶ سے ۴۴ تک	۲۸ سے ۳۰ تک	۲۰	۲۰	۲۰	۱۸ سے ۲۰ تک	۱۶ سے ۲۱ تک	۱۶ سے ۲۷ تک	۱۷ سے ۲۲ تک	۱۹ سے ۲۸ تک	۱۸ سے ۳۱ تک	۱۸ سے ۴۴ تک
لوبیا	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۰ سے ۲۲ تک	۲۰ سے ۲۲ تک	۲۰ سے ۲۲ تک	۲۰ سے ۲۲ تک	۱۴ سے ۲۳ تک	۱۹ سے ۲۳ تک	۲۰ سے ۲۲ تک	۲۰ سے ۲۳ تک	۲۰ سے ۲۲ تک	۲۰ سے ۲۳ تک
کودرم	۴۴ دام	۴۴	۵۰	۴۴	۴۰ سے ۴۴ تک	۴۰ سے ۴۴ تک	۴۰	۳۰	۲۰ سے ۲۱ تک	۲۱	۲۱	۱۶ سے ۲۰ تک	۱۴ سے ۲۴ تک	۱۰ ½ سے ۲۵ تک	۱۷ ½ سے ۲۶ تک	۱۹ ½ سے ۲۳ تک	۲۰ سے ۲۹ تک	۲۹ سے ۵ تک
کودی	۴۰ دام	۴۰	۵۰	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۱۶	۱۰	۹ ½	۱۰	۱۰	۶ سے ۱۰ تک	۴ سے ۱۰ تک	۵ سے ۱۰ ½ تک	۵ سے ۱۴ تک	۵ سے ۱۲ ½ تک	۱۰ ½ سے ۱۵ تک
شمالخ (سانواں)	۳۶ دام	۳۶	۵۰	۳۰	۲۶ سے ۳۰ تک	۳۰ سے ۳۶ تک	۲۶	۱۶ سے ۲۰ تک	۱۰ سے ۱۵ تک	۹ ½ سے ۱۵ تک	۹ ½ سے ۱۵ تک	۹ ½ سے ۱۵ تک	۶ ½ سے ۱۵ تک	۶ ½ سے ۱۵ تک	۵ ½ سے ۱۱ تک	۱۳ سے ۲۸ تک	۷ سے ۱۳ تک	۱۰ ½ سے ۱۳ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
کال (کنگنی)	۴۴ دام	۴۴	۵۰	۳۲ سے ۴۰ تک	۳۲ سے ۴۰ تک	۳۶ سے ۴۰ تک	۳۶ سے ۴۰ تک	۳۴ سے ۴۶ تک	۲۰	۲۰	۱۶ سے ۲۰ تک	۱۶ سے ۲۰ تک	۱۳ سے ۲۰ تک	۱۲ سے ۲۲ تک	۸½ سے ۲۱ تک	۱۲½ سے ۲۲ تک	۱۶ سے ۲۵ تک	۱۴½ سے ۲۵ تک
ارزن (چینہ)	۴۴ دام	۴۴	۵۰	۳۲ سے ۴۰ تک	۳۲ سے ۴۰ تک	۳۲ سے ۴۰ تک	۳۶ سے ۴۰ تک	۳۴ سے ۳۶ تک	۲۰	۲۰	۱۶ سے ۲۰ تک	۱۶ سے ۲۰ تک	۱۳ سے ۲۰ تک	۱۲ سے ۲۲ تک	۸½ سے ۲۱ تک	۱۰½ سے ۲۲ تک	۱۶ سے ۲۵ تک	۱۴½ سے ۲۵ تک
منڈوہ	۴۸ دام	۴۸	۵۰	۳۶ سے ۴۰ تک	۳۶ سے ۴۰ تک	۴۰	۴۰	۳۰ سے ۴۴ تک	۲۲	۲۲	۲۲	۱۶ سے ۲۲ تک	۱۴ سے ۲۲ تک	۱۴½ سے ۲۵ تک	۱۳ سے ۲۲ تک	۱۷½ سے ۳۳ تک	۲۴ سے ۳۵ تک	۲۳ سے ۴۴ تک
نیل	۱۴۰ دام	۱۴۰	۱۶۰	۱۴۰	۱۴۰	۱۴۰	۱۴۰	۱۳۶	۱۲۰ سے ۱۳۶ تک	۱۲۶ سے ۱۳۲ تک	۱۲۰ سے ۱۳۶ تک	۱۲۲ سے ۱۳۶ تک	۱۲۶ سے ۱۳۶ تک	۱۲۶ سے ۱۳۶ تک	۱۳۴ سے ۱۳۶ تک	۱۳۶ سے ۱۵۰ تک	۱۳۶ سے ۱۵۰ تک	۱۳۰ سے ۱۵۰ تک
سن	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۷۸	۷۰	۶۷ سے ۷۰ تک	۶۷ سے ۷۰ تک	۶۷ سے ۷۰ تک	۶۶ سے ۷۰ تک	۶۶ سے ۷۰ تک	۵۰ سے ۶۴ تک	۶۶ سے ۷۰ تک	۶۰ سے ۸۰ تک	۶۰ سے ۸۰ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
توریا	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۰	۶۰ سے ۸۰ تک	۰	۰	۰	۳۲	۳۲	۳۲	۲۸ سے ۳۲ تک	۳۲	۱۹½ سے ۴۰ تک	۱۷½ سے ۴۰ تک	۳۰½ سے ۳۸ تک	۱۸½ سے ۴۰ تک	۱۸½ سے ۳۸ تک
زردچوبہ (ہلدی)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۰۰ سے ۱۴۰ دام تک	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
کچالو	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۷۰ دام	۷۰	۶۰ سے ۷۰ تک	۵۴ سے ۷۰ تک	۵۴ سے ۷۰ تک	۵۷ سے ۶۰ تک	۵۶ سے ۶۰ تک	۵۶ سے ۶۰ تک	۵۲ سے ۶۰ تک	۵۴ سے ۶۰ تک
سکلت	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۸	۲۶	۲۶	۲۲	۲۲	۲۸	۲۴	۲۴	۲۰	۲۶
خادہندی	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵۸	۵۸	۵۸	۵۸	۵۸	۶۰ سے ۷۰ تک	۶۰ سے ۷۰ تک	۶۰ سے ۷۰ تک	۶۰ سے ۷۰ تک	۶۰ سے ۷۰ تک
کچرۂ ہندوانہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۰	۱۰	۱۰ سے ۱۲ تک	۱۰ سے ۱۲ تک	۹½ سے ۱۵ تک	۱۰ سے ۱۲ تک	۱۰ سے ۱۲½ تک	۱۵	۱۰ سے ۱۲½ تک	۱۰ سے ۱۲½ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
پان	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
سنگھاڑہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
ارہر	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
آل	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
برٹی	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
ربیعی صوبۂ لاہور																		
گندم گیہوں	۹۰ دام	۸۰	۹۰	۵۰	۵۶	۵۶	۶۰	۶۰	۴۴ سے ۵۲ تک	۴۸ سے ۶۲ تک	۴۰	۲۴	۳۰	۴۰ سے ۴۳ تک	۲۸ سے ۳۶½ تک	۴۴ سے ۵۵ تک	۳۸ سے ۴۴ تک	۵۵ سے ۶۸ تک

جنس	سنہ ۶ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
نخود کابلی (کابلی چنا)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۴۳½ سے ۵۳ دام تک	۵۶½ دام ۳½ جیتل	۴۳ سے ۵۶½ تک اور ۵۶½ دام و ۳½ جیتل	۵۶ دام اور ۱۶ جیتل	۵۶½ دام اور ۳½ جیتل	۵۶	۵۶½ دام اور ۳½ جیتل	۵۶ دام اور ۳½ جیتل	۵۶½ سے ۶۳ تک	۵۶½ سے ۶۳ تک
نخود ہندی (ہندی چنا)	۸۰ دام	۴۲	۸۰	۴۸	۴۸	۴۸	۵۰	۵۰	۲۶ سے ۳۰ تک	۳۲ سے ۳۴ تک	۲۵	۱۶	۲۰	۲۲½ سے ۲۸ تک	۱۶ سے ۲۱ تک	۲۸ سے ۳۴ تک	۲۸ سے ۳۴ تک	۴۰ سے ۵۴ تک
جو	۷۰	۷۰	۶۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۲۶ سے ۴۳ تک	۳۲ سے ۳۶ تک	۲۴	۱۲	۲۱	۲۲ سے ۲۷ تک	۱۸ سے ۴۲ تک	۲۶ سے ۴۰ تک	۳۰ سے ۵۱ تک	۴۰ سے ۵۱ تک
ترکاری	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۶۰ سے ۷۰ تک	۵۰ سے ۶۰ تک	۶۰	۵۰	۵۰	۵۴	۵۴	۵۴	۵۴ سے ۶۴ تک	۵۴ سے ۷۴ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
کوکنار (پوست)	۱۶۰ دام	۱۶۰	۱۶۰	۰	۰	۰	۰	۱۳۰	۱۲۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۴	۱۰۳	۱۰۴	۱۰۴	۱۰۴	۱۰۴
تخم معصفر (کرکوڑ)	نصف تنک	نصف تنک	نصف تنک	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۷۶	۷۰	۶۰	۶۰	۷۰	۶۴	۶۴	۶۴	۶۴	۶۴
کتان (السی)	۰	۰	۵۰	۶۰	۶۰	۶۰	۵۰	۵۰	۲۸ے ۳۰ تنک	۲۸ے ۳۰ تنک	۲۵	۱۹	۲۴	۲۰ے ۳۳ تنک	۱۲ے ۳۳ تنک	۱۵ے ۳۰ تنک	۱۲ے ۳۰ تنک	۲۵ے ۳۰ تنک
سرشف (سرسوں)	۸۰	۸۰	۸۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۲۸ے ۳۰ تنک	۲۵	۱۹	۳۰	۲۲ے ۲۳ تنک	۱۶ے ۲۳ تنک	۱۸ے ۲۸ تنک	۱۸ے ۲۸ تنک	۲۰ے ۲۹ تنک	۳۰ے ۳۲ تنک
عدس (مسور)	۶۰ دام	۶۰	۵۰	۳۶	۳۶	۳۶	۴۰	۴۰	۲۷ے ۲۸ تنک	۲۴ے ۲۷ تنک	۲۰	۱۶	۱۲	۱۲½ے ۱۹ تنک	۱۳ے ۱۶½ تنک	۱۹ ۲۶ تنک	۲۶ے ۲۴ تنک	۲۹ے ۲۴ تنک
ارزن (چینہ)	۴۴ دام	۴۴	۲۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۲۴	۱۹ے ۲۲ تنک	۲۰ے ۳۲ تنک	۱۲	۱۳	۲۰	۱۶ے ۱۸ تنک	۷½ے ۱۰½ تنک	۷½ے ۱۴ تنک	۱۲ے ۳۰ تنک	۱۸ے ۳۴ تنک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
مشنگ (مٹر)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۵ دام	۱۵	۱۹ سے ۲۸ تک	۲۸ سے ۳۶ تک	۱۵	۱۹ سے ۲۳ تک	۱۹	۱۹ سے ۲۸ تک	۱۹ سے ۳۰ تک	۲۸ سے ۳۶ تک
خربزہ ولایتی (ولایتی خربزہ)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵۰ سے ۱۰۰ دام تک	۱۲۰	۱۲۰	۱۲۰	۱۲۰	۸۰	۶۶	۸۶	۸۶	۸۶
خربزہ ہندی (دیسی خربزہ)	۱۰ دام	۱۰	۰	۰	۸	۸	۱۲ سے ۱۴ تک	۱۲ سے ۱۴ تک	۱۳	۱۳	۱۳	۱۵	۱۵	۱۱ سے ۱۲ تک	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
شالی کور (دھان)	۶۰ دام	۶۰	۶۰	۵۴	۵۴	۶۰	۵۴	۴۰ سے ۴۴ تک	۴۰ سے ۴۴ تک	۲۴	۲۴	۲۷	۲۷	۲۶ سے ۲۷ تک	۲۶ سے ۲۷ تک	۳۴ سے ۴۰ تک	۳۶ سے ۵۰ تک	۳۶ سے ۵۰ تک
اجوائن	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰ سے ۷۴ تک	۷۰ سے ۷۶ تک	۷۰ سے ۷۴ تک	۷۳ سے ۷۴ تک	۷۳ سے ۷۴ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
پیاز	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۷۳ دام	۷۳	۷۳	۷۳	۷۳	۷۰ سے ۷۴ تک	۷۰ سے ۷۴ تک	۷۰ سے ۷۴ تک	۷۰ سے ۷۴ تک	۷۰ سے ۷۴ تک
شلیت (میتھی)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۷۰ دام	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۴۲ سے ۵۴ تک	۲۰ سے ۷۴ تک	۲۰ سے ۳۲ تک	۳۰ سے ۹۴ تک	۴۰ سے ۶۴ تک
گزر (گاجر)	نصف من	نصف من	نصف من	۰	۰	۰	۰	۰	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۰ سے ۲۱ تک	۲۰ سے ۲۱ تک	۲۰ سے ۲۱ تک	۲۰ سے ۲۱ تک	۱۸ سے ۲۶ تک	۲۱ سے ۳۲ تک
کیو (کاہو)		۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۱	۲۱	۱۸ ½	۱۸ ½	۱۶ سے ۲۰ تک	۲۵ سے ۵۰ تک
خریفِ صوبۂ لاہور																		
نیشکر سیاہ (پونڈہ)	۰	۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰

جنس	سنہ ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
نیشکر سادہ (گنا)	۱۸۰ دام	۱۸۰	۱۸۰	۱۶۰	۱۶۰	۱۶۰	۱۶۰	۱۵۰	۱۰۰ سے ۱۲۰ تک	۱۰۰ سے ۱۲۰ تک	۱۰۰ سے ۱۲۰ تک	۱۰۰ سے ۱۲۰ تک	۱۲ ۱/۲ سے ۱۲۰ تک	۸۰ سے ۱۰۷ ۱/۲ تک	۹۲ سے ۱۳۱ تک	۹۴ سے ۱۳۰ تک	۷۰ سے ۱۳۰ تک	۱۰۵ سے ۱۳۰ تک
شالی شکیس (دھان قسم اول)	۰	۰	۰	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۸۰	۶۰	۶۰	۴۶	۴۶	۴۲	۴۰	۵۰ سے ۶۰ تک	۴۰ ۱/۲ سے ۶۲ تک	۴۴ سے ۶۰ تک	۴۳ سے ۶۰ تک	۴۰ سے ۷۵ تک
شالی سادہ (دھان قسم دوم)	۸۰ دام	۷۰	۷۰	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰	۴۴	۴۵ سے ۵۰ تک	۳۶ سے ۴۰ تک	۳۶ سے ۴۰ تک	۳۲ سے ۳۶ تک	۲۹ سے ۳۲ تک	۳۲ ۱/۲ سے ۳۶ ۱/۲ تک	۲۳ سے ۳۲ ۱/۲ تک	۲۴ سے ۳۸ تک	۳۰ سے ۴۸ تک	۴۵ سے ۵۴ تک
شالی مونجی (دھان قسم سوم)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۶۵ دام	۶۵	۶۵	۶۵	۶۵	۵۰	۵۰	۴۳ سے ۵۰ تک	۳۲ سے ۵۶ تک	۵۰ سے ۵۲ تک
پنبہ (روئی)	۱۲۰ دام	۱۲۰	۱۳۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۹۹	۱۲۰	۹۶ سے ۱۰۴ تک	۷۰	۶۴	۸۰	۹۰ سے ۹۵ ۱/۲ تک	۹۰ سے ۱۳۰ تک	۸۰ سے ۱۲۰ تک	۴۴ سے ۷۰ تک	۵۵ سے ۶۸ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵
ترکاری	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۷۶
کنجد (تل)	۶۰ دام	۶۰	۸۰	۷۰	۷۰	۷۰	۸۰	۶۴	۵۰ سے ۵۸ تک
موٹھ	۴۸ دام	۴۸	۵۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۶	۳۰	۳۶
ماش	۴۸ دام	۴۸	۵۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۶	۳۶	۳۰ سے ۳۸ تک
مونگ	۴۸ دام	۴۸	۴۸	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۳۰	۲۸ سے ۳۰ تک

جنس	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
ترکاری	۷۰	۶۰ سے ۷۰ تک	۵۰ سے ۶۰ تک	۵۰ سے ۶۰ تک	۶۰ سے ۷۰ تک	۶۰ سے ۷۰ تک	۶۰ سے ۷۰ تک	۶۰ سے ۷۰ تک	۶۰ سے ۷۰ تک
کنجد (تل)	۴۸	۴۰	۳۶	۳۶	۲۵ سے ۴۰ تک	۲۲ سے ۲۸ تک	۱۸ سے ۳۶ تک	۲۰ سے ۳۴ تک	۳۲ سے ۴۰ تک
موٹھ	۲۸ سے ۳۰ تک	۳۰ سے ۳۸ تک	۲۴ سے ۲۵ تک	۲۰ سے ۲۱ تک	۲۰ سے ۲۱ تک	۱۸½ سے ۲۳ تک	۱۲ سے ۱۷ تک	۱۰½ سے ۱۷ تک	۱۴ سے ۲۸ تک
ماش	۳۶ سے ۵۰ تک	۲۴ سے ۲۵ تک	۲۴ سے ۲۵ تک	۳۴	۲۰ سے ۲۶ تک	۱۸ سے ۳۲ تک	۲۲ سے ۶۰ تک	۲۹ سے ۵۰ تک	۲۹ سے ۵۰ تک
مونگ	۲۶ سے ۲۸ تک	۲۰ سے ۲۸ تک	۲۴ سے ۲۶ تک	۲۱	۲۳	۱۵ سے ۲۰ تک	۱۸½ سے ۲۳ تک	۱۶ سے ۲۴ تک	۲۶ سے ۳۴ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
جوار	۵۰ دام	۵۰	۶۰	۴۸	۴۸	۴۸	۴۴	۳۲	۳۰ سے ۳۲ تک	۲۲ سے	۳۲ سے ۳۶ تک	۲۵ سے ۲۷ تک	۲۵	۲۸½	۲۴½ سے ۳۰ تک	۲۳ سے ۳۰ تک	۱۸ سے ۴۰ تک	۴۰ سے ۶۰ تک
لہدرہ	۴۸	۴۸	۵۰	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۳۰	۳۰ سے ۳۴ تک	۲۶ سے ۲۸ تک	۲۰ سے ۲۸ تک	۲۴ سے ۲۶ تک	۲۱	۲۳	۱۵ سے ۲۳ تک	۱۵½ سے ۲۳ تک	۱۶ سے ۲۴ تک	۲۶ سے ۳۴ تک
لوبیا	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۰ دام	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۲۳	۱۴ سے ۲۳ تک	۱۲½ سے ۲۷ تک	۲۰ سے ۳۰ تک	۲۴ سے ۲۸ تک
کودرم	۴۴ دام	۴۴	۵۰	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۳۰	۳۰ سے ۳۲ تک	۳۲	۳۰ سے ۳۲ تک	۳۰	۲۶	۲۴ سے ۳۰ تک	۱۸½ سے ۲۸ تک	۱۸½ سے ۲۸ تک	۱۸½ سے ۲۸ تک	۲۶ سے ۳۴ تک
کوری	۴۰ دام	۴۰	۵۰	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۱۶	۱۶	۱۰	۱۰	۱۰	۵	۱۰	۵ سے ۱۲ تک	۶½ سے ۱۰ تک	۸ سے ۱۲ تک	۵ سے ۱۴½ تک

جنس	سنہ ۶ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
شاخ (ساٹوں)	۳۶ دام	۳۶	۵۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۱۶	۱۶	۱۰	۱۰	۱۰	۷	۷ سے ۱۰½ تک	۷ سے ۱۰ تک	۸ سے ۹ تک	۹ سے ۱۲ تک	۱۲ سے ۱۸ تک
کنگال (کنگنی)	۴۴ دام	۴۴	۵۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۲۰	۱۸ سے ۲۰ تک	۱۷	۱۶ سے ۱۷ تک	۱۲ سے ۱۴ تک	۱۳ سے ۱۴½ تک	۷½ سے ۱۵½ تک	۸½ سے ۱۱½ تک	۱۰ سے ۱۴ تک	۱۰ سے ۱۴½ تک	۱۲½ سے ۲۰ تک
ارزن (چینہ)	۴۴ دام	۴۴	۵۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۳۶	۱۸ سے ۲۰ تک	۲۰ سے ۲۴ تک	۲۰ سے ۲۴ تک	۱۶ سے ۲۰ تک	۱۴ سے ۱۸ تک	۱۶ سے ۱۲½ تک	۶½ سے ۱۵ تک	۸ سے ۱۱ تک	۱۰ سے ۲۰ تک	۱۵ سے ۲۰ تک
منڈوہ	۴۸ دام	۴۸	۵۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۳۰	۲۸ سے ۳۰ تک	۲۶ سے ۲۸ تک	۲۶ سے ۲۸ تک	۲۶ سے ۲۸ تک	۲۲ سے ۲۶ تک	۲۱	۲۵	۱۸ سے ۲۵ تک	۲۰ سے ۲۶ تک	۲۶ سے ۳۶½ تک
تیل	۱۴۰ دام	۱۴۰	۱۶۰	۱۴۰	۱۴۰	۱۴۰	۱۴۰	۱۳۶	۱۳۶	۱۳۶	۱۳۶	۱۲۰	۱۲۰	۱۳۰ سے ۱۳۴ تک	۱۳۰ سے ۱۳۴ تک	۱۳۴	۱۳۴	۱۳۴

جنس	۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
سن	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۷۸	۷۸	۷۸	۷۸	۷۰	۷۰	۸۲	۰	۶۰ سے ۸۰ تک	۶۰ سے ۸۰ تک	۶۰ سے ۸۰ تک
توریا	۸۰ دام	۸۰	۸۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۲۴ سے ۳۴ تک	۲۳ سے ۳۴ تک
زردچوبہ ہلدی	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۲۰	۱۲۰	۱۲۰	۱۰۴	۱۰۴	۱۰۴	۱۰۴	۱۰۴	۱۰۴	۱۰۴
کچالو	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۷۶ دام	۷۰	۷۰	۶۰	۶۰	۶۸ سے ۷۰ تک	۷۰	۶۸ سے ۷۰ تک	۶۸ سے ۷۰ تک	۲۸ سے ۷۰ تک
کلت	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۸ دام	۲۶	۲۶	۲۲	۲۲	۲۴ سے ۲۸ تک	۲۴	۲۴	۴۸	۲۶ سے ۳۲ تک

جنس	سنہ ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
حنا (مہندی کا)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵۸ دام	۵۸	۵۸	۶۸ ـــ ۲۱ تک	۷۶ ـــ ۷۰ تک	۷۶ ـــ ۷۰ تک	۷۶ ـــ ۷۰ تک	۷۶ ـــ ۷۰ تک	۷۶ ـــ ۷۰ تک	۷۶ ـــ ۷۰ تک
کچرہ مہندا	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۰ دام	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
پان	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۲۳ دام ۵ جیتل ۲۶۳ تنکہ	۰	۰
سنگھاڑہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
الرہر	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
آل	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
برٹی	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

ربیعی صوبہ ملتان

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
گندم (گیہوں)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵۲	۵۲	۳۶	۲۴	۳۰	۳۶ سے ۶۰ تک	۲۱½ سے ۴۰ تک	۰	۴۰ سے ۵۲ تک	۴۶ سے ۶۴ تک
نخود کابلی (کابلی چنا)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵۷ دام ۱۶ جیتل	۵۷ دام ۱۶ جیتل	۵۷ دام ۱۶ جیتل	۵۷ دام ۱۶ جیتل	۵۷ دام ۱۶ جیتل	۵۷ دام ۱۶ جیتل	۵۷ دام ۱۶ جیتل	۵۷ دام ۱۶ جیتل	۵۷ دام ۱۶ جیتل	۵۷ دام ۱۶ جیتل
نخود ہندی (دیسی چنا)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۰ دام	۳۲	۲۳ سے ۲۵ تک	۱۶	۲۰	۲۱½ سے ۴۰ تک	۱۲½ سے ۴۰ تک	۲۰½ سے ۴۰ تک	۲۰ سے ۴۸ تک	۲۶ سے ۴۸ تک
جو	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۴ دام	۳۶	۲۲	۱۲	۲۱	۲۰½ سے ۴۰ تک	۱۶ سے ۴۰ تک	۲۰½ سے ۴۰ تک	۲۰ سے ۴۸ تک	۲۶ سے ۴۸ تک

جنس	۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
ترکاری	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۷۰ دام	۶۰	۵۶ سے ۶۰ تک	۵۰	۵۰	۵۳ سے ۶۰ تک	۴۴ سے ۵۰ تک	۳۴ سے ۴۰ تک	۵۲ سے ۶۰ تک	۵۲ سے ۶۰ تک
کوکنار (پوستہ)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۳۰	۱۳۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۶۰ سے ۱۰۴ تک	۴۰ سے ۱۰۴ تک	۱۰۰ سے ۱۰۴ تک	۱۰۰ سے ۱۰۴ تک	۱۰۰ سے ۱۰۴ تک
تخم معصفر (کڑیل)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۷۶ دام	۷۰	۶۰	۶۰	۷۰	۶۰ سے ۶۴ تک	۴۰ سے ۶۴ تک	۶۴ سے ۷۰ تک	۶۴ سے ۷۰ تک	۶۰ سے ۷۰ تک
کتان (السی)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۰ دام	۳۰	۳۰	۱۹	۲۳	۳۴	۲۳	۲۳	۱۶ سے ۳۰ تک	۲۸ سے ۳۰ تک
سرشف (سرسوں)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۰	۳۰	۲۵	۱۹	۳۰	۱۸ سے ۶۰ تک	۱۵½ سے ۴۰ تک	۱۴½ سے ۲۸ تک	۲۰ سے ۳۶ تک	۳۶

جنس	سنہ ۶ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
اجوائن	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۴۳ دام	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۶۴ سے ۷۰ تک	۴۴ سے ۷۰ تک	۵۲ سے ۷۴ تک	۵۶ سے ۷۴ تک	۴۴ سے ۶۰ تک
پیاز	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۴۰ دام	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۶۰ سے ۷۴ تک	۴۰ سے ۷۴ تک	۵۲ سے ۷۴ تک	۳۶ سے ۷۴ تک	۴۴ سے ۶۰ تک
شلیت (میتھی)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۴۲ دام	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۶۰	۳۵ سے ۷۴ تک	۱۴½ سے ۵۲ تک	۴۰ سے ۷۰ تک	۴۰ سے ۷۰½ تک
گزر (گاجر)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۴ دام	۲۴	۲۴	۲۴	۲۰ سے ۲۱ تک	۲۰ سے ۲۱ تک	۱۰ سے ۲۱ تک	۲۰	۱۶	۲۴ سے ۲۶ تک
کیو (کاہو)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۵ دام	۲۵	۲۵	۲۵	۲۱	۲۰	۱۸½	۱۸½	۲۰	۲۵

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
خریفی صوبہ ملتان																		
نیشکر سیاہ (پونڈہ)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۰۰ دام	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰
نیشکر سادہ (دگنا)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۵۰ دام	۱۲۰	۱۰۰ سے ۱۲۰ تک	۱۰۰ سے ۱۲۰ تک	۱۰۰ سے ۱۲۰ تک	۱۰۰ سے ۱۲۰ تک	۱۰۰	۱۰۰ سے ۱۱۰ تک	۷۰ سے ۱۰۰ تک	۱۰۰
شالی مشکیں (دھان)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۶۰ دام	۴۶	۴۶	۴۰	۴۰	۶۰	۴۵ سے ۶۲ تک	۴۵ سے ۶۲ تک	۵۴ سے ۶۲ تک	۶۵ سے ۷۲ تک
شالی سادہ (دھان)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵۰ دام	۴۰	۴۰	۳۲	۳۲	۳۸½ سے ۴۸ تک	۲۸ سے ۴۰ تک	۲۸ سے ۴۰ تک	۳۰½ سے ۴۰ تک	۳۸ سے ۴۸ تک
شالی بونجی (دھان)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۶۵ دام	۶۵	۶۵	۶۵	۶۵	۵۰	۵۰	۵۰	۵۶	۵۲

جنس	سنہ ۶ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
پنبہ (روئی)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۲۰ دام	۱۰۴	۷۰	۶۴	۸۰	۷۰ سے ۹۶ تک	۴۰ سے ۹۵½ تک	۷۰ سے ۷۶ تک	۴۴ سے ۹۰ تک	۵۶ سے ۹۰ تک
ترکاری	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۷۶ دام	۷۰	۶۰ سے ۷۰ تک	۶۰	۵۰	۴۰ سے ۷۸ تک	۴۰ سے ۷۰ تک	۷۰	۶۰ سے ۷۰ تک	۶۰ سے ۷۰ تک
کنجد (تل)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵۸ دام	۴۸	۴۰	۳۶	۳۶	۴۰ سے ۴۸ تک	۱۹½ سے ۴۰ تک	۲۴ سے ۲۶ تک	۲۰ سے ۲۶ تک	۲۶ سے ۴۰ تک
موٹھ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۱ دام	۲۵	۲۵	۲۱	۲۰	۲۳ سے ۴۰ تک	۱۳ سے ۴۰ تک	۱۳ سے ۴۰ تک	۱۴ سے ۱۸ تک	۲۴ سے ۲۶ تک
ماش	۰	۰	۰	۰		۰	۰	۰	۳۶ دام	۳۰	۳۰	۲۵	۲۴ سے ۲۵ تک	۳۴ سے ۴۸ تک	۱۸ سے ۴۰ تک	۲۰ سے ۳۲ تک	۲۰ سے ۲۶ تک	۲۶ سے ۴۰ تک

جنس	۶ و ۷ الٰہی	۸ سنہ	۹ سنہ	۱۰ سنہ	۱۱ سنہ	۱۲ سنہ	۱۳ سنہ	۱۴ سنہ	۱۵ سنہ	۱۶ سنہ	۱۷ سنہ	۱۸ سنہ	۱۹ سنہ	۲۰ سنہ	۲۱ سنہ	۲۲ سنہ	۲۳ سنہ	۲۴ سنہ
مونگ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۲ دام	۳۲	۳۲	۳۲	۲۷	۳۴ سے ۴۸ تک	۳۴ سے ۴۰ تک	۲۶ سے ۳۶ تک	۳۲ سے ۳۳ تک	۳۲ سے ۵۰ تک
جوار	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۹ دام	۳۲	۳۲	۲۷	۲۵	۳۹ سے ۴۸ تک	۱۵½ سے ۴۰ تک	۲۴ سے ۲۶ تک	۲۵ سے ۳۲ تک	۳۲ سے ۴۸ تک
لہدرہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۰ دام	۲۸	۲۸	۲۶	۲۱	۲۳ سے ۴۸ تک	۲۳ سے ۴۰ تک	۱۳	۱۶	۲۶ سے ۳۰ تک
لوبیا	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۲ دام	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۲۳ سے ۳۶ تک	۲۲ سے ۴۰ تک	۲۶ سے ۲۷½ تک	۲۲ سے ۲۶ تک	۲۶ سے ۳۸ تک
کودرم	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۲ دام	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۲۳ سے ۳۶ تک	۲۲ سے ۴۰ تک	۲۶ سے ۲۷½ تک	۲۲ سے ۲۶ تک	۲۶ سے ۳۸ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
کوری	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۲ دام	۳۲	۳۲	۳۲	۲۶	۲۴ سے ۲۰ تک	½۱۸ سے ۳۰ تک	½۱۸ سے ۳۰ تک	۱۶	۲۶
شاخ (سانول)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۸ دام	۱۰	۱۶	۱۰	۵	۱۰ سے ۱۶ تک	۹ سے ۱۰ تک	۹ سے ۱۰ تک	۱۰ سے ۱۲ تک	۵ سے ½۱۲ تک
گال (کنگنی)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۶ دام	۱۰	۱۰	۱۰	۷	۱۰ سے ½۱۰ تک	۹ سے ۱۰ تک	۹ سے ۱۰ تک	۸ سے ½۱۰ تک	۱۲ سے ½۱۲ تک
ارزن (چینہ)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۰ دام	۲۴	۲۴	۲۴	۱۴	½۲۰ سے ۲۸ تک	۲۱ سے ۴۰ تک	۱۰ سے ۲۱ تک	۱۰ سے ۲۰ تک	۱۵ سے ۳۰ تک
مٹدہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۰ دام	۲۸	۲۸	۲۴	۲۱	۲۵	۲۵	۲۵	۱۸ سے ۲۵ تک	۲۶ سے ۳۰ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
نیل	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۳۶ دام	۱۳۶	۱۳۶	۱۲۰	۱۲۰	۱۳۰ سے ۱۳۴ تک	۱۳۴	۱۳۴	۱۳۴	۱۳۴
سن	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۷۸ دام	۷۸	۷۸	۷۰	۷۰	۴۸ سے ۷۲ تک	۴۰ سے ۸۲ تک	۴۰ سے ۸۲ تک	۶۰ سے ۷۰ تک	۷۰ سے ۸۲ تک
توریا	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳۲ دام	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۴	۳۴	۳۴	۲۴ سے ۳۴ تک	۲۳ سے ۳۴ تک
زرد چوبہ (ہلدی)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۲۰ دام	۱۲۰	۱۲۰	۱۰۴	۱۰۴	۱۰۴	۱۰۴	۱۰۴	۱۰۴	۱۰۴
کچالو	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۷۶ دام	۷۰	۷۰	۶۰	۶۰	۶۸ سے ۷۰ تک	۶۸ سے ۷۰ تک	۶۸ سے ۷۰ تک	۷۰	۷۰

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
کلت	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۸ دام	۲۶	۲۶	۲۲	۲۲	۲۸	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴ سے ۳۰ تک
حنا (مہندی)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵۸ دام	۵۸	۵۸	۵۸	۵۸	۴۸ سے ۷۰ تک	۴۰ سے ۷۰ تک	۷۰	۷۰	۷۰
کجرہ ہندوانہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۰ دام	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
پان	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۸۰ دام	۶ روپے اور ایک پاؤ زائد	۶ روپے اور ایک پاؤ زائد	۶ روپے اور ایک پاؤ زائد	۶ روپے اور ایک پاؤ زائد	۳۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰
سنگھاڑہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۰۰ دام	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
ارہر	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲۰ دام	۳۰	۲۰	۳۰	۳۰
آل	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

جنس	۶ تا ۷ سنہ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
برنج	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
ربیعی صوبۂ مالوہ																		
گندم (گیہوں)	۵۰ دام	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۱ مظفری اور ۳ پاؤ سے ۳۳½ تنک	۱ مظفری اور ۳ پاؤ سے ۳۳½ تنک	۱ مظفری اور ۳ پاؤ سے ۳۳½ تنک	۱ مظفری اور ۳ پاؤ سے ۳۳½ تنک	۱ مظفری اور ۳ پاؤ سے ۳۳½ تنک
نخود کابلی (کابلی چنا)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱ مظفری اور ۳ پاؤ سے ۳۳½ تنک	۱ مظفری اور ۳ پاؤ سے ۳۳½ تنک	۱ مظفری اور ۳ پاؤ سے ۳۳½ تنک	۱ مظفری اور ۳ پاؤ سے ۳۳½ تنک	۱ مظفری اور ۳ پاؤ سے ۳۳½ تنک	۱ مظفری اور ۳ پاؤ سے ۳۳½ تنک	۱ مظفری اور ۳ پاؤ سے ۳۳½ تنک	۱ مظفری اور ۳ پاؤ سے ۳۳½ تنک	۱ مظفری اور ۳ پاؤ سے ۳۳½ تنک	۱ مظفری اور ۳ پاؤ سے ۳۳½ تنک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
تخم معصفر (کڑ)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۳ مظفری سے ۵۷ دام ۱ تنک	۳ مظفری سے ۵۷ تنک	۲ مظفری سے ۵۷ تنک	۲ مظفری سے ۵۷ تنک	۲ مظفری سے ۵۷ تنک	۳ مظفری سے ۵۷ تنک	۳ مظفری سے ۵۷ تنک	۳ مظفری سے ۵۷ تنک	۳ مظفری سے ۵۷ تنک	۳ مظفری سے ۵۷ تنک
کتان (السی)	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تنک
سرشف (سرسوں)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تنک
عدس (مسور)	۵۰ دام	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تنک

جنس	سنه ۶ و ۷ الہی	سنه ۸	سنه ۹	سنه ۱۰	سنه ۱۱	سنه ۱۲	سنه ۱۳	سنه ۱۴	سنه ۱۵	سنه ۱۶	سنه ۱۷	سنه ۱۸	سنه ۱۹	سنه ۲۰	سنه ۲۱	سنه ۲۲	سنه ۲۳	سنه ۲۴
ارزن (چینه)	۵۰ دام	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ $\frac{1}{2}$ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ $\frac{1}{2}$ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ $\frac{1}{2}$ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ $\frac{1}{2}$ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ $\frac{1}{2}$ تک
مشنگ مٹر	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ $\frac{1}{2}$ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ $\frac{1}{2}$ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ $\frac{1}{2}$ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ $\frac{1}{2}$ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ $\frac{1}{2}$ تک
خربزه ولایتی (ولایتی خربوزه)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ $\frac{1}{2}$ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ $\frac{1}{2}$ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ $\frac{1}{2}$ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ $\frac{1}{2}$ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳ $\frac{1}{2}$ تک

جنس	۶ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
خربوزہ ہندی (دیسی خربوزہ)	۱۰۰ دام	۱۰	۱۰	۱۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۲ مظفری سے ۵۰ تنکہ	۲ مظفری سے ۵۰ تنکہ	۲ مظفری سے ۵۰ تنکہ	۲ مظفری سے ۵۰ تنکہ	۲ مظفری سے ۵۰ تنکہ	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳۴ تنکہ	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳۴ تنکہ	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳۴ تنکہ	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳۴ تنکہ	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳۴ تنکہ
شالی در (دھان)	۱۶۰ دام	۶۰	۶۰	۵۳	۵۴	۶۰	۳ سے ۲۰ تنکہ	۵۶	۲ مظفری سے ۵۰ تنکہ	۲ مظفری سے ۵۰ تنکہ	۲ مظفری سے ۵۰ تنکہ	۲ مظفری سے ۵۰ تنکہ	۲ مظفری سے ۵۰ تنکہ	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳۴ تنکہ	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳۴ تنکہ	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳۴ تنکہ	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳۴ تنکہ	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳۴ تنکہ
اجوائن	۷۰ دام	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۸۰	۳ مظفری سے ۵۷ تنکہ	۳ مظفری سے ۵۷ تنکہ	۳ مظفری سے ۵۷ تنکہ	۳ مظفری سے ۵۷ تنکہ	۳ مظفری سے ۵۷ تنکہ	۳ مظفری سے ۵۵ تنکہ	۳ مظفری سے ۵۵ تنکہ	۳ مظفری سے ۵۵ تنکہ	۳ مظفری سے ۵۵ تنکہ	۳ مظفری سے ۵۵ تنکہ
پیاز	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲ مظفری سے ۵۰ تنکہ	۲ مظفری سے ۵۰ تنکہ	۲ مظفری سے ۵۰ تنکہ	۲ مظفری سے ۵۰ تنکہ	۲ مظفری سے ۵۰ تنکہ	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۵۰ تنکہ	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تنکہ	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تنکہ	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تنکہ	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تنکہ

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
شلجمیت (بینتھی)							۰	۰	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳ ۳/۴ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳ ۳/۴ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳ ۳/۴ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳ ۳/۴ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳ ۳/۴ تک
گزر (گاجر)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳ ۳/۴ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳ ۳/۴ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳ ۳/۴ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳ ۳/۴ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳ ۳/۴ تک
کبھو (کاہو)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳ ۳/۴ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳ ۳/۴ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳ ۳/۴ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳ ۳/۴ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۳ ۳/۴ تک

خریفی صوبۂ مالوہ

جنس	سنہ ۶ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
نیشکر سیاہ (پونڈا)	۰	۰	۰	۱۵۰	۵۰	۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰	۶ مظفری ۵۰ تنک	۶ مظفری ۵۰ تنک	۶ مظفری ۵۰ تنک	۶ مظفری ۵۰ تنک	۶ مظفری ۵۰ تنک	۷ مظفری ۷۵ تنک	۷ مظفری ۷۵ تنک	۷ مظفری ۷۵ تنک	۷ مظفری ۷۵ تنک	۷ مظفری ۷۵ تنک
نیشکر سادہ (گنا)	۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰	۶ مظفری ۵۰ تنک	۶ مظفری ۵۰ تنک	۶ مظفری ۵۰ تنک	۳ مظفری ۵۰ تنک	۷ مظفری ۷۵ تنک	۷ مظفری ۷۵ تنک	۷ مظفری ۷۵ تنک	۷ مظفری ۷۵ تنک	۷ مظفری ۷۵ تنک	۷ مظفری ۷۵ تنک
شالی مشکیں (دھان قسم اول)	۶۲ ½ دام	۰	۶۲ ½	۶۲ ½	۶۲ ½	۶۲ ½	۶۲ ½	۶۲ ½	۲ ½ مظفری ۶۲ ½ تنک	۲ ½ مظفری ۶۲ ½ تنک	۲ ½ مظفری ۶۲ ½ تنک	۲ ½ مظفری ۶۲ ½ تنک	۲ ½ مظفری ۶۲ ½ تنک	۳ مظفری ۷۵ تنک	۳ مظفری ۷۵ تنک	۳ مظفری ۷۵ تنک	۳ مظفری ۷۵ تنک	۳ مظفری ۷۵ تنک
شالی سادہ (دھان قسم دوم)	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۲ مظفری ۵۰ تنک	۲ مظفری ۵۰ تنک	۲ مظفری ۵۰ تنک	۲ مظفری ۵۰ تنک	۲ مظفری ۵۰ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ ۴۳ ½ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ ۴۳ ½ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ ۴۳ ½ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ ۴۳ ½ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ ۴۳ ½ تنک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
شالی مونگی (دوداقسم اول)	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۴۳½ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تنک
پنبہ (روئی)	۵۰ دام	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۶۲½ تنک	۲ مظفری سے ۶۲½ تنک	۲ مظفری سے ۶۲½ تنک	۲ مظفری سے ۶۲½ تنک	۲ مظفری سے ۶۲½ تنک
ترکاری	۷۵ دام	۷۵	۷۵	۷۵	۷۵	۷۵	۷۵	۷۵	۳ مظفری سے ۷۵ تنک	۳ مظفری سے ۷۵ تنک	۳ مظفری سے ۷۵ تنک	۳ مظفری سے ۷۵ تنک	۳ مظفری سے ۷۵ تنک	۳ مظفری سے ۷۵ تنک	۳ مظفری سے ۷۵ تنک	۳ مظفری سے ۷۵ تنک	۳ مظفری سے ۷۵ تنک	۳ مظفری سے ۷۵ تنک
کنجد (تل)	۵۰ دام	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۴۰	۵۰	۵۰	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۲ مظفری سے ۵۰ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تنک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تنک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
موٹھ	۵۰ دام	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک
ماش (اُڑد)	۵۰ دام	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک
مونگ	۵۰ دام	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک

جنس	سنہ ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
جوار	۵۰ دام	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۱ مظفری کے ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک
لہدرہ	۵۰ دام	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۱ مظفری ۲ پاؤ سے ۴۲½ تک	۰	۰	۰	۰
لوبیا	۵۰ دام	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۱ مظفری ۲ پاؤ سے ۴۳½ تک	۰	۰	۰	۰
کودرم	۵۰ دام	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۱ مظفری سے ۴۳½ تک	۰	۰	۰	۰

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
کوری	۵۰ دام	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۲ منظفری سے ۵۰ تک	۲ منظفری سے ۵۰ تک	۲ منظفری سے ۵۰ تک	۲ منظفری سے ۵۰ تک	۲ منظفری سے ۵۰ تک	۱ منظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۰	۰	۰	۰
شماخ (سانواں)	۵۰ دام	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۲ منظفری سے ۵۰ تک	۲ منظفری سے ۵۰ تک	۲ منظفری سے ۵۰ تک	۲ منظفری سے ۵۰ تک	۲ منظفری سے ۵۰ تک	۱ منظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۰	۰	۰	۰
گال (کنگنی)	۵۰ دام	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۲ منظفری سے ۵۰ تک	۲ منظفری سے ۵۰ تک	۲ منظفری سے ۵۰ تک	۲ منظفری سے ۵۰ تک	۲ منظفری سے ۵۰ تک	۱ منظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۰	۰	۰	۰
ارزن (چینہ)	۵۰ دام	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۲ منظفری سے ۵۰ تک	۲ منظفری سے ۵۰ تک	۲ منظفری سے ۵۰ تک	۲ منظفری سے ۵۰ تک	۱ منظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ منظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ منظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ منظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ منظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ منظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک

جنس	سنہ ۶ و ۷ الٰہی	سنہ ۸	سنہ ۹	سنہ ۱۰	سنہ ۱۱	سنہ ۱۲	سنہ ۱۳	سنہ ۱۴	سنہ ۱۵	سنہ ۱۶	سنہ ۱۷	سنہ ۱۸	سنہ ۱۹	سنہ ۲۰	سنہ ۲۱	سنہ ۲۲	سنہ ۲۳	سنہ ۲۴
منڈوہ	۵۰ دام	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک
تیل	۱۵۰ دام	۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰	۵۰	۱۵۰	۱۵۰	۶ مظفری سے ۱۵۰ تک	۶ [illegible] سے ۱۵۰ تک	۶ مظفری سے ۱۵۰ تک	۶ مظفری سے ۱۵۰ تک	۶ مظفری سے ۱۵۰ تک	۷ مظفری سے ۱۵۰ تک	۷ مظفری سے ۱۵۰ تک	۷ مظفری سے ۱۵۰ تک	۷ مظفری سے ۱۵۰ تک	۷ مظفری سے ۱۵۰ تک
سن	۵۰ دام	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک
توریا	۵۰ دام	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۲ مظفری سے ۵۰ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک	۱ مظفری ۳ پاؤ سے ۴۳½ تک

سنہ	زرد چوبہ (دولی)	کماد	کلت	حنا	گوند بندرا	پان	سنگھاڑہ	ارہر	[illegible]	[illegible]
سنہ ۳۴	.	.	.	.	مظفری ۳ تنکہ ۵۰	.	۹۲ دام	۲۰	.	.
سنہ ۳۳	.	.	.	.	مظفری ۳ تنکہ ۵۰	.		۲۰	.	.
سنہ ۳۲	.	.	.	.	مظفری ۳ تنکہ ۵۰	.		۲۰	.	.
سنہ ۳۱	.	.	.	.	مظفری ۳ تنکہ ۵۰	.		۲۰	.	.
سنہ ۳۰	.	.	.	.	مظفری ۳ تنکہ ۵۰	.		۲۰ دام	.	.
سنہ ۱۹	.	.	.	.	مظفری ۳ تنکہ ۵۰	.		.	.	.
سنہ ۱۸	.	.	.	.	مظفری ۳ تنکہ ۵۰	.		.	.	.
سنہ ۱۷	.	.	.	.	مظفری ۳ تنکہ ۵۰	.		.	.	.
سنہ ۱۶	.	.	.	.	مظفری ۳ تنکہ ۵۰	.		.	.	.
سنہ ۱۵	.	.	.	.	مظفری ۳ تنکہ ۵۰	.	۱۰۰ دام	.	.	.
سنہ ۱۴	.	.	.	.	۵۰	.	.	.	.	.
سنہ ۱۳	.	.	.	.	۵۰	.	.	.	.	.
سنہ ۱۲	.	.	.	.	۵۰	.	.	.	.	.
سنہ ۱۱	.	.	.	.	۵۰	.	.	.	.	.
سنہ ۱۰	.	.	.	.	۵۰	.	.	.	.	.
سنہ ۹	.	.	.	.	۵۰	.	.	.	.	.
سنہ ۸	.	.	.	.	۵۰	.	.	.	.	.
سنہ ۷ الٰہی	.	.	.	.	۱۵۰	.	.	.	.	.

صوبہ الہاباس

نو سرکار، پندرہ دستور العمل

(۱) سرکار الہاباس = پندرہ محل، تین دستور

حویلی الہاباس وغیرہ۔ تین محل ایک دستور۔ حویلی الہاباس، کنتت، پرگنہ از آگرہ،
جلال آباس وغیرہ۔ چار محل ایک دستور۔
بھدوئی وغیرہ۔ سات محل ایک دستور۔ بھدوئی، سکندرپور، سرانو، سنگرور، متہہ، کوائی، ہادیاباس۔

(۲) سرکار بنارس = آٹھ محل، ایک دستور

اسمائے مقامات:۔ حویلی بنارس، بندہ بنارس، پتدرہا، کسوار، ہرچولہ، بیالسی

(۳) سرکار جون پور = اکتالیس محل، دو دستور

حویلی جون پور وغیرہ انتالیس محل، ایک دستور= آلدمیو، انگلی، بہتری، بھدانو، تلہنی، جون پور، حویلی جون پور، چاندی پور، بڈھر، چاندہ، چریاکوٹ، چلکیسر، خرید، خاص پور، ٹانڈہ، خان پور، دیوگاوں، رراری، سنجھولی، سکندرپور، سکڈی، شہر پور، شادی آباد، ظفرآباد، قریات عتہ، قریات دوست پور، قریات مینڈہہ، قریات سویتہ، کوارہ، گھیسوہ، گھوسی، کوڈیہ، گوپال پور، کراکت، منڈیاہو، محمد آباد، مجھوسا، مئو، نظام آباد، نیکون، تتھوپور۔
مونگرہ وغیرہ۔ دو محل، ایک دستور= مونگرہ، گڈوارہ۔

(۴) سرکار چنادہ = چودہ محل، ایک دستور،

حویلی چنادہ، اہیروارڑہ، بھولی، بڈھول، ٹانڈہ، دھوس، راگھوپور۔
قریئے جو دریا کے کنارے پر واقع ہیں بجھوارہ، مہابچ، مہواری، ہتھولی، سکپور، زون

(۵) سرکار غازی پور = اٹھارہ محل، ایک دستور

حویلی غازی پور، بلیا، بیچوتر۔ بلہاباس، بھریاباد، بھلابچ، چوسا، دیہیا، سید پور نمدی، ظہور آباد، قریات پلی، کوپاچیت، گنڈھا، کرندہ، لکھنیسر، مدن بنارس، محمد آباد پرہاری۔

(۶) سرکار کڑہ = بارہ محل، ایک دستور

بلدۂ کڑہ، حویلی کڑہ، اچھی، اتھربن، ایاسا، راری، کراری، کوتلا، کوتراعرف کوسون، فتح پور ہنسوہ، ہٹگانو، ہنسوہ۔

(۷) سرکار کوررہ = آٹھ محل، تین دستور

حویلی کوررہ وغیرہ دو محل، ایک دستور۔ حویلی کوررہ۔ گھاتم پور۔
گوتیا وغیرہ تین محل، ایک دستور۔ گوتیا، گنیز کیرن پور کنار۔
جاجمؤ وغیرہ۔ تین محل، ایک دستور۔ جاجمؤ، محسن پور، مجھادن۔

(۸) سرکار کالنجر = دس محل، ایک دستور

کالنجر یا حویلی، اگواسی، اجیگڈہ، سیندھا، سموتی، شادی پور، رسن، کھرلیہ تہوبا، مودھا۔

(۱) سرکار مانک پور = چودہ محل دو دستور

مانک پور با حویلی، آر دل، بہلول، سلون، جلال پور، بلکھر، قریات کرارہ، قریات پایگاہ، کھٹوت، نصیر آباد۔

رائے بریلی وغیرہ۔ چار محل، ایک دستور = رائے بریلی، تلہنڈی، جائس، دلمئو۔
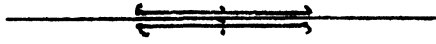
صوبۂ اودھ۔ پانچ سرکار، بارہ دستور العمل

(۱) سرکار اودھ۔ ۲۱ محل، تین دستور

حویلی اودھ انیس محل، ایک دستور۔ دو پرگنے اس سرکار کے خیرآباد میں شامل ہوگئے ہیں۔ اودھ یا حویلی، انبودھا، اتھونہ، پچھم راٹھ، بلہری، بسوڈھی، تھانہ بھدانو، بکٹھا، دریاآباد، رودولی، سیلک، سلطان پور، ساتن پور، سیہہ، سروا پالی، سترکہ، گوارچہ، منگلسی، نی پور۔

ایک پرگنہ ایک دستور۔ ابراہیم آباد۔
ایک پرگنہ ایک دستور۔ کشنی۔

(۲) سرکار بہرائچ۔ گیارہ محل، تین دستور العمل

حویلی بہرائچ وغیرہ آٹھ محل ایک دستور، بہرائچ یا حویلی ۲ محل، تہرہ، حسام پور، دانکدون، رجھت، سنجھولی، فخرپور قلعۂ نواگڈھ۔

فیروزآباد وغیرہ دو پرگنہ ایک دستور = فیروزآباد سلطان پور۔
ایک محل ایک دستور = کھروسا۔

(۳) سرکار خیرآباد۔ بائیس محل، تین دستور العمل

خیرآباد وغیرہ بارہ پرگنہ، ایک دستور = حویلی خیرآباد، بیسارا، بسوہ، بسرہ، چھتیاپور، کھیری گڈھ، صدرپور، کھیری، کھرکھیلا ولاہرپور ۲ محل، مچھریٹہ اور ہرگرانو ۲ محل پالی وغیرہ آٹھ محل ایک دستور۔ پالی، بروراںجنہ، بادن، سانڈی، سرہ گوپامئو، کھانکت مئو، نیم کھار۔ بھرواڑہ وغیرہ ۲ محل۔ یہ سرکار اودھ میں داخل تھے۔ بھرواڑہ، بیلا

(۴) سرکار گورکھپور - چوبیس پرگنہ ایک دستور

حویلی گورکھپور بابلدہ ۲ محل، اترولا، انھولا، بنائک پور وغیرہ ۴ محل، بانجھی پارا، بھتوا پارا، تیل پور، چلو پارا، دریا پارا، دیوا پارا و کوٹلہ ۲ محل، رِحلی، رام گڈھ۔ وگوری ۲ محل، رسول پور و گھوسی ۲ محل، کٹھلا، کھلا پارا، مہولی، مندوہ، مندلہ، منگھر و رتن پور ۲ مہر تنحوی۔

(۵) سرکار لکھنؤ پچپن محل دو دستور العمل

حویلی لکھنؤ وغیرہ سینتالیس پرگنہ، ایک دستور = اینٹھی، اسولی، اسیون، اسوہا، اونچ گانو، بلگر بجنور، باری، بھرمیو، بنگوان، بتھولی، پنھن، پرسندن، پاتن، بار اینکور، جھلوتر، دیوی، دیورکہ، ددرہ، رن بر پور، رام کوٹ، سندیلہ، سائی پور، سروسی، سہالی، سیدھور، سیدھو پور، سنڈی، سرون، فتح پور، گڈھ انیٹھی، کرسی، کاکوری، کھنجرہ، گھاتم، گرنڈا، کوبہنی، لکھنؤ یا حویلی، لشکر، ملیح آباد، موہان، مورانو، ڈیانو، مہونہ، منوی، ملکرایہ، بدہیہ، اینہار۔

اناّم وغیرہ، آٹھ پرگنہ ایک دستور = اناّم، بلگرانو، بنگرمؤ، ہردوئی، ساتن پور، فتح پور چوراسی، کچھ اندو، ملاوہ۔

ربیعی صوبہ اودھ

	پرگنہ حویلی اودھ وغیرہ	ابراہیم آباد وغیرہ	کشنی وغیرہ	بہرائچ وغیرہ	فیروزآباد وغیرہ	کھرونسا وغیرہ	جیلی خیرآباد وغیرہ	بالی وغیرہ	بہرارہ وغیرہ	حویلی گورکھپور	لکھنو وغیرہ	انام وغیرہ
گندم	۵۴ د ۲۰ ج	۶۲ د ۱۵ ج	۵۸ د ۴ ج	۵۴ د ۲۰ ج	۵۵ د ۲۳ ج	۵۵ د ۲۰ ج	.	.	.	.	.	.
نخود ہندی	۳۴ د ۱۰ ج	۳۹ د ۳ ج	۳۹ د ۳ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۲ د ۱۱ ج	۳۳ د ۱۴ ج	.	.	.	.	.	.
خردل	....	۴۰ د ۶ ج	....	....	....	....	.	.	.	.	.	.
جو	۳۹ د ۳ ج	۴۵ د ۲۱ ج	۴۲ د ۱۲ ج	۳۸ د	۳۵ د ۲۰ ج	۳۸ د	.	.	.	.	.	.
عدس	۲۳ د ۱۲ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۱ د ۶ ج	۲۲ د ۱۰ ج	.	.	.	.	.	.
گل معصفر	۷۱ د ۱۴ ج	۵۲ د	۸۳ د ۲۱ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۶۹ د ۸ ج	۷۱ د ۱۴ ج	.	.	.	.	.	.
کوکنار	۱۲۷ د ۱۵ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۵۶ د ۱۳ ج	۱۲۷ د ۱۲ ج	۱۲۷ د ۱۱ ج	۱۲۷ د ۱۱ ج	.	.	.	.	.	.
ترکاری	۶۹ د ۹ ج	۷۶ د ۱ ج	۶۸ د ۵ ج	۵۶ د ۱۲ ج	۵۴ د ۲۰ ج	۵۶ د ۱۲ ج	.	.	.	.	.	.
کتان	۲۹ د	۳۵ د ۲۰ ج	۳۲ د ۱۵ ج	۲۷ د ۲۴ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۷ د ۲۴ ج	.	.	.	.	.	.

	پرگنه حویلی اوده وغیره	ابراهیم آباد وغیره	کشنی وغیره	بهرائچ وغیره	فیروزآباد وغیره	کهرونسا وغیره	حویلی خیرآباد وغیره	پالی وغیره	بهواره وغیره	حویلی گورکهپور	لکهنو وغیره	انام وغیره
سرشف	۳۰ د ۵ ج	۳۸ د	۲۷ د ۲۴ ج	۲۹ د ۲ ج	۲۹ د ۲ ج	۲۹ د ۲ ج	.	.	.	.	.	.
ارزن	۲۰ د ۳ ج	۲۴ د ۵ ج	۱۲ د ۱۹ ج	۱۵ د ۳ ج	۷ د ۲۲ ج	۲۰ د ۳ ج	.	.	.	.	.	.
مشنگ	۲۹ د ۲ ج	۳۸ د	۲۹ د ۲ ج	۲۵ د ۸ ج	۲۴ د ۵ ج	۲۵ د ۵ ج	.	.	.	.	.	.
گوره	۳۰ د ۵ ج	۳۶ د ۱۲ ج	۳۶ د ۲۱ ج	۲۸ د ۷ ج	۲۹ د ۲ ج	۲۹ د ۲ ج	.	.	.	.	.	.
پیاز	۷۸ د	۸۰ د ۸ ج	۶۹ د ۱۰ ج	۷۸ د ۷ ج	۷۸ د ۷ ج	۷۸ د ۷ ج	.	.	.	.	.	.
شملیت	۵۵ د ۲۲ ج	۵۴ د ۲۰ ج	۵۸ د ۳۴ ج	۵۸ د ۳۴ ج	۷۸ د ۲۰ ج	....	.	.	.	.	.	.
خربزهٔ ولایتی	۱۱۵ د ۲۰ ج	۲۳۰ د ۴۳ ج	۱۵۰ د ۱ ج	۱۱۰ د ۲۰ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	.	.	.	.	.	.
خربزهٔ هندی	۴ د ۱۳ ج	۱۴ د ۲۳ ج	۱۷ د ۲۲ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۵ د ۱۶ ج	.	.	.	.	.	.
زیره	۶۹ د ۱۵ ج	۶۱ د ۱۲ ج	....	....	....	....	.	.	.	.	.	.
سیاه دانه	....	۱۵۰ د ۲ ج	....	....	....	....	.	.	.	.	.	.

	پرگنہ حویلی اودھ وغیرہ	ابراہیم آباد وغیرہ	کشنی وغیرہ	بہرائچ وغیرہ	فیروزآباد وغیرہ	کہرونسا وغیرہ	حویلی خیرآباد وغیرہ	پالی وغیرہ	بھرواڑہ وغیرہ	حویلی گورکھپور	لکھنؤ	انام وغیرہ
شالی کور	....	۴۶ د ۲۴ ج	۴۶ د ۲۳ ج	۴۵ د ۲۱ ج	۴۴ د ۱۸ ج	۴۵ د ۲۱ ج	.	.	.	.	.	.
اجوائن	....	۹۷ د ۵ ج	۷۹ د ۱۰ ج	۸۳ د ۱۱ ج	۸۳ د ۲۱ ج	۸۳ د ۱۱ ج	.	.	.	.	.	.
خریفی صوبہ اودھ												
شکر پونڈہ	۲۴۰ د ۹ ج	۲۲۳ د ۱۵ ج	۲۳۰ د ۸ ج	۲۴۰ د ۹ ج	۲۰۳ د ۱۵ ج	۲۴۰ د ۹ ج	۲۲۰ د ۱۵ ج	۲۳۱ د ۱۵ ج	۲۴۰ د ۹ ج	۲۴۰ د ۹ ج	۲۳۱ د ۱۵ ج	۲۳۱ د ۲۵ ج
شکر سادہ	۱۹۰ د ۱۵ ج	۱۲۳ د	۱۲۶ د	۱۲۳ د	۱۳۴ د ۴ ج	۱۲۳ د	۱۳۴ د ۴ ج	۱۳۱ د ۲۳ ج	۱۹۰ د ۱۵ ج	۱۲۳ د	۱۲۷ د ۱۵ ج	۱۳۱ د ۳ ج
شالی مشکین	۶۷ د ۲ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۶۲ د ۵ ج	۶۵ د ۴ ج	۶۲ د ۱۵ ج	۶۵ د ۱۴ ج	۷۳ د ۲۰ ج	۶۷ د ۲ ج	۶۲ د ۱۵ ج	۷۴ د ۲۰ ج	۷۳ د ۲۰ ج
شالی سادہ	۴۳ د ۱۵ ج	۴۶ د ۲۴ ج	۴۲ د ۱۲ ج	۴۰ د ۶ ج	۴۱ د ۹ ج	۴۰ د ۶ ج	۴۱ د ۹ ج	۴۶ د ۲۴ ج	۴۳ د ۱۷ ج	۴۰ د ۶ ج	۴۴ د ۱۸ ج	۴۶ د ۲۴ ج
ماش	۳۳ د ۱۵ ج	۳۴ د ۱۷ ج	۴۰ د ۶ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۲ د ۱۵ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۲ د ۱۵ ج	۳۴ د ۱۷ ج	۳۳ د ۱۵ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۴ ۱½ ج	۳۹ د ۱۷ ج
پنبہ	۸۳ د ۲۱ ج	۹۳ د ۲۳ ج	۹۱ د ۱۷ ج	۸۹ د ۱۵ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۸۹ د ۱۵ ج	۸۹ د ۱۵ ج	۹۳ د ۲۳ ج	۸۳ د ۲۱ ج	۸۹ د ۱۵ ج	۹۳ د ۱۷ ج	۹۳ د ۲۳ ج

	پرگنہ حویلی اودھ وغیرہ	ابراہیم آباد وغیرہ	کشنی وغیرہ	بہرایچ وغیرہ	فیروزآباد وغیرہ	کھرونسا وغیرہ	حویلی خیرآباد وغیرہ	پالی وغیرہ	بھرواڑہ وغیرہ	حویلی گورکھپور	لکھنؤ وغیرہ	انام وغیرہ
موٹھ	۳۵ د ۱۸ ج	۱۴ د ۲۰ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۲۲ د ۲۳ ج	۲۵ د ۱۸ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۲ د ۲۳ ج
کال	۱۶ د ۱۹ ج	۲۱ د ۶ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۵ د ۱۶ ج	.	.	.	.	.	.
توریا	۳۱ د ۸ ج	۳۸ د	۳۵ د ۲۰ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۱ د ۶ ج	.	.	.	.	.	.
ارزن	۲۵ د ۱۸ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۱۷ د ۲۲ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۲ د ۹ ج	.	.	.	.	.	.
نیل	۱۶۳ د ۱۵ ج	۱۹۲ د ۳ ج	۱۶۲ د ۳ ج	۱۶۳ د ۶ ج	۱۶۳ د ۶ ج	۱۶۲ د ۶ ج	.	.	.	.	.	.
حنا	۷۰ د ۱۵ ج	۸۹ د ۱۵ ج	۸۹ د ۱۵ ج	۶۹ د ۸ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۶۹ د ۲۰ ج	.	.	.	.	.	.
سن	۸۹ د ۱۵ ج	۸۴ د ۲۳ ج	۸۴ د ۲۳ ج	۸۵ د ۲۱ ج	۸۹ د ۱۵ ج	۸۹ د ۱۵ ج	.	.	.	.	.	.
ترکاری	۷۹ د ۲ ج	۴۷ د ۵ ج	۸۷ د ۵ ج	۸۲ د ۱۸ ج	۸۲ د ۱۶ ج	۸۳ د ۲۱ ج	.	.	.	.	.	.
کچرہ	۱۲ د ۲۰ ج	۴ د ۳ ج	۱۳ د ۱۵ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۴ د ۴ ج	۱۳ د ۸ ج	.	.	.	.	.	.
پان	۲۳۰ د ۱۴ ج	۲۶۰ د ۳ ج	۲۴۴ د ۲۱ ج	۲۲۳ د ۱۵ ج	۲۲۳ د ۱۵ ج	۲۲۳ د ۱۵ ج	.	.	.	.	.	.

	پرگنۂ حویلی اودھ وغیرہ	ابراہیم آباد وغیرہ	کشنی وغیرہ	بہرائچ وغیرہ	فیروزآباد وغیرہ	کھرونسا وغیرہ	حویلی خیرآباد وغیرہ	بالی وغیرہ	بھرواره وغیرہ	حویلی گورکھپور	لکھنؤ وغیرہ	انام وغیرہ
سنگھاڑہ	۱۱۵ د ۸ ج	۱۱۵ د ۸ ج	۱۱۵ د ۸ ج	۱۱۵ د ۸ ج	۱۱۵ د ۸ ج	۱۱۵ د ۸ ج	•	•	•	•	•	•
لوبیا	......	۳۸ د	۲۷ د ۲۴ ج	......	......	......	......	......	......	......	......	......
جواری	۳۵ د ۲۰ ج	۳۸ د	۳۵ د ۸ ج	۳۸ د	۳۳ د ۱۴	۳۸ د	۳۳ د ۱۴ ج	۳۲ د ۱۵ ج	۳۵ د ۲ ج	۳۸ د	۳۵ د	۳۲ د ۱۵ ج
زردک	......	۱۸ د ۱۵ ج	......	......	......	......	......	......	......	......	......	......
لوری	......	۱۴ د ۱۵ ج	......	۱۵ د ۵ ج	......	......	......	......	......	......	......	......
تربزۂ ولایتی	......	۵۰ د ۲ ج	......	......	......	......	......	......	......	......	......	......
ارہر	......	......	......	۲۲ د ۹ ج	......	۲۲ د ۹ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۲۵ د ۴ ج	......	......	......	......
لہدرہ	۲۴ د ۱۵ ج	۲۵ د ۱۸ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۵ د ۱۸ ج	۲۴ د ۱۷ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۲۵ د ۴ ج	۲۵ د ۱۸ ج
کودرم	۲۸ د ۲۰ ج	۳۱ د ۸ ج	۲۹ د ۲ ج	۲۶ د ۲۲ ج	۲۵ د ۱۸ ج	۲۶ د ۱۵ ج	۲۵ د ۱۸ ج	۳۱ د ۸ ج	۲۸ د ۸ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۷ د ۲۴ ج	۴۱ د ۷ ج
منڈوہ	۲۵ د ۱۸ ج	۳۱ د ۸ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۵ د ۱۸ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۵ د ۱۸ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۹ د ۲ ج	۳۵ د ۱۸ ج	۵۵ د ۱۸ ج	۳۶ د ۲۱ ج	۲۳ د ۲ ج

	پرگنۂ حویلی اودھ وغیرہ	ابراہیم آباد وغیرہ	کشنی وغیرہ	بہرائچ وغیرہ	فیروزآباد وغیرہ	کھرونسا وغیرہ	حویلی خیرآباد وغیرہ	پالی وغیرہ	بھرواڑہ وغیرہ	حویلی گورکھپور	لکھنؤ وغیرہ	انام وغیرہ
کنجد	۴۱د۹ج	۳۱د۸ج	۴۳د۱۵ج	۴۴د۱۱ج	۴۵د۱ج	۴۴د۱۸ج	۴۵د۱۱ج	۴۱د۹ج	۴۱د۱ج	۴۴د۱۸ج	۴۰د۲۰ج	۴۱د۹ج
شماخ	۱۸د۱۵ج	۱۹د	۱۲د۸ج	۱۲د۸ج	۱۲د۸ج	۱۲د۸ج	۱۲د۸ج	۱۳د۱۰ج	۱۳د۱۱ج	۱۲د۸ج	۱۲د۸ج	۱۳د۱۰ج
مونگ	۴۳د۱۵ج	۴۸د۲ج	۴۸د۳ج	۴۱د۲ج	۴۳د۱۵ج	۴۱د۹ج	۴۳د۱۵ج	۴۱د۹ج	۴۳د۱۵ج	۴۱د۱۰ج	۴۳د۱۵ج	۴۱د۹ج

آل، کوری، زردچوبہ، کلت۔

صوبۂ دارالخلافہ آگرہ

(۱) سرکار دارالخلافہ آگرہ - چوالیس پرگنے - چار دستور العمل

حویلی آگرہ وغیرہ - چھ محل، ایک دستور = حویلی آگرہ، چنوار، جلیسر بلدۂ آگرہ، ڈھولپور، مہاون -
بیانہ وغیرہ - تینتالیس محل، ایک دستور = حویلی بیانہ ۲ محل، اودیہی، اودی، اول، بھساور، تودہ بھیم، بناور، چوسٹھ، خانوا، رجھوڑ، فتح پور عرف سیکری، سیونکر سیونکری، متھرا، مہولی، منگوٹلہ، بھسکر، وزیرپور، ہیلک، ہندون، راپری، باری، بجوارہ -
اٹاوہ وغیرہ - تین محل ایک دستور = اٹاوہ، رویری، ہتکانت -
منداور وغیرہ - دو محل ایک دستور - منداور، گھوٹولر -

(۲) سرکار الور - تینتالیس پرگنے - تین دستور

پرگنۂ الور وغیرہ - تینتیس محل ایک دستور = حویلی الور، دہرا، ڈڈیکر، بہادرپور، پیٹائن، کھلوہر، جلال پور، بہروزپور، راٹھ، بالہٹہ، بھرکول، حاجی پور، بودہ تھل، انتھلہ، ابرو، پرات، بلہار، برودہ فتح خاں، برودہ میو، بسانہ، حسن پور بدوہر، حسن پور گوری، دیولی ساجاری، سکھن، کیارہ، گھاٹ سیون، کوہ راناؔ، مونکونا، منداورہ، نوگانو، ناہرگڈھ، ہرسوری وہرپور ۲ محل، ہرسانا -
بچھرہ وغیرہ، پانچ محل ایک دستور - بچھرہ، کھوہری رعنا، بھیوان، اسمٰعیل پور، امرن -
مبارک پور وغیرہ - پانچ محل ایک دستور = مبارک پور، ہرسونی، منداور، کھیبر تھلی، موج پور -

(۳ و ۴) سرکار تجارہ وسرکار ایرج، چار دستور

سرکار ایرج - سولہ محل ایک دستور = ایرج پرہار، بھانڈیر، بجیور، پاندور، چھترہ، بیابانہ، شاہ زادہ پور، کھٹولہ وغیرہ، کجھودہ، کیدار، کونچ، کھیاسر، کانٹی، کھایرہ، مہولی -

سرکار تجارہ۔ اٹھارہ محل، ایک دستور = تجارہ، ایندور، آوجینہ، آومرا، آومری پور، بیلگوان، بنوہرا، جھمراوت، خان پور، ساکرس، سانٹھاداری، فیروز پور، فتح پور مونگرتا، کوتلہ، کرہیرا نگینان۔

کھوارکا تھانہ ایک دستور، بلیسرو ایک دستور۔

(۵) سرکار قنوج۔ پانچ دستور

حویلی قنوج وغیرہ۔ گیارہ محل، ایک دستور = حویلی قنوج، بارا، بٹھور، بلھور، بلگانو، دیوہا، سکندر پور، سیولی، سیونرکہ، ملکوسہ، نانامئو۔

سکیٹہ وغیرہ چھ محل ایک دستور = سکیٹہ، کراولی، برنہ، سہار، پٹیالی، سہاور۔

بھون گانو وغیرہ دس محل ایک دستور = بھون گانو، سونج، سکرانو، سکٹ پور، سرور، چھبرامئو، شمس آباد، بنگی علی پور، کنپل، بھوج پور۔

سکندر پور ایک دستور۔

پھپھوند ایک دستور۔

(۶) سرکار سہار۔ دو دستور

سہار وغیرہ چھ محل ایک دستور = سہار، پہاری، بھڈولی، کامہ، کوہ مجاہد، ہوڈل۔

نونہرہ = ایک دستور۔

(۷ و ۸ و ۹) سرکار گوالیار وغیرہ۔ ایک دستور

سرکار گوالیار۔ تیرہ محل، ایک دستور = سرکار نرور۔ پانچ محل، ایک دستور، سرکار بیانواں۔ اٹھائیس محل، ایک دستور۔

(۱۰) سرکار کالپی ۔ سولہ پرگنے، ایک دستور

اونچی، بلاس پور، بدھسینیڈ، ڈیراپور، دیوکلی، راہٹہ، رائے پور، سکن پور، شاہ پور، حویلی کالپی، کنار، کھندوٹ، کھنڈیلہ، بلدۂ کالپی، محمد آباد، ہمیرپور۔

(۱۱) سرکار کول ۔ چار دستور

تھانہ فریدا وغیرہ دس محل ایک دستور = تھانہ فریدا، پہاسو، ڈبہائی، ملک پور، شکارپور، نوح، چندوس، خرجہ، اہار، تپل،

حویلی کول وغیرہ چار محل، ایک دستور = کول، جلالی، سکندرہ راؤ، گنگیری۔

مارہرہ وغیرہ پانچ محل، ایک دستور = مارہرہ، بلرام، سوزون، پچلانہ وسیدھوپور ۲ محل۔

(۱۲) سرکار نارنول ۔ چار دستور

حویلی نارنول وغیرہ۔ آٹھ محل۔ حویلی نارنول یا بلدہ، بابہ، کوٹ پوتلی، بابائی کھنڈیلا، سنگھانا، کانوری، مواضع دامن کوہ۔

بروده رعنا وغیرہ۔ دو محل = برودہ رعنا، لاپوٹی۔

چال کلانہ وغیرہ۔ دو محل = چال کلانہ، کھوڈانا۔

کانودہ وغیرہ تین محل = کانوڈہ، نرہرہ، جھوجیون۔

ربیعی صوبۂ دارالخلافہ آگرہ

	حویلی آگرہ	اٹاوہ	حویلی بیانہ	منداور	الور	بچھرہ	مبارکپور	ایرج	تجارہ	کھور کانتھ	بلیسر	سہار	پہاری	نوہیرہ	قنوج
گندم	۶۷د ۲ج	د ۹ج	۶۷د ۲ج	۶۶د ۲ج	۶۷د ۲ج	۶۴د ۲۱ج	۶۳د ۱۰ج	۶۳د ۱۷ج	۶۴د ۲۱ج	۶۷د ۲ج	۶۷د ۲ج	۶۷د ۲ج	۶۴د ۲۱ج	۶۸د ۲ج	۶۰د ۲۱ج
نخود کابلی	۶۷د ۹ج	......	......	......	......	......	......	۵۵د ۲۳ج	......	......	......	......	......	......	......
نخود ہندی	۴۴د ۱۸ج	۳۵د ۲۰ج	۴۲د ۱۳ج	۴۰د ۶ج	۴۰د ۶ج	۳۶د ۲۳ج	۳۵د ۲۰ج	۳۴د ۱۷ج	۳۶د ۲۳ج	۴۰د ۶ج	۳۶د ۲۳ج	۳۶د ۲۳ج	۳۶د ۲۳ج	۴۰د ۶ج	۳۷د ۱ج
جو	۴۹د ۵ج	۴۰د ۶ج	۴۴د ۱۷ج	۴۴د ۱۸ج	۴۴د ۱۸ج	۴۴د ۱۲ج	۴۱د ۹ج	۴۶د	۴۲د ۱۲ج	۴۴د ۱۷ج	۴۲د ۱۲ج	۴۲د ۱۲ج	۴۲د ۱۲ج	۴۴د ۱۷ج	۴۰د
عدس	۲۹د ۲ج	۲۵د ۱۷ج	۲۹د ۱۷ج	۲۶د ۲۱ج	۲۶د ۲۱ج	۲۶د ۲۱ج	۲۶د ۲۱ج	۲۶د ۲۱ج	۲۶د ۲۱ج	۲۶د ۲۱ج	۲۶د ۲۱ج	۲۶د ۲۱ج	۲۶د ۲۱ج	۲۶د ۲۱ج	۲۵د ۱۷ج
تخم معصفر	۱۲۷د ۱۱ج	۱۲۰د ۱ج	۱۲۷د ۱۱ج	۱۲۳د	۱۲۳د	۱۲۷د	۱۲۷د	۱۲۷د	۱۲۷د	۱۲۰د	۱۲۷د ۱۱ج	۱۲۷د ۱۱ج	۱۲۷د ۱۱ج	۱۲۳د	۶۹د ۲۲ج
کوکنار	۱۲۷د ۱۱ج	۱۲۰د ۲۰ج	۱۲۷د ۱۱ج	۱۲۳د	۱۲۷د	۱۲۷د ۱۱ج	۱۲۷د ۱۱ج	۱۲۷د ۱۱ج	۱۲۷د ۱۱ج	۱۳۳د	۱۲۷د ۱۱ج	۱۲۷د ۱۱ج	۱۲۳د	۱۲۳د	۱۲۸د
ترکاری	۶۷د ۲ج	۵۸د ۳ج	۶۱د ۱۳ج	۶۰د ۹ج	۶۰د ۹ج	۵۹د ۷ج	۶۰د ۹ج	۵۵د ۲۳ج	۵۹د ۷ج	۶۰د ۹ج	۵۹د ۷ج	۵۹د ۷ج	۵۹د ۷ج	۶۰د ۹ج	۶۱د ۱۳ج
سرشف	۳۱د ۳ج	۳۱د ۸ج	۳۰د ۱۴ج	۳۳د ۱۴ج	۳۳د ۱۴ج	۳۱د ۸ج	۳۱د ۸ج	۳۲د ۱۱ج	۳۱د ۸ج	۳۳د ۱۴ج	۳۱د ۸ج	۳۱د ۸ج	۳۱د ۸ج	۳۳د ۱۴ج	۳۱د ۲۱ج

	حویلی آگرہ	اٹاوہ	حویلی بیانہ	منداور	الور	کچھرہ	مبارکپور	ایرج	تجارہ	کھورکاتھانہ	بیسرد	سہار	بہاری	نونہیرہ	قنوج
ارزن	۲۴ د ۱۵ ج	۲۳ د ۳ ج	۲۰ د ۳ ج	۲۱ د ۶ ج	۲۱ د ۶ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۳ د ۳ ج	۲۳ د ۹ ج	۲۱ د ۶ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۳ د ۹ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۱ د ۶ ج	۲۰ د ۶ ج
مشنگ	۳۱ د ۸ ج	۲۹ د ۲ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۲ د ۱۱ ج	۳۲ د ۱۱ ج	۳۱ د ۲۰ ج	۲۹ د ۲ ج	۲۹ د ۲ ج	۳۱ د ۰ ج	۳۲ د ۱۱ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۲ د ۱۵ ج	۳۹ د ۲ ج
گزر	۲۹ د ۲ ج	۲۹ د ۲ ج	۳۳ د ۴ ج	۲۹ د ۲ ج	۲۹ د ۲ ج	۲۵ د ۱۸ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۵ د ۰ ج	۲۹ د ۲ ج	۲۵ د ۱۸ ج	۲۵ د ۱۷ ج	۲۵ د ۸ ج	۲۹ د ۲ ج	۳۱ د ۲۱ ج
پیاز	۸۴ د ۲۳ ج	۸۰ د ۱۲ ج	۸۰ د ۱۱ ج	۸۰ د ۱۸ ج	۸۲ د ۱۷ ج	۸۱ د ۱۶ ج	۸۱ د ۱۷ ج	۸۲ د ۱۷ ج	۸۱ د ۱۲ ج	۸۰ د ۲ ج	۸۱ د ۱۶ ج	۸۱ د ۱۶ ج	۸۱ د ۱۶ ج	۸۲ د ۱۷ ج	۸۲ د ۱۸ ج
شملیت	۴۴ د ۱۸ ج	۵۰ د ۸ ج	۸۴ د ۲۳ ج	۵۵ د ۸ ج	۵۵ د ۲۹ ج	۸۴ د ۲۳ ج	۸۱ د ۱۶ ج	....	۸۴ د ۲۴ ج	۵۵ د ۲۳ ج	....	....	۸۴ د ۲۴ ج	۵۵ د ۲۳ ج	۸۲ د ۱۸ ج
خربزہ ولایتی	۱۱۱ د ۲۰ ج	۸۷ د ۱۷ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۰۰ د ۱۶ ج	۱۰۰ د ۱۶ ج	۱۰۰ د ۱۶ ج	۱۰۰ د ۱۶ ج	۱۰۰ د ۱۶ ج	....	۱۰۰ د ۱۶ ج	۱۰۰ د ۱۶ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۹ د ۱۶ ج
خربزہ ہندی	۱۵ د ۱۱ ج	۱۴ د ۱۳ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۴ د ۱۴ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۵ د ۶ ج	۱۴ د ۱۴ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۴ د ۱۴ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۴ د ۱۳ ج
زیرہ	۸۴ د ۲۴ ج	۸۳ د ۲۱ ج	۸۴ د ۲۴ ج	۸۴ د ۲۴ ج	۸۴ د ۲۴ ج	۸۱ د ۱۷ ج	۸۴ د ۲۴ ج	۸۲ د ۱۷ ج	....	۸۴ د ۲۴ ج	....	....	۸۱ د ۱۶ ج	۸۴ د ۲۴ ج	....
شالی کور	۵۵ د ۲۳ ج	۴۹ د ۵ ج	۴۸ د ۷ ج	۵۱ د ۱۱ ج	۵۱ د ۱۱ ج	۵۳ د ۱۷ ج	۵۱ د ۱۱ ج	۵۰ د ۸ ج	۵۰ د ۱۷ ج	۵۱ د ۱۱ ج	۵۳ د ۱۷ ج	۳ د ۱۷ ج	۵۶ د ۱۷ ج	۵۱ د ۱۱ ج	۴۶ د ۲۴ ج
اجوائن	۸۴ د ۲۴ ج	۸۳ د ۲۱ ج	۸۴ د ۲۴ ج	۸۴ د ۲۴ ج	۸۴ د ۲۳ ج	۸۱ د ۱۷ ج	۸۴ د ۲۴ ج	۸۶ د ۲ ج	۸۱ د ۱۶ ج	۸۴ د ۲۴ ج	۸۱ د ۱۶ ج	۸۱ د ۱۶ ج	۸۱ د ۱۶ ج	۸۴ د ۲۴ ج	۸۳ د ۲۱ ج
کتان	سیاہ دانہ														

خریفی آگرہ

	حویلی آگرہ	آٹاوہ	حویلی بیانہ	منداور	الور	بجھیرہ	مبارک پور	ایرج	تجارہ	کھوراکاتھا	بیسرو	سہار	پہاڑی	نوہیرہ	قنوج
شکر پونڈہ	۲۳۹د۶ج	۲۳۹د۸ج	۲۲۳د۱۵ج	۲۰۰د۱۸ج	۲۰۵د	۲۲۳د۱۵ج	۲۲۳د۱۵ج	۲۲۳د۱۵ج	۲۲۳د۱۵ج	۲۱۷د	۲۱۸د۸ج	۲۱۷د	۲۲۰د۱۵ج	۲۱۷د	....
شکر سادہ	۱۴۷د۱۱ج	۱۳۴د۴ج	۱۳۸د۱۷ج	۱۳۴د۴ج	۱۳۴د۴ج	۱۲۵د۶ج	۱۲۰د۱۱ج	۱۷۳د۱۳ج	۱۸۵د۶ج	۱۳۴د۴ج	۱۳۸د۱۶ج	۱۳۸د۶ج	۱۲۵د۶ج	۱۳۴د۴ج	۱۳۱د۲۳ج
شالی مشکیں	۸۴د۲۰ج	۶۰د۹ج	۸۲د۱۷ج	۷۱د۴ج	۷۱د۱۴ج	۸۷د۷ج	۷۶د	۹۷د۲ج	۷۸د۱ج	۷۱د۱۴ج	۷۶د	۷۶د۱ج	۷۸د۷ج	۷۱د۱۴ج	۷۳د۲۰ج
شالی سادہ	۶د۹ج	۴۴د۱۷ج	۵۸د۲ج	۶۳د۸ج	۶۳د۱۷ج	۶۳د۸ج	۶۳د۱۷ج	۴۸د۳ج	۶۳د۸ج	۶۳د۱۷ج	۵۸د۴ج	۵۸د ج	۶۳د۸ج	۶۳د۱۷ج	۲۶د۲۴ج
آل	....	....	....	....	....	....	....	۲۵۰د۱۷ج	....	....	....	....	....	....	....
ماش	۴۰د۶ج	۳۴د۱۷ج	۳۸د	۳۵د۲۰ج	۳۵د۹ج	۳۵د۲۰ج	۳۵د۲۰ج	۳۵د۱۹ج	۳۵د۲۰ج	۳۵د۲۰ج	۳۶د۲۳ج	۳۶د۲۳ج	۳۵د۲۰ج	۳۵د۲۰ج	۳۴د۱۷ج
پنبہ	۷د۵ج	۸۹د۱۵ج	۸۹د۱۱ج	۸۹د۱۱ج	۸۹د۱۱ج	۸۹د۱۱ج	۷۹د۱۵ج	۹۱د۱۷ج	۸۹د۱۱ج	۸۹د۱۱ج	۹۵د۱ج	۹۵د	۸۹د۱۱ج	۸۹د۱۱ج	۹۳د۲۳ج
موٹھ	۲۹د۲ج	۲۴د۱۵ج	....	۲۲د۹ج	۲۲د۹ج	۲۲د۹ج	۲۲د۹ج	۲۴د۱۵ج	۲۲د۹ج	۲۲د۹ج	۲۴د۱۵ج	۲۴د۱۵ج	۲۲د۹ج	۲۲د۹ج	۲۲د۲۳ج
گال	۲۰د۳ج	۱۴د۱۳ج	۱۷د۲۲ج	۱۶د۱۹ج	۱۶د۱۰ج	۱۶د۱۹ج	۱۶د۱۹ج	۱۵د۱۵ج	۱۶د۱۹ج	۱۶د۱۹ج	۱۵د۱۶ج	۱۵د۱۶ج	۱۶د۶ج	۱۶د۱۹ج	۱۵د۱۹ج

	حویلی آگرہ	اٹاوہ	حویلی بیانہ	منداور	الور	بچھرہ	مبارک پور	ایرج	تجارہ	کھورکاتھانہ	ملیسرو	سہار	پہاری	نہنیرو	قنوج
تورِیا	۴۰د۱۲ج	۴۴د۷اج	۴۰د۶ج	۳۹د۳ج	۳۹د۳ج	۳۸د	۳۵د۲۰ج	۳۸د	۳۸د	۳۹د۳ج	۴۲د۱۲اج	۴۲د۱۳اج	۳۸د	۳۹د۳ج	۳۴د۷اج
ارزن	۲۹د۲ج	۲۲د۹ج	....	۲۲د۹ج	۲۲د۹ج	۲۳د۱۲ج	۲۴د۵اج	۲۴د۵اج	۲۳د۱۲ج	۲۲د۹ج	۲۳د۱۲ج	۲۳د۱۲ج	۲۳د۱۳اج	۲۲د۹ج	۲۶د۲اج
تیل	۱۵۶د۳اج	۱۵۹د۲۲ج	۱۵۸د۹اج	۱۶۱د	۱۶۱د	۱۶۱د	۱۵۶د۸اج	۱۹۳د	۱۶۱د	۱۶۱د	۱۶۳د۶ج	۱۶۳د	۱۶۱د	۱۶۱د	۱۶۳د۱ج
حنا	۷۰د۷ج	۷۸د۷ج	۷۶د۲اج	۷۷د۷ج	۷۸د۷ج	۷۸د۷ج	۷۸د۷ج	۶۹د۸ج	۷۸د	۷۸د۷ج	۷۸د۷ج	۷۸د۷ج	۷۸د۷ج	۷۸د۷ج	۷۶د۱ج
سن	۹۳د۲۳ج	۸۹د۱۱ج	۸۹د۱۱ج	۸۹د۱۱ج	۱۱۳د۱۱ج	۸۸د۲۰ج	۸۹د۱۱ج	۸۹د۱۱ج	۸۸د۸ج	۸۹د۱۱ج	۸۸د۸ج	۸۸د۸ج	۸۸د۸ج	۷۹د۱۱ج	۸۴د۲۴ج
ترکاری	۸۴د۲۴ج	۸۰د۱۲½ج	۷۱د۱۴اج	۷۱د۱۴ج	۷۱د۱۴ج	۷۲د۷اج	۷۱د۱۴اج	۷۴د۲۳ج	۷۲د۷اج	۷۱د۱۴ج	۷۸د۷ج	۸۸د۷ج	۷۲د۷اج	۷۱د۱۴ج	۷۸د۷ج
کچرہ	۱۳د۵اج	۱۲د۸ج	۱۵د۵ج	۱۳د۱۱ج	۱۱د۵اج	۱۳د۵اج	۱۳د۱۱ج	۱۲د۷ج	۱۳د۱۱ج	۱۳د۱۱ج	۱۳د۱۱ج	۱۳د۱۱ج	۱۳د۱۱ج	۱۳د۱۱ج	۱۱د۵ج
پان	۲۲۳د۲۰ج	۲۲۳د۵اج	۲۲۳د۵اج	۲۲۳د۵اج	۲۲۳د۵اج	۲۲۳د۵اج	۲۲۳د	۲۶۸د	۲۲۳د۵اج	۲۲۳د۵اج	۲۲۳د۵اج	۲۲۳د۵اج	۲۲۳د۵اج	۲۲۳د۵اج	۲۶۸د۲۰ج
سنگھاڑہ	۱۱۵د۲۰ج	....	۱۱۵د۲۰ج	۱۱۵د۲۰ج	۱۱۵د۲۰ج	۱۱۵د۲۰ج	۱۱۵د۲۰ج	۱۱۵د۲۰ج	۱۱۵د۲۰ج	۱۱۵د۲۰ج	۱۱۵د۲۰ج	۱۱۵د۲۰ج	۱۱۵د۲۰ج	۱۱۵د۲۰ج	۱۱۵د۲۰ج
لوبیا	۳۱د۸ج	۳۰د۵اج	۳۸د	۲۷د۲۴ج	۲۷د۲۴ج	۲۳د۵ج	۳۱د۸ج	۳۳د۴اج	۳۰د۵ج	۲۷د۲۴ج	۳۳د۴اج	۳۳د۴اج	۳۰د۵ج	۲۷د۲۴ج	....

	حویلی آگرہ	اٹاوہ	حویلی بیاد	منداور	الورہ	بجھیرہ	مبارک پور	ایرج	تجارہ	کھورکا کھانہ	بسیرو	سہار	پہاری	نونہیرہ	قنوج
جواری	۴۴ د ۱۸ ج	۳۵ د ۶ ج	۴۰ د ۱۶ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۸ د ۷ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۶ د ۲۳ ج	۳۶ د ۲۳ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۳ د ۱۵ ج	۳۲ د ۱۵ ج
کوری	....	....	۱۳ د ۱۵ ج	۱۳ د ۱۵ ج	۱۳ د ۱۵ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۳ د ۱۵ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۳ د ۱۵ ج	۱۲ د ۱۵ ج	۱۳ د ۱۵ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۳ د ۱۵ ج	....
لہدرہ	۳۱ د ۸ ج	۲۴ د ۱۵ ج	....	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۳ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د	۲۵ د ۱۸ ج
کودرم	۳۱ د ۸ ج	۲۷ د ۲۴ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۴ د ۱۷ ج	۳۴ د ۱۴ ج	۲۷ د ۱۳ ج	۳۴ د ۱۷ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۴ د ۱۷ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۱ د ۸ ج
منڈوہ	۳۱ د ۸ ج	۲۰ د ۲۴ ج	....	۲۷ د ۲۴ ج	۲۷ د ۲۴ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۵ د ۱۷ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د	۲۷ د ۲۴ ج	۲۷ د ۱۰ ج	۲۷ د ۱۰ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۷ د ۲۱ ج	۲۹ د ۲ ج
کنگنی	۴۴ د ۱۸ ج	۶۰ د ۶ ج	۴۴ د ۱۷ ج	۴۴ د ۱۸ ج	۴۴ د ۱۷ ج	۴۴ د ۱۷ ج	۴۴ د ۱۸ ج	۴۶ د ۲۴ ج	۴۱ د ۹ ج	۴۴ د ۱۸ ج	۴۴ د ۷ ج	۴۹ د ۵ ج	۴۹ د ۱۵ ج	۴۴ د ۱۸ ج	۴۴ د ۱۷ ج
شاماخ	۱۵ د ۱۷ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۳ د ۱۵ ج	۱۳ د ۱۵ ج	۱۳ د ۱۵ ج	۱۳ د ۱۵ ج	۱۳ د ۱۵ ج	۱۵ د ۵ ج	۱۳ د ۱۵ ج	۱۳ د ۱۵ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۳ د ۱۵ ج	۱۳ د ۱۵ ج	۱۳ د ۱۰ ج
مونگ	۴۹ د ۵ ج	۴۶ د ۲۴ ج	۴۴ د ۱۷ ج	۳۸ د	۳۸ د	۳۶ د ۲۳ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۴۰ د ۶ ج	۳۶ د ۲۳ ج	۳۸ د	۴۰ د ۶ ج	۴۰ د ۶ ج	۳۶ د ۲۳ ج	۳۸ د	۴۱ د ۹ ج

شالی مونجی، زردک، تربزہ ولایتی، ارہر زردچوبہ کلت ۔

تتمۂ ربیعی صوبۂ آگرہ

	سکیٹہ	بھوگاؤں	سکندرپور	بھپوند	گوالیار وغیرہ	کالپی	کول	تھانہ فریدا	اکبرآباد	مارہرہ	نارنول	بروده رعنا	چال کلانہ	۰
گندم	۶۴ د ۱۲ ج	۵۸ د ۴ ج	۶۰ د ۹ ج	۶۳ د ۱۸ ج	۶۹ د ۸ ج	۶۳ د ۱۸ ج	۶۳ د ۹ ج	۵۸ د ۴ ج	۶۳ د ۱۸ ج	۶۰ د ۹ ج	۶۲ د ۱۵ ج	۶۳ د ۱۸ ج	۶۱ د ۱۲ ج	۰
نخود کابلی	....	....	....	۵۵ د ۲۳ ج	....	۵۵ د ۲۳ ج	....	....	....	....	....	....	....	۰
نخود ہندی	۳۹ د ۳ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۸ د	۳۴ د ۱۷ ج	۴۲ د ۱۲ ج	۳۴ د ۱۷ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۴ د ۱۷ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۸ د	۳۶ د ۲۲½ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۰
جو	۴۰ د ۱۲ ج	۳۸ د	۴۰ د ۶ ج	۴۰ د ۶ ج	۴۰ د ۶ ج	۴۰ د ۶ ج	۴۰ د ۶ ج	۳۸ د	۴۰ د ۱۲ ج	۴۰ د ۶ ج	۴۱ د ۹½ ج	۴۱ د ۹ ج	۴۱ د ۹ ج	۰
عدس	۲۶ د ۱۲ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۰ د ۲ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۶ د ۱۳ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۳ د ۱۵ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۳ د ۱۵ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۰
گل معصفر	۷۳ د ۲۰ ج	۷۳ د ۲۰ ج	۷۴ د ۲۳ ج	۷۲ د ۱۷ ج	۶۹ د ۸ ج	۷۲ د ۱۷ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۸۳ د ۱۱ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۷۴ د ۲۳ ج	۷۲ د ۱۷ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۰
کوکنار	۱۲۷ د ۱۵ ج	۱۲۷ د ۱۵ ج	۱۲۷ د ۱۵ ج	۱۲۷ د ۱۵ ج	۱۲۷ د ۱۵ ج	۱۲۷ د ۱۵ ج	۱۲۳ د	۱۴۵ د ۹ ج	۱۲۳ د	۱۲۸ د ۱۲ ج	۱۱۹ د ۱۷ ج	۱۲۷ د ۱۵ ج	۱۲۳ د	۰
ترکاری	۶۰ د ۹ ج	۵۷ د ۴ ج	۵۷ د ۴ ج	۵۵ د ۲۳ ج	۶۰ د ۹ ج	۵۰ د ۲۳ ج	۵۸ د ۴ ج	۶۴ د ۲۱ ج	۶۳ د ۲ ج	۵۸ د ۴ ج	۶۵ د ۴ ج	۶۰ د ۹ ج	۶۰ د ۹ ج	۰
سرشف	۳۲ د ۱۵ ج	۳۰ د ۵ ج	۳۰ د ۱۵ ج	۳۰ د ۱۵ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۲ د ۱۵ ج	۲۹ د ۲ ج	۳۰ د ۵ ج	۲۹ د ۲ ج	۳۰ د ۱۵ ج	۳۷ د ½ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۱ د ۸ ج	۰

	سکیٹہ	بھوگاؤں	سکندرپور	پھپھوند	گوالیار وغیرہ	کالپی	کول	تھانہ فریدا	اکبرآباد	مارہرہ	نارنول	بروده رغا	چاپل کلانہ	۰
ارزن	۲۱ د ۶ ج	۲۰ د ۳ ج	۲۱ د ۶ ج	۲۰ د ۳ ج	۱۶ د ۱۲ ج	۲۰ د ۳ ج	۲۰ د ۹ ج	۱۹ د	۲۲ د ۹ ج	۲۱ د ۶ ج	۲۰ د ۹ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۰ د ۳ ج	۰
مشنگ	۳۱ د ۲۰ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۹ د ۲ ج	۲۰ د ۹ ج	۳۱ د ۸ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۹ د ۲ ج	۲۹ د ۲ ج	۲۹ د ۲ ج	۲۷ د ۲۳ ج	۲۹ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۰
گزر	۳۱ د ۲۰ ج	۳۹ د ۲۰ ج	۳۱ د ۲۰ ج	۲۶ د ۱ ج	۲۶ د ۲۴ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۳۱ د ۸ ج	۲۶ د ۱ ج	۲۶ د ۲۰ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۰
پیاز	۸۷ د ۵ ج	۸۰ د ۱۸ ج	۸۷ د ۵ ج	۸۲ د ۱۸ ج	۸۳ د ۲۴ ج	۸۲ د ۱۸ ج	۸۹ د ۱۵ ج	۸۱ د ۱۵ ج	۸۱ د ۱۶ ج	۸۷ د ۱۵ ج	۸۴ د ۱۲ ج	۸۱ د ۱۶ ج	۷۷ د ۷ ج	۰
شلمیت	۸۹ د ۱۵ ج	......	۸۱ د ۱۱ ج	......	......	......	......	۴۹ د ۵ ج	......	۸۹ د ۱۸ ج	......	۸۱ د ۱۶ ج	......	۰
خربزۂ ولایتی	......	۱۰۱ د ۱۹ ج	......	۱۰۹ د ۱۴ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۰۹ د ۱۴ ج	۱۰۰ د ۱۶ ج	۱۴۵ د ۹ ج	۱۱۱ د ۸ ج	......	۱۰۲ د ۲۱ ج	۱۰۰ د ۱۶ ج	......	۰
خربزۂ ہندکا	۱۵ د ۱۶ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۴ د ۱۴ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۷ د ۲۲ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۴ د ۱۴ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱ د ۱۶ ج	۰
زیرہ	۸۴ د ۲۴ ج	۸۲ د ۱۸ ج	۸۷ د ۵ ج	۸۷ د ۱۸ ج	۸۴ د ۲۴ ج	۸۰ د ۱۸ ج	......	۸۶ د ۲ ج	۸۴ د ۲۴ ج	۸۷ د ۵ ج	۸۴ د ۲ ج	۸۴ د ۲۴ ج	......	۰
شالی کور	۵۱ د ۱۵ ج	......	۵۱ د ۱۵ ج	۵۰ د ۸ ج	۵۹ د ۷ ج	۵۰ د ۲۰ ج	۴۱ د ۵ ج	۵۹ د ۲۳ ج	۵۳ د ۱۷ ج	۵۱ د ۱۵ ج	۴۶ د ۲ ج	۵۱ د ۱۱ ج	۶۰ د ۹ ج	-
اجوائن	۸۴ د ۲۴ ج	۸۰ د ۱۸ ج	۸۷ د ۵ ج	۸۲ د ۲ ج	۸۶ د ۲ ج	۸۶ د ۲ ج	۸۴ د ۲۴ ج	۸۶ د ۱۲ ج	۸۴ د ۲۴ ج	۸۰ د ۱۴ ج	۴۰ د ۲۳ ج	۸۴ د ۱۲ ج	۸۴ د ۲۴ ج	۰

کتان۔ بسیاہ دانہ۔ پرگنہ کالوده کے نرخ اجناس کسی نسخے میں موجود نہیں ہیں۔

تتمۂ خریفی صوبۂ آگرہ

	سکیٹہ	بھوگاؤں	سکندرپور	پھپھونڈ	گوالیار وغیرہ	کالپی	کول	تھانہ فریدا	اکبرآباد	مارہرہ	نارنول	برودہ رغا	چاول کلانہ
نیشکر پونڈہ	....	۲۲۳د۵ج	....	۲۲۳د۵اج	۲۳۹د۶ج	....	۲۲۳د۸اج	۲۱۹د۲ج	۲۲۳د۵اج	....	۲۱۶د۱۲ج	۲۲۳د۵اج	۲۰۵د۸اج
نیشکر سادہ	۱۳۸د۶اج	۱۴۶د۳ج	۱۴۷د۶اج	۱۴۳د۳ج	۱۴۷د۵اج	۱۴۴د	۱۳۴د۴ج	۱۳۴د۴ج	۱۳۴د۴ج	۱۳۸د۶اج	۱۳۴د۴ج	۱۲۷د۱۱ج	۱۲۵د۶ج
شالی شکیں	۷۰د۱۴اج	۵۹د۷ج	۷۱د۱۴اج	۶۷د۲ج	۸۰د۱۲اج	۶۷د۲ج	۶۴د۱۱ج	۶۷د۲ج	۶۴د۲۱ج	۷۴د۲۴ج	۷۷د۶½ج	۷۶د۱ج	۷۳د۲۰ج
شالی سادہ	۴۰د۵ج	۴۴د۸اج	۴۶د۵ج	۴۶د۲۳ج	۵۵د۲۰ج	۴۶د۲۴ج	۴۶د۲۴ج	۴۲د۲۰ج	۴۶د۲۴ج	۴۹د۵ج	۶۰د۹ج	۶۳د۸اج	۵۳د۷اج
آل	....	....	....	۲۰۵د۸اج	....	۲۰۵د۸اج	....	....	....	....	....	....	....
ماش	۳۵د۲۰ج	۳۴د۷اج	۳۴د۷اج	۳۵د۹اج	۴۰د۶ج	۳۵د۹اج	۳۳د۴اج	۲۳د۴اج	۳۳د۱۳اج	۳۴د۷اج	۳۸د	۳۵د۲۰ج	۳۳د۴اج
پنبہ	۹۳د۳۲ج	۸۴د۲۲ج	۹۳د۳۲ج	۹۱د۷اج	۸۷د۵ج	۹۱د۷اج	۸۹د۵اج	۹۳د۳۲ج	۸۹د۵اج	۹۳د۳۲ج	۸۹د۱۱ج	۸۹د۱۱ج	۸۹د۱۱ج
موٹھ	۲۵د۸اج	۲۲د۸اج	۲۴د۵اج	۲۴د۵ج	۲۶د۲۱ج	۲۴د۵اج	۲۲د۹ج	۲۳د۱۲اج	۲۲د۹ج	۲۴د۵اج	۲۹د۳ج	۲۲د۳ج	۲۲د۲اج
گال	۱۶د۹اج	۱۵د۱۶اج	۱۲د۹اج	۱۵د۶اج	۲۰د۹ج	۱۵د۱۶اج	۱۵د۱۶اج	۱۴د۴اج	۱۵د۱۶اج	۱۶د۱۹اج	۱۶د۱۹اج	۱۵د۱۹اج	۱۵د۱۹اج

	سکیٹه	بھوگاؤں	سکندرپور	چھپیوند	گوالیار وغیرہ	کالپی	کول	تھانہ فریدا	اکبر آباد	مارہرہ	نارنول	برودہ رعنا	چال کلانہ
توریا	۳۸ د	۳۴ د ۱۷ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۸ د	۴۰ د	۳۸ د	۳۸ د	۳۳ د ۱۴ ج	۳۸ د	۳۵ د ۲۰ ج	۴۲ د ۱۲ ج	۳۵ د ۹ ج	۴۶ د ½ ج
ارزن	۴۴ د ۱۵ ج	۲۱ د ۶ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۴۰ د ۶ ج	۲۴ د ۲۴ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۴۲ د ۱۵ ج	۲۱ د ۶ ج	۲۴ د ۱۱ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۲۴ د ۱۱ ج	۲۲ د ۹½ ج
تیل	۱۶۰ د ۳ ج	۱۵۸ د ۱۹ ج	۱۶۰	۱۶۰ د ۶ ج	۱۶۰ د ۳ ج	۱۶۲ د ۱ ج	۱۶۳ د ۱ ج	۱۶۰ د ۲۴ ج	۱۶۱ د	۱۶۵ د ۱۵ ج	۱۵۶ د	۱۶۱ د	۱۶۱ د
حنا	....	۷۷ د ۴ ج	....	۶۹ د ۸ ج	۶۹ د ۸ ج	۶۹ د ۸ ج	۷۷ د ۴ ج	۷۳ د ۱۷ ج	۷۷ د ۴ ج	....	۷۶ د ½ ج	۷۸ د ۷ ج	۷۷ د ۴ ج
سن	۹۲ د ۱۱ ج	۸۶ د ۲ ج	۸۷ د ۵ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۸۴ د ۲۰ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۸۴ د ۲۴ ج	۷۷ د ۵ ج	۸۴ د ۲۴ ج	۸۷ د ۵ ج	۸۹ د ۱۵ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۸۴ د ۲۴ ج
تر کاری	۷۸ د ۷ ج	۷۸ د ۷ ج	۷۸ د ۷ ج	۷۴ د ۲۳ ج	۷۶ د ۱ ج	۷۴ د ۱۲ ج	۷۶ د	۸۸ د ۸ ج	۶ـ د	۷۷ د ۷ ج	۷۱ د ۱۳ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۱۱ د ۱۴ ج
کچرہ	۱۳ د ۱۱ ج	۱۲ د ۱۸ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۲ د ۷ ج	۱۲ د ۷ ج	۱۲ د ۷ ج	۱۲ د ۷ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۰½ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۲ د ۸ ج
پان	....	۲۶۸ د ۲۰ ج	....	۲۶۸ د ۸ ج	۲۲۳ د ۱۵ ج	۲۶۸ د ۸ ج	۲۲۳ د ۱۳ ج	۲۲۳ د ۱۵ ج	۲۲۳ د ۱۵ ج	....	۲۲۳ د ۱۵ ج	۲۲۳ د ۱۵ ج	۲۲۳ د ۱۵ ج
سنگھاڑہ	....	۱۰۲ د ۲۲ ج	....	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۰۸ د ۱۱ ج	....	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج
لوبیا	۳۰ د ۵ ج	۲۷ د ۲۴ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۳ د ۱۷ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۶ د ۱۲ ج	۳۶ د ۱۲ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۵ د ۱۹ ج	۳۱ د ۸ ج	۲۶ د ۱۲ ج

	سکیٹہ	بھوگاؤں	سکندرپور	پھپوند	گوالیار وغیرہ	کالپی	کول	تھانہ فریدا	اکبرآباد	مارہرہ	نارنول	بروده رعنا	چال کلانہ
جواری	۳۹ د ۳ ج	۳۵ د ۱۰ ج	۳۹ د ۳ ج	۳۸ د ۷ ج	۳۴ د ۱۸ ج	۳۸ د ۷ ج	۳۵ د ۱۹ ج	۳۵ د ۱۴ ج	۳۵ د ۱۹ ج	۳۹ د ۳ ج	۳۵ د ۱۹ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۳ د ۱۴ ج
کوری	....	....	....	....	۱۵ د ۱۶ ج	....	....	۱۱ د ۱۴½ ج	۱۱ ج ؟	....	....	۱۲ د ۸ ج	....
لہدرہ	۲۶ د ۲۱ ج	۲۴ د ۵ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۳۱ د ۸ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۲ د ۲۱ ج	۲۷ د ۲۳ ج	۲۶ د ۲۳ ج	۲۴ د ۲۳ ج
کودرم	۳۰ د ۵ ج	۲۷ د ۲۴ ج	۳۰ د ۵ ج	۲۷ د ۲۴ ج	۳۱ د ۸ ج	۲۷ د ۲۴ ج	۲۹ د ۲ ج	۳۲ د ۵ ج	۲۹ د ۲ ج	۳۰ د ۵ ج	۲۹ د ۱ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۲۹ د ۲ ج
منڈوہ	۳۰ د ۵ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۹ د ۲ ج	۲۶ د ۲ ج	۳۱ د ۸ ج	۲۵ د ۲۱ ج	۲۷ د ۲۴ ج	۲۷ د ۱۳ ج	۲۷ د ۲۴ ج	۲۹ د ۲ ج	۲۰ د ۸ ج	۲۵ د ۱۸ ج	۲۷ د ۲۴ ج
شماخ	۲۵ د ۱۸ ج	۱۲ د ۸ ج	۲۴ د ۱۱ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۴ د	۱۱ د ۵ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۱ د ۸ ج	۱۲ د ۸ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۱۲ د ۷ ج	۱۳ د ۱۵ ج	۱۵ د ۱۹ ج
مشنگ	۴۹ د ۶ ج	۴۶ د ۲۴ ج	۵۹ د ۵ ج	۴۰ د ۶ ج	۴۹ د ۵ ج	۴۰ د ۶ ج	۴۰ د ۶ ج	۳۸ د	۴۰ د ۶ ج	۴۹ د ۵ ج	۳۵ د ۱۹ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۵ د ۲۰ ج
زردچوبہ	۸۹ د ۱۱ ج	....	۱۱۱ د ۲۰ ج	....	....	....	....	....	....	۱۱۱ د ۲۰ ج	....	....	....

شالی مونجی، زردک، تربزہ ولایتی، آرہر، کنجد، کلت۔

صوبۂ اجمیر۔ سات سرکار، نو دستور العمل

(۱) سرکار اجمیر۔ دو دستور

حویلی اجمیر وغیرہ۔ چوبیس پرگنے، ایک دستور۔

حویلی اجمیر بابلدہ ۲ محل، آراین، پربت سر، بھالی، بھوانہ، بوال، بابل، باندھن، سندری، بھڑونڈا، توسینا، جوبنیر، دیوگاؤں، روشن پور، سانبھر، سروار، سیٹھلا، سلیمان آباد، کیکری، کھیروہ، ماہروٹ، مسعود آباد، نرایینہ، ہرسور۔

انبیر وغیرہ، چار پرگنے، ایک دستور۔ انبیر، بھاکوی، جھاگ، موز آباد۔

(۲) سرکار جودھپور۔ اکیس پرگنے، ایک دستور

حویلی جودھپور بابلدہ، آسوپ، ایندراوتی، بھوڑھی، پلپیارہ، بیلارہ، پالی وغیرہ ۳ محل، پاہا، پوڑھہ، بھادراجون، جیتارن، دوتارا، سوجھت، ساتل میر، سیوانا، کھیروا، کھیوان سر، کوناریج، مہیوہ۔

(۳) سرکار چتور۔ اٹھائیس پرگنے، ایک دستور

حویلی چتور بابلدہ ۲ محل، اسلام پور عرف رامپورا، ادی پور وغیرہ ۳ محل، اپرمال، ارٹود، اسلام پور عرف موہن، بودھنور، بھولیا، بنھیرا، بور، بھین سرور، باگور، بیگون، تیجا، حاجی پور، جیران، سانور، کھاتی، ساندری، سمیل بامزرعہ، کوسیانہ، ماندل گڈھ، ماندل، مداریا، نیمچ وغیرہ ۳۔ محل۔

(۴) سرکار رنتنبھور۔ چار دستور

رنتنبھور وغیرہ، چھیالیس پرگنے، ایک دستور۔ حویلی رنتنبھور، الہن پور، اٹاڈا،

آتون، اسلام پور، ایوان، بوسامیر، بروده، بھدلاون، بکلانت، بلاتیہ، بھوسور، بیلونہ، بالاکھتری، بھوری بہاڑی، باران، تلاد، جیت پور، جھائن، خلجی پور، دھری، سنھساری، کوٹا، کھندار، کھاتولی، کڈاود، لاکھری، لوٹنڈہ، لہاود، مانگروڑ، موہیدانہ وغیرہ ۱۶ محل۔

چاٹسو وغیرہ سولہ پرگنہ ایک دستور = چاٹسو، بروارہ، آونیارا، پائن، جنہٹا، سارسوپ، بولی، بیجری، کھرتی، نواہی، جھلاوہ، کھتاکھرہ، سوی، سوپر، لارنہ، کرور، لوندی،

دیلہوارہ وغیرہ سات پرگنے ایک دستور = دیلہواڑہ، ریواندھنہ، انگر، انترہ، دیلانہ، انکھورہ، لوہردارہ،

توڈا وغیرہ تین پرگنے ایک دستور = توڈا، تونک، توری۔

(۵) سرکار ناگور = تیس پرگنے ایک دستور

حویلی ناگور، امرسر، ائن، ایندانہ، بھدانہ، بکدو، باتودھا، بردوہ، بارہ گائن، چاپل، چارووڈہ، جاکھرہ، خارج کھٹو، دنیدوانہ، دون پور، ریواسا، رون، رسول پور، ربوت، سادیلہ، فتح پور، جھنجھون، کاسلی، کھائلہ، کوجورہ، کولیوہ، کمھاری، کیران، لادون، میرٹھ، متوہرنگر، نوکھا،

(۶ و ۷) سرکار سروہی و سرکار بیکانیر

ان دونوں کا دستور العمل مشخص نہیں ہے۔

ربیعی صوبہ اجمیر

	حویلی اجمیر وغیرہ	پرگنہ انبیر وغیرہ	پرگنہ جودھپور وغیرہ	پرگنہ چتور وغیرہ	پرگنہ رنتھمبور وغیرہ	پرگنہ چانسو وغیرہ	پرگنہ دبلهواره وغیره	پرگنہ توڈہ وغیرہ	پرگنہ ناگور وغیرہ
گندم	۴۹ د ۵ ج	۳۱ د ۸ ج	۱۰۰ د ۱۶ ج	۵۵ د ۲۳ ج	۵۵ د ۲۳ ج	۵۳ د ۱۸ ج	۶۷ د ۲ ج	۶۴ د ۲۴ ج	۱۰۰ د ۱۶ ج
نخود ہندی	۳۳ د ۱۴ ج	۲۰ د ۳ ج	۵۵ د ۲۳ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۸ د	۴۲ د ۱۲ ج	۲۷ د ۲۴ ج	۵۵ د ۲۳ ج
جو	۳۳ د ۱۴ ج	۲۰ د ۳ ج	۶۷ د ۲ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۸ د	۴۹ د ۵ ج	۳۲ د ۱۱ ج	۶۷ د ۲ ج
عدس	۲۲ د ۳ ج	۱۳ د ۱۱ ج	......	۲۲ د ۹ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۰ د ۳ ج	......	......
گل معصفر	۶۲ د ۱۵ ج	۳۸ د ۹ ج	۶۷ د ۲ ج	۵۵ د ۲۳ ج	۵۵ د ۲۲ ج	۵۸ د ۹ ج	۵۹ د ۴ ج	۳۶ د ۲۹ ج	۶۷ د ۲ ج
کوکنار	۵۸ د ۱۵ ج	۶۰ د ۹ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	۸۹ د ۲۴ ج	۸۴ د ۲۴ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۱۶ د ۸ ج	۷۷ د ۴ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج
ترکاری	۵۵ د ۲۳ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۶۲ د ۱۵ ج	۵۵ د ۲۳ ج	۵۵ د ۲۳ ج	۴۶ د ۸ ج	۵۵ د ۲۲ ج	۳۶ د ۲۴ ج	۶۲ د ۱۵ ج
کتان	۳۱ د ۸ ج	۲۰ د ۳ ج	۳۱ د ۸ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۹ د ۲ ج	......	۳۱ د ۸ ج
سرشف	۲۴ د ۱۸ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۵۵ د ۲۳ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۴ د ۱۵ ج	......	۲۷ د ۱۴ ج	۱۸ د ۱۱ ج	۵۵ د ۲۳ ج

	حویلی اجمیر وغیره	پرگنهٔ انبیر وغیره	پرگنهٔ جودهپور وغیره	پرگنهٔ چتور وغیره	پرگنهٔ رنتنبهور وغیره	پرگنهٔ چانسو وغیره	پرگنهٔ دیلواره وغیره	پرگنهٔ توده وغیره	پرگنهٔ ناگور وغیره
ارزن	۲۰ د ۹ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۵۵ د ۲۳ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۷ د ۲۲ ج	۱۷ د ۲۲ ج	۱۴ د ۱۵ ج	۵۵ د ۲۳ ج
مشنگ	۲۲ د ۹ ج	۲۰ د ۳ ج	....	۲۲ د ۲ ج	۲۰ د ۹ ج	....	....	....	....
گرور	۲۶ د ۲۱ ج	۱۵ د ۱۶ ج	....	۲۲ د ۹ ج	۲۲ د ۲۱ ج	....	۲۷ د ۲۴ ج	۱۸ د ۱۱ ج	....
پیاز	۶۷ د ۲ ج	۴۴ د ۱۸ ج	۶۷ د ۲ ج	۵۹ د ۲۱ ج	۵۹ د ۲۱ ج	۸۰ د ۱۳ ج	۸۹ د ۱۳ ج	۵۳ د ۱۷ ج	۶۸ د ۲ ج
شلمیت	....	....	۵۵ د	....	۶۷ د	....	....	۵۵ د ۲۳ ج	....
خربزه ولایتی	۱۰۰ د ۱۶ ج	۶۷ د ۲ ج	....	۸۳ د ۱۱ ج	۸۹ د ۱۱ ج	....	۸۹ د ۱۱ ج	۵۹ د ۷ ج	....
خربزه هندی	۱۱ د ۵ ج	۶ د ۱۸ ج	....	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۸ د ۲۴ ج
زیره	۷۰ د ۷ ج	۵۳ د ۱۷ ج	۷۷ د ۸ ج	۶۷ د ۲ ج	۶۷ د ۲ ج	۸۰ د ۱۳ ج	۸۰ د ۱۳ ج	۵۳ د ۱۷ ج	....
شالی کور	۵۱ د ۱۱ ج	۳۳ د	....	۵۲ د ۱۴ ج	۵۲ د ۱۴ ج	۴۰ د ۶ ج	۳۳ د ۱۴ ج	....	....
اجوایین	۷۰ د ۷ ج	۵۳ د ۱۷ ج	۸۷ د ۷ ج	۶۷ د ۲ ج	۶۷ د	۸۰ د ۱۳ ج	۸۰ د ۱۳ ج	۵۳ د ۱۷ ج	۸۸ د ۷ ج

نخود کابلی، سیاه دانه —

خریفی صوبۂ اجمیر

	حویلی اجمیر وغیرہ	پرگنہ انبیر وغیرہ	پرگنہ جودھپور وغیرہ	پرگنہ چیتور وغیرہ	پرگنہ رنتنبھور وغیرہ	پرگنہ چاٹسو وغیرہ	پرگنہ دلہوارہ وغیرہ	پرگنہ تودہ وغیرہ	پرگنہ ناگور وغیرہ
نیشکر پونڈہ	....	....	....	۲۳۹ د ۶ ج	۲۳۹ د ۶ ج	....	....	....	....
نیشکر سادہ	۱۱۵½ د ۲۰ ج	۸۶ د ۱ ج	۱۱۵ د ۸ ج	۱۱۵ د ۸ ج	۱۱۵ د ۸ ج	۱۳۴ د ۴ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	۸۱ د ۱۶ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج
شالی مشکین	۵۵ د ۲۳ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۵۵ د ۲۳ ج	۶۷ د ۲ ج	۶۸ د ۲ ج	۷۲ د ۲۰ ج	۶۷ د ۲۲ ج	۴۴ د ۱۸ ج	....
شالی سادہ	۴۴ د ۲۰ ج	۲۳ د ۲ ج	۴۴ د ۲ ج	۵۳ د ۱۷ ج	۵۰ د ۱۷ ج	۶۷ د ۲ ج	۴۶ د ۲۴ ج	۳۱ د ۸ ج	۴۴ د ۱۸ ج
ماش	۲۳ د ۱۴ ج	۲۹ د ۲ ج	۳۱ د ۷ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۹ د ۳ ج	۲۷ د ۲۴ ج	۱۸ د ۱۵ ج	۳۱ د ۸ ج
پنبہ	۶۰ د ۱۵ ج	۴۰ د ۶ ج	۶۷ د ۲ ج	۷۶ د ۱ ج	۷۶ د ۱ ج	۷۸ د ۸ ج	۸۲ د ۱۸ ج	۵۴ د	۶۷ د
موٹھ	۲۴ د ۱۵ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۳۶ د ۳ ج	۲۶ د ۱ ج	۲۶ د ۱ ج	۲۲ د ۹ ج	۴۰ د ۶ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۰ د ۳ ج
کلال	۱۳ د ۱۵ ج	۸ د ۲۴ ج	۳۸ د ۲۱ ج	۱۳ د ۱۵ ج	۱۳ د ۱۵ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۶ د ۱۶ ج	۱۰ د ۱۶ ج	۳۸ د ۸ ج
توریا	۳۸ د ۱ ج	۲۴ د ۱۶ ج	....	۳۳ د ۱۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۱۵ د ۵ ج	....	....	....

	حویلی اجمیر وغیرہ	پرگنہ انبیر وغیرہ	پرگنہ جودھپور وغیرہ	پرگنہ چتور وغیرہ	پرگنہ رنتنبھور وغیرہ	پرگنہ چالسو وغیرہ	پرگنہ دیاہوارہ وغیرہ	پرگنہ توڑہ وغیرہ	پرگنہ ناگور وغیرہ
ارزن	۱۷ د ۲۲ ج	۱۲ د ۷ ج	۵۵ د ۲۱ ج	۱۷ د ۲۲ ج	۱۷ د ۲۲ ج	۱۷ د ۲۲ ج	۲۲ د ۹ ج	۱۷ د ۲۴ ج	۵۵ د ۶ ج
نیل	۱۳۴ د ۴ ج	۸۵ د ۱۱ ج	۱۳۴ د ۴ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۳۴ د ۴ ج	۱۳۴ د ۴ ج	۱۳۴ د ۴ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۱۳۴ د ۴ ج
حنا	۶۷ د ۲ ج	۴۴ د ۱۸ ج	۶۷ د ۲ ج	۵۵ د ۲۳ ج	۵۵ د ۲۳ ج	۶۷ د ۲ ج	۶۲ د ۱۵ ج	۴۰ د ۲۱ ج	۶۷ د ۲ ج
سن	۸۲ د ۱۹ ج	۵۳ د ۸ ج	۸۷ د ۷ ج	۷۸ د ۸ ج	[illegible] د ۷ ج	۸۹ د ۱۵ ج	۷۶ د ۱۳ ج	۷۶ د ۱۳ ج	۵۳ د ۱۷ ج
ترکاری	۵۵ د ۲۲ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۶۲ د ۱۵ ج	۵۵ د ۲۳ ج	۵۵ د ۲۳ ج	۶۲ د ۱۵ ج	۷۶ د ۱۳ ج	۷۶ د ۱۳ ج	۵۳ د ۱۷ ج
کیہڑہ	۱۴ د ۲ ج	۸ د ۲۴ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۵ د ۵ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۸ د ۲۴ ج	۱۳ د ۱۱ ج
سنگھاڑہ	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۱۶ د ۲۰ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج
لوبیا	۳۱ د ۲۰ ج	۲۰ د ۹ ج	۲۲ د ۹ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۲ د ۱۱ ج	۲۲ د ۹ ج	۱۳ د ۱۴ ج	۲۲ د ۹ ج
جواری	۲۴ د ۱۵ ج	۱۱ د ۱۲ ج	۳۱ د ۸ ج	۲۹ د ۲ ج	۲۹ د ۱۲ ج	۳۶ د ۲۲ ج	۴۲ د ۱۲ ج	۳۰ د	۳۱ د ۸ ج
ہدرہ	۲۰ د ۳ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۷ د ۲۰ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۲ د ۹ ج	۳۵ د ۸ ج	۳۱ د ۸ ج	۱۹ د	۱۷ د ۲۲ ج

	حویلی اجمیر وغیرہ	پرگنہ انبیر وغیرہ	پرگنہ جودھپور وغیرہ	پرگنہ چتور وغیرہ	پرگنہ رنتھنبور وغیرہ	پرگنہ چاٹسو وغیرہ	پرگنہ دیلهواره وغیرہ	پرگنہ تودہ وغیرہ	پرگنہ ناگور وغیرہ
کودرم	۲۲ د ۳ ج	۱۱ د ۵ ج	....	۲۲ د ۹ ج	۲۲ د ۹ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۲۷ د ۲۴ ج	....
منڈوہ	۲۲ د ۲ ج	۱۴ د ۴ ج	....	۲۲ د ۳ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۱۱ ج	۱۷ د ۲۲ ج	....
کنغد	۳۳ د ۱۴ ج	۳۰ د ۳ ج	۳۳ د ۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۲۴ د ۱۲ ج	۳۴ د ۱۷ ج	۲۲ د ۲۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج
شماخ	۱۵ د ۵ ج	۶ د ۱۸ ج	....	۱۱ د ۵ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۱ د ۵ ج	۶ د	....
مونگ	۲۴ د ۱۱ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۴۰ د ۶ ج	۴۰ د ۶ ج	۳۶ د ۲۲ ج	۴۲ د ۱۲ ج	۲۷ د ۱۰ ج	۲۶ د ۲۱ ج
کوری	۲۱ د ۵ ج	۶ د ۱۸ ج	....	۸ د ۲۴ ج	۸ د ۲۴ ج	....	۱۱ د ۵ ج	۶ د ۳ ج	....
کلت	....	....	....	....	۳۳ د ۱۴ ج	....	....	۲۲ د ۹ ج	....

شالی مونجی، آل، پان، زردک، تربزہ ولایتی، آرہر، زردچوبہ۔ سرکار بیکانیر اور سرکار سروہی کے نرخ اجناس کسی نسخہ میں موجود نہیں ہیں۔

صوبۂ دہلی، آٹھ سرکار، اٹھائیس دستور العمل

(۱) سرکار دہلی = اڑتالیس پرگنے، سات دستور

حویلی قدیم، حویلی جدید، پالم، جھارسہ، مسعود آباد، تلپت، لونی، شکرپور، باغپت، کاسھنہ، داسھنہ، سلیمان آباد، کھر کھودہ، سونی پت، تل بیگم پور، جلال پور۔

پانی پت وغیرہ، دس پرگنے، ایک دستور = پانی پت، کرنال، سفیدون، کتانہ، چھپرولی، آنانڈہ، بھگوان، گنتور، جھنجھانہ، کانڈھلہ، گنگلیر، کھیرہ۔

برن وغیرہ، آٹھ پرگنے، ایک دستور = برن، سیانہ، جیور، ڈنکور، اڈہیہ، پوٹھہ سینٹھہ، سکندر آباد۔

میرٹھ وغیرہ، سات پرگنے، ایک دستور = میرٹھ، ہاپوڑ، برناوہ، جلال آباد، سراوہ گڑھ مکتیسر، ہتناپور۔

جھجھر وغیرہ، چار پرگنے، ایک دستور = جھجھر، دادری، طاہا، نانڈوتھی، بیری دوبلدھن۔

رہتک، ایک پرگنہ ایک دستور۔

پلول، ایک پرگنہ ایک دستور۔

(۲) سرکار بدانون = تیرہ پرگنے، ایک دستور

اجانون، آنولہ، بدانون با حویلی، بریلی، برسر، تلہی، سہسوان، سناسی، مندیہہ کانت، کوٹ، سالباہن، گولہ۔

(۳) سرکار حصار فیروزہ۔ اٹھارہ محل، چار دستور

حویلی با بلدۂ ہانسی، برواله، بروا، تونشام و اگروہہ ۲ محل، فتح آباد۔

گوہانہ وغیرہ، چار پرگنے، ایک دستور۔ گوہانہ، اہرونی، بھٹو، سولہ دیہات۔

سرسا، ایک پرگنہ، ایک دستور۔

مہم وغیرہ، چھ پرگنے، ایک دستور۔ مہم، رہتک، جنید، کھانڈہ، توہانہ، اٹھکیرہ۔

(۴) سرکار ریواری۔ گیارہ محل، چار دستور

ریواری وغیرہ، آٹھ پرگنے، ایک دستور۔ ریواری، باول، کوٹ قاسم علی، پاٹودھی، بھوہرہ، گھلوت، رتائی، جتائی، نمرانہ،

نادرو، ایک پرگنہ، ایک دستور۔

سُہنہ، ایک پرگنہ، ایک دستور۔

کوہانہ، ایک پرگنہ، ایک دستور۔

(۵) سرکار سہارن پور۔ چھتیس محل، چار دستور

دیوبند وغیرہ، چھبیس محل، ایک دستور۔ دیوبند، سہارن پور، بھت کھنجاور، منگلور، نانوتہ، رامپور، سروت، پور چھپار، جوراسی، سیکری، بھوکرہری، سرسادہ، چرتھاول، رُرکی، لکھنوتی، تھانہ بھیون، مظفر آباد، رائے پور تاتار، انبیٹھہ، نکور و تغلق پور ۲ محل، بھوگپور، بہٹہ، تھانہ بھیم، سنبلہڑا، کھوڈی و گنگوہ ۲ محل، لکھنوتی

کیرانہ وغیرہ، ۲ پرگنے، ایک دستور۔ کیرانہ، بیڈولی۔

سروھنہ وغیرہ، سات پرگنے، ایک دستور۔ سروھنہ، بھونہ، سورن پلری، بدھانہ، جولی، کھاتولی و بکھرا ۲ محل۔

اندری وغیرہ، ایک محل، ایک دستور۔

(۶) سرکار سہرند۔ تیس محل، چار دستور

حویلی سہرند وغیرہ، تیرہ پرگنے۔ حویلی سہرند، زوپڑ، پایل، بنور، دھوتہ، دورالہ

دیوارتہ، گہرام، سینگن، قریات رائے سمو۔ انبالہ و کیتھل۔

تھانیسر وغیرہ آٹھ پرگنے = تھانیسر، سادھوڑہ، شاہ آباد، خضر آباد، مصطفیٰ آباد، بھور، سلطان پور، پوندری۔

ٹھارہ وغیرہ دو پرگنے = ٹھارہ، لدھیانہ۔

سمانہ وغیرہ۔ نو پرگنے = سمانہ، سنام، منصور پور، مال نیر، ماپری، پوندری، فتحپور، بھٹنڈہ، ماچھی وارہ۔

(۷) سرکار سنبل سینتالیس محل تین دستور

بلدہ سنبل وغیرہ تیئیس پرگنے = بلدہ سنبل (حویلی سنبھل)، سنبھل، سرسی، تروالی، ہنمولہ، جڈوار، گنور، نیودھنہ، دیورہ، ڈبھارسی، ڈھکہ، رجب پور، امروہہ، اوجھاری، کچیہ، اعظم پور، اسلیم پور درگو، اسلام پور بہرو، افغان پور، چوپالہ، کندارکی، بچھرانون، گندور۔

چاندپور وغیرہ تیرہ پرگنے = چاندپور، شیرکوٹ، بجنور، منداور، کیرٹ پور، جلال آباد، شہنس پور، نہتور، نمدینہ، (نگینہ) اکبر آباد، اسلیم آباد، سیوہارا، وجھالو ۲ محل۔

لکھنور وغیرہ گیارہ پرگنے = لکھنور، شاہی، کابر و کھانکری ۲ محل، ہتمنہ، راج پور، دو دیلہ، لیسوہ، سرسادہ، بسارا، پروہی (بروئی)۔

(۸) سرکار کماون

اس سرکار کے پرگنوں کے نام کسی نسخے میں درج نہیں ہیں۔

ربیعی صوبۂ دہلی

	حویلی قدیم	پانی پت وغیرہ	میرٹھ وغیرہ	برن وغیرہ	جھنجھر وغیرہ	پلول	رہتک	سرکار بدانون	حویلی حصار	گوہانہ وغیرہ	سرسا	مہم	ریواری	تاورو
گندم	۶۳ د	۵۸ د ۴ ج	۵۸ د ۴ ج	۵۸ د ۴ ج	۶۱ د ۱۲ ج	۶۴ د ۱۱ ج	۵۹ د ۴ ج	۵۰ د ۸ ج	۶۲ د ۱۵ ج	۵۷ د ۴ ج	۵۸ د ۴ ج	۵۸ د ۴ ج	۶۳ د ۱۰ ج	۶۴ د ۱۶ ج
نخود کابلی	....	....	....	....	....	....	....	....	۶۷ د ۲ ج	....	....	....	....	....
نخود ہندی	۳۶ د ۳ ج	۳۶ د ۳ ج	۴۰ د ۶ ج	۳۲ د ۱۱ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۲۹ د ۱۶ ج	۳۰ د ۵ ج	۲۹ د ۲ ج	۲۹ د ۱۶ ج	۳۰ د ۵ ج	۷ د ۱۹ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۱ د ۲۰ ج
جو	۴۲ د ۱۲ ج	۴۰ د ۶ ج	۳۸ د	۳۸ د	۴۱ د ۹ ج	۴۲ د ۱۲ ج	۳۴ د ۱۷ ج	۴۵ د ۲۰ ج	۴۰ د ۶ ج	۴۲ د ۱۲ ج	۴۲ د ۱۲½ ج	۴۰ د ۱۲½ ج	۲۴ د ۱۱ ج	۲۲ د ۱۲ ج
عدس	۲۴ د ۱۵ ج	۲۴ د ۵ ج	۲۵ د ۱۱ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۶ د ۱ ج	۲۴ د ۱۱ ج	۱۵ د ۱۳ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۴ د ۱۶ ج	۲۴ د ۱۱ ج	۲۴ د ۱۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج
گل معصفر	۱۷ د ۱۴ ج	۱۷ د ۱۴ ج	۴۸ د ۲۴ ج	۳۸ د ۲۱ ج	۱۷ د ۱۴ ج	۷۲ د ۱۴ ج	۲۳ د ۲۰ ج	۷۰ د ۱۱ ج	۶۷ د ۲ ج	۶۷ د	۶۷ د ۲ ج	۶۰ د ۲۰ ج	۱۷ د ۴ ج	۱۷ د ۱۴ ج
کوکنار	۱۲۳ د	۱۲۵ د ۳ ج	۱۲۵ د ۹ ج	۱۲۰ د ۲۵ ج	۱۲۳ د ۱۱ ج	۱۲۷ د ۱۱ ج	۱۱۹ د ۱۶ ج	۱۲۸ د	۱۱۹ د ۱۶ ج	۱۱۹ د ۱۶ ج	۱۱۹ د ۱۶ ج	۱۲۷ د ۱۶ ج	۱۲۷ د ۱۱ ج	۱۲۷ د ۱۱ ج
ترکاری	۶۷ د ۲ ج	۵۵ د ۲۳ ج	۶۴ د ۲۱ ج	۶۴ د ۱۱ ج	۶۰ د ۹ ج	۵۹ د ۷ ج	۴۷ د	۵۷ د ۱۱ ج	۶۰ د ۲ ج	۵۵ د ۲۳ ج	۵۱ د ۱۲ ج	۵۷ د	۶۰ د ۹ ج	۶۰ د ۷ ج
کتان	۳۱ د ۲۰ ج	۳۱ د ۷ ج	۲۹ د ۲۰ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۲ د ۱۱ ج	۳۶ د ۱۱ ج	۲۴ د	۲۵ د ۱۳ ج	۴۵ د ۱۸ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۲۹ د ۲ ج	۳۴ د ۱۷ ج

	حویلی قدیم	پانی پت وغیرہ	میرٹھ وغیرہ	برن وغیرہ	جھجھر وغیرہ	پلول	رہتک	سرکار بداؤن	حویلی حصار	گوانہ وغیرہ	سرسا	جھم	ریواری	تاورو
سرشف	۲۹ د ۲ ج	۲۹ د ۲ ج	۳۱ د ۲۰ ج	۳۰ د ۵ ج	۳۱ د ۲۰ ج	۳۱ د ۲۰ ج	۳۰ د ۰ ج	۲۴ د ۷ ج	۳۱ د ۲۰ ج	۲۹ د ۲ ج	۲۹ د ۲ ج	۳۰ د ۵ ج	۳۱ د ۲۰ ج	۳۱ د ۲۰ ج
ارزن	۲۲ د ۹ ج	۲۰ د ۳ ج	۱۹ د	۱۹ د	۲۰ د ۳ ج	۲۲ د ۳ ج	۲۰ د ۳ ج	۱۷ د ۹ ج	۲۰ د ۳ ج	۱۷ د ۲۰ ج	۲۰ د ۳ ج	۲۰ د ۳ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۲ د ۹ ج
شنگ	۲۹ د ۲ ج	۲۶ د ۱۱ ج	۲۴ د ۱۶ ج	۲۹ د ۲ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۳۱ د ۲۰ ج	۲۶ د ۱۱ ج	......	۲۹ د ۹ ج	۲۹ د ۹ ج	۲۹ د ۹ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۹ د ۲ ج	۲۹ د ۲ ج
گور	۱۲ د ۲۳ ج	۳۴ د ۱۵ ج	۳۳ د ۱۲ ج	۳۴ د ۱۱ ج	۳۴ د ۱۱ ج	۳۵ د ۱۷ ج	۲۹ د ۲ ج	۲۶ د ۱۱ ج	۳۳ د ۵ ج	۳۴ د ۲ ج	۲۹ د ۲ ج	۲۹ د ۲ ج	۲۶ د ۱۱ ج	۲۵ د ۸ ج
پیاز	۱۸ د ۱۶ ج	۸ د ۷ ج	۱۸ د ۱۶ ج	۱۸ د ۱۶ ج	۷۷ د ۷ ج	۱۸ د ۱۶ ج	۸۰ د	۸۰ د ۹ ج	۵۸ د	۵۸ د	۵۸ د	۱۸ د ۱۶ ج	۱۸ د ۱۶ ج	۱۸ د ۱۶ ج
شلیت	......	۶۲ د ۱۵ ج	۴۹ د ۵ ج	۴۹ د ۵ ج	......	......	......	......	۳۵ د	۳۸ د	......	......	۱۸ د ۱۶ ج	۱۸ د ۱۶ ج
خربزہ ولایتی	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۰۰ د ۱۶ ج	۱۴۵ د ۹ ج	۱۴۵ د ۹ ج	۱۰۰ د ۱۶ ج	۱۰۰ د ۱۶ ج	۹۶ د ۴ ج	۱۱۳ د ۱۲ ج	۸۹ د ۱۰ ج	۹۶ د ۴ ج	۹۸ د ۲ ج	۹۶ د ۴ ج	۱۰۰ د ۱۶ ج	۱۰۰ د ۱۶ ج
خربزہ ہندی	۱۱ د ۱۶ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۷ د ۱۶ ج	۱۷ د ۲۲ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۱ د ۱۶ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۴ ج	۱۱ د ۱۶ ج	۱۴ د ۱۴ ج
شالی کور	۵۳ د ۷ ج	۵۳ د ۷ ج	۵۳ د ۷ ج	۵۵ د ۲۳ ج	۶۰ د ۹ ج	۵۵ د ۷ ج	۴۶ د ۴ ج	۳۸ د	۶۴ د ۲۳ ج	۵۴ د ۱۰ ج	۶۴ د ۴ ج	۶۴ د ۲۴ ج	۲۱ د ۱۱ ج	۵۳ د ۷ ج
اجوائن	۸۴ د ۲۴ ج	۸۹ د ۲ ج	۸۴ د ۲۴ ج	۸۶ د ۲ ج	۸۴ د ۲۴ ج	۱۸ د ۱۶ ج	۵۸ د	۵۸ د	۵۸ د	۵۸ د	۱۴ د ۴ ج	۵۸ د	......	۱۸ د ۱۶ ج

زیرہ، سیاہ دانہ۔

خریفی صوبۂ دہلی

	حویلی قدیم	پانی پت وغیرہ	میرٹھ وغیرہ	برن وغیرہ	جھجھر وغیرہ	بلول	رہتک	سرکار بداؤن	حویلی حصار	گوہانہ وغیرہ	سرسا	مہم	ریواڑی	تاوڑو
نیشکر پونڈہ	۲۱۰ د ۵ ج	۲۰۴ د ۱۷ ج	۲۱۶ د ۲۲ ج	۲۱۹ د ۳ ج	۲۵۰ د ۱۸ ج	۲۱۸ د ۵ ج	۲۱۷ د	۲۱۶ د ۹ ج	۲۱۴ د ۲۰ ج	۲۱۴ د ۲۰ ج	۲۱۴ د ۲۰ ج	۲۱۷ د	۲۲۰ د ۱۱ ج	۲۲۳ د ۱۱ ج
نیشکر سادہ	۱۲۷ د ۱۱ ج	۱۲۳ د	۱۲۳ د	۱۳۴ د ۴ ج	۱۲۵ د ۶ ج	۱۳۸ د ۱۱ ج	۱۲۷ د ۱۹ ج	۱۲۵ د ۶ ج	۲۵ د ۶ ج	۱۲۸ د ۱۲ ج	۱۲۷ د ۱۳ ج	۱۲۷ د ۴ ج	۱۳۷ د ۱۱ ج	۱۲۵ د ۶ ج
شالی مشکین	۸۷ د ۷ ج	۷۶ د	۲۳ د ۱۸ ج	۷۶ د ۲ ج	۷۳ د ۸ ج	۷۶ د ۱ ج	۷۶ د ۱ ج	۶۲ د ۱۱ ج	۶۴ د ۲۱ ج	۶۲ د ۱۵ ج	۶۳ د ۱۸ ج	۶۴ د ۲۱ ج	۷۶ د ۱ ج	۷۷ د ۷ ج
شالی سادہ	۵۵ د ۷ ج	۴۴ د ۱۸ ج	۴۸ د ۲ ج	۴۶ د ۲۰ ج	۵۳ د ۱۷ ج	۵۸ د ۱۳ ج	۴۹ د ۵ ج	۴۸ د ۱۵ ج	۵۱ د ۱۴ ج	....	۴۵ د ۱۲ ج	۴۸ د ۲ ج	۶۳ د ۱۸ ج	۶۳ د ۱۸ ج
ماش	۳۵ د ۲۰ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۴ د ۱۷ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۶ د ۲۳ ج	۳۸ د ج	۳۱ د ۲۰ ج	۳۸ د	۳۵ د ۲۰ ج	۳۸ د ۱	۳۸ د	۳۵ د ۲۰ ج	۳۵ د ۲۰ ج
پنبہ	۸۹ د ۱۱ ج	۹۱ د ۱۷ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۹۳ د ۲۳ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۹۵ د ۱ ج	۸۹ د ۲۰ ج	۹۶ د ۴ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۸۹ د ۱۳ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۸۹ د ۱۱ ج
موٹھ	۲۳ د ۱۲ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۲۳ د ۱۳ ج	۲۴ د ۱۱ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۲۳ د ۳ ج	۲۴ د ۱۱ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۲۲ د	۲۲ د ۹ ج
کنگال	۱۶ د ۵ ج	۱۵ د ۹ ج	۱۶ د ۹ ج	۱۴ د ۱۴ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۱ د ۶ ج	۱۶ د ۱۲ ج	۱۵ د ۳ ج	۱۶ د ۱۹ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۶ د ۱۲ ج	۱۶ د ۱۲ ج	۱۶ د ۱۲ ج
ارزن	۲۰ د ۳ ج	۲۰ د ۳ ج	۲۹ د ۹ ج	۲۱ د ۶ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۲۳ د ۱۵ ج	۱۹ د ۴ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۱۳ د ۱۲ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۳ د ۱۲ ج

	حویلی قدیم	پانی پت وغیرہ	میرٹھ وغیرہ	بڑن وغیرہ	جھجر وغیرہ	پلول	رہتک	سکر بدالون	حویلی حصار	گوہانہ وغیرہ	سرسا	مہم	ریواری	تاوڑو
تیل	۱۶۱ د	۱۶۱ د	۱۶۱ د	۱۶۱ د	۱۶۱ د	۱۶۱ د	۱۶۰ د ۱۲½ ج	۱۶۱ د ۱۴ ج	۱۶۵ د ۱۴ ج	۱۶۵ د ۱۲½ ج	۱۶۵ د ۱۲½ ج	۱۵۶ د	۱۵۶ د ۳ ج	۱۶۱ د
حنا	۷۷ د ۴ ج	۷۶ د ۱ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۷۲ د ۱۸ ج	۷۸ د ۱۳ ج	۷۸ د ۷ ج	۷۶ د	۴۲ د ۱۴ ج	۷۶ د	۷۶ د	۷۶ د	۷۶ د	۷۶ د	۷۷ د ۷ ج
سن	۸۴ د ۲۴ ج	۸۹ د ۱۸ ج	۸۳ د ۲۱ ج	۸۷ د ۵ ج	۸۴ د ۲۴ ج	۸۱ د	۸۰ د ۱۸ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۸۰ د ۱۸ ج	۸۰ د ۱۸ ج	۸۷ د ۵ ج	۸۲ د ۱۸ ج	۸۹ د ۱۵ ج	۸۸ د ۹ ج
ترکاری	۷۰ د ۱۷ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۷۸ د ۷ ج	۷۸ د ۷ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۷۱ د ۷ ج	۷۳ د ۲۰ ج	۷۳ د ۲۰ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۷۳ د ۲۰ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۷۲ د ۱۷ ج
کچرہ	۱۱ د	۱۱ د	۱۲ د ۷ ج	۱۲ د ۲۰ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۲ د ۲۰ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۲ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۱ ج
پان	۲۲۳ د ۱۵ ج	۲۰۰ د ۱۵ ج	۲۲۰ د ۱۱ ج	۲۲۰ د ۱۱ ج	۲۲۰ د ۱۱ ج	۲۲۰ د ۱۱ ج	۲۲۰ د ۱۱ ج	۲۲۰ د ۱۱ ج	۲۲۰ د ۱۱ ج	۲۲۰ د ۱۱ ج	۲۲۰ د ۱۱ ج	۲۲۰ د ۱۱ ج	۲۲۰ د ۱۱ ج	۲۲۰ د ۱۱ ج
سنگھاڑہ	۱۱۱ د ۱۵ ج	۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج
لوبیا	۳۱ د	....	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۱ د ۲۰ ج	۲۷ د ۱۰ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۴ د ۱۷ ج	۳۸ د	۳۸ د	۳۵ د ۲۰ ج	۳۰ د ۵ ج
چولائی	۳۳ د ۱۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۲۶ د ۲۰ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۴ د ۱۷ ج	۳۸ د	۳۸ د	۳۸ د	۳۵ د	۳۵ د ۲۰ ج	۳۵ د ۲۰ ج
ککڑی	۱۱ د ۵ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۲ د ۲۰ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۱ د ۵ ج	....	۱۱ د ۵ ج	۱۱ د ۵ ج	....	۱۱ د ۲۰ ج	....	۱۲ د ۸ ج	۱۲ د ۸ ج

	حویلی قدیم	پانی پت وغیرہ	میرٹھ وغیرہ	برن وغیرہ	جھجھر وغیرہ	پلول	رہتک	سکرپٹاؤن	حویلی حصار	گوہانہ وغیرہ	سرسا	جھم	ریواری	تاورو
تربزۂ ولایتی	۵۰۰ د؟	۵۰۰ د؟	۱۲ د ۲۰ ج	۱۲ د ۲۰ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۲ د ۲۰ ج	۱۳ د ۲۰ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۱ ج	....	۱۳ د ۱۱ ج
پھنڈرہ	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۱۱ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۴ د ۱۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۹ د ۲ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۸ د	۲۷ د ۳ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۹ د ۲ ج	....	۲۱ د ۲۱ ج
کودوم	۳۲ د ۱۱ ج	۳۳ د ۳ ج	۲۹ د ۲ ج	۳۲ د ۵ ج	۲۹ د ۲ ج	۳۳ د ۴ ج	۲۹ د ۲ ج	۲۷ د ۳ ج	۲۹ د ۲ ج	۲۹ د ۲ ج	۳۳ د ۴ ج	۲۳ د ۸ ج	....	۳۴ د ۷ ج
مسنڈوہ	۲۹ د ۲ ج	۳۱ د ۲۰ ج	۲۳ د ۲ ج	۲۷ د ۴ ج	۲۷ د ۴ ج	۲۷ د ۱۰ ج	۲۸ د	۲۵ د ۱۸ ج	۲۲ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۵ د ۱۸ ج	۲۸ د	۲۵ د ۱۸ ج	۲۹ د ۲ ج
کنجد	۴۲ د ۲ ج	۴۰ د	۴۴ د ۱۸ ج	۴۴ د ۱۸ ج	۵۲ د ۲ ج	۴۹ د ۵ ج	۴۶ د ۴ ج	۳۹ د ۳ ج	۴۴ د ۱۸ ج	۴۵ د ۲ ج	۴۶ د ۴ ج	۴۶ د ۴ ج	....	۴۴ د ۱۸ ج
شاخ	۱۱ د ۵ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۱ د ۱۹ ج	۱۲ د ۲۰ ج	۱۱ د ۱۹ ج	۱۱ د ۱۹ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۱ د ۴ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۱ ج
مونگ	۳۸ د	۴۲ د	۴۳ د ۱۱ ج	۳۸ د ۲۱ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۴۰ د ۶ ج	۳۶ د ۲۳ ج	۳۶ د ۲۱ ج	۳۶ د ۲۲ ج	۳۵ د ۲ ج	۳۶ د ۲۳	۳۶ د ۲۳ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۶ د ۲۳ ج

شالی مونجی، آل، توریا، زردک، آرہر، زردچوبہ، کلت۔

تتمۂ ربیعی صوبۂ دہلی

	سُہنہ	کوہانہ	دیوبند وغیرہ	سرسنہ وغیرہ	کیرانہ وغیرہ	اندری	حویلی سہرند	تھانیسر وغیرہ	تھارہ وغیرہ	سامانہ وغیرہ	حویلی سنبل	چاند پور وغیرہ	لکھنو وغیرہ
گندم	۴۳ د ۱۲ ج	۶۷ د ۲ ج	۵۵ د ۲۳ ج	۵۸ د ۴ ج	۵۸ د	۵۱ د ۱۱ ج	۵۱ د ۱۱ ج	۵۹ د ج	۵۱ د ۱۱ ج	۵۱ د ۱۱ ج	۵۵ د ۱۲ ج	۵۴ د ۲۰ ج	۵۰ د ۸ ج
نخود کابلی	....	....	....	....	....	....	....	....	....	....	۵۹ د ۲۲ ½ ج	....	....
نخود ہندی	۳۵ د	۳۳ د ۱۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۴ د ۷ ج	۳۵ د ۸ ج	۳۶ د ۲۳ ج	۳۵ د	۳۱ د ۲۲ ج	۳۳ د ۳ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۵ د ۲۰ ج
جو	۴۲ د ۱۲ ج	۴۴ د ۸ ج	۳۵ د ۸ ج	۳۸ د	۴۰ د ۶ ج	۳۶ د ۲۳ ج	۳۵ د	۳۱ د ۲۲ ج	۳۹ د ۳ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۵ د ۲۰ ج
عدس	۲۴ د ۱۵ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۵ د ۱۱ ج	۲۹ د ۹ ج	۲۳ د ۱۵ ج	۲۶ د ۱ ج	۲۴ د ۱۱ ج	۱۱ د ۲۳ ج	۲۲ د ۹ ج	۱۵ د ۲۳ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۴ د ۱۵ ج
گل معصفر	۷۲ د ۱۷ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۴۸ د ۲۴ ج	۴۸ د ۲۴ ج	۷۱ د ۱۴ ج	۷۶ د	۷۶ د	۷۶ د	۷۶ د	۷۶ د	۷۱ د ۱۴ ج	۶۹ د ۲۰ ج	۷۰ د ۱۱ ج
کوکنار	....	۱۲۳ د	۱۵۰ د ۷ ج	۱۴۵ د ۹ ج	۱۲۵ د ۳ ج	۱۲۶ د ۹ ج	۲۶ د ۹ ج	۱۲۶ د ۹ ج	۱۲۶ د ۹ ج	۱۲۶ د ۹ ج	۱۲۷ د ۱۱ ج	۱۲۷ د ۱ ج	۱۲۰ د
ترکاری	....	۶۰ د ۹ ج	۶۴ د ۱۲ ج	۶۴ د ۱۲ ج	۵۵ د ۱۲ ج	۵۸ د ۷ ج	۵۹ د ۷ ج	۵۹ د ۷ ج	۵۸ د ۵ ج	۵۷ د	۵۷ د ½ ج	۵۷ د ۱ ج	۵۸ د ۱ ج
کتان	۳۲ د ۱۱ ج	۳۰ د ۱۴ ج	۲۷ د ۲۴ ج	۲۹ د ۹ ج	۳۱ د ۸ ج	۲۵ د ۸ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۵ د ۸ ج	۲۵ د ۸ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۴ د ۱۱ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۴ د ۱۶ ج

	شہنہ	کوہانہ	دیوبند وغیرہ	سردھنہ وغیرہ	کیرانہ وغیرہ	اندری	حویلی سہرند	تھانیسر وغیرہ	تھارہ وغیرہ	سانہ وغیرہ	حویلی سنبل	چاندپور وغیرہ	لکھنو وغیرہ
سرشف	....	۳۳ د ۱۴ ج	۲۹ د ۲ ج	۳۱ د ۲۰ ج	۲۹ د ۲ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۵ د ۱۸ ج	۲۶ د	۲۶ د ۲۱ ج	۲۹ د ۲ ج	۲۷ د ۱۴ ج	۲۶ د ۷ ج
ارزن	....	۲۱ د ۶ ج	۲۰ د ۹ ج	۱۹ د	۲۰ د ۹ ج	۱۷ د ۲۲ ج	۱۷ د ۲۲ ج	۱۷ د ۲۲ ج	۱۷ د ۲۲ ج	۱۷ د ۲۲ ج	۱۷ د ۲۲ ج	۱۷ د ۹ ج	۱۷ د ۹ ج
مشنگ	۳۱ د ۲۰ ج	۳۱ د ۲۰ ج	۳۲ د ۱۱ ج	۳۰ د ۵ ج	۲۹ د ۲۱ ج	۲۰ د ۹ ج	۲۴ د ۹ ج	۲۲ د ۳ ج	۲۲ د ۲۰ ج	۲۵ د	۳۰ د ۵½ ج	۳۰ د ۵ ج	....
گزر	....	۲۹ د ۲ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۲۴ د ۱۶ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۲ د ۷ ج	۲۶ د ۱ ج	۲۶ د ۱ ج	۲۶ د ۱ ج	۲۶ د ۱ ج	۲۶ د ۱ ج
پیاز	....	....	۸۲ د ۱۹ ج	۸۴ د ۱۴ ج	۸۱ د ۱۶ ج	۸۷ د ۷ ج	۸۲ د ۱۸ ج	۸۲ د ۱۸ ج	۸۲ د ۱۸ ج	۸۳ د ۲۱ ج	....	۸۲ د ۱۸ ج	۸۲ د ۱۸ ج
شملیت	....	۵۵ د ۲۳ ج	....	۴۹ د	۶۰ د ۷ ج	۵۱ د ۱۱ ج	....	۴۰ د ۶ ج	۵۱ د ۱۱ ج	۴۱ د ۲ ج	۶۷ د ۱۰ ج	۶۲ د ۱ ج	....
خربزۂ ولایتی		....	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۴۵ د	۱۴۵ د ۹ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۱۲ د ۲۳ ج	۱۱۳ د ۱۲ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۴ د ۱ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۳ د ۱۲ ج
خربزۂ ہندی	۱۱ د ۱۶ ج	۱۱ د ۱۶ ج	۱۹ د	۱۷ د ۲۲ ج	۱۱ د ۱۶ ج	۱۴ د ۹ ج	۱۴ د ۱۴ ج	۱۴ د ۱۴ ج	۱۴ د ۱۴ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۱ د ۲۰ ج	۱۱ د ۱۶ ج
شالی کور	....	۵۱ د ۱۱ ج	۶۰ د ۹ ج	۵۳ د ۷ ج	۵۳ د ۷ ج	۴۱ د ۹ ج	۴۱ د ۹ ج	۴۹ د ۷ ج	۴۱ د ۹ ج	۴۲ د ۲ ج	۴۲ د ۱۳ ج	....	۳۸ د
اجوائن	....	۴۸ د ۱۴ ج	۴۸ د ۲۴ ج	۴۸ د ۲۴ ج	۸۹ د ۱۵ ج	۴۸ د ۲۴ ج	۸۵ د	۴۸ د ۱۴ ج	۴۸ د ۱۴ ج	۸۵ د	۴۸ د ۲۴ ج	۴۳ د ۱۲ ج	۲۴ د ۲۴ ج

زیرہ، سیاہ دانہ -

تتمۂ خریفی صوبۂ دہلی

	سہنہ	کوہانہ	دیوبند وغیرہ	سرسہنہ وغیرہ	کیرانہ وغیرہ	اندری	حویلی سہرند	تھانیسر وغیرہ	تھارہ وغیرہ	سمانہ وغیرہ	حویلی سنبل	چاندپور وغیرہ	لکھنو وغیرہ
نیشکر پونڈہ	۲۱۸ د	....	۲۱۶ د ۳۰ ج	۲۱۶ د ۲۰ ج	۲۱۴ د ۱ ج	۲۴۰ د ۱۲ ج	۲۴۰ د ۱۲ ج	۲۴۰ د ۱۳ ج	۲۴۰ د ۱۲ ج	۲۳۰ د ۱۲ ج	۲۲۰ د ۶ ج	۲۲۰ د	۲۱۶ د
نیشکر سادہ	۳۴ د ۱۶ ج	۱۳۴ د ۱۶ ج	۱۲۳ د	۱۲۳ د	۱۲۳ د	۱۱۵ د ۱۳ ج	۱۲۱ د ۲۲ ج	۱۲۰ د ۱۹ ج	۱۱۸ د ۱۳ ج	۱۱۸ د ۱۲ ج	۱۲۹ د ۱۷ ج	۱۳۰ د ۲۰ ج	۱۲۰ د ۲۹ ج
شالی سادہ	۵۸ د ۴ ج	۳۳ د ۱۸ ج	۴۲ د ۱۲ ج	۴۸ د ۹ ج	۴۴ د ۱۸ ج	۴۲ د ۱۲ ج	۴۲ د ۱۲ ج	۴۲ د ۱۲ ج	۴۴ د ۱۸ ج	۴۹ د ۱۵ ج	۴۲ د ۱۲ ج	۴۱ د ۹ ج	۴۲ د ۱۲ ج
ماش	۳۶ د ۲۳ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۲ د ۱۱ ج	۳۴ د ۱۷ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۲ د ۱۵ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۳ د	۳۲ د ۱۲ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۴ د ۱۶ ج	۳۵ د ۱۹ ج	۳۱ د ۲۰ ج
پنبہ	۹۵ د ۱ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۹۱ د ۱۷ ج	۱۰۷ د ۸ ج	۱۰۷ د ۸ ج	۱۵۰ د ۲ ج	۵۷ د ۲۰ ج	۱۰۵ د ۲ ج	۱۰۲ د ۲۲½ ج	۹۷ د ۱۰ ج	۹۶ د ۱۴ ج
موٹھ	۲۴ د ۱۵ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۰ د ۹ ج	۲۲ د	۲۶ د ۲۱ ج	۲۱ د ۶½ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۱ د ۶ ج	۲۱ د ۶ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۲ د ۳ ج
گال	۱۵ د ۱۶ ج	۱۶ د ۱۹ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۶ د ۱۹ ج	۱۶ د ۱۹ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۴ د ۱۴ ج	۱۴ د ۱۴ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۴ د ۱۴ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۵ د ۳ ج
ارزن	۲۳ د ۱۲ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۰ د ۹ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۳ د ۳ ج	۲۳ د ۳ ج	۲۳ د ۳ ج	۲۳ د ۳ ج	۲۳ د ۳ ج	۲۱ د ۳ ج	۲۱ د ۶ ج	۲۲ د ۹ ج	۱۹ د ۱۴ ج
نیل	۱۲۳ د ۱۶ ج	۱۶۱ د	۱۵۷ د ۱۳ ج	۱۶۱ د	۱۶۱ د	۱۶۱ د	۱۶۱ د	۱۶۱ د	۱۶۱ د	۱۶۱ د	۱۶۳ د ۶ ج	۱۵۶ د ۱۳ ج	۱۶۱ د ۱۳ ج

	شہمنہ	کوہانہ	دیوبند وغیرہ	برسہنہ وغیرہ	کیرانہ وغیرہ	امری	حویلی سہرند	تھانیسر وغیرہ	تھارہ وغیرہ	سامانہ وغیرہ	حویلی سنبل	چاندپور وغیرہ	لکھنو وغیرہ
حنا	۶۸ د ۲۰ ج	۸۸ د ۷ ج	۷۷ د ۱۳ ج	۷۱ د ۱۳ ج	۸۶ د ۱ ج	۷۰ د ۱۱ ج	۶۹ د ۲۰ ج	۷۰ د ۱۱ ج	۷۰ د ۱۱ ج	۷۰ د ۱۱ ج	۷۳ د ۲۰½ ج	۷۲ د ۷ ج	۷۲ د ۷ ج
سن	....	۸۹ د ۱۱ ج	۸۲ د ۱۳ ج	۸۳ د ۱۱ ج	۸۲ د ۸ ج	۸۲ د ۱۲ ج	۸۲ د ۱۲ ج	۸۲ د ۱۲ ج	۸۲ د ۱۲ ج	۸۲ د ۱۲ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۸۹ د ۱۱ ج	۸۹ د ۱۱ ج
ترکاری	۷۷ د ۷ ج	۷۱ د ۱۳ ج	۷۱ د ۱۳ ج	۸۷ د ۷ ج	۷۰ د ۱۳ ج	۷۱ د ۱۳ ج	۷۱ د ۱۳ ج	۷۰ د ۱۱ ج	۷۱ د ۱۳ ج	۷۱ د ۱۳ ج	۷۸ د ۶ ج	۷۸ د ۷ ج	۷۳ د ۲۰ ج
کچرہ	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۱ د ۱۹ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۱ د ۱۹ ج	۱۱ د ۱۹ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۱ د ۱۴½ ج	۱۲ د ۲۰ ج
پان	۲۲۳ د ۱۱ ج	۲۲۳ د ۱۵ ج	۲۲۵ د ۱۶ ج	۲۲۳ د ۱۵ ج	۲۲۳ د ۱۵ ج	۲۲۳ د ۱۵ ج	۲۲۳ د ۱۵ ج	۲۲۳ د ۱۵ ج	۲۲۳ د ۱۵ ج	۲۲۳ د ۱۵ ج	۲۲۳ د ۱۵ ج	۲۲۳ د ۱۵ ج	....
سنگھاڑہ	....	....	....	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۲ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج
لوبیا	۳۳ د ۱۳ ج	۲۷ د ۲۴ ج	۳۰ د ۵ ج	۲۵ د ۱۱ ج	....	....	....	....	....	....	۲۹ د ۳ ج	۲۹ د ۲ ج	۲۶ د ۱۰ ج
جواری	۳۶ د ۲۳ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۴ د ۷ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۶ د ۲۲ ج	۳۸ د ۸ ج	۳۶ د ۲۳ ج
کوری	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۰ د ۳ ج	۱۲ د ۳ ج	۱۳ د ۲۰ ج	۱۲ د ۲۲ ج	۱۲ د ۲۲ ج	۱۲ د ۸ ج	....	....	....
تربزہ ولایتی	۱۳ د ۱۱ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۲ د ۲۰ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۱ د ۱۹ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۱ د ۱۹ ج	۱۱ د ۱۹ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۱ د ۱۴½ ج	۱۲ د ۲۰ ج

	سُہنہ	کوہانہ	دیوبند وغیرہ	سرحستہ وغیرہ	کیرانہ وغیرہ	اندری	حویلی سہرند	تھانیسر وغیرہ	تھارہ وغیرہ	سامانہ وغیرہ	حویلی سنبل	چاندپور وغیرہ	لکھنؤ وغیرہ
لہدرہ	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۵ د ۴ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۲ د ۹ ج
کودرم	۳۳ د ۱۴ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۸ د ۲۴ ج	۲۹ د ۲۲ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۲۶ د ۷ ج	۲۵ د ۱۸ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۷ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۷ د ۲۳ ج	۲۶ د ۲۰ ج	۲۶ د ۷ ج
منڈوہ	۲۷ د ۱۰ ج	۲۷ د ۲۴ ج	۴۲ د ۱۵ ج	۲۹ د ۲ ج	۳۰ د ۲۰ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۵ د ۱۸ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۶ د ۶ ½ ج	۲۷ د ۴ ج	۲۵ د ۱۸ ج
کنجد	۴۹ د ۵ ج	۴۴ د ۱۸ ج	۴۳ د ۱۷ ج	۴۴ د ۱۸ ج	۴۰ د ۶ ج	۴۰ د ۶ ج	۴۱ د ۳ ج	۴۱ د ۹ ج	۴۰ د ۶ ج	۴۰ د ۶ ج	۴۴ د ۱۸ ج	۴۸ د ۲ ج	۳۹ د ۳ ج
شماخ	۱۲ د ۸ ج	۱۳ د ۱۱ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۲ د ۲۰ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۱ د ۱۸ ج	۱۱ د ۵ ج	۱۱ د ۱۹ ج
مونگ	۴۰ د ۶ ج	۳۸ د	۳۸ د	۴۳ د ۱۵ ج	۴۰ د ۶ ج	۴۰ د ۶ ج	۴۰ د ۶ ج	۴۰ د ۶ ج	۴۰ د ۶ ج	۳۸ د	۴۰ د ۶ ج	۴۰ د ۶ ج	۳۶ د ۲۲ ج
زردچوبہ	....	....	۲۷ د ۲۴ ج	....	....	....	....	....	....	۱۱۱ د ۲۰ ج	....	....	....

شالی، مونجی، آل، توریا، زردک، آرہر، کلت۔

صوبۂ لاہور، آٹھ سواد

(۱) سواد لاہور وغیرہ، بیس محل، ایک دستور

سواد لاہور وغیرہ، چار محل = سواد شہر از دو آبۂ باری، پرھیاست، اراضی پنج بری شاہ پور، اراضی کالا پٹہ دو آبۂ چناو

پنجاب، سولہ محل، ایک دستور = پٹہ بھیلووال از دو آبۂ باری، پٹہ بہرلی، پٹہ پھلواری، پٹہ بگرامی، سندھوال، ساہوری، سید مپور، منکٹوالہ، غازی پور، چندن ورک، آمراکی بھتہ، پرسرور، رچناو، سید مپور، پٹہ پنجگر، گوبندوال۔

(۲) سرکار جالندھر وغیرہ، تیس محل، ایک دستور

جالندھر، سلطان پور، شیخو پور، ہیلسی، لوہی دھیری، نکودر، تلون، محمد پور، سیانی توریہ، کھرکھراون، کھرکھران، رحیم آباد، جلال آباد، آدی آباد، باجوارہ ہرہانہ، واکبرآباد ۲محل بلوت بھونگا، حاجی پور، پٹی دھینات، دارنک، ساہی لموت، آندورہ، ڈڈیال، لودجالا، سرکر دیسوہہ، چوراسی، نونگل، نوبی۔

(۳) سرکار بٹالہ۔ چودہ محل، ایک دستور

بٹالہ، کانوواہن، کلانور، جماری، حنوادو پایا ۲محل، نہتہ ڈوٹ، دابھاوالہ، کھوکھووال، پنیال، بہلوت، کاتھوہا، دبتیھان ۲محل، سلیم آباد، جو بٹالہ سے علیحدہ ہوگیا ہے۔

(۴) سرکار پتی ہیبت پور وغیرہ۔ چھ محل، ایک دستور

ہیبت پور، ہوشیار کرنالہ، فیروز پور، قصور، محمد وٹ، دیوسہ۔

(۵) سرکار پسرور، وغیرہ، سات محل، ایک دستور، آٹھ یا چھ

پسرور، میکری، مہسرور، بٹی، ظفروال، پتی بارک، ہمینگر

(۶) سرکار رہتاس وغیرہ، نو محل، ایک دستور

رہتاس، کری، کریالی، بہتی، آندرہل، لوسدہ، سروہی، ملوٹ رائے کیدار، نندن پور

(۷) سرکار سیالکوٹ وغیرہ، گیارہ محل، ایک دستور

سیالکوٹ، مانکوٹ، ون، سیودرہ، تروت، رینھا، حبیمہ چتہ، مرات (منکو، کوز، سیالکوٹ)

(۸) سرکار ہزارہ وغیرہ، تیرہ محل، ایک دستور

ہزارہ، چندنوت، ازدوآبہ رچناؤ۔ بہیرہ، کھوکھروال، خوشاب، کل بھیلک، کہاردروازہ، تارل، شور، شمس آباد، جو بہیرہ سے علیحدہ ہوگیا ہے، شور پور، جو چندنوت سے علیحدہ ہوگیا ہے۔ شکرپور، جو شور سے علیحدہ ہوگیا ہے۔

ربیع صوبہ لاہور

	لاہور وغیرہ	بٹالہ وغیرہ	پرسرور وغیرہ	پتی ہیبت پور وغیرہ	جالندھر وغیرہ	رہتاس وغیرہ	سیالکوٹ وغیرہ	ہزارہ وغیرہ
گندم	۵۰ د ۱۳ ج	۴۹ د ۵ ج	۵۳ د ۱۷ ج	۵۳ د ۱۷ ج	۵۳ د ۱۷ ج	۴۴ د ۱۸ ج	۳۳ د ۱۷ ج	۵۵ د ۲۳ ج
نخود کابلی	۶۴ د ۲۱ ج	....	....	....	۰	۶۰ د ۱۰ ج	۷۰ د ۱۵ ج	....
نخود ہندی	۳۵ د ۲۰ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۰	۳۱ د ۸ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۴ د ۱۷ ج
جو	۴۶ د	۳۵ د ۲۰ ج	۳۸ د	۳۸ د	۰	۳۱ د ۸ ج	۳۸ د	۳۸ د
عدس	۲۶ د ۲۱ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۰	۲۲ د ۹ ج	۲۳ د ۲۱ ج	۲۹ د ۲ ج
گل معصفر	۷۹ د ۱۰ ج	۷۹ د ۱۰ ج	۷۸ د ۱۰ ج	۷۹ د ۲ ج	۰	۶۷ د ۲ ج	۷۸ د ۷ ج	۷۹ د ۱۰ ج
کوکنار	۱۲۹ د ۱۷ ج	۱۲۹ د ۱۷ ج	۱۲۹ د ۱۷ ج	۱۲۹ د ۱۷ ج	۰	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۲۹ د ۱۸ ج	۱۲۹ د ۱۷ ج
ترکاری	۷۱ د ۱۴ ج	۶۷ د ۲ ج	۶۷ د ۲ ج	۶۷ د ۲ ج	۰	۵۵ د ۲۰ ج	۶۷ د	۶۷ د ۲ ج
کتان	۳۱ د ۸ ج	۲۷ د ۲۴ ج	۲۷ د ۲۴ ج	۳۱ د ۸ ج	۰	۲۲ د ۹ ج	۲۹ د ۲۲ ج	۳۱ د ۸ ج

	لاہور وغیرہ	بٹالہ وغیرہ	پرسرور وغیرہ	پٹی ہیبت پور وغیرہ	جالندھر وغیرہ	رہتاس وغیرہ	سیالکوٹ وغیرہ	ہزارہ وغیرہ
سرشف	۳۱ د ۸ ج	۲۹ د ۲ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۱ د ۸ ج	۔	۲۶ د ۲۱ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۵ د ۲۱ ج
ازرن	۲۱ د ۶ ج	۱۹د	۱۹د	۲۱ د ۶ ج	۔	۱۵ د ۱۶ ج	۲۰ د ۳ ج	۲۰ د ۳ ج
منگ (دمشنگ)	۲۴ د ۱۵ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۷ د ۴ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۔	۲۶ د ۲۱ ج	۳۱ د ۸ ج	۲۷ د ۲۴ ج
گور	۲۴ د ۱۵ ج	۲۵ د ۱۸ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۲۴ د ۱۵ ج	۔	۱۹د	۲۴ د ۱۵ ج	۲۴ د ۱۵ ج
پیاز	۸۳ د ۲۱ ج	۸۳ د ۲۱ ج	۸۲ د ۱۸ ج	۸۳ د ۲۱ ج	۔	۷۱ د ۱۳ ج	۸۳ د ۲۱ ج	۸۴ د ۲۴ ج
شلمیت	۵۰ د ۸ ج	۶۴ د ۲۴ ج	۶۱ د ۱۲ ج	۴۰ د ۲ ج	۔	۶۰ د ۱۰ ج	۶۷ د ۲ ج	۳۶ د ۲۳ ج
خربزہ ولایتی	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	۔	۸۹ د ۱۵ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج	۱۱۱ د ۲۰ ج
خربزہ ہندی	۱۵ د ۱۶ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۔	۱۳ د ۱۱ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۵ د ۱۶ ج
زیرہ	۸۷ د ۵ ج	۸۴ د ۲۴ ج	۸۴ د ۵ ج	۸۷ د ۵ ج	۔	۷۱ د ۴ ج	۸۴ د ۲۴ ج	۸۷ د ۵ ج
اجوائن	۸۷ د ۵ ج	۸۴ د ۲۴ ج	۸۴د	۸۷د	......	۷۱ د ۴ ج	۸۴ د ۲۲ ج	۸۷ د ۵ ج

سیاہ دانہ، شالی۔

خریفی صوبۂ لاہور

	لاہور وغیرہ	بٹالہ وغیرہ	پرسرور وغیرہ	تپی ہیبت پور وغیرہ	جالندھر وغیرہ	رہتاس وغیرہ	سیالکوٹ وغیرہ	ہزارہ وغیرہ
نیشکر پونڈہ	۲۴۰ د ۱۲ ج	۲۴۰ د ۱۲ ج	۲۴۰ د ۱۲ ج	۲۴۰ د ۱۲ ج	۲۴۰ د ۱۲ ج	۱۸۳ د ۱۲½ ج	....	۲۴۰ د ۱۲½ ج
نیشکر سادہ	۱۴۵ د ۹ ج	۱۳۶ د ۱۰ ج	۱۴۵ د	۱۳۴ د ۴ ج	۱۲۳ د	۱۲۳ د	....	۱۷۰ د ۱۵ ج
شالی مشکیں	۶۴ د ۲۱ ج	۶۰ د ۹ ج	۶۰ د ۱۵ ج	۶۰ د ۱۵ ج	۵۸ د ۳ ج	۵۰ د ۸ ج	۶۷ د	۶۶ د
شالی سادہ	۴۹ د ۵ ج	۴۰ د ۶ ج	۴۰ د ۶ ج	۴۶ د ۲۴ ج	۴۲ د ۱۲½ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۴۱ د ۹ ج	۴۹ د ۵ ج
کلت	۳۲ د ۱۱ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۰ د ۵ ج	۳۲ د ۱۵ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۳۱ د ۸ ج	۲۹ د ۲ ج
ماش	۳۵ د ۲۰ ج	۳۳ د ۴ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۶ د ۲۳ ج
پنبہ	۸۰ د ۱۵ ج	۸۵ د	۸۷ د ۵ ج	۸۸ د ۵ ج	۸۹ د ۱۵ ج	۷۶ د ۵ ج	۷۷ د ۵ ج	۹۱ د ۱۷ ج
موٹھ	۲۰ د ۹ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۳ د ۲۳ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۲ د ۹ ج	۲۰ د ۳ ج	۲۳ د ۱۲½ ج	۲۳ د ۱۲½ ج
گال	۱۷ د ۲۲ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۷ د ۲۰ ج	۱۷ د ۲۰ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۳ د ۱۲ ج	۱۶ د ۱۵ ج	۱۹ د

	لاہور وغیرہ	بٹالہ وغیرہ	پرسرور وغیرہ	پتی ہیبت پور وغیرہ	جالندھر وغیرہ	رہتاس وغیرہ	سیالکوٹ وغیرہ	ہزارہ وغیرہ
توریا	....	۳۳ د ۱۴ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۲۶ د ۲۱ ج	....	۳۱ د ۸ ج	۳۸ د	....
ارزن	۲۰ د ۹ ج	۱۷ د	۱۷ د ۲۲ ج	۲۲ د ۹ ج	د ۲۲ ج	۱۴ د ۱۴ ج	۱۷ د ۲۲ ج	۲۹ د ۲ ج
نیل	۱۵۶ د ۲۳ ج	۱۵۶ د ۱۳ ج	۱۵۶ د ۱۳ ج	۱۵۶ د ۱۳ ج	۱۵۶ د ۱۳ ج	۱۳۴ د ۴ ج	۱۳۴ د ۸ ج	۱۵۸ د ۱۹ ج
حنا	۷۰ د	۷۰ د	۷۴ د ۲۳ ج	۷۶ د	۷۴ د ۲۳ ج	۷۶ د ۲ ج	۷۴ د ۲۳ ج	۷۷ د ۲۴ ج
سن	۹۳ د ۲۳ ج	۹۳ د ۲۳ ج	۹۳ د ۲۳ ج	۹۳ د ۲۳ ج	۸۹ د ۱۵ ج	۸۰ د ۱۲ ج	۹۳ د ۲۳ ج	۹۳ د ۲۳ ج
ترکاری	۸۰ د ۱۲½ ج	۷۰ د ۱۷ ج	۷۰ د ۱۷ ج	۸۰ د ۱۲½ ج	۷۰ د ۱۷ ج	۶۰ د ۹ ج	۷۰ د ۱۷ ج	۸۰ د ۱۲½ ج
کچڑہ	۱۲ د ۸ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۰ د ۲ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۳ د ۱۱ ج
پان	۱۲۳ د ۱۵ ج	۱۲۳ د ۱۵ ج	....	۱۲۳ د ۱۵ ج	....	....	....	۱۲۳ د ۱۵ ج
سنگھاڑہ	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	....	۱۱۵ د ۲۰ ج	....	....	....	۱۱۵ د ۲۰ ج
جواری	۴۰ د ۲ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۸ د	۳۸ د	۳۵ د ۲۰ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۸ د	۳۸ د

	لاہور وغیرہ	بٹالہ وغیرہ	پرسرور وغیرہ	بیتی جیست پور وغیرہ	جالندھر وغیرہ	رہتاس وغیرہ	سیالکوٹ وغیرہ	ہزارہ وغیرہ
لہدرہ	۳۱ د ۷ ج	۲۹ د ۲ ج	۳۰ د ۵ ج	۲۹ د ۲ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۳۴ د ۱۵ ج	۲۳ د ۲ ج	۳۱ د ۸ ج
کودرم	۳۳ د ۱۴ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۴ د ۱۷ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۵ د ۲۰ ج
منڈوہ	۳۳ د ۱۴ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۱ د ۸ ج	۳۲ د ۱۵ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۲۱ د ۲۰ ج	۳۲ د ۱۵ ج
کنجد	۴۶ د ۲۴ ج	۴۲ د ۱۲ ج	۴۲ د ۱۲½ ج	۴۴ د ۱۸ ج	۴۰ د ۶ ج	۳۳ د ۱۴ ج	۴۲ د ۱۲½ ج	۴۶ د ۲۴ ج
شماخ	۱۳ د ۱۵ ج	۱۲ د ۲۰ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۲ د ۹ ج	۱۰ د ۲ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۳ د ۱۵ ج
مونگ	۴۰ د ۱۲½ ج	....	....	....	۴۰ د ۶ ج	۲۶ د ۲۱ ج	۴۴ د ۱۸ ج	۴۴ د ۱۸ ج
کوری	۱۳ د ۱۵ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۵ د ۵ ج	۲۰ د ۲ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۲ د ۸ ج
زردچوبہ	۱۳۳ د	۱۳۳ د	۱۳۸ د	۱۳۴ د ۴ ج	۱۳۳ د	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۳۴ د ۴ ج	۱۳۳ د ۲۰ ج

آل، لوبیا، زردک، تربزہ ولایتی، ارہر۔

صوبۂ مالوہ

سرکار اجین، دس محل

بلدۂ اجین باحویلی، دیپال پور، رنلام، نولائی، بدھناور، کنیل، انہل، کھاچرود، سانوبر، پان بہار۔

سرکار ہنڈیہ بائیس محل ۔ سرکار کوتری نو محل ۔ سرکار سارنگ پور تینیس محل، سرکار بیجاگڈھ بتیس محل ۔ سرکار کاکرون گیارہ محل۔

سرکار رائسین و چندیری، ایک دستور

سرکار رائسین، اساپوری وغیرہ، چھ محل ۔ بھیلہ، بھوری، بھوج پور، بالا بھٹ، تھانۂ میر خاں، جاجوی، جھتانوی، جلود، خلجی پور، دھاموتی، دکھواره، دیورود، دھانیہ، رائسین باحویلی، سیوانی، سرسیہ، شاہ پور، کہلاسہ، کھیرا کیسوره، کھام کرگڈھ، کورائی، لاہرپور، ماسمند

سرکار منڈو، بارہ محل

بلدۂ منڈو، اجھرہ، ہبیر، دکٹھان، دھرم گاؤں، سانکور، نیمان، دھار، برودہ، حاصل پور، ستاسی، کومڑہ، مناورہ، تعلیچہ ۱۳ و نوالی ۱۴ محل۔

صوبۂ ملتان

سرکار دیپال پور وغیرہ

دیپال پور وغیرہ، چودہ محل، ایک دستور ۔ دیپال پور، لکھی بابا بھوج، لکھی کلنارکی،

لکھی یوسفانی، لکھیا، کھوکھرائن، قبولہ، لکھی رحیم آباد، لکھی چھینی، لکھی قیام پور، لکھی جنگلی، لکھی عالم پور، جلال آباد۔

پیتہ صدکرہ وغیرہ، ۲ محل = پیتہ صدکرہ، شہزادہ بلوچ ۲۳، کرل ۲۴، خان پور، رسول پور، شہزادہ ھنجراؤ، موندی۔

	ربیعی صوبہ مالوہ			ربیعی صوبہ ملتان		
	اجین وغیرہ	رای سین وغیرہ	ماندو وغیرہ	ملتان وغیرہ ۲۶ محل	دیپال پور وغیرہ ۱۴ محل	صدکرہ وغیرہ ۱۱ محل
گندم	....	۲۹ د ۲۰ ج	۰	۵۳ د ۱۷ ج	۴۴ د ۱۸ ج	۵۱ د ۱۱ ج
نخود کابلی	....	۴۰ د ۱۲ ج	۰	....	....	....
جو	....	۴۶ د ۲۴ ج	۰	۴۹ د ۵ ج	۳۰ د ۵ ج	۳۵ د ۲۰ ج
عدس	....	۳۰ د ۵ ج	۰	۴۴ د ۵ ج	۴۴ د ۱۵ ج	۴۷ د ۱۴ ج
گل معصفر	۳ پاؤ عدد مظفری ۲ دام ۱۳ ج	۶۹ د ۲۰ ج	۰	۷۳ د ۲۰ ج	۷۸ د ۲۰ ج	۷[illegible] د ۸ ج
کوکنار	۳ پاؤ عدد مظفری ۲ د ۱۳ ج	۱۲۷ د ۱۵ ج	۰	۱۱۵ د ۲۰ ج	۱۲۸ د ۱۵ ج	۱۳۹ د
ترکاری	۳ پاؤ عدد مظفری ۲ د ۱۳ ج	۶۰ د ۹ ج	۰	۶۷ د ۲ ج	۷۰ د ۱۵ ج	۶۷ د ۲ ج
کتان	....	۳۱ د ۸ ج	۰	....	۲۹ د ۲ ج	۳۱ د ۸ ج
سرشف	۳ پاؤ عدد مظفری ۲ د ۱۳ ج	۰	۰	۴۴ د ۱۸ ج	۲۹ د ۲ ج	۳۱ د ۲ ج

	اجین وغیره	رای سین وغیره	ماندو وغیره	ملتان وغیره ۲۶ محل	دیپالپور وغیره ۱۴ محل	صدکره وغیره ۱۱ محل
ارزن	......	۱۶ د ۱۲ ج	۰	۲۹ د ۲ ج	۲۰ د ۱۷ ج	۲۰ د ۳ ج
منگ	......	۳۱ د ۸ ج	۰	......	۲۳ د ۱۳ ج	۲۵ د ۱۸ ج
گزر	......	۲۷ د ۲۴ ج	۰	......	۲۲ د ۹ ج	۳۶ د ۱ ج
پیاز	......	......	۰	۷۱ د ۱۴ ج	۴۷ د ۷ ج	۸۲ د ۱۸ ج
سملیت	......	......	۰	۶۹ د ۲۰ ج	۳۹ د ۹ ج	۴۴ د ۱۸ ج
خربزه ولایتی	۳ پاؤ عدد مظفری ۱ د ۳ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	۰	......	۱۶۰ د	۱۱۵ د ۲۰ ج
خربزه هندی	......	۱۵ د	۱۵ د ۱۶ ج	۲۲ د ۹ ج	۱۵ د ۱۶ ج	۱۵ د ۱۶ ج
زیره	......	۴۶ د ۲ ج	۰	۷۳ د ۲۰ ج	۷۴ د ۷ ج	۷۷ د ۱۱ ج
شالی کور	......	۸۵ د	۰	......	......	......
اجوائن	......	۸۶ د ۲ ج	......	......	......	......
نخود کابلی -						

	خریفی صوبۂ مالوہ			خریفی صوبۂ ملتان		
نیشکر پونڈہ	۷½ عدد مظفری ۱ د ۲۱ ج	۲۳۹ د ۶ ج	....	....	۲۴۰ د ۱۲ ج	۲۴۰ د ۱۱ ج
نیشکر سادہ	۴ عدد و پاؤ مظفری ۵ د ۸ ج	۱۴۸ د ۱۵ ج	۶ عدد مظفری ۱ د	۱۳۴ د ۴ ج	۱۲۶ د ۹ ج	۱۴۳ د ۳ ج
شالی مشکین	....	۷۰ د ۱۳ ج	....	....	۶۰ د ۳ ج	۶۴ د ۲۱ ج
شالی سادہ	....	۵۵ د ۳ ج	....	۴۹ د ۵ ج	۴۹ د ۱۵ ج	۴۹ د ۵ ج
کلت	....	۴۶ د ۴ ج	....	....	۲۷ د ۲۴ ج	۳۱ د ۸ ج
ماش	....	....	....	۴۰ د	۳۲ د ۱۱ ج	۳۵ د ۲۰ ج
پنبہ	۲ ¾ مظفری ۱ د ۲ ج	۸۷ د ۵ ج	۲ ¾ مظفری ۳ پاؤ ۱ د	۹۳ د ۲۳ ج	۸۷ د ۵ ج	۸۹ د ۱۱ ج
موٹھ	....	۴۶ د ۲۱ ج	....	۳۸ د	۲۲ د ۹ ج	۲۳ د ۱۲ ج
کنگل	....	۸ د ۳ ج	....	۲۶ د ۲۱ ج	۱۷ د ۲۲ ج	۱۹ د
ارزن	....	....	....	۳۱ د ۲۰ ج	۲۳ د ۱۲ ج	۲۲ د ۹ ج

	اجین وغیرہ	رای سین وغیرہ	مانڈو وغیرہ	ملتان وغیرہ ۲۶ محل	دیبالپور وغیرہ ۱۴ محل	صدکرہ وغیرہ ۱۱ محل
نیل	۳ ۳/۴ مظفری ۱ د ۲ ج	۴ د ۲۴ ج	....	۱۴۵ د ۹ ج	۱۵۸ د ۹ ج	۱۵۹ د ۲۲ ج
حنا	....	....	۲ ۱/۲ عدد مظفری ۱ د ۱ ج	۷۶ د	۷۶ د	۷۶ د
سن	....	....	....	۸۵ د	۹۱ د ۱۷ ج	۹۳ د ۲۳ ج
ترکاری	....	....	....	۴۳ د ۲۰ ج	۷۷ د ۴ ج	۸۲ د ۸ ج
پان	....	....	....	....	۱۲۳ د	....
سنگھاڑہ	۴ ۱/۴ مظفری ۵ د ۲۰ ج	۱۱۵ د ۲۰ ج	۶ ۱/۴ مظفری ۴ د ۷ ج	....	۱۱۱ د	....
لوبیا	....	....	....	۳۸ د	۳۸ د	۳۳ د ۱۴ ج
جواری	....	۴۴ د ۸ ج	....	۴۲ د ۱۲ ج	۳۵ د ۲۰ ج	۳۸ د
کوری	....	۱۵ د ۱۶ ج	....	....	۱۳ د ۱۱ ج	۱۲ د ۸ ج

	اجین وغیرہ	رای اجین وغیرہ	ماندو وغیرہ	ملتان وغیرہ ۲۶ محل	دیپالپور وغیرہ ۱۴ محل	حسدکرہ وغیرہ ۱۱ محل
ہنڈرہ	....	....	....	۴۴ د ۱۸ ج	۲۹ د ۲ ج	۳۱ د ۲ ج
کودرم	....	....	....	....	۳۳ د ۱۴ ج	۳۳ د ۱۴ ج
منڈوہ	....	۳۱ د ۸ ج	....	....	۳۰ د ۱۹ ج	۳۱ د ۸ ج
کنجد	....	۴۰ د ۱۲ ج	....	۴۱ د ۹ ج	۴۳ د ۱۵ ج	۴۴ د ۱۸ ج
شماخ	....	....	....	۱۲ د ۸ ج	۱۲ د ۸ ج	۱۳ د ۱۱ ج
مونگ	....	۴۰ د ۵ ج	....	....	....	....

آل، توریا، کچرہ، زردک، تربزۂ ولایتی، آرہر، زرد چوبہ۔ یہ جدول نسخۂ ہملٹن کے مطابق ہے۔

آئین (۱۷)

بارہ صوبوں کا حال

سنہ الٰہی کے چالیسویں سال ممالک محروسہ میں ایک سو پانچ سرکاریں تھیں، اور ان سرکاروں کے تحت، دو ہزار سات سو سینتیس قصبے آباد تھے۔ جب مالگزاری کے آئین دہ سالہ کا بندوبست عمل میں آیا جس کی وجہ سے تین ارب باسٹھ کروڑ ستانوے لاکھ پچیس ہزار دو سو چھیالیس دام اور بارہ لاکھ برگ تنبول خزانۂ سرکار میں داخل ہونے لگے تو جہاں پناہ نے تمام ملک کو بارہ حصوں میں تقسیم کیا اور ہر حصے کا نام صوبہ رکھا اور ہر صوبہ علاقے یا شہر کے نام سے موسوم کیا گیا۔ ان صوبوں کے نام حسب ذیل ہیں۔ الٰہ آباد، آگرہ، اودھ، اجمیر، احمد آباد، بہار بنگال، دہلی، کابل، لاہور، ملتان اور مالوہ۔ جب برار، خاندیس، اور احمد نگر بھی فتح ہو گئے تو صوبہ جات کی تعداد بارہ سے پندرہ تک پہنچ گئی۔ ہر صوبے کا مختصر حال لکھا جاتا ہے، اور اسی کے ساتھ صوبوں کے حکمرانوں اور اُن کے اوقات فرماں روائی کا حال بھی ذیل میں مرقوم ہے۔

صوبۂ بنگالہ

چونکہ شہنشاہی کا مفہوم عالم کشائی و جہاں گیری ہے، اس لئے میں صوبوں کے احوال

بیان کرنے کی ابتدا بنگالہ سے کرتا ہوں۔ یہ صوبہ ہندوستان کے ایک سرے پر آباد ہے، اور اس کے حدود زابلستان تک پھیلے ہوئے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ ایران و توران کا ذکر بھی کبھی نہ کبھی اس میں شامل کیا جائے گا۔ اوّل مشرقی علاقوں کا ذکر کیا جائے گا اور اس کے بعد شمالی جنوبی و مغربی ممالک کا ترتیب وار ذکر آئے گا۔

صوبۂ بنگال، اقلیم دوم میں واقع ہے۔ بندر گاہ چاٹگانو سے گڈھی تک چار سو کوس لانبا اور شمالی کوہ سے سرکار مدارن تک دو سو کوس چوڑا ہے۔ صوبۂ اڑیسہ کے ضم ہوجانے سے اس صوبے کے طول میں تینتالیس اور عرض میں تئیس کوس کا مزید اضافہ ہوگیا ہے۔

صوبے کے مشرق میں سمندر اور شمال اور جنوب میں پہاڑ واقع ہیں اور اس کے مغرب میں صوبۂ بہار آباد ہے۔ بنگال کے مشرق میں ایک علاقہ ہے جسے بھاٹی کہتے ہیں، یہ بھی اسی صوبے کا ایک جزو سمجھا جاتا ہے۔ بھاٹی پر عیسیٰ افغان حکمراں ہے، لیکن بنگال کی طرح یہاں بھی خطبہ و سکہ جہاں پناہ کا رائج ہے۔ اس علاقے میں آم کے درخت قدِ آدم یا اس سے کچھ کم لانبے ہوتے ہیں اور خوب پھلتے ہیں۔ اس سے ملحق ایک دوسرا حصۂ زمین بھی ہے جس میں تپرہ قوم کے انسان آباد ہیں، یہاں کے راجہ کا نام بجے مانک ہے۔ اس ملک کا دستور ہے کہ حاکم شہر کو مانک اور امرا کو نرائن کہتے ہیں۔ اس راجہ کے پاس دو لاکھ پیادے اور ایک ہزار ہاتھی ہیں، گھوڑا یہاں کمیاب ہے۔

اس صوبے کے شمال میں جو علاقہ واقع ہے، اُسے کوچ کہتے ہیں۔ یہاں کے فرماں روا کے پاس ایک ہزار سوار اور ایک لاکھ پیادے ہیں۔ کامروپ، جس کو عوام کانور و یا کامتا کہتے ہیں، اس کی ماتحتی میں ہے۔ اس ملک کے باشندے بہت حسین ہوتے ہیں، جادو کا یہاں بے حد رواج ہے۔ ان ساحروں کے متعلق عجیب و غریب داستانیں بیان کی جاتی ہیں۔ ان کی نسبت مشہور ہے کہ ان کے مکانوں کی چھتیں، ستون اور دیواریں آدمیوں کے جسم کی تیار کی جاتی ہیں۔ ان بدنصیب انسانوں میں بعض تو سحر کے شکار ہوتے ہیں، اور باقی مجرم جو سزائے موت کے مستحق ہوتے ہیں، اس مصرف میں لائے جاتے ہیں اور ان میں سے جو شخص اس خدمت کے لئے خود آمادہ ہوجاتا ہے، اُس سے ایک سال تک کسی قسم کی بازپرس نہیں کی جاتی، بلکہ اس زمانے میں اُس کے لئے طرح طرح کی نعمتیں مہیا کی جاتی ہیں۔ لیکن جب سال تمام ہوتا ہے تو چند اشخاص برہنہ تلواریں ہاتھوں میں لئے ہوئے آتے ہیں اور

اُس کا کام تمام کر دیتے ہیں اور اُس کی جنبش اور سکون اور دیگر علامتوں سے قحط و ارزانی، بادشاہ کی درازیِ عمر و غنیم کی شکست کا حال بھی بیان کر دیتے ہیں۔ ان اشخاص کی بابت یہ بھی مشہور ہے کہ حاملہ عورت کا، جو زمانِ حمل تمام کر چکی ہے، پیٹ چاک کر کے بچے کو باہر نکال لیتے ہیں اور اس سے بھی آیندہ واقعات کی بابتہ پیشین گوئی کرتے ہیں۔

اس صوبے میں ایک عجیب و غریب درخت پایا جاتا ہے، جس کی شاخوں کو کاٹنے سے ایک قسم کا میٹھا رس ٹپکتا ہے، جس سے تشنہ لب سیراب ہو جاتا ہے۔

اس مُلک میں ایک قسم کا آم ہوتا ہے، جس کا تنہ نہیں ہوتا، بلکہ یہ پودا انگور کی بیل کی طرح بلندی پر چڑھتا چلا جاتا ہے اور پھلتا ہے۔ اس درخت کے علاوہ یہاں ایک قسم کا پھول بھی ہوتا ہے، جو کامل دو ماہ تک نہ تو مرجھاتا ہے اور نہ اس مدت میں اُس کے رنگ و بو میں کسی قسم کا فرق آتا ہے۔ اس پھول کے ہار تیار کرتے اور پہنتے ہیں۔

اس مُلک سے ملحق راجۂ آسام کی حدود حکومت شروع ہو جاتی ہیں۔ اس راجہ کی شان و شوکت کے بہت قصّے مشہور ہیں، راجہ کی موت کے بعد اُس کے خاص خاص ملازم مرد و عورت راجہ کے ساتھ خوشی سے زندہ زمین میں دفن ہو جاتے ہیں۔

اس سے ملحق تبّت کا مُلک واقع ہے اور تبّت کے جنوب میں مُلک ختا آباد ہے۔ اس شہر کو مہا چین بھی کہتے ہیں اور عوام اُسے ماچین کہتے ہیں۔ مہاچین کے پائے حکومت خان بالیغ سے سمندر تک، جو چالیس دن کی راہ ہے، ایک نہر کھودی گئی ہے، جو دو طرف سے اینٹ اور چونے سے پختہ کر دی گئی ہے۔ سکندر رومی اسی راستے سے اس مُلک میں آیا تھا۔ ایک دوسرا راستہ بھی بتایا جاتا ہے، جو چار شبانہ روز کی مسافت میں طے ہو جاتا ہے۔

بنگالہ کے جنوب و مشرق میں ایک اور وسیع مُلک ہے، جسے ارخنگ کہتے ہیں۔ بندر چاٹگانو اسی علاقے میں شامل ہے۔ ہاتھی بکثرت پائے جاتے ہیں، لیکن گھوڑے کمیاب ہیں اور جو کچھ ہوتے بھی ہیں، ان کا قد و قامت پست ہوتا ہے۔ یہاں اونٹ بہت گراں ملتے ہیں اور گائے اور بھینس کا تو قطعاً وجود ہی نہیں ہے، بلکہ یہاں ایک قسم کا دوسرا ابلق جانور پایا جاتا ہے، جس میں دونوں کے خواص موجود ہیں، مختلف رنگ کا ہوتا ہے اور لوگ اس کا دودھ پیتے ہیں، یہاں کے باشندے نہ ہندو ہیں اور نہ مسلمان، بلکہ دونوں مذہبوں کے خلاف آئین کے پابند ہیں۔ بہن، خصوصاً (جوڑواں) ہمشیر سے نکاح کرنا اچھا سمجھتے ہیں، اور

بچے حقیقی ماں کے سوا اور کسی سے پرہیز نہیں کرتے۔ درویش صفت علما کو راؤتی[1] کہتے ہیں اور اُن کے احکام سے سرمو تجاوز نہیں کرتے۔ یہاں کی رسم یہ ہے کہ فوجی عہدہ داروں کی بی بیاں دربار میں آتی ہیں اور مرد سلام کو حاضر نہیں ہوتے۔ یہاں کے باشندے سیہ فام ہوتے ہیں۔ مردوں کے چہروں پر ڈاڑھی نہیں ہوتی۔

اس ملک سے ملحق پیگو کا علاقہ ہے جسے چین بھی کہتے ہیں۔ قدیم کتابوں میں اس شہر کو چین کا پائے تخت لکھا ہے، یہاں کی فوج میں ہاتھی اور پیادے بہت ہیں اور اس علاقے میں سفید ہاتھی بھی پائے جاتے ہیں۔ پیگو کے ایک طرف خشکی ہے۔ اراکان[2] میں لعل ہیرے سونے چاندی تانبے گندھک، نفط (تیل) وغیرہ کی کانیں ہیں۔ ان معدنوں کی وجہ سے اہلِ پیگو اور قبائل مگھ اور تپیرہ میں جنگ ہوتی رہتی ہے۔

بنگالہ کا اصلی نام بنگ ہے، بنگالہ کے قدیم فرماں رواؤں نے بیس گز چوڑے اور دس گز اونچے ٹیلے تمام علاقے میں تعمیر کرائے۔ ٹیلے کو ملکی زبان میں آل کہتے ہیں۔ آل کا لفظ بنگ کے ساتھ شامل ہو کر اس علاقے کا نام بجائے بنگ کے بنگالہ مشہور ہو گیا۔

یہاں گرمی کا موسم معتدل ہوتا ہے اور سردی بہت کم ہوتی ہے۔ آفتاب کے نصف برج ثور طے کرنے کے بعد (ماہ مئی میں) بارش شروع ہو جاتی ہے اور چھ مہینے کامل برسات کا موسم رہتا ہے اور اس کثرت سے پانی برستا ہے کہ میدان غرقِ آب ہو جاتے ہیں اور بجز ان ٹیلوں کے کچھ نہیں دکھائی دیتا ہے۔ عرصہ ہوا کہ اس صوبے میں بارش کے بعد آب و ہوا کی خرابی کی شکایت ہو جاتی تھی جس کی وجہ سے جانداروں کو نقصان و ضرر پہنچتا تھا، لیکن جہاں پناہ کے بابرکت عہد میں صوبے کے باشندوں نے اس مصیبت سے نجات پائی ہے۔

صوبۂ بنگالہ میں بے شمار دریا ہیں۔ اس علاقے کا سب سے بڑا دریا پدما اور یا گنگا ہے، اس کے منبع کا کسی کو پتا نہیں چلتا۔ ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ یہ دریا مہادیو کے سر کی چوٹی سے نکلا ہے۔ بہرحال دریائے گنگ شمالی کوہستان سے پھوٹتا ہے، اور

---

[1] ہلمن، گلیڈون کے نسخوں میں، اور سیر المتاخرین میں ولی "ش ف" کے حاشیے میں راولا، اور خلاصۃ التواریخ میں راوتی تحریر ہے۔

[2] آئینِ اکبری کے ہر نسخے نیز خلاصۃ التواریخ میں یہی لفظ ہے۔ صاحب سیر نے ارخنگ (اراکان) تحریر کیا ہے۔

صوبجات دہلی، آگرہ، الہ آباد و بہار میں بہتا ہوا بنگالے میں داخل ہو جاتا ہے سرکار بارک آباد کے ایک پرگنے قاضی ہتہ کے قریب اس کی دو شاخیں ہو جاتی ہیں۔ ایک شاخ مشرق کی طرف بہتی ہوئی بندرگاہ چاٹگانو کے قریب دریا میں گرتی ہے۔ اس شاخ کو دھاوتی یا (پدماوتی) کہتے ہیں۔ دوسری شاخ جنوب کی طرف بہتی ہے اور تین نہروں میں منقسم ہو جاتی ہے پہلی شاخ کو سرستی، دوسری کو جون اور تیسری شاخ کو گنگ کہتے ہیں۔ ہندی زبان میں ان تینوں نہروں کے مجموعے کو تربینی کہتے ہیں اور اسے مقدس سمجھتے ہیں تیسری شاخ سے ساتگانو کے قریب ہزارہا شاخیں پھوٹتی ہیں اور اس کے بعد وہ سمندر میں گرتی ہے۔ سرستی اور جون بھی آ کر اس سے مل جاتی ہیں۔ اس دریا کی تعریف میں ہند کے دانشمندوں نے ہزارہا صفحے سیاہ کئے ہیں اور وہ منبع سے لے کر دہانے تک ہر جگہ اور ہر مقام پر مقدس سمجھی جاتی ہے اور بعض مقامات پر اس میں خاص تقدس بیان کیا جاتا ہے اور اس کا پانی بطور تبرک کے دور دراز مقامات پر لے جایا جاتا ہے ہندو اس چشمے کو بحر قدم کی ایک شاخ سمجھتے ہیں اور اسی عقیدے کی بنا پر اس کی تعظیم و تکریم کرنا خدا کی اطاعت اور عبادت سمجھتے ہیں۔ اس چشمے کے پانی کی شیرینی اس کی سبکی اور اس کے عمدہ ذائقے ہی سے اس کی بزرگی ظاہر ہے۔ ان خوبیوں کے علاوہ اس کے پانی میں یہ خاصیت عجیب و غریب ہے کہ عرصۂ دراز تک بھی برتن میں رکھے رہنے سے اس میں کسی طرح کا تغیر و تبدل نہیں ہوتا۔

بنگالے کے دوسرے دریا کا نام برہم پتر ہے۔ یہ دریا ختا سے کوچ کی طرف اور وہاں سے سرکار بازوہا کی طرف بہتا ہے اور اسے سیراب کرنے کے بعد سمندر میں گرتا ہے۔

اس کے علاوہ اس صوبے میں ایک سمندر بھی ہے جو اصل میں بحر محیط کی ایک خلیج ہے۔ یہ ایک طرف تو بصرے تک چلا گیا ہے اور دوسری جانب قلزم مصر تک یہاں سے یہ فارس اور حبش کو سیراب کرتا ہے۔ دہلک اور سواکان اسی مقام پر واقع ہیں۔ اس جگہ اسے خلیج عمان اور بحر فارس کہتے ہیں، یہاں کی خاص زراعت چاول ہیں، چاول کی مختلف قسمیں ہیں اور وہ اس قدر کثیر الاقسام ہیں کہ اگر ہر قسم کا ایک ایک دانہ جمع کر کے اکٹھا کیا جائے تو ایک بڑا برتن غلے سے بھر جائے گا۔ چاول کی کاشت سال میں تین بار ہوتی ہے، زمین کا محصول صرف ایک ہی مرتبہ ادا کرنا پڑتا ہے باوجودیکہ کاشت تین مرتبہ ہوتی ہے لیکن زمین کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا، جس قدر پانی کھیت میں زیادہ رہتا ہے اُتنا ہی چاول کا پودا بڑھتا ہے

لیکن خوشہ پانی میں ڈوبنے نہیں پاتا۔ جو لوگ اس غلّے کی بالیدگی سے واقف ہیں ان کا اندازہ ہے کہ اس کا پودا ایک رات میں ساٹھ ہاتھ تک بڑھ جاتا ہے۔ یہاں کی رعایا اطاعت شعار ہے۔ اور محاصل وقت پر ادا کرتی ہے، ہر سال کا محصول بہ احتیاط آٹھ مہینے میں ادا کیا جاتا ہے چونکہ اس ملک میں پیداوار کی بٹاوَنی کا رعایا اور سرکار میں دستور نہیں ہے بلکہ مالگزاری نقدی میں داخل کی جاتی ہے اس لئے کاشتکار مالگزاری کی رقم ادا کرنے کے لئے مُہر اور روپے آتے ہیں اور رسید سرکار سے لے جاتے ہیں۔ اس ملک میں ہمیشہ ارزانی رہتی ہے۔ پیمائش کے جاری کرنے پر کاشتکاروں کو اصرار نہیں ہے اور مالگزاری کاشت اور پیداوار کے حسب حال مقرر کی جاتی ہے، جہاں پناہ نے بھی اپنے رحم و کرم سے اس قاعدے کو برقرار رکھا ہے۔ بنگالیوں کی مرغوب غذا زیادہ تر چاول اور مچھلی ہے، گیہوں یا جَو یا دوسرا غلّہ انھیں موافق نہیں آتا۔ مرد و عورت دونوں اکثر برہنہ رہتے ہیں، صرف ایک لنگ باندھ کر بازاروں میں چلتے پھرتے ہیں، بازار کے کاروبار میں عورتیں بہت زیادہ حصہ لیتی ہیں، اہل بنگال کے مکانات بانس کے بنے ہیں بعض مکانات کچھ اس ترکیب اور وضع سے بنائے جاتے ہیں کہ ایک مکان کی قیمت پانچ ہزار روپے اور اس سے زائد ہوتی ہے اور یہ مکانات عرصہ دراز تک قائم رہتے ہیں سفر زیادہ تر کشتیوں کے ذریعے سے کیا جاتا ہے، خصوصاً موسم برسات میں یہ کشتیاں مختلف اقسام کی بنائی جاتی ہیں، بعض جنگ و جدال کے موقع پر کام آتی ہیں اور بعض بار برداری اور سیر و سیاحت کے کام میں آتی ہیں، قلعہ گیری کے لئے کشتیاں ایسی بنائی جاتی ہیں کہ اُن کے ساحل پر پہنچنے کے بعد ان کی چوٹیاں قلعے سے بھی بلند ہو جاتی ہیں اور قلعہ آسانی سے فتح ہو جاتا ہے۔ خشکی کی مسافت سکھاسن سواری کے ذریعے سے طے کرلیتے ہیں، جس کی شکل ہلالی ہوتی ہے، اس پر صوف و بانات وغیرہ کے کپڑے چڑھاتے ہیں، جس میں دونوں طرف مختلف دھاتوں کے چھلّے لگے ہوتے ہیں، ایک بانس جس میں انکڑے لگے ہوتے ہیں کھڑا کیا جاتا ہے اور اس پر ان کپڑوں کو جما دیا جاتا ہے، یہ سواری بیٹھنے اور پاؤں پھیلا کر لیٹنے نیز سونے کے لئے سفر میں بعید آرام دہ ہے، دھوپ اور بارش سے محفوظ رہنے کے لئے اس پر ایک قسم کی چھت بھی لگاتے ہیں، جسے کبھی کبھی اتار بھی لیتے ہیں بعض اشخاص ہاتھی کی سواری سے آرام حاصل کرتے ہیں۔ گھوڑے کی سواری کا بہت کم رواج ہے۔ حصیریں اس ملک میں عمدہ بنائی جاتی ہیں اور ریشم کے تاروں سے بھی بنی جاتی ہیں، خواجہ سرا اس ملک سے لائے جاتے ہیں، جن کی تین قسمیں ہیں، صندلی، بادامی و کافوری،

اول الذکر کے ہر سہ عضو جڑ سے کاٹ دیتے ہیں، ان کو اطلسی بھی کہتے ہیں۔ دوم کے عضو تناسل خصی ہوتے ہیں تیسری قسم میں وہ ہیں، جن کے دونوں خصیے بچپن میں مالش سے نابود کر دیتے ہیں یا نکال لیتے ہیں۔

صوبۂ بنگال میں نمک کی بیحد مانگ ہے اور دور دراز ملکوں سے لایا جاتا ہے۔ ہیرے، زمرد، مروارید، عقیق اور ریشم بندرگاہوں سے آتے ہیں، پھول اور پھل بکثرت پیدا ہوتے ہیں، چھالیہ ایسی ہوتی ہے کہ اس کے چبانے سے لب سرخ ہو جاتے ہیں۔

جنت آباد پرانا شہر ہے، ایک زمانے میں یہ بنگال کا پائے تخت اور لکھنوتی کے نام سے مشہور تھا، اسی کو گودھی کہتے ہیں۔ جنت آشیانی نے اس شہر کو جنت آباد کے نام سے موسوم کیا، جنت آباد میں ایک نہایت عمدہ قلعہ ہے، اس شہر کے مشرق میں ایک جھیل ہے، جسے چھتیا پتیا کہتے ہیں، اس جھیل میں بہت سے جزیرے ہیں، اگر اس کا بند ٹوٹ جائے تو سارا شہر زیر آب ہو جائے۔ قلعے سے ایک کوس کے فاصلے پر جانب شمال ایک بہت بڑی عمارت اور بڑا حوض ہے، بہت قدیم زمانے کی یادگاریں ہیں، کسی قدر زمانے سے اس حوض کا پانی زہر آلود سمجھا جاتا ہے، اس جگہ کو بیاز باری کہتے ہیں، مجرم جو سزائے موت کے مستحق ہوتے اس جگہ قید کئے جاتے تھے اور اس حوض کا پانی پینے سے تھوڑے ہی زمانے میں مر جاتے تھے، جہاں پناہ کے بابرکت عہد میں یہ عمل نہیں ہوتا۔

محمود آباد۔ قلعے کے گرد دلدل کی وجہ سے اس کی مضبوطی میں بہت زیادہ اضافہ ہو گیا ہے۔ شیر خاں کی یورش کے زمانے میں اس ضلع کے حاکم نے جنگل میں اپنے ہاتھی چھوڑ دئے تھے۔ اسی زمانے سے اس جنگل میں ہاتھی بکثرت پائے جاتے ہیں، فلفل دراز یہاں کثرت سے پیدا ہوتی ہے اور سرکار خلیفت آباد میں درخت اور جنگلی ہاتھی کثرت سے پائے جاتے ہیں، سرکار بنگلا سمندر کے کنارے تک پھیلا ہوا ہے، قلعے کے گرد گھنے درخت ہیں، ہر ہلالی مہینے کی رات سے لے کر چودہ تاریخ تک دریا میں موجوں کا تلاطم ہوتا ہے اور چودہ تاریخ سے اختتام ماہ تک پانی میں بتدریج سکون پیدا ہو جاتا ہے۔ سنہ الٰہی کے انیسویں سال سہ پہر کو ایک زبردست سیلاب آیا، جو تمام سرکار بنگلا پر چھا گیا، سیلاب کے وقت راجہ کے ہاں ایک بڑا جشن منعقد ہوا تھا، راجہ تو خود کشتی میں سوار ہو گیا، اور اس کے فرزند مسمی پرمانند رائے اور اس کے ساتھیوں نے مندر کے برج کی چوٹی پر پناہ لی،

اور ایک سوداگر نے ایک بلند ٹانڈ پر اپنا نشیمن بنایا۔ ساڑھے چار گھنٹے کال ہوا اور کڑک کی وجہ سے دریا میں طوفان رہا۔ مکانات اور کشتیاں تہ آب ہوگئیں لیکن بتخانے اور ٹانڈ کو کوئی نقصان نہیں پہونچا۔ تقریباً دولاکھ جاندار اس طوفان میں ہلاک ہوئے۔

سرکار گھورہ گھاٹ میں ریشم اور ٹاٹ کی بناوٹ کا کپڑا ہوتا ہے۔ اس علاقے میں خواجہ سرا اور پہاڑی ٹٹو بہ کثرت پائے جاتے ہیں۔ میوے بہ کثرت خوش ذائقہ پیدا ہوتے ہیں۔ خاصکر ایک پھل لکن یہاں پیدا ہوتا ہے جو اخروٹ کے برابر ہوتا ہے لیکن اس کا مزہ انار کا سا ہوتا ہے۔ اور اس میں تین بیج ہوتے ہیں۔

سرکار باربک آباد میں گنگا جل نام ایک کپڑا عمدہ بنا جاتا ہے اور سنترے بہ کثرت پیدا ہوتے ہیں۔

سرکار بازوہا میں جنگل بہ کثرت ہیں۔ ان جنگلوں سے لکڑی کے لانبے شہتیر بہ کثرت دستیاب ہوتے ہیں جن سے جہاز کے مستول تیار کئے جاتے ہیں۔ اس علاقے میں لوہے کی کان بھی ہے۔

سرکار سنار گاؤں میں خاصہ یا تنزیب (باریک ململ) نہایت عمدہ بنا جاتا ہے۔ اور بہ کثرت تیار کیا جاتا ہے۔ قصبۂ کیارہ سندر میں ایک بہت بڑا تالاب ہے۔ اس میں جو کپڑا دھویا جاتا ہے وہ بہت صاف ہوتا ہے اور اس میں ایک خاص قسم کی صفائی آتی جاتی ہے۔

سرکار سلہٹ میں پہاڑیوں کے نو سلسلے ہیں یہاں سے ہی خواجہ سرا بہ کثرت دستیاب ہوتے ہیں۔ اس سرکار میں ایک خاص قسم کا میوہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ جسے سون ترہ (سنترہ) کہتے ہیں۔ یہ میوہ شکل اور وضع میں تو نارنگی سے مشابہت رکھتا ہے۔ لیکن ذائقہ میں نارنگی سے زیادہ شیریں اور مزہ دار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ یہاں چوب چینی بھی بہ کثرت پائی جاتی ہے پرانے زمانے میں اسے کوئی نہ پہچانتا تھا لیکن تجربہ کار رومی سیاحوں کا ادھر گزر ہوا۔ اور انھوں نے اس لکڑی کی خاصیت سے لوگوں کو آگاہ کیا۔ عود کے درخت ان پہاڑیوں میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ بارش کے زمانے میں درخت کو کاٹ کر زمین پر گرا دیتے ہیں اور ایک مدت گزرنے کے بعد لکڑی کو اس کی خامی و پختگی کے اعتبار سے مختلف نام رکھتے ہیں۔ بھنگراج ایک جانور کا نام ہے جس کا رنگ سیاہ اور آنکھیں سرخ ہوتی ہیں۔ اس جانور کی دم لانبی ہوتی ہے اور اس کے دو پر ایک ایک گز لانبے ہوتے ہیں۔ اس کو جال میں گرفتار کرکے رام کر لیتے ہیں۔ بھنگراج کی

خاصیت یہ ہے کہ جس جانور کی بولی سنتا ہے یاد رکھتا ہے اور گوشت کھاتا ہے۔ شیر گنج یہ بھی ایک جانور ہے جو بھنگراج سے مشابہ ہوتا ہے فرق یہ ہے کہ شیر گنج کی چونچ اور اُس کے پانوں سرخ ہوتے ہیں جانوروں کی آواز سیکھنے میں بھنگراج کا ہم پا یہ ہے گوریا وغیرہ چھوٹے پرندوں کا شکار کرتا اور انھیں کھاتا ہے۔

چاٹگانو۔ یہ ایک بڑا شہر ہے جو دریائے شور کے ساحل پر آباد ہے اور اس کے گرد درختوں کا جنگل ہے۔ یہ شہر عمدہ بندرگاہ سمجھا جاتا ہے اور نصاریٰ و دیگر سوداگروں کی تجارت گاہ ہے۔

سرکار شریف آباد میں بیل بہت عمدہ پائے جاتے ہیں جن کا رنگ سیاہ اور ان کا قدو قامت خوبصورت ہوتا ہے۔ ان کو اونٹوں کی طرح بٹھلا کر ان پر بوجھ لادتے ہیں ایک جانور پندرہ من تک کا بوجھ اٹھا سکتا ہے یہ مقام بربری بکروں اور جنگلی مرغوں کے لئے بھی مشہور ہے۔

سرکار ساتگانو میں دو بندرگاہیں ہیں جو نصف کوس کے فاصلے پر آباد ہیں ایک بندر ساتگانون اور دوسرا ہوگلی کے نام سے مشہور ہے آخر الذکر بندرگاہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں دونوں بندرگاہوں پر نصاریٰ قابض ہیں یہاں انار عمدہ پیدا ہوتا ہے سرکار مدارن میں ایک موضع ہرپہ ہے جہاں الماس کی کان ہے جس سے چھوٹے چھوٹے الماس برآمد ہوتے ہیں۔

اُوڑیسہ

(۱) اُوڑیسہ پیشتر ایک جداگانہ ملک تھا۔ اس کی آب و ہوا معتدل اور خوشگوار ہے۔ موسمی حالت بیحد اچھی ہے۔ جہاں پناہ نے اس صوبے کو پانچ سرکاروں میں منقسم کیا ہے۔ جن کے نام یہ ہیں۔ جالیسر۔ بھدرک۔ کٹک۔ کلنگ۔ وندیات اور راج مہندرہ۔ یہ پانچوں سرکار آجکل صوبہ بنگال میں داخل ہیں۔ اوڑیسہ میں ایک سو انتیس [۱۲۹] پختہ قلعے ہیں۔ یہاں کے فرمانروا کو گجپتی کہتے ہیں۔ اوڑیسہ میں آٹھ مہینے بارش ہوتی ہے۔ تین مہینے گرمی پڑتی ہے۔ اور ایک مہینہ جاڑے کا موسم ہوتا ہے۔ چاول کی زراعت ہوتی ہے۔ اور یہاں کے

باشندوں کی غذا چاول مچھلی ترکاریاں اور برنجل ہے۔ یہاں کے باشندے چاول کو پکا کر ٹھنڈے پانی میں رکھ دیتے اور دوسرے دن اسے کھاتے ہیں۔ مردوں میں زنانہ پن ہے۔ یہ بدن پر صندل ملتے اور زیورات پہنتے ہیں۔ عورتیں صرف جسم کے نیچے کا حصہ ڈھانکتی ہیں۔ اور یہ پوشش بھی زیادہ تر درخت کے پتوں کی تیار کی جاتی ہے۔ مکانوں کی دیواریں سرکنڈے کی بنائی جاتی ہیں۔ ان کے تہخانے پتھر کے اور بیحد بلند ہوتے ہیں۔ ہاتھی بکثرت پائے جاتے ہیں۔ ان لوگوں کی زبان بنگال والے بھی نہیں سمجھتے۔ ایک عورت کے کئی شوہر ہوتے ہیں۔ اہل اوڑیسہ کتابت میں قلم اور دوات کا استعمال نہیں کرتے۔ بلکہ لوہے کی سلاخ سے کھجور کے پتوں پر لکھتے ہیں۔ اور سلاخ کو مٹھی میں داب کر بجائے قلم کے استعمال کرتے ہیں۔ سکھاسن۔ کیرہ۔ خواجہ سرا پھول اور میوے کثرت سے ہوتے ہیں۔ پھولوں میں گل نسرین خاص طور پر عمدہ و خوشبودار ہوتا ہے۔ اس پھول کے اوپر کی پتیاں سفید اور اندر کی پتیاں زرد ہوتی ہیں۔ کیوڑے کے جنگل کے جنگل موجود ہیں اور پان بھی قسم قسم کے ہوتے ہیں۔ لین دین میں کوڑیوں کا رواج ہے۔ یہ کوڑیاں سفید اور بیچ میں سے زیادہ تر چاک ہوتی ہیں۔ اور سمندر کی تہ سے نکالی جاتی ہیں۔ چار کوڑیوں کا ایک گنڈہ ہوتا ہے۔ پانچ گنڈوں کی ایک بُوڑی اور چار بوڑیوں کا ایک پَن اور سولہ یا بیس پَن کا ایک کھاون اور دس کھاون کا ایک روپیہ ہوتا ہے۔

(۲) کٹک۔ اس حصۂ ملک میں ایک سنگین قلعہ ہے۔ جو دو ندیوں کے درمیان واقع ہے۔ ان کے نام مہاندی اور کَٹجوری ہیں مہاندی کا پانی ہندوؤں میں بھی بیحد متبرک سمجھا جاتا ہے۔ کٹک حاکم صوبہ کا مستقر ہے۔ اور اس میں بعض سنگی عمارتیں بہت اچھی پائی جاتی ہیں۔ برسات کے زمانے میں قلعے کے پانچ یا چھ کوس چاروں طرف پانی بھر جاتا ہے۔ راجہ مکند دیو نے یہاں ایک محل تیار کرایا تھا جس کے نو درجے تھے۔ پہلے درجے میں فیلخانہ اور اصطبل تھا۔ دوسرا درجہ نوبت خانہ اور چوکیداروں کے لئے مخصوص تھا۔ تیسرا درجہ پاسبانوں اور دربانوں کے رہنے کی جگہ تھی۔ چوتھا درجہ کارخانوں کے لئے خاص تھا۔ پانچویں درجے میں باورچیخانہ تھا۔ چھٹا درجہ ملاقات کا کمرہ۔ ساتواں درجہ خلوت خانہ تھا۔ آٹھویں درجے میں شاہی محلات تھے۔ اور نواں درجہ راجہ کی خوابگاہ کے لئے مخصوص تھا۔ جنوب کی طرف ایک بہت بڑا تہخانہ تھا۔

اس بتخانے کے مشرق رو شہر پرشوتم میں سمندر شور کے کنارے جگناتھ کا مندر ہے۔ اس مندر سے قریب کشن اور اس کے بھائی اور بہن کی مورتیں نصب ہیں۔ یہ مورتیں صندل کی لکڑی کی تراشی گئی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آج سے چار ہزار برس قبل نیلگری کے فرمانروا راجہ اندرومن نے ایک خاص برہمن کو اس لیئے روانہ کیا کہ کوئی عمدہ جگہ بنائے شہر کے لیئے منتخب کرے۔ برہمن چاروں طرف تلاش کرتا رہا۔ یہاں تک کہ سمندر کے کنارے اسے ایک مقام پسند آیا۔ جو ہر جگہ سے بہتر اور مناسب تھا۔ برہمن اس مقام کو منتخب کرچکا تو اس نے دیکھا کہ ایک کوا آیا اور اُس نے پانی میں غوطہ مارا۔ اور اس کے بعد دریا کے کنارے عبادت میں مشغول ہوا۔ برہمن اس منظر کو دیکھ کر سخت متعجب ہوا۔ اور چونکہ یہ شخص جانوروں کی زبان بھی سمجھتا تھا۔ اس نے کوے سے حقیقت حال کا استفسار کیا۔ کوے نے جواب دیا کہ میں بھی کسی زمانے میں ایک دیوتا تھا، ایک ریاضت گر کی بد دعا سے میں اس جانور کی شکل میں مسخ ہوگیا۔ مجھے ایک پیر طریقت نے یہ ہدایت کی کہ خدا اس جگہ کی بیحد عظمت کرتا ہے جو شخص یہاں رہتا اور خلوص قلب سے عبادت کرتا ہے وہ جلد سے جلد اپنے مقصود کو پہنچ جاتا ہے۔ میں اسی اُمید پر اس آستانہ کی گدائی کر رہا ہوں۔ اور وہ وقت آگیا ہے کہ میری ریاضت کا پھل مجھے ملے۔ تم میں ہر طرح کی خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ اس سرزمین کی عجائبات کو دیکھو۔ اور امیدوار عنایات رہو اور صبر وشکر کے ساتھ زندگی کے دن بسر کرو۔ برہمن نے اس جگہ قیام کیا۔ اور تھوڑے ہی زمانے میں جو کچھ سنا تھا وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ برہمن نے راجہ سے یہ تمام واقعات بیان کئے۔ راجہ نے اس مقام پر ایک بہت بڑا شہر آباد کیا۔ اور ایک جگہ عبادت کے لیئے مقرر کی۔ ایک رات معاملات ملکی تنصیل کرنے کے بعد راجہ نے سجادۂ عبادت بچھایا اور خدا کی یاد میں مشغول ہوا۔ راجہ اسی سجادہ پر سوگیا۔ اور خواب میں اس کو بشارت ہوئی کہ فلاں دن سمندر کے کنارے خدا کی عنایتوں کا امیدوار رہ۔ ایک لکڑی کا ٹکڑا باون انگل چوڑا اور ڈیڑھ ہاتھ لانبا سطح دریا پر برآمد ہوگا۔ یہ لکڑی خاص دیوتا کی پیکر ہے اُسے اٹھائے۔ اور سات روز کامل اس کو ایک محفوظ جگہ پر رکھو اس دوران میں جو شکل یہ اختیار کرے اس صورت کو متبرک جانو۔ اور پھر اس کو مندر کے محراب میں رکھو اور خلوص کے ساتھ اُس کی

پرستش کرو۔ راجہ بیدار ہوا اور خواب صبح روشن کی طرح سچا ثابت ہوا۔ اور اس نے اس لکڑی کی مورت کا نام جگناتھ رکھا۔ اس پر سونا چڑھوا کر جگہ جگہ بیش قیمت جواہرات جڑوائے۔ یہ جگہ ہر شریف رذیل کے لئے پرستشگاہ مقرر ہوئی۔ جس کی بابت بہت سی عجیب وغریب روایتیں بہ طور کرامت بیان کی جاتی ہیں۔ سلیمان کرانی کے بیٹے دار کالا پہاڑ نے جب اس خطۂ زمین کو فتح کیا۔ تو اُس نے اس مورت کو آگ میں جلا کر خاک سیاہ کیا۔ اور اسے سمندر میں پھینک دیا۔ لیکن وہ مورت پھر دستیاب ہوگئی۔ اور یہی بہت سے افسانے اس کی بابت مشہور ہیں۔

یہ مورت دن میں تین مرتبہ دھوئی جاتی ہے۔ اور ہر دفعہ اُسے غسل دیکر نئے کپڑے پہناتے ہیں۔ پچاس یا ساٹھ زنار دار برہمن اس مورت کے قریب دست بستہ کھڑے رہ کر اس کی اطاعت گزاری کرتے ہیں۔ غسل کے بعد ہر مرتبہ اس مورت کے سامنے ایک بڑا خوان کھانے کا پیش کیا جاتا ہے۔ اس خوان میں اتنا کھانا ہوتا ہے کہ بیس ہزار فقیر اس سے شکم سیر ہوجاتے ہیں۔ ایک سولہ پہیئے کا رتھ تیار کیا گیا ہے۔ مورت کو اس رتھ پر سوار کراتے ہیں۔ ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ جو شخص اس مورت کو رتھ پر کھینچتا ہے وہ گناہوں سے پاک ہوکر زمانے کی آفتوں سے محفوظ رہتا ہے۔

جگناتھ کے قریب آفتاب کا مندر ہے۔ اس ملک کا بارہ برس کا خراج اس کی تعمیر میں صرف ہوا ہے۔ مشکل پسند دوربیں اشخاص اس کو دیکھ کر حیرت میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ اس مندر کی دیواروں کی بلندی ڈیڑھ سو گز اور چوڑائی انیس گز ہے۔ مندر میں تین دروازے ہیں۔ شرقی دروازے پر پتھر کے دو خوبصورت ہاتھی نصب ہیں۔ ہر ہاتھی کی سونڈ میں ایک ایک آدمی بیٹھا ہوا ہے۔ غربی دروازے پر دو سوار ساز یراق سے آراستہ مع اپنے سائیسوں کے مسلح کھڑے ہیں۔ شمال کے رخ دو شیروں کی مورتیں کھڑی ہیں۔ جن میں سے ہر شیر ایک ہاتھی کا شکار کئے ہوئے اُسی کے سینے پر بیٹھا ہوا ہے۔ مندر کے سامنے ایک ہشت پہلو ستون سنگ سیاہ کا پچاس گز بلند نصب ہے۔ نو زینے طے کرنے کے بعد ایک وسیع صحن ملتا ہے جس میں پتھر کا بہت بڑا طاق ہے۔ اس طاق میں سورج اور دیگر سیاروں کی شکلیں کندہ کی گئی ہیں۔ ان تصویروں کے گرد قسم قسم کے پجاریوں کی شکلیں بنی ہوئی ہیں۔ ان پوجاریوں میں کچھ لوگ کھڑے ہیں۔ اور کچھ بیٹھے اور کچھ سربسجدہ ہیں۔ ان کے علاوہ بعض پوجاری ہنس رہے ہیں۔ اور بعض رونے والے ہیں۔ بعض حیران ہیں اور بعض آگاہ دل

اس کے بعد بے شمار شکلیں اور بنی ہوئی ہیں۔ جن میں انواع و اقسام کے اہلِ موسیقی اور عجائب الخلقت جانوروں کی مورتیں ہیں۔ ان کے اشکال اس قدر تعجب خیز ہیں کہ ان کا وجود محض عالمِ خیال ہی میں ممکن معلوم ہوتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سات سو تیس سال کا زمانہ گزرا کہ راجہ نرسنگ دیو نے اس عالیشان نمونہ صنعت کی تکمیل کی۔ اور اس طرح اپنی عظیم الشان یادگار چھوڑی۔ اس پرستشگاہ کے قریب اٹھائیس بتخانے اور موجود ہیں جن میں سے چھ کے دروازوں کے سامنے احاطے کے باہر بائیس بتخانے اور واقع ہیں۔ ہر بتخانہ کے ساتھ متعدد افسانے وابستہ ہیں۔ بعضوں کا خیال ہے کہ کبیر داس مؤحد یہیں مدفون ہے۔ کبیر داس کی حقیقت شناسی اور ان کے قول و فعل اور ہر طرح کے حقائق آمیز کارناموں کی بابت بہت سی روایتیں مشہور ہیں۔

ان کے صلح کل مذہب اور ان کی فراخ حوصلگی کی وجہ سے ہندو مسلمان دونوں ان کے ساتھ خلوص رکھتے ہیں۔ کبیر داس کی وفات کے بعد مسلمان یہ چاہتے تھے کہ ان کی لاش کو دفن کریں۔ اور ہندوؤں کو اصرار تھا کہ جسم خاکی آگ کے نذر کر دیا جائے۔

اس صوبہ میں چوبیس سرکار اور سات سو ستاسی محل ہیں اور اس کی مالگزاری انسٹھ[۵۹] کروڑ چوراسی[۸۴] لاکھ انسٹھ ہزار تین سو انیس (۵۹۳۱۹) دام ہیں۔ صوبہ کے زمیندار بیشتر کالیتھہ ہیں اور تئیس[۲۳] ہزار تین سو تیس سوار آٹھ لاکھ ایک ہزار ڈیڑھ سو پیادے ایک ہزار ایک سو ستر ہاتھی چار ہزار دو سو ساٹھ توپیں اور چار ہزار چار سو کشتیاں یہاں کی فوجی طاقت ہے۔

اس صوبے کے پرگنے ترتیب ابجدی کے ساتھ ایک جدول میں مرقوم ہیں اور ہر صفحہ میں دو حصے ہیں۔ پرگنوں کے اسما کے ساتھ ان کا مختصر حال بھی مندرج ہے۔

سرکار اوڈنبر عرف ٹانڈہ

نمبر شمار	پرگنے	رقبہ	بیگھہ	نقدی مدد معاش یا انعام	بیگھہ	سوار	پیادہ
(۱)	دیو یا پور	۰	۰	۵۵۹۵۵۷ دام	۰	۰	۰
(۲)	داؤد شاہی	۰	۰	۲۴۲۸۰۲ 〃	۰	۰	۰
(۳)	دگاچھی	۰	۰	۲۵۲۷۴۵ 〃	۰	۰	۰
(۴)	رام پور	۰	۰	۱۱۵۵۳۲ 〃	۰	۰	۰
(۵)	روبس پور	۰	۰	۱۳۸۱۲۲ 〃	۰	۰	۰
(۶)	سروپ سنگھ	۰	۰	۱۳۶۸۸۷۰ 〃	۰	۰	۰
(۷)	سلطان پوراجیال	۰	۰	۴۵۶۳۹۴ 〃	۰	۰	۰
(۸)	سلیمان شاہی	۰	۰	۱۹۸۷۴۲ 〃	۰	۰	۰
(۹)	سلیمان آباد	۰	۰	۱۹۷۷۶۰ 〃	۰	۰	۰
(۱۰)	سلیم پور	۰	۰	۱۸۷۰۹۷ 〃	۰	۰	۰
(۱۱)	سبلا	۰	۰	۱۷۴۵۵۰ 〃	۰	۰	۰
(۱۲)	شیر شاہی	۰	۰	۱۷۸۲۳۰ 〃	۰	۰	۰
(۱۳)	شمس خانی	۰	۰	۳۶۱۹۵۲ 〃	۰	۰	۰
(۱۴)	پہلواری	۰	۰	۱۹۳۰۲۵ 〃	۰	۰	۰
(۱۵)	بہادر شاہی	۰	۰	۱۳۸۱۰۲ 〃	۰	۰	۰
(۱۶)	ٹانڈہ باجویلی	۰	۰	۴۳۳۶۱۰۲ 〃	۰	۰	۰
(۱۷)	تاجپور	۰	۰	۲۱۹۰۹۷ 〃	۰	۰	۰
(۱۸)	تعلق پربھاکر	۰	۰	۱۱۷۲۵ 〃	۰	۰	۰
(۱۹)	تغولی	۰	۰	۱۹۶۳۸۰ 〃	۰	۰	۰
(۲۰)	جوتا گھاٹی	۰	۰	۵۸۹۴۶۷ 〃	۰	۰	۰

نمبر شمار	پرگنے	قلعہ	بیگھے	نقدی و مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۲۱)	چاندپور	۰	۰	۱۰۹۰۲۷ دام	۰	۰	۰
(۲۲)	جنیفتی	۰	۰	۱۶۰۲۰۵ "	۰	۰	۰
(۲۳)	پونگ ندیا	۰	۰	۱۴۵۳۰۵ "	۰	۰	۰
(۲۴)	حاجی پور	۰	۰	۱۰۶۲۵۵ "	۰	۰	۰
(۲۵)	حسین آباد	۰	۰	۲۶۶۵۴۵ "	۰	۰	۰
(۲۶)	خان پور	۰	۰	۳۱۴۱۰ "	۰	۰	۰
(۲۷)	دھاوہ	۰	۰	۲۵۰۵۹۷ "	۰	۰	۰
(۲۸)	شیرپور	۰	۰	۱۶۳۰۹۷ "	۰	۰	۰
(۲۹)	فیروزپور	۰	۰	۳۴۷۷۸۷½ "	۰	۰	۰
(۳۰)	کنورپرتاب	۰	۰	۱۶۷۲۰۰۰ "	۰	۰	۰
(۳۱)	کانک جولی	۰	۰	۱۵۸۹۳۳۲ "	۰	۰	۰
(۳۲)	کانسہ گدھ	۰	۰	۱۲۶۵۶۳۲ "	۰	۰	۰
(۳۳)	ککرہ	۰	۰	۸۹۴۰۲۷ "	۰	۰	۰
(۳۴)	کاشی پور	۰	۰	۳۲۲۴۰ "	۰	۰	۰
(۳۵)	کچھلا	۰	۰	۳۶۲۴۰ "	۰	۰	۰
(۳۶)	کافوردیا	۰	۰	۱۴۴۰ "	۰	۰	۰
(۳۷)	مولیسر	۰	۰	۱۵۳۳۰۵۲ "	۰	۰	۰
(۳۸)	منگلپور	۰	۰	۲۲۶۷۷۰ "	۰	۰	۰
(۳۹)	باون محل	۰	۰	۲۴۰۷۹۳۹۹½ "	۰	۰	۰
(۴۰)	اک محل	۰	۰	۱۳۳۰۱۷ "	۰	۰	۰
(۴۱)	اجلاو ورن وتارہ						
"	واشرف نہال تین محل	۰	۰	۴۴۲۰۸۷½ "	۰	۰	۰
(۴۲)	ابراہیم پور	۰	۰	۳۶۰۳۵۷ "	۰	۰	۰

نمبر سلسلہ	پرگنے	قلعہ	زمین پیمودہ	نقدی مدمعاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۴۲)	اجبال گھاٹی	۔	۔	۲۳۱۹۵۷ دام	۔	۔	۔
(۴۳)	انگاچھی	۔	۔	۲۶۹۳۵۷½ ″	۔	۔	۔
(۴۴)	بدھ کنکل	۔	۔	۶۶۶۲۰۰ ″	۔	۔	۔
(۴۵)	بہتال	۔	۔	۴۱۵۴۷۰ ″	۔	۔	۔
(۴۶)	بہادرپور	۔	۔	۳۱۴۸۰۰ ″	۔	۔	۔
(۴۷)	بلہرائے (ماہراری)	۔	۔	۲۰۶۱۵۰½ ″	۔	۔	۔
(۴۸)	ندکورین	۔	۔	۱۴۵۶۳۷ ″	۔	۔	۔
(۴۹)	نوانگر	۔	۔	۸۰۵۹۸۵ ″	۔	۔	۔
(۵۰)	نصیب پور	۔	۔	۳۷۰۷۵۰ ″	۔	۔	۔

سرکار جنت آباد عرف لکھنوتی

نمبر سلسلہ	پرگنے	قلعہ	زمین پیمودہ	نقدی مدمعاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
	چھیاسٹھ محل	۔	۔	۱۸۸۴۶۹۷۶ دام	کائستھ و زناردار	۵۰۰	۱۸۰۰۰
(۱)	جنت آباد عرف گور	اینٹ کا قلعہ	۔	۷۸۶۹۲۰۲ ″	۔	۔	۔
(۲) ″	جوار جو دو پرگنے میں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے	۔	۔	۱۵۷۳۲۹۶ ″	۔	۔	۔
(۳)	اجور	۔	۔	۱۳۸۹۲۵ ″	۔	۔	۔
(۴)	باز کھوکرا	۔	۔	۱۹۲۵۰۸ ″	۔	۔	۔
(۵)	بلیہر	۔	۔	۱۲۷۰۶۰ ″	۔	۔	۔
(۶)	حویلی اکرا	۔	۔	۲۱۱۲۶۰ ″	۔	۔	۔
(۷)	دھن پور	۔	۔	۱۴۰۳۴۰ ″	۔	۔	۔
(۸)	دیویا	۔	۔	۱۱۲۲۰۷ ″	۔	۔	۔
(۹)	سیرہور	۔	۔	۷۱۰۰۰ ″	۔	۔	۔

نمبر سلسلہ	پرگنے	پیمائش	بیگہ	نقدی مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۱۰)	شاہ بالا	•	•	۹۸۴۰۰ دام	•	•	•
(۱۱)	شاہ للسری	•	•	۸۰۰۰ "	•	•	•
(۱۲)	کہبکنر	•	•	۵۰۲۰۰ "	•	•	•
(۱۳)	بدناوتی	•	•	۱۵۱۸۹۰ "	•	•	•
(۱۴)	موودی ہات	•	•	۶۹۸۰ "	•	•	•
(۱۵)	ناہت	•	•	۲۴۲۷۱۰ "	•	•	•
(۱۶)	مست گنج پور	•	•	۲۸۵۱۵ "	•	•	•
(۱۷) "	جو اور سرکٹ شانز امحل جسکی تفصیل یہ ہے۔	•	•	۲۰۹۳۰۴۴ "	•	•	•
(۱۸) "	اجاری خانہ اس جگہ اور کٹ بیجتے ہیں۔	•	•	۷۸۰۰ "	•	•	•
(۱۹)	بہتیا	•	•	۸۲۶۴۳۲ "	•	•	•
(۲۰)	بیل باری	•	•	۹۱۵۶۰ "	•	•	•
(۲۱)	بازار قدیم	•	•	۳۷۰۶۰ "	•	•	•
(۲۲)	درسرک	•	•	۶۲۸۳۵ "	•	•	•
(۲۳)	رائیکا مائی	•	•	۳۲۰۰ "	•	•	•
(۲۴) "	سایر از کنگاپت و اطراف مندوے وغیرہ	•	•	۱۷۰۸۰۰ "	•	•	•
(۲۵) "	شیرپور گنگل لورد دو محل	•	•	۲۰۰۰ "	•	•	•
(۲۶)	شہباز پور درونِ شہر	•	•	۴۰۰ "	•	•	•
(۲۷)	غیاث پور	•	•	۴۱۹۲۰ "	•	•	•
(۲۸)	کملا	•	•	۱۶۳۷۷ "	•	•	•

نمبر شمار	پرگنے	قلعہ	بیگھے	نقدی مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۲۹)	کاتھا چھایا	۰	۰	۱۲۰۰۰ دام	۰	۰	۰
(۳۰)	مودی محل	۰	۰	۱۳۰۰۰ "	۰	۰	۰
(۳۱)	میو محل	۰	۰	۱۳۶۰ "	۰	۰	۰
(۳۲)	حاصل بازار جدیدی	۰	۰	۱۱۷۶۰ "	۰	۰	۰
(۳۳)	جوار وہی کوٹ	۰	۰	۸۶۹۰۰۰ "	۰	۰	۰
(۳۴)	براری پنجر	۰	۰	۶۹۸۹۰۰ "	۰	۰	۰
(۳۵)	پاکور	۰	۰	۳۷۷۲۰ "	۰	۰	۰
(۳۶)	دہی کوٹ	۰	۰	۳۱۶۲۴۰ "	۰	۰	۰
(۳۷)	دھل گانوٗ	۰	۰	۱۳۰۹۲۰ "	۰	۰	۰
(۳۸)	شاہزادہ پور	۰	۰	۸۴۳۶۰ "	۰	۰	۰
(۳۹)	مالے گانو	۰	۰	۱۴۱۴۶۰ "	۰	۰	۰
(۴۰)	مودی پور	۰	۰	۶۱۸۸۰ "	۰	۰	۰
(۴۱) "	جوار راموتی سات محل جس کی تفصیل یہ ہے	۰	۰	۷۴۹۷۹۵ "	۰	۰	۰
(۴۲)	بدہتھیلی	۰	۰	۲۰۷۵۰۰ "	۰	۰	۰
	رامولے	۰	۰	۱۹۴۷۶۷ "	۰	۰	۰
(۴۳)	سیل کہریا	۰	۰	۱۳۰۰۰۰ "	۰	۰	۰
(۴۴)	سلکرا	۰	۰	۹۳۳۲۰ "	۰	۰	۰
(۴۵)	سلطان پور	۰	۰	۲۹۲۱۰ "	۰	۰	۰
(۴۶)	سنگ دوار	۰	۰	۱۴۴۴۷ "	۰	۰	۰
(۴۷)	ماہی نگر	۰	۰	۱۰۱۵۵۰ "	۰	۰	۰
(۴۸) "	جوار محل سرسا باد جمع دس محل	۰	۰	۱۳۱۹۲۳۷۷ "	۰	۰	۰

نمبر شمار	پرگنے	رقبہ	بیگھہ	نقدی مدد معاش یا انعام	پیادے	سوار	ہاتھی
(۴۹)	اکبر پور	۰	۰	۹۷۳۶ دام	۰	۰	۰
(۵۰)	پاروپار	۰	۰	۸۵۲۸۰ ״	۰	۰	۰
(۵۱)	خضر پور	۰	۰	۳۹۶۱۰۰ ״	۰	۰	۰
(۵۲)	سرسا باد	۰	۰	۲۵۰۳۰۸۰ ״	۰	۰	۰
(۵۳)	کوتوالے	۰	۰	۷۸۸۴۲۷ ״	۰	۰	۰
(۵۴)	گرہنڈ	۰	۰	۳۳۴۸۸۰ ״	۰	۰	۰
(۵۵)	گڈہی	۰	۰	۲۰۰۰۰۰ ״	۰	۰	۰
(۵۶)	کمراین	۰	۰	۱۶۴۰۸۰ ״	۰	۰	۰
(۵۷)	مانک پور وہٹنڈا	۰	۰	۶۳۰۷۷۰ ״	۰	۰	۰
(۵۸) ״	جوار مالدہ گیارہ جگہ جنکی تفصیل یہ ہے	۰	۰	۰	۰	۰	۰
(۵۹)	باریک پور	۰	۰	۰	۰	۰	۰
(۶۰)	بازار یوسف	۰	۰	۰	۰	۰	۰
(۶۱)	حویلی مالدہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰
(۶۲)	دہیر پور	۰	۰	۰	۰	۰	۰
(۶۳)	سوجاپور	۰	۰	۰	۰	۰	۰
(۶۴)	سرباوہل پور	۰	۰	۰	۰	۰	۰
(۶۵)	سنگودما	۰	۰	۰	۰	۰	۰
(۶۶)	شالیسری	۰	۰	۰	۰	۰	۰
(۶۷)	شادمندوی	۰	۰	۰	۰	۰	۰
(۶۸)	فتح پور	۰	۰	۰	۰	۰	۰
(۶۹)	معزالدین پور	۰	۰	۰	۰	۰	۰

سرکار فتح آباد

نمبر سلسلہ	پرگنے	پیمائش	بیگھہ	نقدی مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
	اکتیس محل	۰	۰	۷۹۶۹۵۶۸ دام	مختلف قومیں	۹۰۰	۵۰۷۰۰
(۱)	ایسراچارج	۰	۰	۳۴۰۲۴ "	۰	۰	۰
(۲)	بھولیا بیل	۰	۰	۳۸۴۴۵۲ "	۰	۰	۰
(۳)	بلور	۰	۰	۱۲۴۸۷۲ "	۰	۰	۰
(۴)	بھاگل پور	۰	۰	۶۱۱۵ "	۰	۰	۰
(۵)	باڑہا دیا	۰	۰	۱۴۴۲ "	۰	۰	۰
(۶)	تیل ہٹی	۰	۰	۳۷۷۲۹۰ "	۰	۰	۰
(۷)	چرن لکھی	۰	۰	۳۵۶۴۵ "	۰	۰	۰
(۸)	چرہائی	۰	۰	۳۰۲۰۰ "	۰	۰	۰
(۹) "	حویلی فتح آباد یا بلدہ	۰	۰	۹۰۲۶۶۲ "	۰	۰	۰
(۱۰)	حاصل نمک	۰	۰	۲۷۷۷۵۸ "	۰	۰	۰
(۱۱)	حضرت پور	۰	۰	۱۱۶۴۰ "	۰	۰	۰
(۱۲)	حاصل بازار	۰	۰	۱۱۶۶۷ "	۰	۰	۰
(۱۳)	رسول پور	۰	۰	۱۰۲۷۶۷ "	۰	۰	۰
(۱۴)	سون دیت	۰	۰	۱۱۸۲۴۵۰ "	۰	۰	۰
(۱۵)	سرہارکل (سدہارکل)	۰	۰	۷۷۰۴۳۰ "	۰	۰	۰
(۱۶)	سری سانی	۰	۰	۱۸۳۲۲۷ "	۰	۰	۰
(۱۷)	سردیا	۰	۰	۵۳۸۸۲ "	۰	۰	۰
(۱۸)	سدھوا	۰	۰	۳۷۱۲۷ "	۰	۰	۰
(۱۹)	سوائیل عرف جلال پور	۰	۰	۱۸۵۷۲۳۰ "	۰	۰	۰

نمبر شمار	پرگنے	رقبہ	بیگھے	نقدی مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۲۰)	شہباز پور	۰	۰	۷۳۲۱۷۲ دام	۰	۰	۰
(۲۱)	کھرگ پور	۰	۰	۱۱۸۱۳۵ ″	۰	۰	۰
(۲۲)	کسو دیا	۰	۰	۱۰۲۴۰۵ ″	۰	۰	۰
(۲۳)	کوسا	۰	۰	۱۲۴۰۰۵ ″	۰	۰	۰
(۲۴)	کسورگانو	۰	۰	۳۱۵۷ ″	۰	۰	۰
(۲۵)	سندپور	۰	۰	۵۵۳۱۲ ″	۰	۰	۰
(۲۶)	میراں پور	۰	۰	۲۲۱۷۲ ″	۰	۰	۰
(۲۷)	نقتیلر	۰	۰	۴۹۴۲۲ ″	۰	۰	۰
(۲۸)	نذکورین	۰	۰	۱۳۳۳۶۵ ″	۰	۰	۰
(۲۹)	نعمت پور	۰	۰	۲۰۹۶۰ ″	۰	۰	۰
(۳۰)	ہزارہتی	۰	۰	۲۱۵۹۷ ″	۰	۰	۰
(۳۱)	یوسف پور	۰	۰	۲۵۷۰۲۵ ″	۰	۰	۰

سرکار محمود آباد

نمبر شمار	پرگنے	رقبہ	بیگھے	نقدی مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
	اٹھاسی محل	۰	۰	۱۱۶۲۲۰۵۶ دام	توم کائستھ	۲۰۰	۲۱۰۰
(۱)	ادینا	۰	۰	۷۶۱۱۳ ″	۰	۰	۰
(۲)	انوتم پور	۰	۰	۴۳۳۶۵ ″	۰	۰	۰
(۳)	اجیال پور	۰	۰	۳۷۳۰۷ ″	۰	۰	۰
(۴)	اندرکلی	۰	۰	۱۱۲۵۰ ″	۰	۰	۰
(۵)	آمدہ	۰	۰	۱۹۲ ″	۰	۰	۰
(۶)	بازوراست	۰	۰	۶۵۲۵۰۷ ″	۰	۰	۰
(۷)	بازوچپ	۰	۰	۲۷۱۲۴۰ ″	۰	۰	۰

نمبر سلسلہ	پرگنے	بیگھہ	زمین پیمودہ	نقدی و مدد معاش یا انعام	سیورغال	سوار	پیادہ
(٨)	براڑی	•	•	٦٤١٠٢٢ دام	•	•	•
(٩)	بیسی	•	•	٢٥٢٤٧ "	•	•	•
(١٠)	بریں جلہ	•	•	١٢٢٠١٠ "	•	•	•
(١١)	بیست بریا	•	•	٩٦١١٧ "	•	•	•
(١٢)	باتھنان	•	•	٨٥٤٤٧ "	•	•	•
(١٣)	باکلان	•	•	٤١٣١٧ "	•	•	•
(١٤)	بیل واری	•	•	٨٠١٩٥ "	•	•	•
(١٥)	بندوال	•	•	٢٦١٢٥ "	•	•	•
(١٦)	یاقی کامارا	•	•	٢٢٧١٠ "	•	•	•
(١٧)	باہن کرلا	•	•	١٤٨٩٥ "	•	•	•
(١٨)	پران پور	•	•	١٢٥٧٢ "	•	•	•
(١٩)	برمہہ پور	•	•	٦٧١٧ "	•	•	•
(٢٠)	ٹیکاباری ٹیکاماری	•	•	٣٥٦٧ "	•	•	•
(٢١)	پیپل بریا	•	•	٢٠٤٥ "	•	•	•
(٢٢)	باکھوتیا	•	•	٢١٧ "	•	•	•
(٢٣)	بیل کسی	•	•	١٢٣٣٨٧ "	•	•	•
(٢٤)	تاراکنیا	•	•	٦٧٥٧٩٠ "	•	•	•
(٢٥)	تیاگھاٹی	•	•	٩٢ "	•	•	•
(٢٦)	تارااجیال	•	•	٣٩١٣٦٥ "	•	•	•
(٢٧)	چھاودیا (چہاودیا)	•	•	٩١٢٥ "	•	•	•
(٢٨)	جیاروکھی	•	•	١١٥٠٠ "	•	•	•
(٢٩)	جگناتھ پور	•	•	٧٦٢ یا ٨ "	•	•	•
(٣٠)	جیدی بریا (چندی پرنا)	•	•	٤٤٧٠٠ "	•	•	•

نمبر سلسلہ	پرگنے	قلعہ	زمین بیگہ	نقدی مدد معاش یا انعام	زمینداری	سوار	پیادہ
(۳۱)	جبیدیا	۰	۰	۴۴۷۰۰ دام	۰	۰	۰
(۳۲)	جستن بازو (جبین۔ جسین چپین)	۰	۰	۹۵۲۹۵۰ ״	۰	۰	۰
(۳۳)	حسین احیا	۰	۰	۳۴۵۱۳۵ ״	۰	۰	۰
(۳۴)	حویلے	۰	۰	۹۱۵۷۵ ״	۰	۰	۰
(۳۵)	خالص پور	۰	۰	۵۶۸۵۰ ״	۰	۰	۰
(۳۶)	خضراخانی	۰	۰	۱۰۹۲ ״	۰	۰	۰
(۳۷)	خرم پور	۰	۰	۲۶۵ ״	۰	۰	۰
(۳۸)	دکاسی۔ دکارئی۔ دکاری۔ کاری	۰	۰	۵۱۷۴۰ ״	۰	۰	۰
(۳۹)	درلبہ پور۔ درلبھہ پور	۰	۰	۱۳۷۷۵ ״	۰	۰	۰
(۴۰)	دیورا	۰	۰	۱۰۷ ״	۰	۰	۰
(۴۱)	دہلیت۔ دہکت جلال پور دنکیت۔ دہنکت	۰	۰	۱۲۰۰۰ ״	۰	۰	۰
(۴۲)	دوستھنا۔ دوشنیا دوسینا۔ دوشیتا۔ دوشینا۔	۰	۰	۱۰۵۲ ״	۰	۰	۰
(۴۳)	دھومرہات	۰	۰	۴۲۵۰۵ ״	۰	۰	۰
(۴۴)	سلکی جال کوتیا (کوتا۔ کوشا)	۰	۰	۸۲۰۵ ״	۰	۰	۰
(۴۵)	سارونتیا	۰	۰	۶۵۲۰ ״	۰	۰	۰
(۴۶)	سرسریا	۰	۰	۷۲۱۴۵ ״	۰	۰	۰
(۴۷)	سنکردیا	۰	۰	۱۰۲۱۲ ״	۰	۰	۰

نمبر سلسلہ	پرگنے	قلعہ	زمین بیگہ	نقدی مدد معاش یا انعام	زمینداری	سوار	پیادہ
(۴۸)	سلیم پور	۰	۰	۳۳۶۳۷ دام	۰	۰	۰
(۴۹) ″	سول نار اجیال عرف کوما	۰	۰	۷۷۹۲۲۰ ″	۰	۰	۰
(۵۰)	سروپ پور	۰	۰	۷۴۸۲ ″	۰	۰	۰
(۵۱) ″	سالی بریا (ساتی۔ ساتی)	۰	۰	۷۶۶۰ ″	۰	۰	۰
(۵۲)	ساتور	۰	۰	۲۹۰۷۲۷ ″	۰	۰	۰
(۵۳) ″	شاہ اجیال (شادہ)	۰	۰	۶۴۴۷۸۷ ″	۰	۰	۰
(۵۴)	شیرپور بری	۰	۰	۹۴۰۲ ″	۰	۰	۰
(۵۵) ″ ″	شیرپور وناشولی وتاشالی۔ مادرسالی ناسارتی۔ نارسانی	۰	۰	۲۷۹۷ ″	۰	۰	۰
(۵۶)	عظمت پور	۰	۰	۱۴۴۲۲ ″	۰	۰	۰
(۵۷)	غزنی پور	۰	۰	۱۲۳۶۷ ″	۰	۰	۰
(۵۸)	فرحت پور	۰	۰	۳۱۷۰۹۰ ″	۰	۰	۰
(۵۹)	فتح پور نوسیکا	۰	۰	۱۰۲۵۰۲۵ ″	۰	۰	۰
(۶۰)	قطب پور	۰	۰	۲۳۳۵۲ ″	۰	۰	۰
(۶۱)	قاضی پور	۰	۰	۲۶۵۲ ″	۰	۰	۰
(۶۲)	کنڈلیا	۰	۰	۲۰۴۱۷ ″	۰	۰	۰
(۶۳)	لکھیل پہاتی	۰	۰	۱۹۹۴۰ ″	۰	۰	۰
(۶۴)	کنڈی نوئی	۰	۰	۸۴۷۰ ″	۰	۰	۰
(۶۵)	کول بریا	۰	۰	۶۵۱۷ ″	۰	۰	۰

نمبر شمار	پرگنے	قلعہ	بیگھ	نقدی مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۶۶)	کودسا	۰	۰	۶۴۳۵ دام	۰	۰	۰
(۶۷)	کلیان پور	۰	۰	۲۶۲۳۵ "	۰	۰	۰
(۶۸)	کلی محل	۰	۰	۲۶۷۱۷ "	۰	۰	۰
(۶۹)	لانیان	۰	۰	۳۱۳۲۸۶ "	۰	۰	۰
(۷۰)	لون کوہال	۰	۰	۱۵۴۲۵ "	۰	۰	۰
(۷۱)	مہمان شاہی	۰	۰	۵۷۵۷۲۷ "	۰	۰	۰
(۷۲)	مکھیا	۰	۰	۱۴۵۰۵ "	۰	۰	۰
(۷۳)	محمود شاہی	۰	۰	۲۲۶۵۵۲ "	۰	۰	۰
(۷۴)	میرپور	۰	۰	۲۳۷۰ "	۰	۰	۰
(۷۵)	مدہودیا	۰	۰	۶۹۵ "	۰	۰	۰
(۷۶)	معروف دیا	۰	۰	۲۳۰۲ "	۰	۰	۰
(۷۷)	نلدگی	۰	۰	۸۴۴۴۰۰ "	۰	۰	۰
(۷۸)	ہیسرپور	۰	۰	۴۲۸۵۲ "	۰	۰	۰
(۷۹)	نصرت شاہی	۰	۰	۲۷۲۴۵۰ "	۰	۰	۰
(۸۰)	نکرچپال کوتیا	۰	۰	۶۱۹۳۵ "	۰	۰	۰
(۸۱)	نکر یا نکا	۰	۰	۳۳۸۲ "	۰	۰	۰
(۸۲)	ناشی پور جسکو اوجین بھی کہتے ہیں۔	۰	۰	۹۱۰۸۰ "	۰	۰	۰
(۸۳)	ہتن پور	۰	۰	۴۷۷۳۶۰ "	۰	۰	۰
(۸۴)	ہلدا	۰	۰	۱۲۲۵۶۶ "	۰	۰	۰
(۸۵)	ہوال گہاتی	۰	۰	۶۶۲۱۷ "	۰	۰	۰
(۸۶)	ہتاپان	۰	۰	۳۶۶۵ "	۰	۰	۰
(۸۷)	ہوسی پور	۰	۰	۱۷۴۲۵ "	۰	۰	۰

سرکار خلیفت آباد

نمبر شمار	پرگنے	رقبہ	بیگھے	نقدی مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
	پینتیس محل	۰	۰	۵۴۲۱۰۴۰ دام	مختلف قومیں	۱۰۰	۱۵۱۵۰
(۱)	بہال با قصبہ	۰	۰	۴۷۵۱۰۲ ،،	۰	۰	۰
(۲)	بہاکا	۰	۰	۲۳۰۵۱۵ ،،	۰	۰	۰
(۳)	پولہ	۰	۰	۱۳۵۹۳۲ ،،	۰	۰	۰
(۴)	باگہ مارا	۰	۰	۸۱۸۰۷ ،،	۰	۰	۰
(۵)	بھاندا	۰	۰	۲۵۳۰۰ ،،	۰	۰	۰
(۶)	بھدیں	۰	۰	۱۱۲۲۵ ،،	۰	۰	۰
(۷)	بہلیانا	۰	۰	۹۵۲۷ ،،	۰	۰	۰
(۸)	پھول نگر	۰	۰	۶۶۶۰ ،،	۰	۰	۰
(۹)	تعلق کاشی ناتھ	۰	۰	۲۹۷۷۲۰ ،،	۰	۰	۰
(۱۰)	تالا	۰	۰	۱۷۴۶۷۶ ،،	۰	۰	۰
(۱۱)	تعلق سری زنگ	۰	۰	۲۶۴۲۷ ،،	۰	۰	۰
(۱۲)	تعلق تعیں مندل	۰	۰	۲۳۷۲۷ ،،	۰	۰	۰
(۱۳)	پوتکا	۰	۰	۱۴۲۰۰۵ ،،	۰	۰	۰
(۱۴) ،،	تعلق پرمود رہتا چارج	۰	۰	۱۳۸۶۰ ،،	۰	۰	۰
(۱۵)	تعلق سری پت گیراج	۰	۰	۸۸۷۵ ،،	۰	۰	۰
(۱۶) ،،	عرف سیولپور جیلیر عرف رسول پور	۰	۰	۱۷۲۳۸۵۰ ،،	۰	۰	۰
(۱۷)	چرولہ	۰	۰	۹۹۵۵۰ ،،	۰	۰	۰
(۱۸)	چھیلرا	۰	۰	۶۰۹۲۰ ،،	۰	۰	۰

نمبر شمار	پرگنے	رقبہ	بیگھہ	نقدی مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۱۹)	حویلی خلیفۃ آباد	۰	۰	۳۱۴۴۲ دام	۰	۰	۰
(۲۰)	خالص پور	۰	۰	۳۲۷۷۰ ″	۰	۰	۰
(۲۱)	وانیا	۰	۰	۵۲۲۸۸۵ ″	۰	۰	۰
(۲۲)	رانگ دیا	۰	۰	۱۲۹۹۱۰ ″	۰	۰	۰
(۲۳)	سہس پور	۰	۰	۲۶۰۳۴۰ ″	۰	۰	۰
(۲۴)	سلیمان آباد	۰	۰	۱۶۸۵۰۴ ″	۰	۰	۰
(۲۵)	ساہس	۰	۰	۹۱۵۰۰ ″	۰	۰	۰
(۲۶)	سو بہناتھ	۰	۰	۵۱۶۶۲ ″	۰	۰	۰
(۲۷)	سالیسر ہی	۰	۰	۱۱۴۸۴ ″	۰	۰	۰
(۲۸)	عماد پور	۰	۰	۹۷۱۰۲ ″	۰	۰	۰
(۲۹)	کھوکرال	۰	۰	۱۰۵۵۲۰ ″	۰	۰	۰
(۳۰)	کنگیس تعلق بپانند	۰	۰	۱۶۶۳۶۰ ″	۰	۰	۰
(۳۱)	موندا کاچہ	۰	۰	۱۲۶۳۶۰ ″	۰	۰	۰
(۳۲)	ملک پور	۰	۰	۶۱۳۲۷ ″	۰	۰	۰
(۳۳)	مدہریا	۰	۰	۴۵۰۰۷ ″	۰	۰	۰
(۳۴)	مانگور گھاٹ	۰	۰	۱۶۸۴۴ ″	۰	۰	۰
(۳۵)	مہر بیسا	۰	۰	۱۱۱۷۰ ″	۰	۰	۰

سرکار بگلا

نمبر شمار	پرگنے	رقبہ	بیگھہ	نقدی مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
	چار محل	۰	۰	۷۱۰۵۰۶۰۵ دام	مختلف قومیں	۳۲۰ ہاتھی	۱۵۰۰۰
(۱)	اسمٰعیل پور عرف بگلا	۰	۰	۴۳۴۸۹۶۰ ″	۰	۰	۰
(۲)	سری رام پور	۰	۰	۲۵۲۰۰۰ ″	۰	۰	۰

نشان سلسلہ	پرگنے	محال	بیگہ	نقدی مدد معاش یا انعام	قومیں	سوار	پیادہ
(۳)	شاہزادہ پور	۰	۰	۹۷۷۲۴۵ دام	۰	۰	۰
(۴)	عادل پور	۰	۰	۴۴۰ 〃	۰	۰	۰
سرکار پورنیہ							
	نو محل	۰	۰	۶۴۰۸۷۷۵ دام	۰	۰	۰
(۱)	اسونجا	۰	۰	۷۳۴۲۲۵ 〃	۰	۰	۰
(۲)	چیرام پور	۰	۰	۴۶۷۷۸۵ 〃	۰	۰	۰
(۳)	حویلی پورنیہ	۰	۰	۲۶۸۶۹۹۵ 〃	۰	۰	۰
(۴)	دل مال پور	۰	۰	۶۷۱۵۳۰ 〃	۰	۰	۰
(۵)	سلطانپور	۰	۰	۵۲۲۰۰۶ 〃	۰	۰	۰
(۶)	سری پور	۰	۰	۳۹۰۲۰۰ 〃	۰	۰	۰
(۷) 〃	سائیر از حاصل فیلان ہرنا	۰	۰	۸۵۰۰۰ 〃	۰	۰	۰
(۸)	کنتھیاری	۰	۰	۵۹۰۱۰۰ 〃	۰	۰	۰
(۹)	کنڈوان	۰	۰	۲۸۰۵۹۲ 〃	۰	۰	۰
سرکار تاج پور							
	انتیس محل	۰	۰	۶۴۸۳۸۵۷ دام	مختلف قومیں	۱۰۰	۵۰۰۰۰
(۱)	بنکٹ	۰	۰	۳۳۹۷۰۸۵ 〃	۰	۰	۰
(۲)	بدوکھر	۰	۰	۲۳۸۸۵۵ 〃	۰	۰	۰
(۳)	پھولی	۰	۰	۶۰۸۰۷ 〃	۰	۰	۰

نمبر شمار	پرگنے	قلعہ	بیگہ	نقدی مدد معاش یا انعام	ہاتھی	سوار	پیادہ
(۴)	بندول	۰	۰	۱۹۰۸۳۰ دام	۰	۰	۰
(۵)	بوہرا	۰	۰	۲۳۱۹۲ 〃	۰	۰	۰
(۶)	بھونرا	۰	۰	۱۱۸۲۹۵ 〃	۰	۰	۰
(۷)	بڈگانوں	۰	۰	۹۲۰۰ 〃	۰	۰	۰
(۸)	باسی گانوں	۰	۰	۱۴۴۰۹۲ 〃	۰	۰	۰
(۹)	ہنگانوں	۰	۰	۱۱۵۹۹۰ 〃	۰	۰	۰
(۱۰)	بہادر پور	۰	۰	۹۶۰۱۲ 〃	۰	۰	۰
(۱۱)	بھانگر	۰	۰	۹۱۶۳۰ 〃	۰	۰	۰
(۱۲)	بڈلکا	۰	۰	۷۱۵۶۴ 〃	۰	۰	۰
(۱۳)	تال دوار	۰	۰	۲۰۸۵۴۰ 〃	۰	۰	۰
(۱۴)	چھاپہ تال	۰	۰	۱۴۳۲۰۵ 〃	۰	۰	۰
(۱۵) 〃	حویلی تاجپور یا ملدہ	۰	۰	۸۸۶۲۵۴ 〃	۰	۰	۰
(۱۶)	دلاور پور	۰	۰	۹۲۴۰۵۵ 〃	۰	۰	۰
(۱۷)	دیہت	۰	۰	۱۲۴۱۹۶ 〃	۰	۰	۰
(۱۸)	سیسہرا	۰	۰	۳۷۶۷۶۰ 〃	۰	۰	۰
(۱۹)	سوجاپور	۰	۰	۲۴۴۵۰۷ 〃	۰	۰	۰
(۲۰)	شاہ پور	۰	۰	۱۲۶۲۳۵ 〃	۰	۰	۰
(۲۱)	کوار پور	۰	۰	۴۰۶۰۰۰ 〃	۰	۰	۰
(۲۲)	کسارگانوں	۰	۰	۲۵۸۷۴۲ 〃	۰	۰	۰
(۲۳)	گوپال نگر	۰	۰	۲۳۳۱۶۰ 〃	۰	۰	۰
(۲۴)	کوکھرا	۰	۰	۱۴۷۳۹۲ 〃	۰	۰	۰
(۲۵)	ہیون	۰	۰	۱۹۴۴۷۵ 〃	۰	۰	۰

نمبر سلسلہ	پرگنے	قلعہ	زمین پیمودہ	نقدی و مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۲۶)	نیل نگر	۰	۰	۲۶۷۶۱۲ دام	۰	۰	۰
(۲۷)	نیلوں	۰	۰	۱۴۷۵۱۰ "	۰	۰	۰
(۲۸)	یوسف	۰	۰	۱۴۰۲۴۰ "	۰	۰	۰
(۲۹)	زکرہ	۰	۰	۷۰۴۰۷ "	۰	۰	۰

سرکار گھوڑا گھاٹ

نمبر سلسلہ	پرگنے	قلعہ	زمین پیمودہ	نقدی و مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
	چوراسی محل	۰	۰	۸۰۸۳۷۲½ دام	مختلف قومیں	۹۵۰ ہاتھی	۳۲۸۰۰
(۱)	ادہوا	۰	۰	۹۱۲۹۳ "	۰	۰	۰
(۲)	انڈہر	۰	۰	۰۵۰۱۰ "	۰	۰	۰
(۳)	اندل گانوں	۰	۰	۱۵۴۳۳۷ "	۰	۰	۰
(۴)	انوریان	۰	۰	۳۱۰۲۳ "	۰	۰	۰
(۵)	آل گانوں	۰	۰	۱۷۱۶۹۵ "	۰	۰	۰
(۶)	ابتھورا	۰	۰	۲۵۳۲۶ "	۰	۰	۰
(۷)	احمد آباد	۰	۰	۱۸۵۱۷ "	۰	۰	۰
(۸)	انبلا کاچھی	۰	۰	۹۲۰۰ "	۰	۰	۰
(۹)	انور ملک	۰	۰	۸۰۲۰ "	۰	۰	۰
(۱۰)	ال ہات	۰	۰	۷۵۰۸ "	۰	۰	۰
(۱۱)	الہ داد پور الہداد پور	۰	۰	۲۱۹۰ "	۰	۰	۰
(۱۲)	بازو ظفر شاہی دو جگہ	۰	۰	۷۳۵۸۲۵ "	۰	۰	۰
(۱۳)	بازو فولاد شاہی	۰	۰	۷۱۱۴۱۲ "	۰	۰	۰
(۱۴)	باگ دوار	۰	۰	۱۰۲۴۴۰ "	۰	۰	۰

نمبر شمار	پرگنے	رقبہ	بیگھہ	نقدی مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۱۵)	بار یک پور	۰	۰	۸۴۹۵۲ دام	۰	۰	۰
(۱۶)	بامن پور	۰	۰	۳۴۹۰۷۰ 〃	۰	۰	۰
(۱۷)	بلدہ نصرت آباد	۰	۰	۳۳۶۴۴۵ 〃	۰	۰	۰
(۱۸)	برسلا	۰	۰	۲۳۳۶۸۰ 〃	۰	۰	۰
(۱۹)	برہی سابگ بالا						
〃	برہی سابک بالا	۰	۰	۱۴۶۷۶۷ 〃	۰	۰	۰
(۲۰)	برہی گہوراگھاٹ	۰	۰	۱۶۵۰۰۰ 〃	۰	۰	۰
(۲۱)	کھورا	۰	۰	۸۲۷ 〃	۰	۰	۰
(۲۲)	پھلواری	۰	۰	۶۵۸۰ 〃	۰	۰	۰
(۲۳)	بایزید پور	۰	۰	۱۴۰۲۲۷ 〃	۰	۰	۰
(۲۴)	پاتال دیہ	۰	۰	۴۱۳۶۵ 〃	۰	۰	۰
(۲۵)	بالکا	۰	۰	۳۰۳۳۵ 〃	۰	۰	۰
(۲۶)	بھولی	۰	۰	۱۲۰۴۰ 〃	۰	۰	۰
(۲۷)	باج ٹپاری	۰	۰	۷۹۰۰ 〃	۰	۰	۰
(۲۸)	ہنوارگاہر	۰	۰	۱۴۵۲ (۴۴۵۲) 〃	۰	۰	۰
(۲۹)	نیل گھاتی	۰	۰	۳۲۴۵ 〃	۰	۰	۰
(۳۰)	بازار چھتا گھاٹ	۰	۰	۳۸۷ 〃	۰	۰	۰
(۳۱)	بلاکس باری	۰	۰	۰	۰	۰	۰
(۳۲)	بانج مانکا	۰	۰	۵۳۴۰ 〃	۰	۰	۰
(۳۳)	تلسی گھاٹ	۰	۰	۱۶۴۳۴۰ 〃	۰	۰	۰
(۳۴)	تعلق حسین	۰	۰	۳۵۴۱ 〃	۰	۰	۰
(۳۵)	تعلق بالناتھ	۰	۰	۲۷۹۶۲ 〃	۰	۰	۰
(۳۶)	تعلق سیوان	۰	۰	۱۵۴۹۰ 〃	۰	۰	۰

نشان سلسلہ	پرگنے	قلعہ	زمین بیگہ	نقدی بمد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۳۷)	تاجھل	•	•	۶۰۲۹۰ دام	•	•	•
(۳۸)	تعلق احمد خاں	•	•	۲۳۸۴۷۵ "	•	•	•
(۳۹)	حاطا	•	•	۶۵۸۰ "	•	•	•
(۴۰)	خیرآبادی	•	•	۵۶۰۲ "	•	•	•
(۴۱)	خاص باری	•	•	۲۷۳۵ "	•	•	•
(۴۲)	رکن پور	•	•	۱۰۹۵۰ "	•	•	•
(۴۳)	سلطان پور	•	•	۱۰۰۳۷۷ "	•	•	•
(۴۴)	شہر سکتھ	•	•	۹۳۰۷۱ "	•	•	•
(۴۵)	سانکھی پور	•	•	۴۹۵۷۰ "	•	•	•
(۴۶)	سرہتا	•	•	۳۴۴۰۹۷ "	•	•	•
(۴۷)	سبدی	•	•	۲۰۶۲۲۴ "	•	•	•
(۴۸)	تعلق کسائی	•	•	۱۵۲۶۷ "	•	•	•
(۴۹)	سیت پور	•	•	۱۲۸۷۷۵ "	•	•	•
(۵۰)	سریاکاندی	•	•	۲۴۶۲۲ "	•	•	•
(۵۱)	سات باٹ	•	•	۱۶۴۱۲ "	•	•	•
(۵۲)	شیرپور کوئی باری	•	•	۱۵۶۷۵ "	•	•	•
(۵۳)	فتحپور	•	•	۳۵۳۳۵۵ "	•	•	•
(۵۴)	کنتھیاری	•	•	۱۳۴۴۲۸۰ "	•	•	•
(۵۵)	گیاپور	•	•	۱۰۲۰۰۵ "	•	•	•
(۵۶)	کابل پور	•	•	۹۸۴۶۵ "	•	•	•
(۵۷)	گنج ساکھمالا	•	•	۹۸۴۶۵ "	•	•	•
(۵۸)	کہنڈ کہنڈی	•	•	۸۱۵۶۵ "	•	•	•
(۵۹)	گوکل	•	•	۵۶۴۶۵ "	•	•	•

نمبر سلسلہ	پرگنے	رقبہ	بیگہ	نقدی مدد معاش یا انعام	ذات	سوار	پیادہ
(۶۰)	کوٹھی بارہ دجگہ	۰	۰	۴۸۸۰۰۷ دام	۰	۰	۰
(۶۱)	کہلسی	۰	۰	۲۶۴۳۲۲ ″	۰	۰	۰
(۶۲)	باری کندی	۰	۰	۱۲۵۷۹۷ ″	۰	۰	۰
(۶۳)	کولی بازار عرف ″ جوربوری	۰	۰	۱۱۵۶۸۰ ″	۰	۰	۰
(۶۴)	گوبند پور کھڈ	۰	۰	۴۰۲۰۰ ″	۰	۰	۰
(۶۵)	کفشال	۰	۰	۹۷ ″	۰	۰	۰
(۶۶)	کانک نگر	۰	۰	۲۸۰۶۵ ″	۰	۰	۰
(۶۷)	گھات نگر	۰	۰	۲۷۹۲۲ ″	۰	۰	۰
(۶۸)	کواکابیکھی	۰	۰	۲۵۶۰۰ ″	۰	۰	۰
(۶۹)	کھاتی باری	۰	۰	۲۴۸۴۷ ″	۰	۰	۰
(۷۰)	کوراز سائر زکواۃ	۰	۰	۱۸۰۰۰ ″	۰	۰	۰
(۷۱)	کوکرن	۰	۰	۱۳۱۲۰ ″	۰	۰	۰
(۷۲)	کابل	۰	۰	۱۵۶۹۰ (۱۱۶۹۰) ″	۰	۰	۰
(۷۳)	گڈہیا	۰	۰	۱۰۹۸۰ ″	۰	۰	۰
(۷۴)	گوکن بارا	۰	۰	۹۸۵۰ ″	۰	۰	۰
(۷۵)	گمت پور	۰	۰	۱۲۴۰۰۵ ″	۰	۰	۰
(۷۶)	محبت پور	۰	۰	۳۲۵۱۲ ″	۰	۰	۰
(۷۷)	مسجد حسین شاہی	۰	۰	۲۸۹۴۵ ″	۰	۰	۰
(۷۸)	مسجد اندرخانی	۰	۰	۳۴۴۷ ″	۰	۰	۰
(۷۹)	طلایہ	۰	۰	۲۴۸۰۰ ″	۰	۰	۰
(۸۰)	نندھرا	۰	۰	۹۱۰۵۰ ″	۰	۰	۰
(۸۱)	نوپارہ	۰	۰	۱۹۲۰۲ ″	۰	۰	۰

نمبر شمار	پرگنے	قلعہ	بیگھہ	نقدی مع معاش بالانعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۸۲)	نہ جون بتور	•	•	۴۹۰۱۰ دام	•	•	•
(۸۳)	واکر حاضر	•	•	۳۰۶۴۶ "	•	•	•
(۸۴)	دچھی	•	•	۱۶۸۳۲ "	•	•	•
(۸۵)	وبرائیب	•	•	۴۲۳۰ "	•	•	•
	سرکار پنجرہ						
	اکیس محل	•	•	۵۸۰۳۲۷۵ دام	مختلف قومیں	۵۰	۷۰۰۰
(۱)	انبیل	•	•	۱۰۵۸۷۲۵ "	•	•	•
(۲)	انباری	•	•	۳۶۵۲۵ "	•	•	•
(۳)	انگوچھہ	•	•	۱۱۸۰۲۲ "	•	•	•
(۴)	بازنگ پور	•	•	۶۳۵۳۹۰ "	•	•	•
(۵)	بیجانگر	•	•	۷۱۹۱۰۷ "	•	•	•
(۶)	بایزید پور	•	•	۲۵۵۴۴۵ "	•	•	•
(۷)	بھرنگر	•	•	۱۱۹۷۲۰ "	•	•	•
(۸)	باری گھیر	•	•	۸۴۲۷۷ "	•	•	•
(۹)	بدوگھر	•	•	۵۵۲۰۵ "	•	•	•
(۱۰)	تکاسی	•	•	۳۷۴۴۰۹ "	•	•	•
(۱۱)	خالون	•	•	۸۲۱۴۲ "	•	•	•
(۱۲)	حویلی پنجرہ	•	•	۹۳۹۶۷ "	•	•	•
(۱۳)	دیکھا	•	•	۱۴۶۸۳۷ "	•	•	•
(۱۴)	دیورا	•	•	۱۰۶۷۲۷ "	•	•	•
(۱۵)	سدہرباری	•	•	۲۷۳۰۴۵	•	•	•

نمبر شمار	پرگنے	قلعہ	بیگہ	نقدی مدد معاش بالانعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۱۶)	سنکتا	۰	۰	۲۵۱۴۱۰ دام	۰	۰	۰
(۱۷)	سلطان پور	۰	۰	۲۰۳۲۹۲ ″	۰	۰	۰
(۱۸)	سابسیر	۰	۰	۱۶۵۱۸۰ ″	۰	۰	۰
(۱۹)	کہتا	۰	۰	۷۷۷۳۵۵ ″	۰	۰	۰
(۲۰)	کیدا بادی	۰	۰	۲۱۳۳۸۲ ″	۰	۰	۰
(۲۱)	سلیمان آباد	۰	۰	۴۲۵۳۲ ″	۰	۰	۰
	سرکار باربک آباد						
	اڑتیس محل	۰	۰	۱۷۴۵۱۵۳۲ دام	مختلف قومیں	۵۰	۷۰۰۰
(۱)	امرول	۰	۰	۵۶۰۳۸۲ ″	۰	۰	۰
(۲)	بلدہ مذکور	۰	۰	۳۱۵۳۴۰ ″	۰	۰	۰
(۳)	باسدول	۰	۰	۱۹۰۸۸۵ ″	۰	۰	۰
(۴)	پولا ارہار	۰	۰	۱۳۷۷۱۲ ″	۰	۰	۰
(۵)	بستول	۰	۰	۶۵۲۳۹۷ ″	۰	۰	۰
(۶)	بربریا	۰	۰	۹۴۳۳۵ ″	۰	۰	۰
(۷)	بنگانو	۰	۰	۳۱۹۰۰۰ ″	۰	۰	۰
(۸)	بالتاپور	۰	۰	۱۷۹۸۴۰ ″	۰	۰	۰
(۹)	چھندیا بازو	۰	۰	۷۵۵۵۳۲ ″	۰	۰	۰
(۱۰)	جورا	۰	۰	۱۵۹۸۳۲ ″	۰	۰	۰
(۱۱)	جہاسند دجوکا دوجگہ	۰	۰	۴۰۷۰۰۷ ″	۰	۰	۰
(۱۲)	جنڈلائی	۰	۰	۲۷۹۳۴۰ ″	۰	۰	۰
(۱۳)	جناتیو	۰	۰	۸۹۷۸۷ ″	۰	۰	۰

نمبر شمار	پرگنے	قلعہ	بیگھہ	نقدی مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۱۴)	حویلی سیکہ شہر	۰	۰	۱۶۲۹۱۷۵ دام	۰	۰	۰
(۱۵)	دہار من	۰	۰	۳۵۰۸۹۵ "	۰	۰	۰
(۱۶) "	سنکاردل عرف نظام پور	۰	۰	۳۷۹۹۸۵ "	۰	۰	۰
(۱۷)	سنکار پور	۰	۰	۳۲۷۳۴۲ "	۰	۰	۰
(۱۸) "	بہرام پور و شیرپور دو جگہ۔	۰	۰	۳۹۱۶۲۵ "	۰	۰	۰
(۱۹)	طاہر پور	۰	۰	۵۰۵۸۲۵ "	۰	۰	۰
(۲۰)	قاضے ہٹی	۰	۰	۶۲۰۴۷۷ "	۰	۰	۰
(۲۱)	گذر ہاٹ	۰	۰	۱۲۹۶۲۴۰ "	۰	۰	۰
(۲۲)	کھاس	۰	۰	۸۸۱۰۸۰ "	۰	۰	۰
(۲۳)	گنج مشہور بہ جگدل	۰	۰	۶۹۰۴۶۵۵ "	۰	۰	۰
(۲۴)	گوبند پور	۰	۰	۴۱۰۵۳۵ "	۰	۰	۰
(۲۵)	سکالی گاچے کوتھیا	۰	۰	۳۴۱۰۵۷ "	۰	۰	۰
(۲۶)	کہرال	۰	۰	۲۱۰۱۳۲ "	۰	۰	۰
(۲۷)	کوڈانگر	۰	۰	۱۲۹۵۵۰ "	۰	۰	۰
(۲۸)	سکالی کاٹے	۰	۰	۱۹۶۹۳۲ "	۰	۰	۰
(۲۹)	داؤد پور	۰	۰	۸۹۰۲ "	۰	۰	۰
(۳۰)	کردہا	۰	۰	۱۷۹۰۵۷۲ "	۰	۰	۰
(۳۱)	لشکر پور	۰	۰	۱۰۵۵۰۹۰ (۲۵۵۰۹۰) "	۰	۰	۰
(۳۲)	بالمی پور	۰	۰	۹۲۵۶۸۰ "	۰	۰	۰
(۳۳)	مسڈہا	۰	۰	۶۷۹۷۱۲ "	۰	۰	۰
(۳۴)	من سمالی	۰	۰	۵۹۴۷۹۲ "	۰	۰	۰

نمبر شمار	پرگنے	قلعہ	پیمائش	نقدی مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۳۵)	محمود پور	.	.	۱۲۴۵۳۲ دام	.	.	.
(۳۶)	وزیر پور	.	.	۱۶۹۱۰۰ "	.	.	.

سرکار بازوہا

نمبر شمار	پرگنے	قلعہ	پیمائش	نقدی مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
	بتیس محل	.	.	۳۹۵۱۶۸۷۱ دام	مختلف قومیں	۱۷۰ ہاتھی	۵۳۰۰
(۱)	الاپ شاہی	.	.	۷۶۰۶۶۷ "	.	.	.
(۲)	بدار نصرت شاہی						
"	مہرونہ وغیرہ پانچ جگہ	.	.	۴۱۷۸۱۴۰ "	.	.	.
(۳)	بھوریا بازو	.	.	۲۸۲۰۷۴۰ "	.	.	.
(۴)	پرتاب بازو	.	.	۱۸۸۱۲۶۵ "	.	.	.
(۵)	بھوال بازو	.	.	۱۹۳۵۱۶۰ "	.	.	.
(۶)	بکھریا بازو	.	.	۱۷۱۵۱۷۰ "	.	.	.
(۷)	حسین شاہی	.	.	۱۸۲۷۵۰ "	.	.	.
(۸)	دسکھادیا بازو	.	.	۱۹۳۵۶۰۲ "	.	.	.
(۹)	دھکا بازو	.	.	۱۹۱۳۰۲ "	.	.	.
(۱۰)	سلیم پرتاب بازو						
"	چاند پرتاب بازو	.	.	۴۶۲۵۴۷۵ "	.	.	.
"	سلطان بازو						
(۱۱)	سوناگھاتی بازو	.	.	۱۹۱۰۴۴۰ "	.	.	.
(۱۲)	سونا بازو	.	.	۱۷۰۵۲۹۰ "	.	.	.
(۱۳)	سبل برگ	.	.	۱۴۸۴۳۲۰ "	.	.	.
(۱۴)	سایر جلکر	.	.	۲۶۱۲۸۰ "	.	.	.

نمبر شمار	پرگنے	پیمائش	بیگھے	نقدی مدد معاش یا انعام	قومیں	سوار	پیادہ
(۱۵)	شاہ اجیال بازو	۰	۰	۴۰۵۱۲۰ دام	۰	۰	۰
(۱۶)	ظفر اجیال بازو	۰	۰	۶۵۰۰۴۷ //	۰	۰	۰
(۱۷)	کتارل بازو	۰	۰	۲۸۴۳۹۰ //	۰	۰	۰
(۱۸)	کہتا بازو	۰	۰	۱۳۳۷۲۰ //	۰	۰	۰
(۱۹) //	مہمان شاہی مشہور به شیرپور	۰	۰	۲۲۷۷۱۵ //	۰	۰	۰
(۲۰) //	من منی سنگھہ نصرت شاہی حسین سنگھہ نصرت اجیال	۰	۰	۱۸۶۷۶۴۰ //	۰	۰	۰
(۲۱)	مبارک اجیال۔	۰	۰	۴۶۸۷۸۰ //	۰	۰	۰
(۲۲)	ہریال بازو	۰	۰	۳۴۴۴۴۰ //	۰	۰	۰
(۲۳)	یوسف شاہی	۰	۰	۱۶۷۷۹۰۰ //	۰	۰	۰

سرکار سنارگانوں

نمبر شمار	پرگنے	پیمائش	بیگھے	نقدی مدد معاش یا انعام	قومیں	سوار	پیادہ
	باون محل	۰	۰	۰	مختلف قومیں	۱۵۰۰ ہاتھی	۴۶۰۰۰
(۱)	اوتر شاہ پور	۰	۰	۳۸۸۴۴۲ دام	۰	۰	۰
(۲)	ال جہات	۰	۰	۵۳۰۹۰ //	۰	۰	۰
(۳)	اوتر عثمان پور	۰	۰	۲۴۸۸۰ //	۰	۰	۰
(۴)	بجرم پور	۰	۰	۳۳۳۵۰۵۲ //	۰	۰	۰
(۵)	بھلوا جوار	۰	۰	۱۳۳۱۴۸۰ //	۰	۰	۰
(۶)	بلدا کھال	۰	۰	۶۹۴۰۹۰ //	۰	۰	۰
(۷)	بوالیا	۰	۰	۲۳۷۳۲۰ //	۰	۰	۰
(۸)	برچینڈی	۰	۰	۱۲۰۱۰۰ //	۰	۰	۰

سلسلہ نمبر	پرگنے	رقبہ	بیگھے	نقدی و مدد معاش یا انعام	پیادے	سوار	ذاتیں
(۹)	باتہ کرا	•	•	۴۰۸۰ دام	•	•	•
(۱۰)	بلاس کاٹھی وغیرہ	•	•	۴۳۲۶۵ "	•	•	•
(۱۱)	بردیا	•	•	۳۶۳۱۲ "	•	•	•
(۱۲)	بہلری	•	•	۱۹۰۰۰ "	•	•	•
(۱۳)	تورا	•	•	۱۰۴۹۱۰ "	•	•	•
(۱۴)	تاج پور	•	•	۶۰۰۰۰ "	•	•	•
(۱۵)	ترکی	•	•	۱۸۲۷۰ "	•	•	•
(۱۶)	جوگی دیا	•	•	۵۱۲۰۸۰ "	•	•	•
(۱۷)	جوادسندر	•	•	۷۲۶۳۲ "	•	•	•
(۱۸) "	جوکھنڈی دوگانوں کا محصول۔	•	•	۱۷۸۲۷ "	•	•	•
(۱۹)	چندباحر	•	•	۳۰۳۲۲ "	•	•	•
(۲۰)	حویلی سنار گانوں بابند	•	•	۴۵۹۵۳۲ "	•	•	•
(۲۱)	خضرپور	•	•	۴۰۳۰۸ (۷۳۶۷) "	•	•	•
(۲۲)	پان ہتا	•	•	۹۷۰۶۷ "	•	•	•
(۲۳)	دوہار	•	•	۴۵۸۵۲۴ "	•	•	•
(۲۴)	واندرا	•	•	۴۲۱۳۸۰ "	•	•	•
(۲۵)	چاندپوردکھن	•	•	۱۲۰۰۰۰ "	•	•	•
(۲۶)	شاہ پور	•	•	۲۳۹۹۰۲ "	•	•	•
(۲۷) "	دلاور حاصل زکوٰۃ پور	•	•	۱۲۷۲۰۷ "	•	•	•
(۲۸)	عثمانپور دکھن	•	•	۸۸۴۰ "	•	•	•
(۲۹)	رائی پور	•	•	۴۰۵۲۵ "	•	•	•

نمبر شمار	پرگنے	قلعہ	زمین	نقدی مدد معاش یا انعام	پیادہ	سوار	ہاتھی
(۳۰)	سکھرگانو	٠	٠	۳۴۰۳۶۵ دام	٠	٠	٠
(۳۱)	سکری	٠	٠	۱۸۴۷۸۰ ״	٠	٠	٠
(۳۲)	سلیم پور	٠	٠	۹۱۰۹۰ ״	٠	٠	٠
(۳۳)	سالی سری مع سائر جلکر	٠	رعیتی وغیرہ	۴۰۷۲۵ ״	٠	٠	٠
(۳۴)	سکھوا	٠	٠	۲۸۰۰۰ ״	٠	٠	٠
(۳۵)	سکھاویہ	٠	٠	״ ״	٠	٠	٠
(۳۶)	سیوجال	٠	٠	۱۳۰۰۰ ״	٠	٠	٠
(۳۷)	شمس پور	٠	٠	۲۲۰۰۰ ״	٠	٠	٠
(۳۸)	کیراپور	٠	٠	۲۹۳۴۰۲ ״	٠	٠	٠
(۳۹)	کروی	٠	٠	۷۹۵۹۰ ״	٠	٠	٠
(۴۰)	کانک پور	٠	٠	۸۰۰۰۰ ״	٠	٠	٠
(۴۱)	کھاندی	٠	٠	۴۰۱۴۰ ״	٠	٠	٠
(۴۲)	کوٹھری	٠	٠	۳۴۱۶۰ ״	٠	٠	٠
(۴۳)	گھاتی ندہی	٠	٠	۲۰۰۰۰ ״	٠	٠	٠
(۴۴)	مہرکول	٠	٠	۲۳۹۴۷۰ ״	٠	٠	٠
(۴۵)	معظم پور	٠	٠	۲۳۶۸۳۰ ״	٠	٠	٠
(۴۶)	مہار	٠	٠	۶۰۸۰۰ ״	٠	٠	٠
(۴۷)	منوہر پور	٠	٠	۵۳۳۰۱ ״	٠	٠	٠
(۴۸)	مہی جال	٠	٠	۲۵۰۰۰ ״	٠	٠	٠
(۴۹)	نرائن پور محاصل زکوۃ وسائیر ورعیتی۔	٠	٠	۹۴۰۷۶۰ ״	٠	٠	٠
(۵۰)	نلواکوٹ	٠	٠	۱۶۰۸۰ ״	٠	٠	٠

نمبر شمار	پرگنے	بیگھہ	نقدی دام	نقدی مدد معاش یا انعام	زمیندار (?)	سوار	پیادے
(۵۱)	ہتابازو	۰	۰	۲۸۱۲۸۰ ″	۰	۰	۰
(۵۲)	ہات گھاتی	۰	۰	۱۰۲۸۵ ″	۰	۰	۰
	سرکار سلہٹ						
	آٹھ محل	۰	۰	۶۶۸۱۳۰۸ دام	مختلف قومیں	۱۱۱۹۰ ہاتھی	۴۲۹۲۰
(۱)	پرتاپگڈھ جس کو بیج کھندبھی کہتے ہیں	۰	۰	۳۷۰۰۰۰ ″	۰	۰	۰
(۲)	بنیان جنگ	۰	۰	۱۶۷۲۰۸۰ ″	۰	۰	۰
(۳)	باجوا بیاجو	۰	۰	۸۴۰۰۸۰ ″	۰	۰	۰
(۴)	جیا (جینتیا)	۰	۰	۲۷۲۲۰۰ ″	۰	۰	۰
(۵)	حویلی سلہٹ	۰	۰	۲۲۹۰۷۱۷ ″	۰	۰	۰
(۶)	سرکھندل	۰	۰	۳۹۰۴۷۰ ″	۰	۰	۰
(۷)	لادو	۰	۰	۲۴۲۲۰۲ ″	۰	۰	۰
(۸)	ہزنگر۔ ریتی وسایر	۰	۰	۱۰۱۰۷۵۷ ″	۰	۰	۰
	سرکار چاٹ گانوں						
	سات محل	۰	۰	۱۱۴۲۴۳۱۰ دام	مختلف قومیں	۱۰۰	۱۵۰۰
(۱)	تال گانوں	۰	۰	۵۶۰۰۰۰ ″	۰	۰	۰
(۲)	چاٹ گانوں	۰	۰	۶۶۳۹۴۱۰ ″	۰	۰	۰
(۳)	دیوگانوں	۰	۰	۷۷۵۵۴۰ ″	۰	۰	۰
(۴)	سالیمان عرف شیخ پور	۰	۰	۱۵۷۲۴۰۰ ″	۰	۰	۰

نمبر سلسلہ	پرگنے	رقبہ	بیگھے	نقدی مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۵)	نمکسار سایراز	۰	۰	۷۳۷۵۲۰ دام	۰	۰	۰
(۶)	سہوا	۰	۰	۵۰۷۹۳۴۰ ″	۰	۰	۰
(۷)	نواپارا	۰	۰	۷۰۳۳۰۰ ″	۰	۰	۰
	سرکار شریف آباد						
	چھبیس محل	۰	۰	۲۲۴۸۸۷۵۰ دام	مختلف قومیں	۲۰۰	۵۰۰۰
(۱)	پردوان	۰	۰	۱۸۷۶۱۴۲ ″	۰	۰	۰
(۲)	بھرور	۰	۰	۱۶۳۶۷۹۵ ″	۰	۰	۰
(۳)	باربک سیل	۰	۰	۵۴۰۹۹۵ ″	۰	۰	۰
(۴) ″	بہرکوندہ واکبرشاہی عرف سانڈال دوجگہ	۰	۰	۱۲۷۶۱۹۵ ″	۰	۰	۰
(۵)	باگھا	۰	۰	۵۰۹۳۴۰ ″	۰	۰	۰
(۶)	بھات سیلا	۰	۰	۳۰۷۳۴۰ ″	۰	۰	۰
(۷)	بازار ابراہیم پور	۰	۰	۱۵۷۴۰ ″	۰	۰	۰
(۸)	جنکی	۰	۰	۹۳۷۷۰۵ ″	۰	۰	۰
(۹)	خوت کمند	۰	۰	۲۳۱۵ ″	۰	۰	۰
(۱۰)	دہانیان	۰	۰	۱۵۰۸۸۵۰ ″	۰	۰	۰
(۱۱)	سلیمان شاہی	۰	۰	۷۲۱۳۳۵ ″	۰	۰	۰
(۱۲)	سوتیا	۰	۰	۹۰۳۷۰ ″	۰	۰	۰
(۱۳)	حویلی شیرپور عطائی	۰	۰	۸۱۶۰۶۸ ″	۰	۰	۰
(۱۴)	عظمت پور	۰	۰	۱۶۶۰۰۴۵ ″	۰	۰	۰
(۱۵)	فتح سنگھہ	۰	۰	۲۰۹۶۴۶۰ ″	۰	۰	۰

نمبر شمار	پرگنے	رقبہ	بیگھے	نقدی و مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۱۶)	حسین اجیال	۔	۔	۳۹۲۴۴۵ دام	۔	۔	۔
(۱۷)	کرگانوں	۔	۔	۳۴۸۲۶۰ "	۔	۔	۔
(۱۸)	کرت پور	۔	۔	۲۲۵۷۷۵ "	۔	۔	۔
(۱۹)	کھنڈ	۔	۔	۱۹۶۳۸۰ "	۔	۔	۔
(۲۰)	کھنگا	۔	۔	۱۸۴۳۶۰ "	۔	۔	۔
(۲۱)	کوولا	۔	۔	۶۳۱۲۵ "	۔	۔	۔
(۲۲)	مہلند	۔	۔	۱۸۳۱۸۹۰ "	۔	۔	۔
(۲۳)	منوہر شاہی	۔	۔	۱۷۰۹۹۲۰ "	۔	۔	۔
(۲۴)	مظفر شاہی	۔	۔	۱۵۵۲۱۷۵ "	۔	۔	۔
(۲۵)	ننک	۔	۔	۷۸۲۵۱۷ "	۔	۔	۔
(۲۶)	نتران (دھقران)	۔	۔	۲۰۳۵۶۰ "	۔	۔	۔

سرکار سلیمان آباد

نمبر شمار	پرگنے	رقبہ	بیگھے	نقدی و مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
	اکتیس محل	۔	۔	۱۷۶۲۹۹۶۴ دام	۔	۔	۔
(۱)	اندرائن	۔	۔	۵۹۲۱۲۰ "	۔	۔	۔
(۲)	اسمٰعیل پور	۔	۔	۱۸۴۵۴۰ "	۔	۔	۔
(۳)	انلیا	۔	۔	۱۲۴۵۷۷ "	۔	۔	۔
(۴)	اولا	۔	۔	۷۹۲۷۷ "	۔	۔	۔
(۵)	بسندھری	۔	۔	۲۶۶۶۲۸۰ "	۔	۔	۔
(۶)	بھوسٹ	۔	۔	۱۹۶۸۹۹۰ "	۔	۔	۔
(۷)	پنڈوہ	۔	۔	۱۸۲۲۲۹۲ "	۔	۔	۔
(۸)	پاچنور	۔	۔	۶۰۱۴۹۵ "	۔	۔	۔

نشان سلسلہ	پرگنے	رقبہ	بیگہ	نقدی و مدد معاش یا انعام	ذاتیں	سوار	پیادہ
(۹)	بالی دہنگا دوجگہ	•	•	۴۱۷۱۸۵ دام	•	•	•
(۱۰)	پھوٹکی پور	•	•	۵۵۴۹۵۲ ،،	•	•	•
(۱۱)	چوہا	•	•	۴۵۵۹۰۱ ،،	•	•	•
(۱۲)	جی پور	•	•	۴۴۲۵۰ ،،	•	•	•
(۱۳)	حسین پور	•	•	۳۵۵۰۹۰ ،،	•	•	•
(۱۴)	دہانیہ	•	•	۹۵۲۵۰ ،،	•	•	•
(۱۵)	رائیشاہ (رانیہ)	•	•	۶۸۲۵۷ ،،	•	•	•
(۱۶)	حویلی سلیمان آباد	•	•	۲۰۵۱۰۹۰ ،،	•	•	•
(۱۷)	سات سیکا	•	•	۷۵۷۱۱۱ ،،	•	•	•
(۱۸)	سہس پور	•	•	۳۱۴۸۴۲ ،،	•	•	•
(۱۹)	سنگہولی	•	•	۷۲۷۴۷ ،،	•	•	•
(۲۰)	سلطان پور	•	•	۴۴۵۷۵ ،،	•	•	•
(۲۱)	عمر پور	•	•	۲۲۳۳۲۰ ،،	•	•	•
(۲۲)	عالم پور	•	•	۳۸۲۸۰ ،،	•	•	•
(۲۳)	تبازپور	•	•	۷۴۷۲۰۰ ،،	•	•	•
(۲۴)	کو بنا (کوسدا)	•	•	۳۵۷۹۴۲ ،،	•	•	•
(۲۵)	ذکورین	•	•	۲۱۳۰۶۷ ،،	•	•	•
(۲۶)	محمد پور	•	•	۴۸۵۱۵ ،،	•	•	•
(۲۷)	مول گھر	•	•	۷۹۲۱۰۷ ،،	•	•	•
(۲۸)	نگمین	•	•	۹۱۰۹۹۰ ،،	•	•	•
(۲۹)	نابیرا	•	•	۸۷۲۹۴۵ ،،	•	•	•
(۳۰)	ننگ	•	•	۵۰۰۷۶۵ ،،	•	•	•
(۳۱)	ینیا	•	•	۷۷۰۱۷ ،،	•	•	•

سرکار سات گاؤں

نمبر شمار	پرگنے	قلعہ	بیگہ	نقدی و مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
	پچپن محل	۔	۔	۱۶۷۲۴۷۲۴ دام	مختلف قومیں	۵۰	۶۰۰۰
(۱) "	بنو وکو تو الی و فراست گھر تین جگہ۔	۔	۔	۱۵۴۰۷۷۰ "	۔	۔	۔
(۲)	انور پور	۔	۔	۲۳۶۹۵۰ "	۔	۔	۔
(۳)	اوکرڈا	۔	۔	۷۲۶۲۶۰ "	۔	۔	۔
(۴) "	ارساد توالی سات گاؤں دو جگہ	۔	۔	۲۳۴۸۹۰ "	۔	۔	۔
(۵)	اکبر پور	۔	۔	۱۱۵۵۹۰ "	۔	۔	۔
(۶)	بوڈھن	۔	۔	۹۵۶۴۵۷ "	۔	۔	۔
(۷)	بنوا سلیم پور دو جگہ	۔	۔	۹۵۲۵۰۵ "	۔	۔	۔
(۸)	پورہ	۔	۔	۶۵۲۴۷۷ "	۔	۔	۔
(۹)	برجھتی و مانک ہٹی دو جگہ۔	۔	۔	۳۸۳۸۰۳ "	۔	۔	۔
(۱۰)	بیل گانو	۔	۔	۲۴۴۶۰۲ "	۔	۔	۔
(۱۱)	بالنڈا	۔	۔	۱۲۵۲۵۰ "	۔	۔	۔
(۱۲) "	ڈاکوان اور بنکا باری دو جگہ	۔	۔	۱۰۰۰۰۰ "	۔	۔	۔
(۱۳)	بلیا	۔	۔	۹۰۷۲۵ "	۔	۔	۔
(۱۴)	پھلکا	۔	۔	۳۸۲۴۵ "	۔	۔	۔
(۱۵)	بریدہٹی	۔	۔	۲۵۰۲۷ "	۔	۔	۔
(۱۶)	تورتریا	۔	۔	۳۶۶۰۴ "	۔	۔	۔

نمبر سلسلہ	پرگنے	رقبہ	بیگہہ	نقدی مدد معاش یا انعام	سیورغال	سوار	پیادہ
(۱۷)	حویلی شہر	۰	۰	۵۰۲۳۳۰ دام	۰	۰	۰
(۱۸)	حسین پور	۰	۰	۳۲۴۳۲۲ "	۰	۰	۰
(۱۹) "	حاجی پور باریکپور دو جگہ۔	۰ ۰	۰ ۰	۱۴۲۵۹۲ "	۰	۰	۰
(۲۰)	دہلیا پور	۰	۰	۷۸۸۱۵ "	۰	۰	۰
(۲۱)	سادگھاتی	۰	۰	۴۶۸۰۵۸ "	۰	۰	۰
(۲۲)	سکوتا	۰	۰	۲۳۰۰۷۲ "	۰	۰	۰
(۲۳)	سریران پور	۰	۰	۱۲۵۷۹۲ "	۰	۰	۰
(۲۴) "	سائر از بندربان و منڈوی دو جگہ	۰	۰	۱۲۰۰۰۰۰ "	۰	۰	۰
(۲۵) "	سلکاٹ وکاٹ سال دو جگہ۔	۰	۰	۴۵۷۵۷ "	۰	۰	۰
(۲۶)	فتحپور	۰	۰	۸۰۷۰۲ "	۰	۰	۰
(۲۷)	رانی ہاٹ	۰	۰	۱۷۵۸۵۱۰ "	۰	۰	۰
(۲۸) "	کلکتہ و بجویاد باریک پور تین جگہ۔	۰	۰	۹۳۶۲۱۵ "	۰	۰	۰
(۲۹)	کھازر	۰	۰	۳۶۵۲۷۵ "	۰	۰	۰
(۳۰)	کنڈلیا	۰	۰	۲۴۲۱۶۰ "	۰	۰	۰
(۳۱)	کلاروا	۰	۰	۱۹۷۵۳۲ "	۰	۰	۰
(۳۲)	مکورا	۰	۰	۸۱۳۰۰۲ "	۰	۰	۰
(۳۳)	سناریے متیاری	۰	۰	۳۰۷۸۴۵ "	۰	۰	۰
(۳۴)	میدنی مل	۰	۰	۱۷۶۲۴۲ "	۰	۰	۰
(۳۵)	مظفر پور	۰	۰	۱۰۸۳۳۲ "	۰	۰	۰

نمبر شمار	پرگنے	بیگہ	قلعے	نقدی مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
(۳۶)	ہونڈگا چھا	۰	۰	۹۸۵۶۵ دام	۰	۰	۰
(۳۷)	ہاتھی کندھا	۰	۰	۵۵۷۰۲ ″	۰	۰	۰
(۳۸) ″	ندیا و سانتن پور دو جگہ۔	۰	۰	۱۵۰۸۸۲۰ ″	۰	۰	۰
(۳۹)	ہیلکی	۰	۰	۹۰۰۴۲ ″	۰	۰	۰
(۴۰)	ہاتھی کندھا	۰	۰	۵۵۷۰۲ ″	۰	۰	۰
(۴۱)	ہیاگڈھ	۰	۰	۷۸۱۳۶۰ ″	۰	۰	۰

سرکار مدارن

نمبر شمار	پرگنے	بیگہ	قلعے	نقدی مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
	سولہ محل	۰	۰	۹۴۰۳۴۰۰ دام	مختلف قومیں	۱۵۰	۷۰۰۰
(۱)	ان ہٹھا	۰	۰	۱۲۲۶۵۵ ″	۰	۰	۰
(۲)	بال گڈھی	۰	۰	۹۳۷۰۷۷ ″	۰	۰	۰
(۳)	بیر بھوم	۰	۰	۵۴۱۲۴۵ ″	۰	۰	۰
(۴)	بھوال بھوم	۰	۰	۴۹۵۲۲۰ ″	۰	۰	۰
(۵)	جینتوا	۰	۰	۸۰۶۵۴۲ ″	۰	۰	۰
(۶)	بچنیانگری	۰	۰	۴۱۲۲۵۰ ″	۰	۰	۰
(۷)	حویلی مدارن	۰	۰	۱۷۲۷۰۷۷ ″	۰	۰	۰
(۸)	سین بھوم	۰	۰	۶۱۵۸۰۵ ″	۰	۰	۰
(۹)	سمر سانگس (سمر سائی)	۰	۰	۲۷۴۴۶۱ ″	۰	۰	۰
(۱۰) ″	سیتر گڈھ عرف سکر بھوم۔	۰	۰	۹۱۵۲۳۷ ″	۰	۰	۰
(۱۱)	ستاپور	۰	۰	۶۳۴۱۶۰ ″	۰	۰	۰

نمبر شمار	پرگنے	قلعہ	بیگہ	نقدی مدد معاش یا انعام	ذات	سوار	پیادے
(۱۲)	کیت	.	.	۴۶۴۴۷۴ دام	.	.	.
(۱۳)	منڈل گھاٹ	.	.	۹۰۶۷۷۵ ″	.	.	.
(۱۴)	ناگور	.	.	۴۰۲۵۶۲۰ ″	.	.	.
(۱۵)	مینا باک	.	.	۲۷۹۳۲۲ ″	.	.	.
(۱۶)	ہیولی (میدلی)	.	.	۲۶۳۲۰۷ ″	.	.	.

سرکار جلیسر واڑیسہ

نمبر شمار	پرگنے	قلعہ	بیگہ	نقدی مدد معاش یا انعام	ذات	سوار	پیادے
	اٹھائیس محل	.	.	۵۰۵۲۷۳۸ دام	مختلف قومیں دو ہاتھی	۳۴۰۰	۴۳۸۱۰
	.	.	.	.		.	.
(۱)	پانسدا مشہور یہ	.	.	۴۲۱۱۴۳۰ ″	قوم کندیت زنانہ و قوم برہمن	۱۰۰	۵۸۰۰
″	ہفت چور						
(۲)	ببلی (بپلی)	.	.	۲۰۱۱۴۲۰ ″	.	۱۰	۴۰
(۳)	بالی شاہی	.	.	۹۶۳۴۳۰ ″	.	۲۰۰	۱۰۰۰۰
(۴)	بال کوہسی	اسیر تین قلعے ہیں اوّل سوکرہ دوم بانجھس تالی سوم دودہ پور	.	۷۵۶۲۲۰ ″	.	۲۰	۳۰۰
″	″						
″	″						
″	″						
(۵)	پیر بدا	اس سرکار میں ایک مستحکم قلعہ پربدا جو نصف جنگل و نصف پہاڑ میں واقع ہے	.	۶۴۰۰۰۰ ″	.	۴۰۰	۱۶۰۰
″	″						
″	″						
	″						
(۶)	بھوگرائی	قلعہ مستحکم	.	۴۹۷۱۴۰	قوم کھندیت	۱۰۰	۲۲۰۰ تیرانداز و تفنگچی

نمبر شمار	پرگنے	قلعے	زمین بیگھے	نقدی و مدد معاش یا انعام	قومیں	سوار	پیادے
(۷)	بگڈی	۰	۰	۳۹۴۲۸۰ دام	راجپوت	۱۰۰	۱۲۰۰
(۸)	بازار	۰	۰	۱۲۵۷۲۰ "	۰	۰	۰
(۹)	باہن بھوم	۰	۰	۱۱۴۲۰۸ "	قوم زناردار	۱۰	۴۰۰
(۱۰) "	تلیہ با قصبہ جلیسر	قلعہ اینٹ کا پختہ	۰	۱۲۰۰۷۱۱۰ "	قوم کہنڈیت	۳۰۰	۶۲۰۰
(۱۱)	تبنولک	قلعہ سنگین	۰	۲۵۷۱۴۳۰ "	۰	۵۰	۱۰۰۰
(۱۲) " "	نزکول (نزکوا) " "	قلعہ اس کا جنگل میں ہے۔	۰	۷۲۰۵۷۰ "	۰	۳۰	۱۷۰
(۱۳) "	داور شور بھوم عرف بارہ	۰	۰	۱۳۴۲۷۶۰ "	۰	۱۰۰	۱۰۰
(۱۴) " " " " " " "	رمنا " " " " " " "	میں پانچ قلعے ہیں ایک حویلی میں دوسرا رام چندر پور میں تیسرا اکناپور چوتھا پانچواں سلدہ میں ہے۔	۰	۵۰۶۲۳۰۶ "	۰	۷۰۰ جمعیت ہر پنج قلعہ	۳۵۰۰
(۱۵) "	رین داخل سرحد اڑیسہ	تین قلعہ ہیں۔	۰	۲۱۸۸۰۶ "	۰	۱۵۰	۱۵۰۰
(۱۶) " "	رائے پور " "	بڑا شہر ہے اور قلعہ مضبوط ہے	۰	۹۸۶۹۷۰ "	۰	۲۰۰	۱۰۰۰

نمبر سلسلہ	پرگنے	قلعہ	بیگہ	نقدی مدد معاش یا انعام	قبیلہ	سوار	پیادہ
(۱۷)	سبنگ	قلعہ مضبوط اور جنگل میں واقع ہے۔	۰	۱۲۵۷۱۴۰ دام	۰	۱۰۰	۲۰۰۰
(۱۸)	سباری	۰	۰	۱۰۸۵۷۰ "	۰	۰	۰
(۱۹)	کاسی جورا	۰	۰	۸۹۳۱۶۰ "	۰	۲۰۰	۲۵۰۰ تفنگچی دہاک دار (دہانک)
(۲۰)	کھڑک سور (پور)	قلعہ جنگل میں ہے اور پہاڑ میں ہے اور مضبوط ہے۔	۰	۵۲۸۵۷۰ "	۰	۰	۵۰۰ پیادے بندوقچی وغیرہ
(۲۱)	کیدار کھند	قلعہ مضبوط ہے	۰	۴۶۸۵۷۰ "	۰	۵۰	۵۰۰
(۲۲)	کرائی	۰	۰	۲۵۸۷۲۰ "	۰	۰	۱۰۰
(۲۳)	گگنا پور	۰	۰	۸۵۷۲۰ "	راجپوت	۵۰	۴۰۰
(۲۴)	کروبہی	۰	۰	۶۸۵۷۰ "	۰	۰	۰
(۲۵)	مال جھٹا	۰	۰	۹۳۱۲۶۱۰ "	۰	۵۰۰	۵۰۰۰
(۲۶)	میدنی پور	بڑا شہر ہے دو قلعہ ہیں ایک نیا و دوسرا پرانا	قوم کھنڈیت بکندو دیوانہ	۱۰۱۹۹۳۰ "	۰	۶۰	۵۰۰
(۲۷)	مہاکان گھاٹ عرف قطب پور	قلعہ سنگین و مضبوط	۰	۲۴۰۰۰۰ "	۰	۳۰	۱۰۰۰
(۲۸)	نرائن پور عرف کنذہار۔	قلعہ مضبوط پہاڑ پر ہے۔	۰	۲۲۸۰۸۶۰ "	۰	۱۰۰	۴۰۰۰

سرکار بھدرک

نمبر سلسلہ	پرگنے	قلعہ	بیگہ	نقدی مدد معاش یا انعام	قبیلہ	سوار	پیادہ
	سات محل	۰	۰	۱۸۶۸۱۷۰ دام	مختلف قومیں	۷۵۰	۳۷۳۰

نمبر شمار	پرگنے	قلعہ	بیگھہ	نقدی وجہ مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
(۱)	برودا	دو قلعہ اول بانک دوم رس کوئی	۰	۳۲۴۰۰۰۰ دام	کھندیت و کانسیہہ۔	۵۰	۴۰۰۰
(۲)	جو گجری	۰	۰	۵۷۱۴۰ ″	۰	۰	۰
(۳)	حویلی بھدرک	قلعہ دھام نگر مستقر حاکم سرکار	۰	۹۵۴۲۷۶۰ ″			
(۴)	سہنلو	دو مضبوط قلعے ہیں	۰	۳۵۱۴۲۸۰ ″	کھندیت	۳۰۰	۱۷۰۰
(۵)	سکایمان	پتھر کا قلعہ نہایت مضبوط ہے۔	۰	۱۵۱۵۸۴۰ ″	″	۱۰۰	۴۰۰
(۶)	کدسو	۰	۰	۷۳۰۴۳۰ ″	″	۰	۰
(۷)	مذکورین	تین قلعے ہیں اول پچھم دونک دوم کھندیت سوم مجوری۔	۰	۸۵۷۲۰ ″	تینوں قلعے میں قوم کھندیت زمیندار ہے۔	۱۰۰	۳۰۰

سرکار کٹک جو ولایت اڑلیسہ میں شامل ہے

نمبر شمار	پرگنے	قلعہ	بیگھہ	نقدی وجہ مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
	اکیس محل	۰	۰	۹۱۴۳۲۷۳۰ دام	قوم مختلف	۱۹۲۰	۱۰۰۸۱۶۰
(۱)	آل	۰	۰	۶۹۲۹۱۳۰ ″	۰	۰	۶۱۰۰
(۲)	اسکہ	۰	۰	۳۱۶۰۳۸۰ ″	۰	۰	۱۵۰۰۰
(۳)	اشوگڑھ	قلعہ مستحکم ہے	۰	۱۱۸۴۹۸۰ ″	زنار دار	۲۰۰	۷۰۰۰
(۴)	پورب دیکہ	چار قلعہ	۰	۲۲۸۱۵۸۰ ″	۰	۲۰۰	۶۰۰۰
(۵)	پچھم دیکہ	۰	۰	۶۶۲۴۹۰ ″	۰	۰	۰
(۶)	بہار	۰	۰	۵۱۲۹۸۲۰ ″	۰	۰	۰

نمبر سلسلہ	پرگنے	قلعہ	بیگہ	نقدی و مدد معاش یا انعام	ذات	سوار	پیادے
(۷)	بسائی وبورمار	.	.	۲۷۴۶۶۵۰ دام	.	.	۱۰۰۰
(۸)	برنگ	نو قلعے ہیں جو جنگلوں اور پہاڑوں میں واقع ہیں۔	.	۳۱۳۳۹۴۰ ״	اہیر	۳۰	۳۰۰
(۹)	بھیج نگر	.	.	۸۶۰۲۹۰ ״	تلینگہ	۵۰	۲۲۰۰۰
(۱۰)	بھنجو	.	.	۷۶۶۲۰۶ ״	راجپوت	۱۰۰	۲۰۰۰۰
(۱۱)	پرسوتم	کہ ہر ایک سرکار میں اس کی تفصیل ہو چکی ہے۔	.	۶۹۱۵۳۰ ״	.	.	.
(۱۲)	چوبیس کوٹ	چار قلعے نہایت مضبوط واقع ہیں	.	۲۳۹۸۹۷۰ ״	.	۵۰۰	۲۰۰۰۰
(۱۳)	جشن عرف جاج پور	قلعہ مستحکم ہے۔	.	۳۰۷۳۷۸۰ ״	.	۲۰۰	۱۸۰۰
(۱۴)	دکھن دیکہ	چار قلعے	.	۲۲۰۶۵۷۷۰ ״	.	.	.
(۱۵)	سیران	.	.	۲۰۷۸۳۰ ״	.	.	.
(۱۶)	شیر گڈھ	.	.	۱۴۰۸۵۸۰ ״	زناردار	۲۰	۲۰۰
(۱۷)	کوٹ دیس	تین قلعے ہیں اصل قلعہ قصبہ ہے۔	.	۴۷۲۰۹۸۰ ״	کہندیت	۵۰۰۸	۳۰۰
(۱۸)	بارہ یا حویلی کٹک بنارس	قلعہ بہت مضبوط ہے پتھر کا قلعہ اندر پختہ عمارتیں ہیں۔	.	۶۰۵۶۰۰ ״	کہندیت زناردار	۲۰۰	۱۰۰۰
(۱۹)	کھترہ	قلعہ بہت مضبوط ہے۔	.	۱۱۲۰۲۳۰	کہندیت	۱۰۰	۴۰۰

پیادے	سوار	ہاتھی	نقدی از معاش یا انعام	بیگھے	کیفیت	پرگنے	نمبر سلسلہ
۰	۰	۰	۶۰۰۰۰۰ دام	۰	یہ ایک بڑا بندرگاہ ہے اور یہاں نمک کا محصول وصول کیا جاتا ہے۔	مانک پٹن " " " "	(۲۰) " " " "

سرکار کلنگ وڈنڈپات

پیادے	سوار	ہاتھی	نقدی از معاش یا انعام	بیگھے	کیفیت	پرگنے	نمبر سلسلہ
۳۰۰۰۰	۵۰۰	۰	۵۵۶۰۰۰۰ دام	۰	۰	ستائیس محل	

سرکار راج مہندرہ متعلق اڑیسہ

پیادے	سوار	ہاتھی	نقدی از معاش یا انعام	بیگھے	کیفیت	پرگنے	نمبر سلسلہ
۵۰۰۰	۱۰۰۰	۰	۵۰۰۰۰۰۰ دام	۰	۰	سولہ محل	

تھوڑا حال ملک کا لکھا جا چکا ہے۔ لہذا مناسب ہے کہ قدرے ذکر اُن فرمانرواؤں کا جنھوں نے اس قلمرو پر حکمرانی کی ہے شامل کیا جائے۔

راجہ بھگدت کھتری۔ ۱۸ ۲ سال۔ اننگ بھیم۔ ۱۰۵ سال۔ رن بھیم۔ ۱۰۸ سال
گنج بھیم۔ ۸۲ سال۔ دیودت۔ ۹۵ سال۔ جگ سنگھ۔ ۱۰۶ سال
برمہ سنگھ۔ ۹۷ سال۔ موہن دت۔ ۱۰۲ سال۔ بنو سنگھ۔ ۹۷ سال
سیلرسین۔ ۹۶ سال۔ ستر جیت۔ ۱۰۱ سال۔ بھوپت۔ ۹۰ سال
سدھرکہ۔ ۹۱ سال۔ چندھرکہ۔ ۱۰۲ سال۔ اودے سنگھ۔ ۸۵ سال
بسو سنگھ ۸۸ سال۔ بیرماتھ۔ ۸۱ سال۔ رکھ دیو۔ ۸۳ سال
راکھ بنید۔ ۹۷ سال۔ جگ جیون۔ ۱۰۷ سال۔ کالوند۔ ۸۵ سال

سکام دیو ۔ ۹۰ سال ۔ بجھکرن ۔ ۷۱ سال ۔ ست سنگھ ۔ ۹۸ سال

یہ چوبیس افراد قوم کھتری سے ہیں۔ ان لوگوں نے دو ہزار چار سو اٹھارہ سال مسلسل پشت در پشت اس ملک پر حکمرانی کی ہے۔ جیسا کہ فہرست مذکورہ بالا سے ظاہر ہوتا ہے۔

راجہ بھوج گوریا ۔ ۷۵ سال ۔ لال سین ۔ ۷۰ سال ۔ راجہ مادھو ۔ ۶۷ سال

سمنت بھوج ۔ ۸۴ سال ۔ راجہ جینت ۔ ۶۰ سال ۔ پرتھو راجہ ۔ ۷۵ سال

راجہ کرر ۔ ۸۴ سال ۔ راجہ لکھن ۔ ۸۵ سال ۔ راجہ منو بھوج ۔ ۵۳ سال

ان نو اشخاص قوم کائستھ نے پانسو بیس سال حکومت کی ہے۔ بعد اس کے عنان سلطنت پھر اسی قوم کے دوسرے گروہ کے ہاتھ میں چلی گئی ہے۔

راجہ ادسور ۔ ۸۵ سال ۔ جامنی بہان ۔ ۷۳ سال ۔ راجہ نرود ۔ ۷۸ سال

پرتاب رود ۔ ۶۵ سال ۔ راجہ بھواوت ۔ ۶۹ سال ۔ راجہ رکدیو ۔ ۶۲ سال

راجہ گردھر ۔ ۸۰ سال ۔ پرتھیدھر ۔ ۶۸ سال ۔ راجہ شست دھر ۔ ۵۸ سال

راجہ پربھاکر ۔ ۶۳ سال ۔ راجہ جیدھر ۔ ۳۰ سال ۔

گیارہ آدمیوں نے سات سو چودہ سال متواتر فرمانروائی کی اور بعد اس کے سلطنت پر کائستھ کے ایک اور دوسری قوم میں منتقل ہوئی۔

راجہ بھوپال ۔ ۵۵ سال ۔ راجہ دھرپال ۔ ۹۵ سال ۔ راجہ دیوپال ۔ ۸۳ سال

راجہ بھوپت پال ۔ ۷۰ سال ۔ راجہ دہنیت پال ۔ ۸۴ سال ۔ راجہ بکن پال ۔ ۷۵ سال

راجہ جیپال ۔ ۹۸ سال ۔ راجہ پال ۔ ۹۸ سال ۔ بھوگیپال ۔ ۵ سال
اسکا بھائی

جگپال پسر او ۔ ۷۴ سال ۔

دس اشخاص نے چھ سو اٹھانوے سال حکومت کی۔ اس کے بعد کائستھ کی پھر ایک اور دوسری قوم میں حکومت منتقل ہو گئی۔

سوکہ سین ۔ ۳ سال ۔ بلال سین ۔ ۵۰ سال ۔ لکھن سین ۔ ۷ سال
قلعہ گوا اسکا بنایا ہوا ہے۔

مادھو سین ۔ ۱۰ سال ۔ کیسو سین ۔ ۱۵ سال ۔ سدا سین ۔ ۱۸ سال

راجہ نوجہ ۔ ۳ سال ۔

سات اشخاص نے اس خاندان کے یکے بعد دیگرے پشت در پشت فرمانروائی کی۔ اور اکسٹھ افراد نے مدت چار ہزار پانسو چوالیس سال تک فرمانروائی کی۔ بعد اس کے سلاطین دہلی قابض اور متصرف ہوئے۔ سلطان قطب الدین ایبک کے زمانے سے لیکر سلطان محمد تغلق کے دور حکومت تک سترہ نفر سلطنت پر قابض ہوئے۔ زمانہ حکومت ان کا ایکسو چھپن سال۔

ملک فخرالدین سلاح دار	۲ سال چند مہینے	سلطان علاؤالدین	۱ سال چند مہینے
شمس الدین بنگرہ	۱۶ سال و چند ماہ	سکندر اس کا بیٹا	۹ سال چند مہینے
سلطان غیاث الدین اسکا بیٹا	۷ سال چند مہینے	سلطان السلاطین اسکا بیٹا	۱۰ سال
شمس الدین اس کا بیٹا	۳ سال چند مہینے	کانسی بومی	۷ سال
سلطان جلال الدین	۱۷ سال	سلطان احمد اسکا بیٹا	۱۶ سال
ناصر اس کا غلام	۷ دن اور بقول دیگر آدھے دن ناصر شاہ سلطان شمس الدین بنگرہ کی اولاد میں تھے۔		۲ سال
باربک شاہ	۱۷ سال	فیروز شاہ	۳ سال
یوسف شاہ	۷ سال ۶ ماہ	سکندر شاہ	آدھے دن
فتح شاہ	۷ سال پانچ ماہ	باربک شاہ	ڈھائی روز
محمود شاہ اسکا بیٹا	ایک سال	مظفر حبشی	۳ سال پانچ مہینے
علاء الدین	۲۷ سال چند ماہ	نصیب شاہ اسکا بیٹا	۱۱ سال
شیر خاں	.	حضرت جنت آشیانی	.
شیر خاں دوبارہ	.	محمد خاں	.
بہادر شاہ اسکا بیٹا	.	جلال الدین اسکا بھائی	.
غیاث الدین	.	تاج خاں	.
سلیمان اسکا بھائی	.	بائزید اسکا فرزند	.
داؤد برادر بائزید	.		.

پچاس فرمانرواؤں نے تقریباً تین سو ستاون برس حکمرانی کی۔ ایک سو گیارہ بادشاہوں نے چار ہزار آٹھ سو تیرہ برس فرمانروائی کی نورانی شمع کو روشن کرکے عدم آباد کی راہ لی۔

سب سے پہلا راجہ مہاراجہ جرجودھن کی دوستی کے واسطہ دہلی میں آیا اور موجودہ زمانے سے چار ہزار چھیانوے سال قبل مہابھارت کی عظیم الشان جنگ میں نہایت بہادری کے ساتھ کام آیا۔

راجہ نوجھ کے پیمانۂ عمر لبریز ہونے کے بعد لکھمنیہ بس راے لکھمن فرمانروا ہوا اُس زمانے میں ندیا بنگالہ کا
دارالحکومت اور مختلف علوم کا مرکز تھا۔ آجکل اگرچہ یہ شہر معمور نہیں ہے لیکن گزشتہ عظمت کے
آثار بکثرت پائے جاتے ہیں۔ اہل نجوم نے راجہ کو اُس کے زوال ملک اور جدید خدمت کے
رائج ہونے کی خبر دی اور اُن کو معلوم ہوا کہ ان دونوں انقلاب کا بانی محمد بختیار خلجی ہوگا اگرچہ راجہ نے
اس پیشینگوئی کو رقیبانہ سمجھ کر اس پر اعتبار نہ کیا لیکن اُس کی رعایا کا ایک بہت بڑا حصہ آوارہ وطن
ہو کر مختلف صوبجات میں پناہ گزیں ہو گیا۔ جس زمانے میں کہ قطب الدین ایبک سے سلطان شہاب الدین
کی پناہیت میں ہندوستان پر قبضہ کیا تو خلجی امیر نے اپنی بہادری سے بہار پر قبضہ کر لیا بختیار خلجی
نے بنگالہ کا رخ کیا اور راجہ ایک کشتی میں بیٹھ کر فرار ہوا۔ بختیار خلجی نے بنگالہ میں قدم رکھ کر بے شمار
مال غنیمت جمع کیا۔ اور ندیا کو تباہ و ویران کر کے لکھنوتی کو آباد کیا اور اسی زمانے سے بنگال شاہان
دہلی کے قلمرو میں شامل ہوا۔

سلطان تغلق کے عہد حکومت میں قدر خاں بادشاہ کی جانب سے حاکم بنگالہ تھا
قدر خاں کا سلاحدار ملک فخر الدین حرص و طمع کا شکار ہوا اور اُس نے بدویانتی پر کمر باندھکر قدر خاں
کو ہلاک کرنے کا ارادہ کیا۔ اور اپنے ارادہ میں کامیاب ہوا اور قدر خاں کا حیلہ گری و وعدہ سازی
سے ملک پر قابض ہو کر شاہان دہلی سے برگشتہ ہو گیا۔ ملک علی مبارک نے جو قدر خاں کا دست گرفتہ
تھا سلطان علاء الدین کا لقب اختیار کیا اور ملک فخر الدین سے جنگ آزما ہوا۔ ملک علی نے
فخر الدین کو زندہ گرفتار کر کے اُسے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ حاجی الیاس علائی نے جو بنگالہ
کے امرا میں داخل تھا چند اشخاص کو اپنا ہم راز بنا کر علاؤالدین کو قتل کیا اور شمس الدین کے
لقب سے خود فرمانروا بن گیا۔ اسی کو بھنگڑہ بھی کہتے ہیں۔ سلطان فیروز شاہ نے شمس الدین
کی تنبیہہ کے لئے دہلی سے بنگالہ کا سفر کیا فریقین میں شدید معرکہ آرائی ہوئی لیکن موسم برسات
کے قریب آجانے سے سلطان فیروز شاہ نے شمس الدین سے صلح کر لی اور دہلی واپس آیا۔
شمس الدین کی وفات کے بعد سپہ سالاران فوج نے اُس کے فرزند کلاں کو سکندر شاہ کے
خطاب سے اپنا بادشاہ تسلیم کیا۔ سلطان فیروز نے بار دگر بنگالہ کا سفر کیا لیکن اس مرتبہ بھی
حریف سے صلح کر کے واپس آیا۔ سکندر شاہ کی وفات کے بعد اعیان ملک نے اُس کے فرزند
کو جو سلطان غیاث الدین کے لقب سے مشہور ہوا تخت نشین کرایا اور وہ شہرۂ آفاق ہوا
خواجہ حافظ شیرازی نے غیاث الدین کے دربار میں ایک غزل روانہ کی تھی جس کا ایک شعر مندرجہ ذیل ہے

شکر شکن شوند ہمہ طوطیان ہند　　زین قند پارسی کہ بہ بنگالہ میرود

کانسی نام ایک بنگالی نے دغا و حیلہ سے غیاث الدین کے پوتے شمس الدین پر غلبہ حاصل کر کے اُس کو حکومت سے معزول کیا۔ کانسی کی وفات کے بعد اُس کا فرزند دایرہ اسلام میں داخل ہو کر سلطان جلال الدین کے نام سے فرمانروا ہوا۔ اس دیار میں یہ دستور تھا کہ چند ہزار پایک پیادے شاہی محل کی حفاظت و چوکی پر متعین کیئے جاتے تھے۔ ایک رات ایک خواجہ سرا نے پائیکوں سے سازش کر کے فتح شاہ کا کام تمام کیا اور خود باربک شاہ کے خطاب سے حکمران بن گیا۔ فیروز شاہ کو بھی پائیکوں سے ہلاک کیا اور مقتول کے فرزند محمود شاہ کو اپنا فرمانروا تسلیم کیا۔ ایک حبشی غلام مظفر نے پائیکوں کی امداد سے محمود شاہ کا بھی کام تمام کیا اور خود تخت حکومت پر جلوس کیا۔ علاءالدین ایک شخص نے جو مظفر کا ملازم تھا انھی پیادوں کو اپنا ہی خواہ بنا کر مظفر کو بھی قتل کیا اور خود بادشاہ بن بیٹھا۔ زمانے کے عجائب نے یہ رنگ دکھایا کہ ملک بنگالہ ایک عرصے تک پائیکوں کی گرم بازاری رہی۔ علاءالدین نے نظام سلطنت کو بہتر طریقے پر چلایا اور فتنہ پرداز پائیکوں کی جماعت کو منتشر کر دیا۔ نصیب شاہ کے بابت مشہور ہے کہ مثل اپنے پدر کے انصاف پسند و صاحب جود و عطا تھا اور اُس نے اپنے سپاہیوں کے ساتھ بھی عمدہ سلوک کیا۔ فردوس مکانی کی جنگ میں جب ابراہیم لودی معرکہ کارزار میں کام آیا تو مقتول کے امرا اور اس کے بھائی نے نصیب شاہ موصوف کے دامن میں پناہ لی اور آسائش کے ساتھ زندگی بسر کرنے لگے۔ جنت آشیانی نے جہانگیر قلی بیگ کو اس صوبہ کا حاکم مقرر کیا تھا شیر خاں نے دوبارہ غلبہ حاصل کیا اور جہانگیر قلی کے ساتھ عہد و پیمان کر کے مکر سے اُس کو قتل کر ڈالا۔ سلیم خاں کے عہد میں اُس کا ایک عزیز محمد خاں بنگالہ کا حاکم مقرر ہوا یہ شخص اپنے مالک کا وفادار اور رعایا کے لیئے انصاف پسند فرمانروا تھا۔ عزیز خاں کی جنگ میں محمد خاں کا کام تمام ہوا اور مقتول کا فرزند خضر خاں بہادر شاہ کے خطاب سے ملک کا حکمران ہوا۔ عزیز خاں نے بہادر شاہ سے معرکہ آرائی کی رنگین میدان جنگ میں مارا گیا۔ ایک سلیم شاہی امیر مسمی تاج خاں نے جلال الدین کا قدم درمیان سے اٹھا کر عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔ تاج خاں کے بعد اُس کے بھائی سلیمان نے باوجود ظلم دوست ہونے کے کچھ عرصے تک حکومت کی۔ سلیمان کے بعد اُس کے دونوں فرزند بایزید و داؤد نے اپنی بدکرداری سے خطبہ و سکہ کو اپنے ناموں سے آلودہ کیا۔ صوبہ کا مختصر حال ہدیۂ ناظرین کیا گیا۔ اللہ کا شکر اور اُس کا احسان ہے کہ اس زمانے میں

یہ معمور صوبہ اکبر شاہی انصاف و عدل کی روشنی سے منور و تاباں ہو رہا ہے۔

صوبۂ بہار

یہ صوبہ اقلیم دوم میں واقع ہے اس کا طول گڈھی سے رہتاس تک ایک سو بیس کوس اور عرض ترہت سے شمالی کوہسار تک ایک سو دس کوس ہے۔ اس کے مشرق میں بنگال مغرب میں الہ آباد و اودھ شمال و جنوب میں بلند کوہستانی سلسلے واقع ہیں۔ اس صوبے کے دریا گنگا اور سون ہیں۔ دریائے سون میں لکڑی چمڑا یا جو شے گر جاتی ہے پتھر ہو جاتی ہے۔ سون۔ نربدا اور جھلا تینوں دریاؤں کا منبع گڈھہ کے قریب ایک ہی چشمہ ہے۔ سون کا پانی خوش مزہ ہاضم سرد ہے۔ یہ دریا شمال کی جانب سے بہتا ہوا آتا اور شہر کے قریب دریائے گنگا میں گرتا ہے۔ گنڈک بھی شمال سے آکر حاجی پور کے قریب گنگا میں گرتا ہے۔ جو شخص اس کا پانی پیتا ہے اس کے گلے میں گھینگا ہو جاتا ہے جو رفتہ رفتہ ناریل کی برابر ہو جاتا ہے۔ یہ اثر بچوں پر زیادہ ہوتا ہے۔

سالگرام ایک چھوٹا سیاہ پتھر ہے جس کو ہندو مظہر الٰہی سمجھتے اور اس کی پرستش کرتے ہیں۔ اگر یہ پتھر گول چھوٹا اور روغن دار ہوتا ہے تو اس کو بہترین قسم خیال کرتے ہیں۔ پتھر کی شکل و جسامت کے اعتبار سے اس کے مختلف نام رکھتے اور ہر قسم کے جداگانہ خواص بیان کرتے ہیں۔ اس پتھر میں اکثر ایک سوراخ ہوتا ہے لیکن بعض پتھروں میں ایک سے زاید اور بعضوں میں قطعاً سوراخ نہیں ہوتا۔ اس کے اندر سے سونا برآمد ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ اس کے اندر ایک کیڑا پیدا ہوتا ہے جو سوراخ کر کے باہر نکل آتا ہے۔ ایک گروہ کا خیال ہے کہ بیرونی کیڑا سوراخ کر کے پتھر میں داخل ہو جاتا ہے۔ ہندوؤں نے اس پتھر کے خواص کے متعلق بہت کچھ لکھا ہے۔ برہمنوں کا عقیدہ ہے کہ پھر وہ بت توڑ ڈالا جائے اس کا پتھر قابل عزت نہیں باقی رہتا برخلاف سالگرام کے جو ہر حال میں پرستش کے لائق ہے۔ یہ پتھر دریائے سون کے شمالی حدود اور جنوبی کوہستان کے درمیان چالیس کوس کے فاصلے تک پایا جاتا ہے۔

کرم ناسہ جنوب سے بہتی ہوئی آتی اور چوسا کے قریب دریائے گنگا سے مل جاتی ہے۔ پُن پُن بھی جنوب سے بہتی اور پٹنہ کے قریب گنگا میں گرتی ہے۔ صوبے کے چھوٹے چھوٹے دریا

اس قدر کثرت سے ہیں کہ معرض بیان میں نہیں آ سکتے۔ اس صوبے میں گرمی شدید اور جاڑا معتدل ہوتا ہے۔ گرم کپڑے دو ماہ سے زاید استعمال نہیں کئے جاتے۔ بارش چھ ماہ برابر ہوتی ہے اور صوبے کی زمین تمام سال سبز و شاداب رہتی ہے۔ اس صوبے میں نہ تیز ہوائیں چلتی ہیں اور نہ خاک اڑتی ہے۔ زراعت عمدہ ہوتی ہے خاص کر چاول خوب اور نوعیت اور کثرت پیداوار کے اعتبار سے بے نظیر ہوتا ہے۔ یہاں ایک قسم کا غلہ مٹر کے مانند پیدا ہوتا ہے جس کو کساری کہتے ہیں۔ غربا اس کو کھاتے ہیں لیکن اس کا استعمال کھانے والے کو بیمار و کمزور بنا دیتا ہے۔ گنا بہ کثرت اور عمدہ ہوتا ہے پان خاص کر مگہی نہایت نازک خوش رنگ پتلا خوشبودار اور بامزہ ہوتا ہے۔ میوے اور پھول کثرت سے پیدا ہوتے ہیں۔ منیر میں ایک قسم کا پھول پیدا ہوتا ہے جس کو مچکند کہتے ہیں۔ یہ پھول گل دہاتورہ کے مثل اور بےحد خوشبودار ہوتا ہے۔ مچکند سوا منیر کے کہیں نہیں پایا جاتا۔ دودھ بےحد عمدہ اور سستا بکتا ہے پیداوار کو تقسیم کرنے کا رواج نہیں ہے۔ کسان اپنا محصول نقد ادا کرتا ہے اور پہلی مرتبہ عمدہ لباس پہنکر ساز و سامان کے ساتھ آتا ہے۔ مکانات اکثر کھپریل کے ہوتے ہیں۔ ہاتھی عمدہ اور بہ کثرت ملتے ہیں اسی طرح کشتیاں بھی پائی جاتی ہیں۔ گھوڑے اور اونٹ کم دستیاب ہوتے ہیں۔ طوطی اور بربری وغیرہ بکرے بہتر پیدا ہوتے ہیں جو فربہی کی وجہ سے پیادہ نہیں چل سکتے اور چارپائی پر لاد کر لائے جاتے ہیں۔ یہاں کے جنگی مرغ مشہور ہیں۔ شکار بکثرت ہے صاف و شفاف شیشے بھی بنائے جاتے ہیں۔ سرکار بہار میں موضع راج گر کے قریب پتھر کی ایک کان ہے اس کا پتھر مثل سنگ مرمر کے ہوتا ہے جس سے زیورات بناتے ہیں۔ کاغذ عمدہ بنتا ہے۔ تیرتھ گیا اسی صوبے میں ہے جس کو برہم گیا کہتے اور برہما سے منسوب کرتے ہیں۔ ہمیشہ بندرگاہوں سے جواہرات لانے اور خرید و فروخت کرتے ہیں۔ اہل بہار نے سرکار مونگیر میں دریائے گنگا سے لے کر کوہ سنگین تک ایک دیوار کھینچی ہے جس کو بنگالہ کی سرحد خیال کرتے ہیں۔ سرکار حاجی پور میں کٹھل اور بڑہل بکثرت پیدا ہوتے ہیں یہاں کا کٹھل اس قدر بڑا ہوتا ہے کہ ایک شخص اس کو بہ مشکل اٹھا سکتا ہے۔ سرکار چنپارن میں بلا گوڑی ہوئی زمین میں ماش کی تخم ریزی کرتے ہیں اور غلہ بغیر ہل چلانے اور محنت کئے ہوئے پیدا ہوتا ہے۔ اس کے جنگل میں فلفل دراز پیدا ہوتی ہے

ترہٹ۔ یہ مقام بےحد قدیم زمانے سے ہندی علوم کا مرکز ہے۔ اس کی آب ہوا بےحد عمدہ ہے یہاں وہی ایک سال تک خراب نہیں ہوتا۔ اہیر اگر دودھ میں پانی ملا دیتا ہے تو

اس کو غیب سے سزا ملتی ہے ۔ یہاں کے بھینسے ایسے طاقت ور ہوتے ہیں کہ شیر پر حملہ کرتے ہیں ۔ تالاب بکثرت ہیں جن میں ایک تالاب تو ایسا ہے کہ اس کا پانی کبھی کم نہیں ہوتا اور اس کی گہرائی کا اندازہ ناممکن ہے ۔ نارنجی کے کھیت بیس کوس تک بہار دکھا رہے ہیں ۔ بارش کے زمانے میں ہرن ، بارہ سنگھے اور شیر ایک ساتھ آبادی میں جمع ہو جاتے ہیں اور اہل شہر ان کا شکار کرتے ہیں ان میں اکثر جانوروں کے ہاتھ پاؤں توڑ کر چار دیواری میں چھوڑ دیتے ہیں اور آہستہ آہستہ اپنی ضرورت کے مطابق ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں ۔

رہتاس قلعہ ہے جو ایک بلند دشوار گزار پہاڑ کی چوٹی پر واقع ہے اس قلعہ کا دور چودہ کوس ہے جس میں زراعت ہوتی ہے ۔ قلعہ میں بے شمار چشمے جاری ہیں پھر یہاں جس مقام پر تین یا چار گز زمین کھودتے ہی وہیں پانی نکل آتا ہے ۔ بارش کے موسم میں بے شمار تالاب پانی سے لبریز ہو جاتے ہیں دو سو سے زیادہ آبشار ہیں جن دیکھ کر اور ان کی آواز کو سن کر بیحد تفریح ہوتی ہے ۔ آب و ہوا نہایت خوشگوار ہے ۔

اس صوبے میں سات سرکار اور ایک سو ننانوے (۱۹۹) پرگنے ہیں ۔ صوبے کی جمع بائیس کروڑ نوے لاکھ انتیس ہزار چار سو ساڑھے بیاسی دام ہے ۔ مندرجہ بالا پرگنات میں ایک سو اڑتیس پرگنے ضبطی کے ہیں ۔ پیمائش کی ہوئی زمین چوبیس لاکھ چوالیس ہزار ایک سو بیس بیگھے ہے جن کی آمدنی سترہ کروڑ چھبیس لاکھ اکاسی ہزار سات سو چوہتر دام نقدی ہیں ۔ بقیہ اکسٹھ (۶۱) پرگنات کی آمدنی چار کروڑ بائیس لاکھ سینتیس (۳۷) ہزار چھ سو سات ہے تیس دام ہے جن میں بائیس لاکھ بہتر ہزار ایک سو سینتالیس دام سیورغال کے ہیں ۔ صوبہ میں گیارہ ہزار چار سو پندرہ سوار چار لاکھ انچاس ہزار تین سو پچاس پیادے اور سو کشتیاں موجود نہیں ہیں ۔

سرکار بہار

نمبر شمار	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۱)	چھیالیس محل اروَل	۰ ۰	۹۵۲۵۹۸ بیگہ ۵۷۰۷۹ بیگہ ۵ بسوہ	۱۹۶۳۰۹۸ دام نقدی از قرار ضبطی و نقدی ۴۲۰۶۹۴۰ د	۲۲۷۰۱۴۷ دام ۰	مختلف قومیں ۰	۲۱۱۵ ۰	۹۶۳۸۰ ۱۰۰۰

نمبر	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۲)	کنتو کھری	۰	۱۴۰۱۴۹۴ بیگہ ا بسوہ	۳۷۴۷۷۰۴ دام	۰	۰	۰	۰
(۳)	ایکل	۰	۴۰۴۰۴ بیگہ ۴ بسوہ	۳۰۳۵۲۹۰ ″	۰	افغان اور زناردار	۰	۲۰۰
(۴)	امرتیو	۰	۲۴۳۸۷ بیگہ ۹ بسوہ ۵	۱۰۲۱۳۳۴ ″	۱۶۰۳۵ دام	۰	۰	۰
(۵)	انبلو	۰	۰	۸۴۷۹۲۰ ″	۰	زناردار	۵۰	۰
(۶)	انچھا	۰	۱۰۲۹۰ بیگہ ۷ بسوہ	۶۷۰۰۰ ″	۰	افغان	۲۰	۳۰۰
(۷)	انتھری	۰	۱۹۹۸ بیگہ ۹ بسوہ	۱۴۷۹۸۰ ″	۰	کائستھ	۲۰	۲۰۰
(۸)	بہار یا حویلی	قلعہ اینٹ و پتھر کا پختہ و مستحکم ہے	۷۰۶۰۲۳ بیگہ ۹ بسوہ	۵۵۳۳۱۵۱ ″	۶۵۳۲۰۰ دام	۰	۱۰۰	۴۰۰
(۹)	پٹنہ	دو قلعے ایک پکا اینٹ کا دوسرا کچا	۲۱۸۴۶۷ بیگہ ۰ بسوہ	۱۹۲۲۴۳۰ ″	۱۳۱۸۰۷ ″	۰	۰	۰
(۱۰)	بہلاور	۰	۳۱۰۸۳ بیگہ ۳ بسوہ	۳۶۵۱۶۴ ″	۹۰۰۰ ″	زناردار	۰	۵۰۰
(۱۱)	پھلواری	۰	۲۰۲۲۵ بیگہ ۱۹ بسوہ	۱۵۸۵۴۲۰ ″	۱۱۸۱۲۰ ″	راجپوت	۲۰	۷۰۰
(۱۲)	پھیرا	۰	۲۲۸۳ بیگہ ۶ بسوہ	۹۴۱۱۶۰ ″	۱۸۵۶۰ ″	زناردار ″	۲۰ ″	۴۰۰ ″
(۱۳)	بھیم پور	۰	۱۰۸۶۲ بیگہ ۱۵ بسوہ	۸۲۴۵۸۴ ″	۲۴۴۲۴ ″	۰	۰	۰
(۱۴)	پینداگ	۰	۰	۷۴۷۶۴۰ ″	۰	جبردہ	۳۰۰	۲۰۰۰
(۱۵)	تلاوڈہ	۰	۳۹۰۵۴ بیگہ ۱۲ بسوہ	۲۹۲۰۳۶۶ ″	۲۳۲۰۸۰ ″	شیخ زادہا	۲۰	۳۰۰
(۱۶)	جرر	۰	۱۲۹۳۰ بیگہ ۱۰ بسوہ	۹۷۹۳۶۳ ″	۸۸۰ ″	″	۵۰	۵۰۰
(۱۷)	چرگانوں	۰	۰	۹۰۴۴۴۰ ″	۰	زناردار	۲۰	۱۰۰
(۱۸)	جی چینیا	۰	۰	۶۲۰۰۰۰ ″	۰	جبردہ	۲۰	۶۰۰
(۱۹)	دواور	۰	۰	۲۶۲۵۰۰ ″	۰	۰	۰	۰
(۲۰)	ونبکیر	۰	۰	۲۱۵۶۸۰ ″	۰	۰	۰	۰

نمبر شمار	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۲۱)	بسوک	۰	۳۵۳۱۰ بیگہ ۱۰ بسوہ	۲۷۰۶۵۳۹ دام	۱۷۰۸۱۳۰ دام	شیخ زادہا	۰	۳۰۰
(۲۲)	ملیح پلیح	۰	۳۰۰۳۰ بیگہ ۱۰ بسوہ	۲۲۷۰۴۳۸ "	۵۹۱۸۵ "	زنار دار	۰	۵۰۰
(۲۳)	بلیا	۰	۲۶۰۰۰ بیگہ ۱۰ بسوہ	۲۰۵۶۵۰۲ "	۸۵۷۴۷ "	راجپوت	۲۰	۴۰۰
(۲۴)	سنوت	۰	۳۶۷۸۰ بیگہ ۷ بسوہ	۲۸۲۴۱۸۰ "	۰	۰	۲۰	۵۰۰
(۲۵)	سیمائی	۰	۳۲۵۱۴ بیگہ ۲ بسوہ	۲۵۳۷۰۸۰ "	۶۲۳۸۰ "	کائستھ	۱۰	۲۰۰
(۲۶)	سہرہ	۰	۰	۲۰۷۹۰۰۰ "	۰	راجپوت	۰	۵۰۰
(۲۷)	سانڈہ	۰	۲۴۹۶۲ بیگہ ۲ بسوہ	۱۸۷۹۹۵۲ "	۰	افغان	۰	۵۰۰
(۲۸)	سیور	قلعہ پتھر کا پہاڑ پر واقع ہے	۵۷۴۱۴۱ بیگہ ۸ بسوہ	۱۲۵۰۵۹۱ "	۰	زنار دار	۳۰۰	۵۰۰۰
"	"							
(۲۹)	غیاث پور	۰	۳۲۰۵۸ بیگہ ۷ بسوہ	۵۶۵۷۲۹۰ "	۲۲۷۴۵۴ "	۰	۲۵۰	۱۰۰۰۰
(۳۰)	کابر	۰	۴۰۰۷ بیگہ ۹ بسوہ	۵۶۰۸۷۵ "	۰	کائستھ	۳۰	۷۰۰
(۳۱)	گھاٹی بہار	۰	۰	۳۶۰۸۲۰ "	۰	۰	۰	۰
(۳۲)	کرنپور	۰	۰	۳۶۳۸۲۰ "	۰	۰	۰	۰
(۳۳)	گیا	۰	۹۵۱ بیگہ ۴ بسوہ	۷۴۲۷۰ "	۱۴۲۳۵ "	۰	۰	۰
(۳۴)	گیدھور	قلعہ پتھر کا پہاڑ پر جنگل میں واقع ہے	۰	۱۴۵۲۵۰۰ "	۰	راجپوت	۲۵۰	۱۰۰۰۰
"	"							
"	"							
(۳۵)	کاتی بھرا	۰	۰	۷۳۷۵۴۰ "	۰	کائستھ	۳۰	۷
(۳۶)	کوہ	۰	۰	۳۰۰۸۸۰ "	۰	راجپوت	۱۰۰	۱۰۰۰
(۳۷)	روح	۰	۰	۲۵۰۱۰۰ "	۰	زنار دار	۲۰	۱۵۰۰
(۳۸)	رام پور	۰	۰	۳۶۳۸۲۰ "	۰	۰	۰	۰
(۳۹)	راج گڈھ	۰	۳۷۵۶ بیگہ ۱۲ بسوہ	۲۸۸۲۲۸ "	۰	۰	۰	۰
(۴۰)	بالدھ	۰	۲۸۱۲۸ بیگہ ۹ بسوہ	۲۱۵۱۵۷۵ "	۴۹۸۰۵ دام	زنار دار	۱۰۰	۳۰۰۰

نمبر	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۴۱)	منروا	۰	۷۷۰۰۶ بیگہ ۶ بسوہ	۵۸۵۵۰۰ دام	۰	زناردار	۲۰	۵۰۰
(۴۲)	منیر	۰	۷۹۰۳۹ بیگہ ۱۵ بسوہ	۷۰۴۹۱۷۹ "	۳۲۵۳۸۰ دام	۰	۰	۰
(۴۳)	سوڈھا	۰	۱۶۱۷۶ بیگہ ۱۰ بسوہ	۳۶۳۱۰۸۰ "	۰	۰	۰	۰
(۴۴)	مہیر	۰	۲۲۹۳۷ بیگہ ۱۹ بسوہ	۷۰۷۹۵۴۰ "	۴۷۷۰۰ "	زناردار	۰	۲۰۰
(۴۵)	ترہت	۰	۵۵۵۵۳ بیگہ ۷ بسوہ	۲۳۸۰۳۰۹ "	۰	کائستھ	۵	۲۰۰

سرکار مونگیر

نمبر	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
	اکتیس محل	۰	۰	۱۰۹۶۲۵۹۸ دام	۰	مختلف قومیں	۲۱۵۰	۵۰۰۰۰
(۱)	ابھی پور	۰	۰	۲۰۰۰۰۰۰ "	۰	۰	۰	۰
(۲)	اوسلا	۰	۰	۷۹۷۶۰ "	۰	۰	۰	۰
(۳)	انجگ	۰	۰	۱۴۷۸۰۰ "	۰	۰	۰	۰
(۴)	رنبلو	۰	۰	۵۰۰۰۰ "	۰	۰	۰	۰
(۵)	بھاگل پور	۰	۰	۳۶۹۶۱۱۰ "	۰	۰	۰	۰
(۶)	بلیا	۰	۰	۳۲۸۷۴۲۰ "	۰	۰	۰	۰
(۷)	پھرکیہ	۰	۰	۳۰۰۰۰۰۰ "	۰	۰	۰	۰
(۸)	پچھرارہ	۰	۰	۱۴۰۹۲۰ "	۰	۰	۰	۰
(۹)	لیسئی	۰	۰	۱۳۲۰۰۰ "	۰	۰	۱۰۰	۴۰۰
(۱۰)	تتھور	۰	۰	۸۸۴۲۰ "	۰	۰	۰	۰
(۱۱)	چھئی	۰	۰	۹۲۸۰۰۰۰ "	۰	۰	۰	۰
(۱۲)	چنڈوئے	۰	۰	۳۶۰۰۰۰ "	۰	۰	۰	۰
(۱۳)	دھرم پور	۰	۰	۴۰۰۰۰۰۰ "	۰	۰	۰	۰
(۱۴)	ڈاند سکھوارہ	۰	۰	۱۳۶۰۰۰ "	۰	۰	۰	۰

نمبر شمار	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۱۵)	روھنی	۰	۰	۹۵۳۶۰ دام	۰	۰	۰	۰
(۱۶)	سردہی	۰	۰	۱۷۷۳۰۰۰ "	۰	۰	۰	۰
(۱۷)	سکدھرا	۰	۰	۶۹۰۲۴۰ "	۰	۰	۰	۰
(۱۸)	سگھولی	۰	۰	۳۶۰۰۰۰ "	۰	۰	۰	۰
(۱۹)	سورج گڈھ	۰	۰	۲۹۹۴۴۵ "	۰	۰	۰	۰
(۲۰)	سکھراسانی (سکھرآبادی)	۰	۰	۱۶۰۰۰۰ "	۰	۰	۰	۰
(۲۱)	سنیاری	۰	۰	۵۸۷۳۰ "	۰	۰	۰	۰
(۲۲)	کھلگانو	۰	۰	۲۸۰۰۰۰ "	۰	۰	۰	۰
(۲۳)	کوزہ	۰	۰	۲۶۰۶۰۲ "	۰	۰	۰	۰
(۲۴)	کھرہی	۰	۰	۶۷۹۰۴۴ "	۰	۰	۰	۰
(۲۵)	لکھن پور	۰	۰	۶۳۳۲۸۰ "	۰	۰	۰	۰
(۲۶)	مسجد پور	۰	۰	۱۲۵۹۷۵۰ "	۰	۰	۰	۰
(۲۷)	مونگیر یا حویلی	۰	۰	۸۷۹۰۰۷¼ "	۰	۰	۰	۰
(۲۸)	مسدی	۰	۰	۲۹۷۳۵ "	۰	۰	۰	۰
(۲۹)	ہندوئے	۰	۰	۱۰۸۰۰۰ "	۰	۰	۰	۰
(۳۰)	ہزارزکی	۰	۰	۹۱۸۲ "	۰	۰	۰	۰
(۳۱)	کھٹکی	۰	۰	۱۶۰۰۰ "	۰	۰	۰	۰

سرکار چنپارن

نمبر شمار	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
	تین محل	۰	۵۷۱۱۸ بیگہ ۵ بسوہ	۵۵۱۳۴۲۰ دام	۰	۰	۰	۰
(۱)	سمرون	۰	۲۰۰۷ بیگہ ۲ بسوہ	۵۹۰۰۹۵ "	۰	۰	۰	۰

نمبر شمار	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۲)	مہسی	۰	۵۶۰۹۵ بیگہ ۷ بسوہ	۳۵۱۸۴۳۵ دام	۰	۰	۰	۰
(۳)	مجھووہ	۰	۲۲۴۱۵ بیگہ ۱۶ بسوہ	۱۴۰۴۸۹۰ ״	۰	۰	۰	۰
	سرکار حاجی پور							
	گیارہ محل	۱۰ قصبے	۴۳۶۹۵۲ بیگہ ۱۵ بسوہ	۲۷۳۳۱۰۳۰ دام	۰	۰	۰	۰
(۱)	اکبر پور	۰	۳۳۶۶ بیگہ ۱۷ بسوہ	۱۹۵۰۴۰ ״	۰	۰	۰	۰
(۲)	بوساڑی	۰	۱۰۸۵۱ بیگہ ۱۴ بسوہ	۶۲۴۷۹۱ ״	۰	۰	۰	۰
(۳)	بسارا	۰	۱۰۶۲۴۰ بیگہ ۷ بسوہ	۶۳۸۰۰۰۰ ״	۰	۰	۰	۰
(۴)	بالاگچھ	۰	۱۳۶۳۰ بیگہ ۲ بسوہ	۹۱۳۹۶۰ ״	۰	۰	۰	۰
(۵)	پتکھرا	۰	۵۸۳۰۶ بیگہ ۱۳ بسوہ	۳۵۱۸۳۵۴ ״	۰	۰	۰	۰
(۶)	حاجی پور یا حویلی	۰	۶۲۶۵۳ بیگہ ۱۱ بسوہ	۳۸۳۳۴۰۷ ״	۰	۰	۰	۰
(۷)	رتی	۰	۳۴۳۰ بیگہ ۱۳ بسوہ	۱۸۲۴۹۸۰ ״	۰	۰	۰	۰
(۸)	سرزیا	۰	۱۰۲۳۶۱ بیگہ ۸ بسوہ	۶۷۰۴۳۰۰ ״	۰	۰	۰	۰
(۹)	عماد پور	۰	۱۲۹۸۷ بیگہ ۷ بسوہ	۷۹۵۸۷۰ ״	۰	۰	۰	۰
(۱۰)	کدہ سندھ	۰	۰	۸۷۶۲۰۰ ״	۰	۰	۰	۰
(۱۱)	نی پور	۰	۲۷۸۷۰ بیگہ ۹ بسوہ	۱۶۶۳۹۸۰ ״	۰	۰	۰	۰
	سرکار سارن							
	سترہ محل	۰	۲۲۹۰۵۲ بیگہ ۱۵ بسوہ	۴۱۲۰۲۰۷۱۶ ½ دام	۰	مختلف قومیں	۱۰۰۰	۵۰۰۰۰
(۱)	اندر	۰	۲۱۸۷ بیگہ ۱۴ بسوہ	۵۳۹۹۹۰ ״	۰	۰	۰	۰
(۲)	برائی	۰	۱۱۷ بیگہ ۱۰ بسوہ	۵۳۲۸۲۰ ״	۰	۰	۰	۰

نشان سلسلہ	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
(۳)	پال	۰	۶۶۴۳۲۰ بیگہ ۵ بسوہ	۲۸۹۳۳۷۸ دام	۰	۰	۰	۰
(۴)	مارا	۰	۵۰۰۵۹ بیگہ ۳ بسوہ	۳۸۴۷۹۷½ //	۰	۰	۰	۰
(۵)	برن (نرہن)	۰	۹۱۱۸ بیگہ ۸ بسوہ	۶۵۳۵۰۸ //	۰	۰	۰	۰
(۶)	تیج نگہ	۰	۹۲۶۶ بیگہ ۱۵ بسوہ	۴۳۷۹۹۰ //	۰	۰	۰	۰
(۷)	چیر مینڈ	۰	۴۱۳۸ بیگہ ۱۳ بسوہ	۶۳۴۴۷۰ //	۰	۰	۰	۰
(۸)	چوبارا	۰	۰	۴۰۰۰۰۰ //	۰	۰	۰	۰
(۹)	ڈھیسی	۰	۵۸۲۵ بیگہ	۲۷۷۶۶۰ //	۰	۰	۰	۰
(۱۰)	سیاہ	۰	۳۶۶۲ بیگہ	۲۹۰۵۵۲ //	۰	۰	۰	۰
(۱۱)	کووار (گوا)	۰	۲۷۰۳۹ بیگہ ۳ بسوہ	۲۰۱۲۹۵۰ //	۰	۰	۰	۰
(۱۲)	جو نیہہ	۰	۶۹۶۳ بیگہ ۸ بسوہ	۳۰۹۲۸۲ //	۰	۰	۰	۰
(۱۳)	کلیان پور	۰	۱۰۴۳۰ بیگہ	۴۷۴۴۹۴ //	۰	۰	۰	۰
(۱۴)	کشمیر	۰	۱۶۸۰۵ بیگہ	۱۳۱۴۵۳۹ //	۰	۰	۰	۰
(۱۵)	مانگجھی	۰	۷۵۲۸ بیگہ ۱۹ بسوہ	۶۱۱۸۱۳ //	۰	۰	۰	۰
(۱۶)	منڈہل	۰	۹۴۰۵ بیگہ ۷ بسوہ	۶۹۸۱۴۰ //	۰	۰	۰	۰
(۱۷)	مکیر	۰	۱۰۹۳۶ بیگہ ۱۴ بسوہ	۷۱۱۰۹۵ //	۰	۰	۰	۰

سرکار ترہت

نشان سلسلہ	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
	چوبہتر محل	پیمائش کیا ہوا	۲۶۶۴۶۴ بیگہ ۲ بسوہ	۱۹۱۷۹۷۷۷½ دام	۰	مختلف قومیں	۷۰۰	۸۰۰۰۰
(۱)	انش پور	۰	۴۸۰۰ بیگہ	۳۰۲۵۵۰ //	۰	۰	۰	۰
(۲)	اوترکھند	۰	۲۰۶۸ بیگہ	۱۲۸۴۱۲ //	۰	۰	۰	۰
(۳)	اہل وار	۰	۱۰۰۱ بیگہ ۱ بسوہ	۶۲۲۱۲ //	۰	۰	۰	۰
(۴)	بوچھاوار	۰	۱۸۸ بیگہ ۱۰ بسوہ	۱۲۷۷۵ //	۰	۰	۰	۰

نمبر شمار	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
(۵)	برسانی	۰	۲۰۰ بیگہ ۱۸ بسوہ	۱۲۶۹۵ دام	۰	۰	۰	۰
(۶)	ترانی	۰	۱۷۱۷ بیگہ	۴۴۳۲۴۴ "	۰	۰	۰	۰
(۷)	تلوک چاوند	۰	۲۴۱۱ بیگہ ۷ بسوہ	۱۴۹۸۹۶ "	۰	۰	۰	۰
(۸)	اوسھی	۰	۰	۶۰۰۰۰ "	۰	۰	۰	۰
(۹)	اوگھارا	۰	۳۶۸ بیگہ ۱۵ بسوہ	۵۳۹۸۰ "	۰	۰	۰	۰
(۱۰)	اٹھائیس	۰	۵۹۷ بیگہ ۱۷ بسوہ	۳۴۳۵۶ "	۰	۰	۰	۰
(۱۱)	بسری وغیرہ چار بگہ	۰	۰	۱۱۲۵۰۰۰ "	۰	۰	۰	۰
(۱۲)	متاج پور	۰	۱۵۱۳ بیگہ ۱۴ بسوہ	۸۵۴۳۴ "	۰	۰	۰	۰
(۱۳)	ٹمانڈہ	۰	۱۰۳۸ بیگہ ۴ بسوہ	۶۳۷۶۸ "	۰	۰	۰	۰
(۱۴)	بہیل	۰	۶۱۸۵ بیگہ	۷۷۹۸۵۸ "	۰	۰	۰	۰
(۱۵)	پدڑی	۰	۹۰۴۸ بیگہ	۵۵۸۲۵۸ "	۰	۰	۰	۰
(۱۶)	بسوترا	۰	۸۸۶۴ بیگہ	۵۴۶۶۲۷ "	۰	۰	۰	۰
(۱۷)	پچھی	۰	۵۸۱۶ بیگہ	۳۶۱۹۲۰ "	۰	۰	۰	۰
(۱۸)	بورا	۰	۸۷۵ بیگہ ۱۵ بسوہ	۵۵۷۵۷ "	۰	۰	۰	۰
(۱۹)	پرہار پور جدیدی	۰	۶۰۴۰ بیگہ ۱۴ بسوہ	۳۷۷۳۶ "	۰	۰	۰	۰
(۲۰)	بگی (بینگی)	۰	۵۰۵ بیگہ ۵ بسوہ	۲۱۵۵۰ "	۰	۰	۰	۰
(۲۱)	ترسون	۰	۹۸۰ بیگہ ۴ بسوہ	۶۱۱۸۰ "	۰	۰	۰	۰
(۲۲)	ترہت باحویلی	۰	۲۱۳۹۸ بیگہ	۱۳۰۷۷۰۶ "	۰	۰	۰	۰
(۲۳)	جاکھر	۰	۱۷۱۴۰ بیگہ	۱۰۶۸۰۲۰ "	۰	۰	۰	۰
(۲۴)	سجھنور	۰	۵۰۳۳ بیگہ	۲۷۹۷۷۳½ "	۰	۰	۰	۰
(۲۵)	بچھنور	۰	۴۹۵۶ بیگہ	۲۷۵۱۸۵ "	۰	۰	۰	۰
(۲۶)	بجھم بھگو	۰	۴۰۹۵ بیگہ	۲۷۱۷۵۶½ "	۰	۰	۰	۰
(۲۷)	بگدا	۰	۳۷۱۶ بیگہ	۲۶۷۸۶۲½ "	۰	۰	۰	۰

نمبر شمار	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
(۲۸)	پورب بھگو	•	۳۰۲۲ بیگہ ۱۷ بسوہ	۲۲۲۲۸۰ دام	•	•	•	•
(۲۹)	پندراجہ	•	۳۱۲۵ بیگہ ۴ بسوہ	۱۹۵۸۳۷½ ″	•	•	•	•
(۳۰)	بادی بھوساڈی	•	۲۸۲۳ بیگہ	۱۷۵۵۸۵ ″	•	•	•	•
(۳۱)	بھالا	•	۲۸۴۰ بیگہ	۱۴۵۴۳۷ ″	•	•	•	•
(۳۲)	سہرزارہ	•	۴۳۷۷ بیگہ	۸۹۴۳۰۵ ″	•	•	•	•
(۳۳)	پان پور	•	۴۳۷۷ بیگہ	۸۹۴۷۹۲ ″	•	•	•	•
(۳۴)	پپیرا	•	۱۸۲۳ بیگہ ۱۰ بسوہ	۱۱۲۵۹۱ ″	•	•	•	•
(۳۵)	بھڈوار	•	۲۰۸۷ بیگہ	۱۳۰۴۷۱½ ″	•	•	•	•
(۳۶)	پرہارپور	•	۱۹۶۸ بیگہ	۱۲۱۰۶۷½ ″	•	•	•	•
(۳۷)	برئی	•	۱۴۵۵ بیگہ ۱۲ بسوہ	۹۰۳۶۹½ ″	•	•	•	•
(۳۸)	پرہارراگھو	•	۱۳۰۳ بیگہ ۱۷ بسوہ	۸۱۶۰۵ ″	•	•	•	•
(۳۹)	بہادرپور	•	۱۹۳۶ بیگہ ۱۶ بسوہ	۱۱۹۳۰۵ ″	•	•	•	•
(۴۰)	دہرور	•	۳۱۶۵ بیگہ	۲۰۲۸۱۸ ″	•	•	•	•
(۴۱)	دربھنگا	•	۲۰۳۸ بیگہ	۱۵۹۰۵۲ ″	•	•	•	•
(۴۲) ″	سام جوند (رام چاوند)	•	۷۴۰۹ بیگہ	۳۷۰۰۰۵½ ″	•	•	•	•
(۴۳)	سریشتا	•	۱۵۴۷۳ بیگہ	۹۴۱۰۱۰ ″	•	•	•	•
(۴۴)	سلیم پور	•	۸۵۴ بیگہ ۱۴ بسوہ	۲۹۰۹۴ ″	•	•	•	•
(۴۵)	بھورا	•	۱۱۷۰ بیگہ ۹ بسوہ	۶۹۶۰۸ ″	•	•	•	•
(۴۶)	بلوارہ	•	۱۰۶۰ بیگہ ۴ بسوہ	۶۵۶۲۸ ″	•	•	•	•
(۴۷)	بنوا	•	•	۴۰۵۳۹ ″	•	•	•	•
(۴۸)	علاپور	•	۸۷۹۶ بیگہ	۴۴۲۴۶۶ ″	•	•	•	•
(۴۹)	نصرت آباد	•	۱۱۷۰ بیگہ ۶ بسوہ	۷۲۳۵۵ ″	•	•	•	•

نمبر شمار	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
(۵۰)	کھنولی	۰	۳۴۶۴۴ بیگہ	۳۰۰۸۸۴ دام	۰	۰	۰	۰
(۵۱)	گھرچاوند	۰	۵۵۱۰ بیگہ	۲۴۹۴۸۰½ ״	۰	۰	۰	۰
(۵۲)	کوداکھنڈ	۰	۸۸۸۳ بیگہ	۲۴۳۶۷۷ ״	۰	۰	۰	۰
(۵۳)	کورادی	۰	۰	۹۰۰۰۰ ״	۰	۰	۰	۰
(۵۴)	کھنڈا	۰	۳۳۰ بیگہ ۶ بسوہ	۲۱۴۴۳ ״	۰	۰	۰	۰
(۵۵) ״	کدواڑی (لدواری)	۰	۲۶۰۹ بیگہ	۱۴۲۴۹۵ ״	۰	۰	۰	۰
(۵۶)	عہلا	۰	۱۵۲۹۸ بیگہ	۹۴۶۰۴۸ ״	۰	۰	۰	۰
(۵۷)	سوررہ	۰	۸۲۷۹ بیگہ	۵۱۵۴۸۵ ״	۰	۰	۰	۰
(۵۸)	جرائل	۰	۸۲۹۷ بیگہ	۵۱۵۷۳۲ ״	۰	۰	۰	۰
(۵۹)	چکھنی	۰	۵۱۷۳ بیگہ	۳۲۱۳۲۹ ״	۰	۰	۰	۰
(۶۰)	جکھل	۰	۲۰۹۲ بیگہ	۱۹۶۰۲۰ ״	۰	۰	۰	۰
(۶۱)	جبدی	۰	۰	۵۴۰۲۵ ״	۰	۰	۰	۰
(۶۲)	سلیم آباد	۰	۲۳ بیگہ ۱۵ بسوہ	۴۱۸۴ ״	۰	۰	۰	۰
(۶۳)	سنجولی ندرا	۰	۲۴۷۰ بیگہ	۱۵۰۸۴۳½ ״	۰	۰	۰	۰
(۶۴)	ہاتھی	۰	۲۵۶۳ بیگہ ۸ بسوہ	۱۵۹۷۹۰½ ״	۰	۰	۰	۰
(۶۵)	ہیرنی	۰	۷۹۶ بیگہ ۱۷ بسوہ	۵۰۳۴۲ ״	۰	۰	۰	۰
(۶۶)	ہابی	۰	۳۶۶۵ بیگہ ۸ بسوہ	۲۳۰۷۰۰ ״	۰	۰	۰	۰
(۶۷)	مندہ (مہند)	۰	۱۰۷۰ بیگہ ۱۲ بسوہ	۶۶۶۹۴ ״	۰	۰	۰	۰
(۶۸)	ہرگا (نرنگا)	۰	۶۳۲ بیگہ ۸ بسوہ	۲۹۰۲۲ ״	۰	۰	۰	۰
(۶۹)	ملہی	۰	۱۵۱ بیگہ ۱ بسوہ	۹۷۲۸ ״	۰	۰	۰	۰
(۷۰)	لوزم	۰	۰	۲۸۸۱۴۰ ״	۰	۰	۰	۰
(۷۱)	نوتن	۰	۳۳۸۱ بیگہ ۷ بسوہ	۲۰۹۱۵۳ ״	۰	۰	۰	۰
	سرکار رہتاس							
	استھار محل	۰	۴۷۳۳۴ بیگہ ۱۵ بسوہ	۶۴۹۳۰۰۸۴۰ دام	۰	۰	۰	۰
(۱)	آلرہ	۰	۵۴۷۱۶ بیگہ ۶ بسوہ	۴۲۸۱۰۰ ״	۰	۰	۰	۰

نمبر شمار	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
(۲)	بھوجپور	•	۶۶۰۷۸ بیگہ ۱۷ بسوہ	۳۹۰۳۳۱۰ دام	•	•	•	•
(۳)	پِرو	•	•	۳۴۰۷۸۴۰ "	•	•	•	•
(۴)	پنوار	•	۲۲۷۳۳ بیگہ ۱۳ بسوہ	۱۶۷۷۰۰۰ "	•	•	•	•
(۵)	جونڈ	•	۴۵۲۵۱ بیگہ ۱۳ بسوہ	۴۴۴۰۳۶۰ "	•	•	•	•
(۶)	جیدر	•	۳۶۵۳۸ بیگہ ۱۶ بسوہ	۱۶۳۴۱۱۰ "	•	•	•	•
(۷)	دنوار	•	۲۹۱۵۴ بیگہ ۱۴ بسوہ	۲۰۷۶۵۲۰ "	•	•	•	•
(۸)	دینار	•	•	۳۵۰۰۰۰ "	•	•	•	•
(۹)	رہتاس باحویلی	•	۳۴۳۳۰ بیگہ ۱۹ بسوہ	۲۲۵۸۶۲۰ "	•	•	•	•
(۱۰)	رتن پور	قلعہ مستحکم ہے	•	۷۸۳۴۲۵ "	•	•	•	•
(۱۱)	سرسی	•	۴۴۷۱۰ بیگہ ۱۳ بسوہ	۲۷۶۹۴۶۶ "	•	•	•	•
(۱۲)	سہسرانو	•	۳۱۲۲۰ بیگہ ۱۰ بسوہ	۲۳۷۰۷۹۰ "	•	•	•	•
(۱۳)	فتحپور بھیا	•	۴۷۴۰۵ بیگہ ۱۵ بسوہ	۳۷۳۶۰۴۰ "	•	•	•	•
(۱۴)	بڈگانوں	•	۱۰۵۴۰ بیگہ ۱۷ بسوہ	۸۴۲۴۰۰ "	•	•	•	•
(۱۵)	کوڑا	•	۲۹۱۶۸ بیگہ ۱۵ بسوہ	۱۸۲۹۳۰۰ "	•	•	•	•
(۱۶)	کوٹ	قلعہ تیھر کا ہے	•	۸۴۷۹۲۰ "	•	•	•	•
(۱۷)	ننکہ در	•	•	۹۲۴۰۰۰ "	•	•	•	•
(۱۸)	ننور	•	۲۹۶۲۱ بیگہ	۲۰۰۰۰۰۰ "	•	•	•	•

صوبۂ الہ آباد

یہ صوبہ اقلیم دوم میں داخل ہے۔ اس صوبے کا طول سنجھولی ضلع جونپور سے لیکر جنوبی کوہستان تک ایک سو ساٹھ کوس اور اس کا عرض چوساگھاٹ سے گھاتم پور تک

ایک سو بائیس کوس ہے۔ اس کے شرق میں بہار شمال میں اودھ جنوب میں باندھو اور مغرب میں آگرہ واقع ہے۔
اس صوبے کے مشہور دریا گنگا اور جمنا ہیں۔ ان کے علاوہ چند چھوٹی ندیاں ہیں جن کے نام حسبِ ذیل ہیں۔
ارند۔ کن۔ سارو اور برنہ وغیرہ۔
موسم اس صوبہ کا صحت بخش ہے۔ یہاں مختلف قسم کے پھول پیدا ہوتے ہیں اور ترکاریوں کے کھیت بکثرت اور شاداب ہیں۔ عہد معدلت اکبری میں اس صوبے میں خربوزہ اور انگور کی پیدائش میں بیحد اضافہ ہوا۔ زراعت کی حالت اچھی ہے۔ جواری اور لہڈرہ بالکل نہیں پیدا ہوتے اور موٹھ کم یاب ہے۔ جھولی ھرکل وغیرہ کپڑے اچھے بنے جاتے ہیں بنارس۔ جلال آباد اور مئو ان کپڑوں کے لئے خاص طور پر مشہور ہیں۔ جونپور اور ظفر اوال وغیرہ شہروں میں اونی قالین بنائے جاتے ہیں شکار بہت کثرت سے موجود ہے۔
پریاگ کو جہاں پناہ نے الہ آباس کے نام سے موسوم کیا ہے اس شہر میں ایک سنگی قلعہ ہے اور بہت سی پختہ عمارتیں بھی بنائی گئی ہیں۔ ہندو اس شہر کو تمام تیرتھوں کا بادشاہ سمجھتے ہیں۔
پراگ کے قریب گنگا جمنا اور سرستی تینوں دریا مل گئے ہیں۔ سرستی گنگا اور جمنا کی طرح نظر نہیں آتی۔ قصبہ کنت کے قریب ہاتھیوں کی شکار گاہ ہے۔ مشتری کے برج اسد میں داخل ہونے پر ایک چھوٹی سی پہاڑی گنگا کی سطح پر نمودار ہوتی ہے جو ایک عجیب و غریب منظر ہے۔ پہاڑی ایک مہینہ کامل اسی طرح نظر آتی رہتی ہے۔ جاتری اس پہاڑی پر بیٹھ کر پرستش کرتے ہیں۔
بارانسی جسے عام طور پر بنارس کہتے ہیں صوبے کا بہت بڑا شہر ہے۔ یہ شہر دو دریاؤں یعنی برنہ اور آسی کے درمیان واقع ہونے سے بارانسی کے نام سے موسوم ہوا۔ قدیم کتابوں میں اس کا نام کاشی تحریر ہے۔ یہ شہر کمان کی شکل میں آباد ہے جس میں سے دریائے گنگا چلہ کے طور پر گزرتا ہے۔ قدیم زمانے میں یہاں ایک بتخانہ تھا جس کا کعبہ کی طرح طواف کرتے تھے اور اس کے علاوہ بے شمار مذہبی رسومات ادا کئے جاتے تھے۔ عرصہ دراز سے

یہ شہر ہندوستان کا علمی مرکز ہے۔ طالب علموں کے گروہ کے گروہ دور دراز مقامات سے یہاں تحصیل علم کے لئے آتے ہیں اور بحد خلوص و محنت کے ساتھ علم حاصل کرتے ہیں۔ اس شہر کے چند تاریخی واقعات مندرج ذیل ہیں۔

سنہ ۱۰۱۸ء میں سلطان محمود غزنوی نے اس شہر پر دھاوا کیا اور بنارس کی رونق میں کسی قدر فرق آگیا۔ سنہ ۱۰۲۱ء میں محمود نے بنارس پر دوبارہ حملہ کیا۔ اس حملہ میں محمود نے پہلے گوالیار پر دھاوا کیا لیکن صلح پر محاصرہ سے دست بردار ہوگیا۔ گوالیار کی مہم سے فراغت حاصل کرکے سلطان محمود نے کالنجر کی تسخیر کا ارادہ کیا۔ کالنجر کے راجہ نے تین سو ہاتھی محمود کی خدمت میں روانہ کئے اور اطاعت کا اقرار کیا اور ایک شعر محمود کی تعریف میں لکھ کر اس کے پاس روانہ کیا۔ چونکہ شعر اچھا تھا محمود اپنی تعریف سے ایسا خوش ہوا کہ اس نے قلعہ مذکور کے علاوہ دیگر چودہ مقامات کی حکومت بھی راجہ کے سپرد کر دی۔

جونپور۔ جونپور بھی ایک بہت بڑا شہر ہے۔ سلطان فیروز تغلق بادشاہ دہلی نے اس شہر کا سنگ بنیاد رکھا اور اس کو اپنے برادر زادہ فخرالدین جونا کے نام پر جونپور سے موسوم کیا۔ اس شہر کا طول البلد ۹۹ درجے ۶ دقیقے اور عرض البلد ۲۶ درجے ۱۵ دقیقے ہے۔

چنا ڈہ۔ ایک سنگی قلعہ ہے جو ایک پہاڑی کی چوٹی پر تعمیر کیا گیا ہے۔ یہ قلعہ مستحکم اور بلندی میں بے نظیر ہے دریائے گنگا اس قلعے کے نیچے بہتی ہے۔

اس قلعے کے جوار میں ایک فرقہ ایسا آباد ہے جو از سرتاپا برہنہ رہتا ہے۔ یہ لوگ تیر و کمان سے شکار کرتے اور اسی مشغلے میں اپنی زندگی جنگلوں میں گزارتے ہیں۔ جنگل میں ہاتھی بکثرت پائے جاتے ہیں۔

کالنجر بھی ایک سنگی قلعہ ہے جو ایک سر بہ فلک پہاڑی کی چوٹی پر واقع ہے۔ اس کی بنا کا ٹھیک پتہ نہیں چلتا۔ اس قلعے میں بہت سے بتخانے ہیں ایک بتخانہ کے بت کا نام کالی بھیروں ہے۔ یہ بت اٹھارہ ہاتھ لانبا ہے جس کے بابتہ عجیب و غریب فسانے مشہور ہیں۔ قلعہ کے اوپر متعدد چشمے جاری ہیں۔ اور اندر بے شمار تالاب ہیں قلعہ سے متصل ایک گھنا جنگل ہے۔ جس میں ہاتھی اور باز وغیرہ شکاری جانور بکثرت پائے جاتے ہیں۔ جنگل میں آبنوس بہت اور ہر طرح کے خودرو میوے کثرت سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہاں لوہے کی ایک کان بھی ہے۔ اس کے جوار میں آٹھ کوس کے فاصلے پر کسانوں کو کھیت میں

ہیرے کے ریزے ملتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ راجہ کیرت سنگھ حاکم قلعہ کے پاس چھ بے بہا نادر روزگار چیزیں تھیں۔ ایک دانشمند برہمن جو بیحد پارسا تھا۔ ایک خوش رو و خوش کردار جوان۔ ایک طوطی جو ہر سوال کا جواب دیتی تھی بعض اشخاص کا بیان ہے کہ اس طوطی میں یہ جوہر تھا کہ جو کچھ سنتی اُس کو یاد رکھتی تھی۔ بخشو نامی ایک گویا جو اپنے فن و عمل میں یکتائے روزگار تھا اور دو حسین و خوبرو گانے والی لونڈیاں۔ سلطان بہادر گجراتی نے راجہ سے دوستی کر کے ان تحائف میں سے ایک تحفہ طلب کیا راجہ نے عاقبت اندیشی و دریا دلی سے کام لے کر بخشو کو سلطان بہادر کے پاس روانہ کر دیا۔ اس کے بعد شیر خاں سور نے راجہ سے اُن دونوں پری جمال و سحر پرداز لونڈیوں کو طلب کیا لیکن شیر خاں کا قاصد ناکام واپس آیا اور اُس نے قلعہ کا محاصرہ کر کے ساباط تیار کی اور اہل قلعہ کو پریشان اور تنگ کرنے لگا۔ راجہ نے ہندوؤں کے مراسم جو اپنی جان کو عزت و ناموس پر قربان کرتے ہیں پر عمل کر کے عورتوں کو آگ کے نذر کیا اور چونکہ اُس کی عقل پر غفلت کے پردے پڑے ہوئے تھے اُس نے ناپائیدار زندگی کو محبت کا مرکز بنایا اور اپنے دشمن کی خواہش کے مطابق خود اس موت میں جل کر خاک کا ڈھیر ہوگیا۔ چونکہ شیر خاں کی نیت بد تھی قلعہ کی فتح کے وقت بارو وخانہ میں آگ لگی جس سے شیر خاں بھی جل کر راہی عدم ہوا۔

قصبہ مو دہا میں ہر خاص و عام اپنے حُسن و جمال میں یگانہ روزگار ہے۔

اس صوبہ میں دس سرکار اور ایک سو ستہتر پرگنے ہیں اس کی جمع اکیس کروڑ چوبیس لاکھ ستائیس ہزار آٹھ سو انیس دام اور بارہ لاکھ پائی ہیں۔ پرگنوں میں ایک سو اکتیس پرگنات ضبطی کے ہیں۔ پیمائش کی ہوئی زمین انتالیس لاکھ اڑسٹھ ہزار اٹھارہ بیگے تین بسوہ ہے۔ جس کی آمدنی بیس کروڑ انتیس لاکھ اکہتر ہزار دو سو چوبیس دام ہے۔ بقیہ چھیالیس پرگنات نقدی ہیں جن کی چورانوے لاکھ چھپن ہزار پانچ سو چھیانوے دام ہیں۔ ایک کروڑ گیارہ لاکھ پینسٹھ ہزار چار سو سترہ دام سیورغال کے ہیں۔

اس صوبہ میں گیارہ ہزار تین سو پچھتر سوار دو لاکھ بتیس ہزار آٹھ سو ستر پیادے اور تین سو تئیس ہاتھی موجود رہتے ہیں۔

سرکار الٰہ آباد

پیادہ	سوار	سیورغال	نقدی	پیمائش بس۔ بگ	اسمائے محال	نشان سلسلہ	قومیت زمیندار
۷۱۰۰	۵۸۰	۷۴۷۰۰۱½	جمع نو محل	۵۷۲۳۱۱-۱۴	گیارہ محل		مختلف قومیں
۔	۔	۔	۲۰۸۳۳۳۷۴½	-	۔		۔
۱۰۰۰	۔	۲۵۳۲۶۱	۹۲۶۷۳۵۹	۲۸۴۰۵۷	الہا باس باحویلی قلعہ سنگین	(۱)	زناردار
۵۰۰۰	۲۰۰	۳۷۵۳۴	۳۶۶۰۹۱۸	۷۳۲۵۲-۲	بہدوئی۔ قلعہ خشتی پختہ گنگا کے کنارے پر ہے۔	(۲) ؍؍	راجپوت وچندیر
۴۰۰	۱۰	۔	۷۳۷۲۲۰	۔	جلال آباد۔ سمحہ۔ املہ بندرہ۔ سمندراں۔ ۵ محل	(۳) ؍؍	زناردار
۱۰۰۰	۴۰	۱۶۱۵۲۷	۳۲۴۷۱۲۷	۶۳۹۳۲-۴	سرانو	(۴)	راجپوت چندیل
۔	۔	۔	۔	۔		؍؍	وزناردار
۔	۔	۷۴۸۸۳	۱۸۸۵۰۶۶	۲۸۵۳۶-۶	سنگرور۔ قلعہ خشتی پختہ دریائے گنگا کے کنارے پر ہے۔	(۵) ؍؍	زناردار وکائستھ ورحمتہ الٰہی
۵۰۰	۲۵	۹۲۱۳۸	۱۸۶۷۷۰۴	۳۴۷۵۶-۸	سکندر پور	(۶)	زناردار
۲۰۰۰	۵۰	۔	۸۵۶۵۵۵	۔	کنتت۔ قلعہ سنگین دریائے گنگا کے کنارے پر ہے۔	(۷) ؍؍	کمنڈال

پیادہ	سوار	زمیندار	مدد معاش یا انعام	نقدی	زمینیں	قلعے	پرگنے	
۴۰۰	۱۵	راجپوت زناردار	۱۹۰۰۵ دام	۱۶۷۲۱۱۱۵ دام	۱۴۳۸۵ بیگہ ۳ بسوہ	۔	کوائی	(۸)
						قلعہ تیھرکا پہاڑ کی بلندی پر ہے۔	کھارا گڑھ	(۹)
۵۰۰۰	۲۰۰	راجپوت براسی	۔	۴۰۰۰۰۰ ؍؍	۔		۔	؍؍
۔	۔	۔	۔	۔	۔		۔	؍؍

نمبر شمار	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
(۱۰)	مہسہ	سنگین قلعہ الوند کے پہاڑ پر ہے	۲۱۹۸۲۷ بیگہ	۱۱۳۹۹۸۰ دام	۲۲۴۹۵ ½ دام	راجپوت گڈوال	۲۰	۴۰۰
(۱۱)	یادیاباس (آباد)	.	۲۴۲۲۳ بیگہ ۵ بسوہ	۲۰۱۸۰۱۴ ״	۷۹۰۷۸ ״	راجپوت زناردار	۲۰	۴۰۰

سرکار غازی پور شرقی

نمبر شمار	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
	انیس محل	.	۲۸۸۷۰۰ بیگہ ۲ بسوہ	۱۳۳۳۱۳۰۸ دام	۱۳۱۸۲۵ دام	مختلف قومیں	۳۱۰	۱۶۶۵۰
(۱)	بلیا	.	۲۸۳۴۴ بیگہ ۱۵ بسوہ	۱۲۵۰۰۰۰ ״	.	راجپوت سینگھر	۲۲	۲۵۰۰
.	.	.	.	.	.	زناردار اور	.	.
.	.	.	.	.	.	انکے علاوہ	.	.
(۲)	پچوتر	.	۱۳۶۷۹ بیگہ ۹ بسوہ	۶۹۸۲۰۴۰ ״	۲۲۵۰ ״	راجپوت	۵۰	۲۰۰۰
(۳)	بالہا باس (آباد)	.	۱۲۳۸۰ بیگہ	۶۲۵۷۶۹ ״	.	״	۱۰	۲۰۰
(۴)	بھریاباد	.	۶۰۹۸۳ بیگہ ۱۱ بسوہ	۳۵۵۳۴۰ ״	۱۷۲۰ ״	״	.	۲۰۰
(۵)	بھلاپیچ	.	۲۲۵۵ بیگہ ۹ بسوہ	۱۱۲۴۶۱ ״	.	.	.	.
(۶)	پچوسا	.	۱۵۶۰۲ بیگہ ۱۱ بسوہ	۷۹۱۶۵۳ ״	.	زناردار	۱۰	۵۰۰
(۷)	دیہبا	.	۲۸۰۸ بیگہ ۱۵ بسوہ	۱۲۸۸۱۵ ״	۲۰۷۷ ״	راجپوت	.	۵۰
(۸)	سید پور نمدی	.	۲۵۷۲۱ بیگہ ۳ بسوہ	۱۲۵۰۲۸۰ ״	۱۸۱۷۲ ״	زناردار	۲۰	۱۰۰۰
(۹)	ظہور آباد	.	۱۳۸۰۲ بیگہ ۱۲ بسوہ	۶۵۷۸۰۸ ״	۲۹۵۲۸ ״	راجپوت کائستھ	۵۰۰	۲۰۰
(۱۰)	غازی پور باحویلی	.	۱۲۳۲۵ بیگہ ۹ بسوہ	۵۷۰۳۵۰ ״	۳۹۶۸۰ ״	״	۱۰	۲۰
(۱۱)	قریات پلی	.	۱۳۹۴ بیگہ ۵ بسوہ	۷۵۴۶۷ ״	.	.	.	.
(۱۲)	کوپاچھیت	.	۱۹۲۶۶ بیگہ ۱۱ بسوہ	۹۴۲۱۹۰ ״	۸۹۳ ״	راجپوت	۲۰	۲۰۰۰
(۱۳)	گنڈھا	.	۲۰۴۹ بیگہ ۱۰ بسوہ	۵۰۰۰۰ ״	.	״	.	۲۰۰

نمبر شمار	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۱۴)	کرندا	۰	۶۲۲۶۰ بیگہ ۱۵ بسوہ	۲۹۳۵۱۵ دام	۰	راجپوت	۰	۳۰۰
(۱۵)	لکھنیسر	۰	۲۸۸۳ بیگہ ۳ بسوہ	۱۲۶۶۳۶ ”	۸۳۴ دام	۰	۰	۰
(۱۶)	بدن تبارس	۰	۶۶۵۴۸ بیگہ ۱ بسوہ	۷۵۶۰۰۰ ”	۰	۰	۰	۰
(۱۷)	محمد آباد							
”	پرہار باری	۰	۷۷۴۸۴ بیگہ ۱۶ بسوہ	۲۲۶۰۷۰۷ ”	۴۷۷۷ دام	زناردار	۲۲۰۰	۲۰۰۰
سرکار بنارس شرقی — دستور اس سرکار کا صفحہ (۲۴۹) میں بیان ہو چکا ہے								
	آٹھ محل	۰	۱۳۶۸۶۹ بیگہ ۱۲ بسوہ	۶۹۳۱۵۸۸ دام	۴۸۱۸۳۳ دام	مختلف قومیں	۸۳۰	۸۴۰۰
(۱)	افراد	۰	۱۰۶۵۵ بیگہ ۶ بسوہ	۸۵۳۲۲۶ ”	۲۰۰۸۰ ”	راجپوت	۰	۴۰۰
”	۰	۰	۰	۰	۰	زناردار		
(۲)	بنارس باحویلی	۰	۳۱۶۵۱ بیگہ ۱ بسوہ	۱۷۳۴۷۲۱ ”	۲۲۱۹۰ ”	زناردار	۵۰	۱۰۰۰
(۳)	بیالسی	۰	۶۰۹۶۱ بیگہ ۳ بسوہ	۵۴۷۶۳۴ ”	۰	”	۲۰	۳۰۰
(۴)	بندرہا	۰	۴۶۱۰ بیگہ ۵ بسوہ	۸۴۴۲۲۱ ”	۱۵۸۳۶ ”	”	۱۰	۴۰۰
(۵)	کسوار	۰	۱۰۰۱۱۴ بیگہ ۱۴ بسوہ	۲۲۹۰۱۶۰ ”	۸۰۱۳۰ ”	”	۵۰	۲۰۰۰
(۶)	کیتھر	قلعہ پکی اینٹ کا	۳۰ ۲۴۹۵۷ بیگہ ۱۴ بسوہ	۱۸۷۴۲۳۰ ”	۴۸۰۷۰ ”	رکھوبسی	۵۰۰	۴۰۰۰
”	”							
(۷)	ابوئی	۰	۱۳۰۹۸ بیگہ ۳ بسوہ	۶۱۳۴۳۶ ”	۸۱۴۵ ”	زناردار	۰	۳۰۰
سرکار جونپور شمالی — دستور اس سرکار کا صفحہ (۲۴۸) میں بیان ہو چکا ہے								
	اکتالیس محل	۰	۸۷۰۲۶۵ بیگہ ۴ بسوہ	۵۶۳۹۴۱۰۷ دام	۳۷۱۷۶۵۴ دام	مختلف قومیں	۹۱۵	۳۶۰۰۰

نمبر شمار	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
(۱)	الدی مؤ	•	۸۸۸۶۴ بیگہ ۱۲ بسوہ	۳۰۹۹۹۹۰ دام	•	راجپوت بچھگوتی	۵۰	۳۰۰۰
(۲)	انگلی	•	۴۲۹۹۲ بیگہ ۴ بسوہ	۲۷۱۳۵۵۱ "	۳۴۶۴۵۱۶ دام	سادات و راجپوت و رحمۃ الٰہی	۵۰	۲۰۰۰
(۳)	بہتری	•	۱۷۷۰۳ بیگہ	۸۴۴۳۵۷ "	۱۲۵۲۰ "	انصاری	۱۰	۱۰۰
(۴)	تلہنی	•	۱۰۹۸۳ بیگہ ۸ بسوہ	۶۵۴۳۶۳ "	۲۷۴۵۷ "	راجپوت	"	"
(۵)	بھدلو	•	۴۳۰۰ بیگہ	۲۲۹۳۱۵ "	•	صدیقی	"	"
(۶)	جونپور با حویلی	قلعہ جس کے نیچے کا حصہ سنگین اور اوپر کا حصہ اینٹ سے بنا ہوا ہے	۶۵۷۳۹۷ بیگہ ۴ بسوہ	۴۲۴۷۰۴۳ "	۸۰۷۸۲۱ "	راجپوت کوسک ذکری و زناردار	۱۲۰	۲۵۰۰
(۷)	چاندی پور بدہر	•	۲۲۸۲۶ بیگہ ۷ بسوہ	۱۴۶۷۲۰۵ "	۱۵۷۶۴۱ "	رحمۃ الٰہی و زناردار	۲۰	۴۰۰
(۸)	چیانده	•	۱۷۵۹۰ بیگہ	۹۸۹۲۸۶ "	•	بچھگوتی	"	۳۰۰
(۹)	جریاکوٹ	•	۱۴۱۵۳ بیگہ	۸۰۷۸۴۸ "	۱۳۶۸۹ "	راجپوت	"	۲۰۰
(۱۰)	جکیسر	•	۴۱۵۵ بیگہ ۱۰ بسوہ	۲۸۶۵۸۶ "	•	صدیقی	۱۰	۱۰۰
(۱۱)	خرید	قلعہ پکی اینٹ کا مرہ کے	۳۰۹۱۴۷ بیگہ ۱۲ بسوہ	۱۴۴۵۷۴۳ "	۳۱۴۰ "	راجپوت کوشک	۵۰	۵۰۰۰
(۱۲)	خاص پور ٹانڈہ	•	۱۷۳۶۵ بیگہ	۹۸۶۹۵۳ "	۴۰۱۸۹ "	کائستھ	۱۰	۳۰۰
(۱۳)	خانپور	•	۶۶۲۸ بیگہ ۱۰ بسوہ	۳۶۰۰۲۰ "	۵۳۸۷ "	راجپوت	•	۱۵۰
(۱۴)	دیوگاؤں	•	۴۳۵۲۴ بیگہ ۸ بسوہ	۲۵۸۳۲۰۵ "	۱۹۶۲۲۸ "	بسوتی راجپوت کوشکی۔	۲۵	۱۰۰۰

نمبر شمار	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۱۵)	راری	۰	۲۴۳۶۲ بیگہ	۱۳۲۶۲۹۹ دام	۲۰۵۴۸۰ دام	راجپوت	۱۰	۳۰۰
(۱۶)	سنجھولی	۰	۱۵۸۶۴ بیگہ ۳ بسوہ	۲۹۳۸۲۰۹ "	۳۳۴۹۲۳ "	سادات اور		
"	"	۰	"	"	"	راجپوت اور	۵۰	۱۵۰۰
"	"	۰	"	"	"	زناردار	"	"
(۱۷)	سکندر پور	قلعہ پکی اینٹوں کا	۳۲۵۸۴ بیگہ ۱۰ بسوہ	۱۶۰۶۴۱۷ "	۵۳۲۵ "	زناردار	۱۰	۳۰۰۰
"	"							
(۱۸)	سگڈی	۰	۱۹۷۹۲ بیگہ	۱۲۷۴۷۲۱ "	۱۰۲۲۲۴ "	راجپوت	"	۲۰۰
(۱۹)	ستر ہیر پور	۰	۱۵۸۱۸ بیگہ	۱۱۶۴۰۹۵ "	۷۰۹۴ "	"	"	۲۰
(۲۰)	شادی آباد	۰	۳۰۸۴۸ بیگہ ۸ بسوہ	۱۶۰۰۷۴۲ "	۱۰۰۲۰ "	"	۲۰	۴۰۰
(۲۱)	ظفرآباد	۰	۲۸۲۲ بیگہ ۹ بسوہ	۱۵۶۹۲۶ "	۱۳۸۰۶½ "	"	۰	۵۰
(۲۲)	قریات منو	۰	۱۹۹۸ بیگہ ۱۱ بسوہ	۵۵۱۴۱۰ "	۰	"	۱۰	۳۰۰
(۲۳)	قریات دوست پور	۰	۵۷۸۸ بیگہ	۴۸۰۵۲۴ "	۴۲۲۲۷ "	"	۰	۱۰۰
(۲۴)	قریات مینڈھ	۰	۴۱۶۷ بیگہ	۳۹۴۸۷۰ "	۲۱۲۶۰ "	"	۰	"
(۲۵)	قریات سوتیھ	۰	۲۹۸۸ بیگہ ۱۰ بسوہ	۲۰۶۷۳۳ "	۱۴۲۲۴ "	"	۰	"
(۲۶)	کولہ	۰	۲۴۲۲۱ بیگہ	۱۳۶۷۳۳۲ "	۱۴۹۷۱ "	"	۱۰	"
(۲۷)	کہسوہ	۰	۳۷۷۵ بیگہ	۱۲۴۱۲۹۱ "	۴۲۳۶۶ "	"	"	۲۰۰
(۲۸)	گھوسی	۰	۱۸۹۱۳ بیگہ	۱۰۳۷۹۳۴ "	۶۹۹۶۵۰ "	"	"	"
(۲۹)	گڈواڑہ	۰	۲۱۹۱ بیگہ	۵۱۴۹۴۲ "	۱۰۹۸۲ "	راجپوت بچگوتی	۵۰	۵۰۰۰
		۰						۰
(۳۰)	کودیہہ	۰	۵۷۶۴ بیگہ ۱۲ بسوہ	۳۴۱۸۹۰ "	۰	راجپوت	۰	۲۰۰
(۳۱)	گوپالپور	۰	۳۲۶۶ بیگہ ۸ بسوہ	۱۸۰۴۰۳ "	۴۹۴۸ "	"	۰	۱۰۰
(۳۲)	کراکت	۰	۴۸۳۳۲ بیگہ ۱۲ بسوہ	۲۲۰۰۳۷۴۸ "	۷۷۳۳۹ "	"	۲۰	۵۰۰

نمبر شمار	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
(۳۳)	منڈیاہو	•	۹۹۸۸۸ بیگہ ۵ بسوے	۵۲۵۹۴۶۵ دام	۲۷۴۳۷۸۸ دام	راجپوت	۵۰	۲۰۰۰
"	"	•	"	"	"	کوسک		
(۳۴)	محمد آباد	•	۵۶۳۵۰ بیگہ ۱۴ بسوے	۳۲۲۹۰۶۳ "	۲۲۰۳۴۲ "	راجپوت	۳۰	۱۰۰۰
"	"	•	"	"	"	اور زناردار		
(۳۵)	موہنگرا	•	۹۶۲۶ بیگہ ۵ بسوے	۵۲۹۷۳۰ "	•	راجپوت	•	۲۰۰
(۳۶)	مجھورا	•	۷۴۴۱۷ بیگہ ۶ بسوے	۴۲۰۱۶۴ "	۱۴۳۲۷ "	رحمت الٰہی	•	"
(۳۷)	مئو	•	۵۴۲۶۴ بیگہ ۳ بسوے	۲۹۰۰۶۷ "	•	شیخ زادہ	•	۵۰
(۳۸)	نظام آباد	•	۶۰۰۷۴ بیگہ ۱۷ بسوے	۶۰۲۰۵۹۲ "	۴۷۸۰۲۶ "	راجپوت گوتمی		
"		•				زناردار	۲۰۰	۴۰۰۰
"		•				رحمت اللٰہی		
(۳۹)	نیگون	•	۱۰۱۴۷ بیگہ ۳ بسوے	۷۵۸۷۹۶ "	۱۴۵۳۵۰ "	زناردار	•	۲۰۰
(۴۰)	نتھو پور	•	۸۴۳۹۴ بیگہ ۱۴ بسوے	۲۷۳۴۷۲ "	۲۱۲۳۹۰ "	صدیقی	۱۰	"

سرکار مانک پور

نمبر شمار	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
	چودہ محل	•	۶۶۶۲۲۲ بیگہ ۸ بسوے	۱۳۳۹۱۶۵۲۷ دام	۱۷۲۶۳۴۸۰۹ دام	مختلف قومیں	۲۰۴۰	۲۹۰۰۰
(۱)	ارول	پکی اینٹ کا قلعہ	۶۲۱۴۱ بیگہ ۱۰ بسوے	۲۹۵۷۰۷۷ "	۳۷۲۲۰ "	راجپوت	۱۱۴	۷۰۰۰
"	"							
(۲)	بہلول	•	۳۲۳۴۳ بیگہ بسوے	۱۸۳۲۲۸۳ "	۱۷۵۷۵۴ "	راجپوت	۲۰	۵۰۰
"	"	•	"	"	"	کائستھ گوربا		
(۳)	تلہندی	•	۱۱۷۲۱ بیگہ ۶ بسوے	۳۸۳۲۵۱ "	۲۱۸۴۵ "	راجپوت	۱۰	۳۰۰
"	"	•	"	"	"	کائستھ گوربا		
(۴)	جلال پور بلکھر	پکی اینٹ کا قلعہ	۷۶۵۱۷ بیگہ ۸ بسوے	۳۹۱۳۰۱۷ "	۱۴۰۳۲۵ "	بچگوتی اور زناردار	۴۰۰	۵۰۰۰

نمبر شمار	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۵)	جایس	پکی اینٹ کا قلعہ	۲۵۶۲۵ بیگہ	۱۴۲۴۷۳۷ دام	۲۷۷۸۶۳ دام	مختلف قومیں	۲۵۰	۷۰۰۰
(۶)	دلمؤ	قلعہ پکی اینٹ کا	۵۰۰۸۶۸ بیگہ ۹ بسوہ	" ۳۶۲۶۰۶۷	" ۳۴۴۱۳۰	ترکمان	۵۰	۲۰۰
(۷)	رائی بریلی	قلعہ پکی اینٹوں کا دریائے سئی کے کنارے پر ہے۔	۱۵۰۷۶ بیگہ ۱۷ بسوہ	" ۳۶۵۰۹۸۴	" ۱۸۰۰۸۰	راجپوت کھنڈ بوریا	۳۰	۲۰۰۰
(۸)	سلون	قلعہ پکی اینٹوں کا	۵۶۱۰۲ بیگہ	" ۲۷۷۰۳۹۱	" ۳۹۴۷۷۴	راجپوت	۱۸۰	۸۹۰۰
						کھنڈوال بچھین	"	"
(۹)	قریات کرارہ	٠	۵۰۵۱۵ بیگہ ۱۹ بسوہ	" ۲۴۶۱۰۷۷	" ۱۱۵۷۷۴	راجپوت بیسین	۲۰	۷۰۰
(۱۰)	قریات پائیگاہ	٠	۲۲۱۳۰ بیگہ	" ۱۱۱۷۹۲۶	" ۶۷۹۴	"	"	۴۰۰
(۱۱)	کنتھوت	قلعہ پختہ	۵۰۶۴۹ بیگہ ۸ بسوہ	" ۵۱۴۹۰۹	" ۳۱۸۷	بچھگوٹی	۱۰۰	۲۰۰۰
(۱۲)	مانکپور با حویلی	قلعہ پختہ گنگا کے کنارے پر	۱۲۹۸۳۰ بیگہ ایک بسوہ	" ۶۷۳۷۷۲۹	" ۵۴۲۳۱۲	بیسین	۵۰۰	۶۰۰۰
(۱۳)	نصیر آباد	٠	۵۹۹۵۵ بیگہ ۱۴ بسوہ	" ۲۵۸۲۰۷۹	" ۱۰۸۱۴۸	راجپوت کائستھ پوریا اور بیسین	۴۰	۱۰۰۰

سرکار چناوڑہ جنوبی

نمبر شمار	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
	تیرہ محل	٠	۱۰۶۲۷۰ بیگہ ۸ بسوے	۵۸۱۰۶۴۵ دام	۸۴۶۵ دام	٠	۵۰۰	۱۸۰۰۰
(۱)	اسیروارہ	٠	۸۵۸۱ بیگہ ۸ بسوے	" ۳۰۹۰۱	٠	٠	٠	٠

نمبر شمار	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
(۲)	بھولی	۰	۱۸۹۷۵ بیگہ ۱ بسوے	۱۱۱۲۶۵۶ دام	۰	۰	۰	۰
(۳)	بدہول	۰	۶۴۱۲ بیگہ ۱۵ بسوے	۳۶۱۳۶۴ "	۶۰۵ دام	۰	۰	۰
(۴)	ٹانڈہ	۰	۰	۴۸۸۰۱۰ "	۰	۰	۰	۰
(۵)	چتادہ باحویلی	قلعہ سنگین	۱۲۹۳۹ بیگہ ۱۳ بسوے	۸۳۳۹۰۸ "	۸۴۶۷ "	صدیقی فاروقی انصاری	۵۰۰	۱۸۰۰۰
(۶)	دہوس	۰	۳۰۷۴ بیگہ ۲ بسوے	۲۳۵۶۴۴ "	۱۴۵۴۸ "	۰	۰	۰
(۷)	راکھوپور	۰	۷۲۶۷ بیگہ ۱۲ بسوے	۴۵۱۹۶۲ "	۱۷۸۶۹ "	۰	۰	۰
(۸)	قریات روئے	۰	۱۸۰۹۸ بیگہ	۸۴۵۳۷۱ "	۱۴۴۹۲ "	۰	۰	۰
"	این اب					۰	۰	۰
(۹)	مجھوارہ	۰	۹۳۱۲ بیگہ ۳ بسوے	۵۴۹۸۷۰ "	۱۴۵۹۷ "	۰	۰	۰
(۱۰)	مہابخ	۰	۷۹۵۰ بیگہ ۲ بسوے	۳۹۰۳۰۹ "	۲۰۶۹ "	۰	۰	۰
(۱۱)	مہواری	۰	۳۸۷۸ بیگہ ۳ بسوے	۲۲۷۰۶۷ "	۰	۰	۰	۰
(۱۲)	مہوئی	۰	۴۳۰۱ بیگہ ۲ بسوے	۲۰۶۲۸۳ "	۳۳۵۳ "	۰	۰	۰

سرکار بتھ گور جنوبی

نمبر شمار	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
	انتالیس محل	۰ ۰	۰ ۰	۷۲۶۲۷۸۰ دام	۰ ۰	مختلف قومیں ۲۰۰ ہاتھی	۴۳۰۳ "	۵۷۰۰۰ "

سرکار کالنجر

نمبر شمار	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادہ
	گیارہ محل	۰ ۰	ناپی ہوئی ۵۰۸۲۰۳ بیگہ ۱۲ بسوے	۲۰۰۳۹۴۷۴ دام "	۶۱۴۵۸۰۰ دام "	مختلف قومیں "	۲۰۰۰۲ ہاتھی	۱۳۱۰۰ "

نشان سلسلہ	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
(۱)	اگواسی	پکا اینٹ کا	۵۳۹۶۳ بیگہ ۶ بسوے	۲۵۲۸۹۳ دام	۶۰۷۷۶ دام	کھنڈوال پرہار و سادات	۱۰ ۴ ہاتھی	۵۰۰۰
(۲)	اجیگڈھ	پتھر کا پہاڑ کے اوپر	۰	۲۰۰۰۰۰ ” از قرار ضبطی	۰	گوند ”	۲۰ سوار ۱۰ ہاتھی	۲۰۰۰ ”
(۳)	بھندھ	پتھر کا گین دریا کے کنارے	۱۳۸۴۶۷ بیگہ ۱۲ بسوے	۶۲۶۴۸۳۳½ ”	۱۴۹۴۱۲ ”	گونڈ اور چندیل وغیرہ	۲۰ سوار ۲۵ ہاتھی	۳۰۰۰ ”
(۴)	سمونی	قلعہ پختہ	۶۶۸۴ بیگہ ۲ بسوے	۲۲۴۷۳۴۶ ”	۱۵۳۰۰ ”	کہنڈوال	۳۰۰	۳۰۰۰
(۵)	شادی پور	قلعہ سنگین ہے	۶۲۷۵۵ بیگہ ۱۵ بسوے	۲۷۹۸۳۴۹½ ”	۹۶۳۱۲ ”	راجپوت وغیرہ	۴۰	۷۰۰
(۶)	رسن	۰ ۰	۱۱۹۸۸ بیگہ ۱۰ بسوے	۵۱۲۰۲۶ ”	۰ ۰	بہر اور بیس	۵۰ سوار ۲۰ ہاتھی	۱۰۰۰
(۷)	کھرلہ	قلعہ بھی ہے	۴۰۹۲۵ بیگہ ۱ بسوہ	۱۲۷۵۳۲۵ ”	۰ ۰	راجپوت اور بیس	۵۰ سوار	۱۵۰۰
(۸)	کالنجر با حویلی	۰ ۰	۲۲۴۹۴ بیگہ	۹۷۰۲۵۹ ”	۱۳۰۴۹۰ ”	۰ ۰	۲۰ سوار ۷ ہاتھی	۵۰۰ ”
(۹)	مہویا	قلعہ سنگین اور قصبے کے دونوں جانب اسکی عمارت دو رنگ کی ہے اور ایک بڑا پہاڑ بھی ہے	۴۰۱۵۸ بیگہ ایک بسوے ۶۷ بیگہ ۱۷ بسوہ	۴۰۴۲۰۱۴ ۱۲۰۰۰۰ ” محصول برگ تنبول	۸۶۰۵۲۸ ”	باگری	۱۰۰ ۴۰ ہاتھی	۳۰۰۰
(۱)	سودھا	قلعہ سنگین	۶۲۵۳۰ بیگہ ۷ بسوہ	۲۹۹۸۰۶۲ ”	۱۵۴۰۶۲ ”	رحمتہ اللہی اور پرہار	۳۰	۴۰۰

سرکار کوڑہ غربی

دستور اس سرکار کا صفحہ (۳۴۹) میں مرقوم ہے

نشان سلسلہ	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
	نوحمل	.	۳۴۱۱۷۰ بیگہ ۱۰ بسوے	۱۸۳۹۷۵۶۷ دام	۳۶۹۳۵۰ دام	مختلف قومیں	۵۰۰ سوار ۱۰ ہاتھی	۱۵۰۰۰
(۱)	جاجمو		۶۲۱۹۵ بیگہ ۱۰ بسوے	۳۱۰۶۳۴۶ "	۱۳۹۹۳۶ "	افغان لودھی راجپوت ۲۰	۲۰۰ ۷ ہاتھی	۴۰۰۰
(۲)	کوڑرہ باحویلی	قلعہ گنگا کی گہرائی میں ہے قلعہ پختہ ارند کے کنارے پر ہے نومی ایک موضع ہے یہاں ایک قسم کا پھول اور رنگ پیدا ہوتا ہے	۸۴۷۴۱۲ بیگہ ۱۲ بسوے	۶۷۷۱۸۹۱ "	۲۵۷۳۷۳ "	برہمن	۵۰	۳۰۰۰
(۳)	گھاٹم پور	.	۲۳۸۷۶ بیگہ ۳ بسوہ	۳۶۶۷۵۶۴ "	۴۸۶۵۴ "	دیکھت راجپوت کائستھ	۱۰۰ ۱۰ ہاتھی	۳۰۰۰
(۴)	مجھادن	.	۲۶۹۸۰ بیگہ ۴ بسوہ	۱۳۲۳۳۳۹ "	۲۵۷۴ "	زناردار	۲۰	۱۰۰۰
(۵)	کوتیا	.	۱۲۱۷۸ بیگہ ۱۱ بسوے	۵۸۴۲۷۴ "	۲۰۸۱۵ "	راجپوت گوتمی		
(۶)	گنسیر	.	۱۰۰۴۱ بیگہ ۱۹ بسوے	۵۱۳۴۹۷ "	.			
(۷)	کیرن پور کنار	.	۱۷۹۶۵ بیگہ	۸۳۰۰۷۰ "	.		۳۰	
(۸)	محسن پور	.	۱۳۱۸۱ بیگہ	۶۰۰۵۸۶ "		راجپوت چندیل	۵۰ ۲ ہاتھی	۲۰۰۰

سرکار کرہ غربی

دستور اس سرکار کا صفحہ (۳۴۹) میں مرقوم ہے۔

نمبر شمار	پرگنے	قلعے	زمینیں	نقدی	مدد معاش یا انعام	زمیندار	سوار	پیادے
	بارہ محل	۰	۴۷۵۵۶ بیگہ ۱۹ بسوہ	۲۲۶۸۲۰۴۸ دام	۱۴۹۸۸۶۲ دام	مختلف قومیں	۳۹۰	۸۷۰۰
(۱)	اجھی	۰	۳۵۸۲۵ بیگہ ۱۱ بسوہ	۱۶۲۴۰۳۴½ ”	۳۴۹۷۴ ”	راجپوت	۱۰	۵۰۰
(۲)	اتھرپن	۰	۱۰۸۵۱۷ بیگہ ۱۴ بسوہ	۸۹۴۰۳۶½ ”	۴۷۷۰ ”	”	”	۲۰۰
(۳)	ایاسا	۰	۱۵۷۸۳ بیگہ ۱۱ بسوہ	۸۴۵۷۶۶۰	۰	”	۱۰	۵۰۰
(۴)	حویلی کراہ	۰	۹۶۴۸ بیگہ ۱۷ بسوہ	۱۹۲۱۷۰ ”	۴۴۲۰۸۰ ”	کائستھ	۱۰۰	۱۰۰۰
”	”	۰	”	”	”	راجپوت	”	”
”	”	”	”	”	”	زناردار	”	”
”	”	”	”	”	”	وکہری	”	”
(۵)	راری	۰	۵۶۷۲۷ بیگہ	۲۷۷۰۳۴ ”	۲۶۳۵۰ ”	راجپوت	۱۰	۴۰۰۰
”	”	۰	۱۸ بسوہ	”	”	زناردار	”	”
(۶)	بلدہ کراہ	قلعہ بھی ہے	۱۷۰۰۱ بیگہ	۲۳۶۸۶۸ ”	۰	مختلف قومیں	۰	۰
”	”	سنگین و پختہ	۱۲ بسوہ۔	”	۰	”	۰	۰
(۷)	کراری	قلعہ پختہ	۳۹۶۸۶ بیگہ	۱۴۱۹۵۳ ”	۰	۰	۰	۰
”	”	دریائے جون کے کنارے پر ہے۔	۱۹ بسوہ۔	”	۰	۰	۰	۰
(۸)	کوتملا	۰	۸۰۴۴ بیگہ ۱ بسوہ	۹۰۹۲۳۴ ”	۱۲۲۱۹۱ ”	زناردار راجپوت	۱۰	۳۰۰
(۹)	کونرا عرف کوسون	قلعہ بھی ہے	۱۱۷۸۲ بیگہ ۹ بسوہ	۶۹۳۴۸۷½ ”	۰	مختلف قومیں	۱۰۰	۲۰۰۰
(۱۰)	فتح پور ہنسوا	۰	۵۵۹۱۵ بیگہ ۸ بسوہ	۲۸۹۲۷۰۵ ”	۳۷۰۴۲۰ ”	راجپوت زناردار	۵۰	۱۰۰۰
(۱۱)	ہتگاؤں	۰	۵۵۳۲۲ بیگہ ۱۲ بسوہ	۲۷۲۳۵۰۸½ ”	۲۰۴۸۲۹ ”	”	۴۰	”
(۱۲)	ہنسوا	۰	۴۲۵۲۱ بیگہ	۲۱۲۳۶۶۱½ ”	۱۵۵۰۶ ”	افغان	۳۰	”
”	”		۳ بسوہ۔	”	”	راجپوت	”	”

فہرست فرمانروایان

(۱) سلطان الشرق - ۱۶ سال (۴) سلطان محمود - ۲۱ سال چند ماہ
(۲) مبارک شاہ - ۱ سال چند روز (۵) محمود شاہ (محمد شاہ) ۵ سال
(۳) سلطان ابراہیم - ۴۰ سال چند ماہ (۶) حسین شاہ - ۱۹ سال

مذکورۂ بالا چھ بادشاہوں نے ستانوے سال چند ماہ فرمانروائی کی۔

اس حکومت سے پیشتر یہ صوبہ فرمانروایان دہلی کے قبضۂ اقتدار میں تھا۔
سلطان محمود بن سلطان محمد بن سلطان فیروز شاہ نے اپنے عہد حکومت میں ملک سرور نامی ایک خواجہ سرا کو جس کو محمود کے اسلاف نے خان جہاں کا مرتبہ عنایت کیا تھا سلطان الشرق کے خطاب سے سرفراز فرما کر اس ملک کی حکومت عطا کی۔ سلطان الشرق نے حسن سیاست متانت و انصاف پسندی وجود و سخا سے حکومت کرتا رہا اور اس طرح سفر آخرت کا سامان مہیا کیا۔

سلطان الشرق کی وفات کے بعد اُس کے مبارک قرنفل نے اعیان ملک کی اعانت سے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی اور خطبہ و سکہ اپنے نام کا جاری کیا۔ اس واقعہ کی خبر ملو کو ہوئی تو وہ لشکر جمع کر کے دہلی سے جنگ کرنے کے لئے روانہ ہوا۔ دریائے گنگا کے کنارے فریقین کا مقابلہ ہوا لیکن معرکہ آرائی کا کوئی نتیجہ نہ نکلا اور ہر فریق ناکام واپس آیا۔ سلطان کی وفات کے بعد مبارک شاہ کا بھائی ابراہیم بادشاہ کا جانشین مقرر کیا گیا۔ اس فرمانروا نے اپنی قدردانی و حسن سیاست سے انصاف و عطا کو اپنا شعار بنایا اور منحرف و باغی افراد کی سرکوبی کر کے ملک کو آباد و معمور کیا۔ بادشاہ نے علم و فضل کی قدر کی اور فضل و کمال کا بول بالا ہوا۔ ہندوستان کے مشہور فاضل قاضی شہاب الدین اسی عہد ابراہیمی کے مشہور بزرگ ہیں۔ قاضی صاحب دہلی میں پیدا ہوئے اور اسی شہر میں تمام علوم عقلی و نقلی کی تحصیل کی اور حضرت صاحبقران کے ورود کے بعد اپنے استاد مولانا خواجگی کے ہمراہ جو حضرت نصیر الدین چراغ دہلی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے جونپور میں تشریف لائے۔ قاضی صاحب نے جونپور ہی میں نشو و نما پائی اور اپنے فضل و کمال کی وجہ سے اہل زمانے کے لئے قابل رشک و حسد ہوئے۔ حضرت شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ

جو قاضی صاحب کے معاصر اور اولیائے ہند میں اس عصر کے مشہور بزرگ و عرفان کے سرچشمہ ہیں زمانے کی اس رسم کے مطابق کہ علمائے ظاہر و بزرگان علم باطن میں ہمیشہ کشیدگی رہتی ہے قاضی صاحب سے کبیدہ خاطر تھے۔ ابراہیم شاہ کی وفات کے بعد اس کا فرزند کلاں بھکن خاں محمود شاہ کے خطاب سے اپنے متوفی بادشاہ کا جانشین تسلیم کیا گیا محمود شاہ کے افعال پسندیدہ نہ تھے یہ شخص حکومت سے معزول کیا گیا اور اس کا برادر حسین شاہ فرمانروا ہوا حسین شاہ نے میانہ روی و خوش کرداری سے رعایا کے قلوب کو اپنے ہاتھ میں لیکر تالیف قلوب کو بہت بڑی نعمت سمجھا۔ زمانہ نے اس کی خواہش و تمنا کا ساتھ دیا اور تمام ملک اس کی تعریف و توصیف میں تر زبان ہوا لیکن اسباب جاہ و حشمت کی کثرت سے اس کو نا عاقبت اندیشی کے نشہ کا متوالا بنایا اور اس نے سلطان بہلول سے معرکہ آرائی کی۔ اور شکست کھائی بہلول نے اپنے پسر باربک کو جونپور میں چھوڑا اور اس علاقے کی حکومت اس کے سپرد کی۔ سلطان بہلول نے وفات پائی اور سکندر شاہ دہلی کا فرمانروا ہوا۔ سلطان حسین نے باربک شاہ کے اتفاق رائے سے لشکر جمع کیا اور چند بار دہلی کا رخ کیا لیکن ناکام رہا اور شرقیوں کی حکومت کا اسی پر خاتمہ ہو گیا۔

صوبۂ اودھ

صوبۂ اودھ اقلیم دوم میں واقع ہے۔ اس کا طول سرکار گورکھپور سے قنوج تک ایک سو پینتیس ۱۳۵ کوس اور عرض شمالی کوہستان سے سدھ پور تک جو صوبہ الٰہ آباد کی سرحد ہے۔ ایک سو پندرہ ۱۱۵ کوس ہے۔ اس صوبہ کے مشرق میں بہار شمال میں کوہستان اور جنوب میں مانک پور اور مغرب میں شہر قنوج آباد ہے۔ یہاں کی آب و ہوا خوشگوار و صحت بخش ہے۔ سردی اور گرمی دونوں موسم معتدل ہیں۔ زراعت عمدہ ہوتی ہے خاص کر چانول سکھداس۔ مدھکر اور جھنود۔ سفیدی۔ خوشبو نزاکت اور ذائقہ میں بے مثل ہوتے ہیں۔ اس صوبہ کا دستور ہے کہ یہاں کے باشندے تمام ہندوستان کی رسم کے خلاف چانول تین مہینے پیشتر بوتے ہیں۔ خشکی کے ابتدائی زمانے میں دریائے سرو، گھاگرہ میں عجیب و غریب سیلاب آتے ہیں اور بارش کے قبل زمین بالکل تہ آب ہو جاتی ہے

لیکن پانی کی بلندی جتنی بڑھتی جاتی ہے اسی قدر چانول کے درختوں میں بالیدگی اور زیادہ ہوتی جاتی ہے اور درخت بڑھنے لگتے ہیں۔ اور درختوں میں خوشہ نکلنے کے قبل سیلاب آتا ہے تو پودے تباہ ہو جاتے ہیں۔ پھول۔ میوہ اور شکار بہت ہے اور قسم قسم کے جانور پائے جاتے ہیں۔ جنگلی بھینسے بہت ہیں۔ جنگل کے تہ آب ہونے کے بعد جانور بلند مقامات پر چڑھ جاتے ہیں اور لوگوں کو شکار کا موقع مل جاتا ہے۔ بعض جانور دن بھر پانی میں رہتے ہیں اور صرف شب کو خشکی میں آکر سانس لیتے ہیں۔

اودھ۔ اودھ ہندوستان کے بڑے شہروں میں ہے۔ اس کا طول البلد ۱۱۸ درجے چھ دقیقے اور عرض البلد ۲۷ درجے ۲۲ دقیقے ہے۔ قدیم زمانے میں اس کی آبادی ۱۴۸ کوس طول میں اور ۳۶ کوس عرض میں پھیلی ہوئی تھی اودھ۔ ہندوستان کی بہت بڑی و قدیم تیرتھ ہے۔ سواد شہر میں زمین کھودنے سے سونا نکلتا ہے۔ یہ شہر راجہ رام چندر کا مسکن تھا۔ رام چندر ترتیا دور کے ظاہری و باطنی ہر دو عالم کے مشہور پیشوا و فرمانروا مانے جاتے ہیں۔

شہر سے ایک کوس کے فاصلے پر سئی ندی دریائے گھاگرہ دریائے سرہ (سئی) سے مل گئی ہے اور قلعہ کے پاس سے گزرتی ہے۔ شہر کے قریب دو قبریں ہیں جو سات اور چھ گز لانبی ہیں عام طور پر مشہور ہے کہ یہ قبریں حضرت شیثؑ و ایوبؑ پیغمبر کے مزار ہیں اور ان قبروں کی بابت عجیب و غریب فسانے مشہور ہیں بعض اشخاص کا بیان ہے کہ رتن پور میں کبیر داس موحد کی قبر ہے۔ جو سکندر پوری کے زمانے میں تھا۔ کبیر کے بابت مشہور ہے کہ اس پر روحانیت کا غلبہ ہوا اور یہ مذہبوں کی ظاہری پابندیوں سے آزاد ہو کر فقیرانہ زندگی بسر کرنے لگا۔ کبیر داس کے اشعار ہندی زبان میں زبان زد خلائق ہیں جن سے اس کی حق شناسی اور فقر کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔

بھرائچ اودھ کا بہت بڑا شہر ہے۔ یہ شہر دریائے سرو کے کنارے آباد ہے اس کا سواد بہت دلکشا ہے اور اس میں متعدد باغ ہیں۔ سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہ اور رجب سالار اسی علاقے میں مدفون ہیں۔ عوام مسلمان اس شہر کو بیحد متبرک جانتے ہیں اور دور دور مقامات سے زیارت کے لئے آتے ہیں زائرین گروہ بندی کے ساتھ زرین علم ہاتھ میں لئے ہوئے یہاں آتے اور عقیدت کے ساتھ درگاہ پر حاضر ہوتے ہیں۔

سالار مسعود غازی سلطان محمود غزنوی کے قریبی عزیز سمجھے جاتے ہیں۔ سید سالار نے بہادری کے ساتھ راہ خدا میں جہاد کیا اور شہید ہو کر بقائے دوام حاصل کی۔ رجب سالار فیروز شاہ فرمانروائے دہلی کے باپ ہیں جنھوں نے آراستگی ظاہری کر کے نیک نامی حاصل کی۔
شہر کے حوالی میں ایک موضع ہے جو دوکون کے نام سے مشہور ہے۔ یہ گاؤں مدت دراز سے تانبے کے سکوں کی ٹکسال ہے۔
حمال قسم قسم کی چیزیں شمالی کوہستان سے اپنی پیٹھ پر لاد کر یہاں لاتے ہیں مزدوروں کے علاوہ مضبوط ٹٹو اور بکرے بھی بار برداری کا کام انجام دیتے ہیں۔ سونا۔ تانبا۔ سیسہ مشک۔ قطاس (بیل کی دم کے بال) شہد۔ سرکہ۔ انار۔ سونٹھ۔ فلفل دراز۔ مجیٹھ۔ سہاگا۔ کچور۔ موم۔ پشمینہ۔ لکڑی کے برتن۔ باز شاہین۔ شاہین سیاہ و باشہ وغیرہ اشیا اور جانور کوہستان سے آتے ہیں اور ان کے معاوضہ میں پہاڑی تاجر سیاہ و سفید اور نیز رنگین کپڑے گندھک۔ نمک۔ زیورات شیشے اور مٹی کے برتن شہر سے لے جاتے ہیں۔
نیکھار یہاں کا مشہور و معروف قلعہ اور متبرک زیارتگاہ ہے۔ دریائے گودی (گومتی) اس قلعہ کے قریب بہتی ہے قصبہ کے گرد بہت سے مندر ہیں۔ اسی مقام پر ایک حوض ہے جو برہاورت کند کے نام سے مشہور ہے۔ اس تالاب میں یہ ایک خاص خصوصیت ہے کہ اس کا پانی اندر سے اس قدر جوش کھاتا ہے کہ انسان اس میں ڈوب نہیں سکتا اور جو چیز تالاب میں پھینکی جاتی ہے وہ پانی کے زور سے اوپر آجاتی ہے۔
اس کے قریب ایک غار ہے جو ایک چھوٹی سی نہر کا سرچشمہ ہے۔ اس کا طول ایک گز اور اس کی گہرائی چار انگل ہے یہ سرچشمہ دریائے گومتی میں گرتا ہے۔ برہمن اس چشمہ کی بابت عجیب وغریب قصے بیان کرتے اور اس کی پرستش کرتے ہیں۔ اس چشمہ کی ریگ پر وقتاً فوقتاً مہادیو کی شکل نمودار ہوتی اور فوراً ہی مٹ جاتی ہے۔ چانول یا جو چیز کہ اس چشمہ میں پھینکی جاتی ہے بالکل نابود ہو کر غائب ہو جاتی ہے۔
اس نواح میں ایک اور مقام ہے جسے جرامتی کہتے ہیں جہاں ہولی کے زمانے میں آگ کے شعلے خود بخود اٹھتے ہیں جن کو دیکھ کر بیحد تعجب ہوتا ہے۔
لکھنؤ ایک بہت بڑا شہر ہے جو دریائے گودی (گومتی) کے کنارے آباد ہے اس شہر کا سواد بیحد دلچسپ و عمدہ ہے حضرت شیخ مینا رحمۃ اللہ علیہ جو اپنے زمانے کے

بڑے عارف کامل تھے اسی شہر میں مدفون ہیں ۔

سورج کنڈ ایک تیرتھ گاہ ہے جہاں دور دراز مقامات سے جاتری برابر آیا کرتے ہیں ۔

کھیری قصبہ ہے جو دریائے سئی کے کنارہ واقع ہے۔ لوگ کشتیوں میں سوار ہو کر اس دریا میں نیزے سے مچھلیوں کا شکار کھیلتے ہیں ۔

بلگرام ایک چھوٹا قصبہ ہے یہاں کی آب و ہوا صحت بخش ہے بلگرام کے باشندے اپنی فہم و فراست میں مشہور اور موسیقی کے دلدادہ ہیں ۔ بلگرام میں ایک کنواں ہے جس کی بابت مشہور ہے کہ چالیس روز اس کا پانی پینے سے فہم و فراست اور ظاہری وجاہت و حسن میں اضافہ ہوتا ہے ۔

صوبۂ اودھ میں پانچ سرکار اور ایک سواڑتیس[۱۳۸] پرگنے ہیں ۔ زمین کی پیمائش ایک کروڑ ایک لاکھ ۷۱۱۸۰ بیگے اور اس کی آمدنی بیس کروڑ سترہ لاکھ اٹھاون ہزار ایک سو بہتر دام ہے جس میں بیاسی لاکھ اکیس ہزار چھ سو اٹھاون دام سیورغال کے ہیں، سات ہزار چھ سو چالیس سوار اور ایک لاکھ اڑسٹھ ہزار دو سو پچاس پیادے اور انسٹھ[۹۰] ہاتھی یہاں کی مقامی فوج ہے ۔

سرکار اودھ

دستور اس سرکار کا صفحہ (۳۵۲) میں تحریر ہو چکا ہے

قوم زمینداران	پیادہ	سوار	سیورغال	محاصل	پیمائش	اسمائے محال	نمبر شمار
مختلف قومیں	۳۱۷۰۰	۳۰ ہاتھی ۱۳۴۰	۱۶۸۰۲۴۸	۴۰۹۵۶۳۴۷	۲۷۹۶۲۰۶-۱۹	اکیس محل	
زناردار	۵۰۰	۵۰	۱۵۸۷۴۱	۲۰۰۸۳۶۶	۳۸۶۴۹-۱۷	اودھ با حویلی دو جگہ	(۱)
اور کنبی	"	"	"	"	"	"	"
بیس	۷۰۰	۳۰	۷۳۱۸	۱۲۹۸۷۲۴	۲۸۲۰۳۷	اینودہا پختہ قلعہ بھی ہے	(۲)
انصاری	۰	۰	۱۰۳۸۰۶	۴۴۵۴۱۷	۱۹۳۳۸-۸	ابراہیم آباد	(۳)

نمبر سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۴)	اہونہ قلعہ پختہ بھی ہے	۷۴۰۹۰	۱۲۶۸۴۷۰	۰	۱۰۰	۲۰۰۰	چوہان نومسلم
(۵)	پچھم راٹھ	۲۸۹۰۸۵	۴۲۴۷۱۰۴	۳۸۸۸۵	۲۰	۵۰۰	راجپوت
"	"	"	"	"	"	"	باچھل و
"	"	"	"	"	"	"	گھلوت
(۶)	بلہری - قلعہ پختہ	۱۵۸۵۹	۸۱۵۸۳۱	۰	۵۰	۲۰۰۰	بچگوتی
(۷)	بسوڑہی	۳۱۱۸۸	۵۰۵۴۷۳	۱۵۰۰	۲۰	۵۰۰	"
(۸)	تھانہ بھدانو	۸۷۰۰۳۰۲	۴۲۷۵۰۹	۳۶۱۷۲	۰	۱۰۰۰	۰
(۹)	بکٹھا	۴۴۴۰۱	۳۸۵۰۰۸	۳۹۶۰	۰	۵۰۰	بچگوتی
(۱۰)	دریا آباد - قلعہ پختہ بھی ہے	۴۸۷۰۱۴	۵۳۶۹۵۲۱	۲۲۶۸۷۱	۱۰۰	۲۰۰۰	راجپوت
"	"	"	"	"	"	"	چوہان ریچوار
(۱۱)	رو ولی قلعہ پختہ	۳۵۱۵۳۳	۳۲۴۸۶۸۰	۲۴۹۰۸۳	۵۰	۲۰۰۰	راجپوت
"	" "	"	"	"	"	"	چوہان و بیس
(۱۲)	سیلک - قلعہ پختہ	۵۷۱۰۷۱	۴۷۲۳۲۰۹	۲۰۰۹۴۵	۱۰۰	"	راجپوت
"	" "	"	"	"	"	"	ریچوار
(۱۳)	سلطان پور - قلعہ پختہ	۷۵۸۹۳	۳۸۳۲۵۳۰	۹۸۹۶۷	۳۰۰ - ۸ ہاتھی	۷۰۰۰	بچگوتی
(۱۴)	ساتن پور - قلعہ پختہ	۸۰۱۵۴	۱۶۰۰۷۴۱	۱۰۹۷۸۸	۳۰۰	۴۰۰۰	بیس نومسلم
"	" "	"	"	"	"	"	بچگوتی جوہی
(۱۵)	سیہہ	۱۰۴۷۸۰	۱۶۰۹۲۹۳	۸۷۲۰۰	۳۰	۱۰۰۰	راجپوت
(۱۶)	سروا پالی	۵۸۱۷۰	۱۲۱۰۳۳۵	۴۷۱۰۷	۰	"	بچگوتی
(۱۷)	سترکہ	۳۷۰۴۱	۱۱۲۶۲۹۵	۹۲۶۹۵	۲۰	"	انصاری
(۱۸)	گوارچہ	۷۹۱۵۸	۳۷۷۳۴۱۷	۳۷۸۲	۵۰	۷۰	ریچوار
(۱۹)	کشنی - قلعہ پختہ بھی ہے	۲۵۶۷۴	۱۳۳۹۲۸۶	۱۲۳۸۴۷	۳ ہاتھی	۱۵۰۰	راجپوت
(۲۰)	منگلسی	۱۱۶۴۱	۱۳۶۰۷۵۳	۸۶۵۰۴	۲۰	۱۰۰۰	سوم بنسی
(۲۱)	نی پور	۵۹۹۷	۳۰۸۷۸۸	۲۹۴۰	۰	۵۰۰	اقوام مختلف

سرکار گورکھپور

دستور اس سرکار کا صفحہ (۳۵۳) میں تحریر ہو چکا ہے

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	اقوام زمیندار
	چوبیس محل	۲۴۴۲۸۳-۱۳	۱۱۹۲۶۷۹۰	۵۱۲۳۵	۱۰۱۰	۲۲۰۰۰	اقوام مختلف
(۱)	استرولا۔ قلعہ پختہ بھی ہے	۳۲۰۵۲	۱۳۹۷۳۶۷	۶۹۳۵	۵۰	۱۵۰۰	افغان میانہ
(۲)	اسخولا	۴۱۱۴-۱۷	۲۰۱۱۲۰	۲۱۷۰	۰	۴۰۰	بسین
(۳)	بنایک پور۔ قلعہ پختہ بھی ہے	۱۳۸۵۷-۱۷	۶۰۰۰۰۰	۰	۴۰۰	۳۰۰۰	راجپوت
"	"	"	"	۰	"	"	سورج بنسی
(۴)	بانجھن پارا	۶۶۸۸	۴۱۴۱۹۴	۰	۰	۱۰۰۰	راجپوت
(۵)	بھنوا پارا	۳۱۰۵-۱۵	۱۵۵۹۰۰	۰	۰	۲۰۰	بسین
(۶)	تیل پور۔ قلعہ پختہ بھی ہے	۹۰۰۵-۱۷	۴۰۰۰۰۰	۰	۱۰۰	۲۰۰۰	راجپوت
"	"	"	"	۰	"	"	سورج بنسی
(۷)	چلو پارا قلعہ پختہ	۶۵۳۶-۱۴	۲۸۹۳۰۲	۰	۰	"	راجپوت
(۸)	دریا پارہ۔ قلعہ پختہ	۳۱۳۵۷-۱۹	۱۵۱۷۰۷۸	۵۰۶۷	۶۰	۴۰۰	بسین
(۹)	دیوا پارہ و کوٹلہ دو جگہ	۱۶۱۹۴-۱۷	۷۱۷۸۴۰	۰	۲۰	۲۰۰۰	"
(۱۰)	رھلی	۳۳۱۸۳-۱۹	۱۶۱۸۰۷۴	۲۰۸۷۳	۰	۱۰۰۰	راجپوت
"	"	"	"	"	۰	"	بسین
(۱۱)	رسول پور و گھوسی دو جگہ	۴۲۰۰	۶۲۲۰۳۰	۰	۰	۵۰۰	سوم بنسی
(۱۲)	رام گڈھ و گوری دو جگہ	۱۰۷۲۶	۴۸۵۹۴۳	۰	۰	داخل بیانک پور	"
(۱۳)	گورکھپور باحویلی قلعہ پختہ	۱۲۶۵۶-۸	۵۶۷۳۸۵	۳۹۱۹	۴۰	۲۰۰	سورج
"	دریائے راپتی کے کنارے پر	"	"	"	"	"	بنسی
(۱۴)	کٹھلا قلعہ پختہ	۹۰۰-۱۲	۴۰۰۰۰	۰	۳۰۰	۲۰۰	بسین
(۱۵)	کھلا پارہ۔ قلعہ پختہ	۱۶۰۱۲	۴۲۵۸۴۵	۰	۲۰	۳۰۰	بنسی

نمبر سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	زمیندار
(۱۶)	مہولی۔ قلعہ پختہ	۲۵۲۳	۶۱۸۲۵۶	۰	۰	۲۰۰۰	بسین
(۱۷)	منڈوہ	۱۹۰۹-۱۹	۴۵۲۳۲۱	۰	۲۰	۵۰۰	سوم بنسی
(۱۸)	منڈلہ	۱۲۵۲-۶	۵۱۱۰۰	۰	۰	۰	۰
(۱۹)	گمھیرو رتن پور دو جگہ قلعہ پختہ	۲۶۰۶۲	۱۳۵۲۵۸۵	۱۶۷۷۱	۰	۲۰۰۰	بسین بیس

سرکار بھرائچ

دستور اس سرکار کا صفحہ (۳۵۲) میں تحریر ہو چکا ہے

نمبر سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	زمیندار
	گیارہ محل	۱۸۲۳۴۳۵-۸	۲۴۱۲۰۵۲۵	۴۶۶۴۸۲	۱۱۷۰	۱۴۰۰۰	مختلف قومیں
(۱)	بھرائچ باحویلی قلعہ پختہ دریائے سرو کے کنارے پر ہے۔	۶۹۷۲۳۱	۹۱۳۹۱۴۱	۴۰۲۱۱۱	۶۰۰	۴۵۰۰	راجپوت
(۲)	بہرہ	۹۲۶	۳۷۱۳۵	۰	۰	۵۰۰	کہنہ
(۳)	حسام پورہ قلعہ پختہ	۱۵۷۴۱۵	۴۷۰۰۷۰۳۵	۱۶۰۱	۷۰	۹۰۰	ریکوار بالی بسین۔
(۴)	وانکڈون	۸۴۴۳۶	۴۴۰۵۶۲	۰	۰	۲۰۰۰	جنوار
(۵)	رجہٹ	۴۰۶۴۰۱۱	۱۶۶۷۸۰	۰	۰	۱۰۰۰	جنوار
(۶)	سنجھولی	۱۲۴۸۱۰	۸۷۷۰۰۷	۰	۰	۰	راجپوت جنوار
(۷)	سلطان پور	۵۸۱۳۶	۱۶۶۰۰۱	۰	۰	۷۰۰	جنوار
(۸)	فخرپور۔ قلعہ پختہ	۱۹۱۷۲۰	۳۱۵۷۸۷۶	۵۶۰۳۵	۱۵۰	۲۰۰۰	ریکوار
(۹)	قلعہ نواگدہ	۴۱۷۶۰۱	۲۱۴۰۸۵۸	۰	۵۰	۱۰۰۰	متفرقہ
(۱۰)	فیروز آباد۔ قلعہ پختہ	۱۰۸۶۰۱	۱۹۳۳۰۷۹	۴۱۰۷	۲۰۰	۷۰۰۰	راجپوت
(۱۱)	کہرونسا۔ قلعہ پختہ	۲۰۴۸۹۰۱۷	۱۳۱۵۰۵	۲۶۲۸	۱۰۰	۱۰۰۰	تونور بیس

سرکار خیرآباد

دستور اس سرکار کا صفحہ (۳۵۲) میں تحریر کیا گیا ہے

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اسمائے اقوام
	بائیس محل	۱۹۸۷۷۰۰-۶	۴۳۶۴۴۳۸۱	۱۷۱۳۴۲	۱۱۶۰	۲۷۸۰۰	مختلف قومیں
(۱)	برورا بخته	۷۹۶۷۰-۹	۴۳۲۵۲۳۷	۱۰۷۰۷۹	۵۰	۲۰۰۰	راجپوت زناروار
(۲)	بسوه۔ قلعه پخته	۱۳۵۱۱۹	۳۵۴۵۶۴۳	۱۰۷۹۱۶	۳۰	۱۰۰۰	راجپوت باچهل
(۳)	پالی	۱۴۳۶۲۷	۱۸۴۹۲۷۰	۳۷۹۴۵	۳۰	۱۰۰۰	اسین
(۴)	باون	۵۶۱۵۶	۱۱۶۱۲۳۵	۲۶۴۸۸	۲۰	۱۰۰۰	اسین
(۵)	بسره	۶۰۰۶۳		۰	۰	۳۰۰	اقوام مختلف
(۶)	بهرواره۔ قلعه پخته	۸۹۷۱۷-۱۸	۴۳۵۴۳۰	۰	۵۰	۲۵۰۰	اهنین
(۷)	بارا	۲۱۷۴۰	۲۷۶۰۶۶		۰	۲۰۰	باچهل
(۸)	پیلا	۹۸۱-۱۴	۴۸۲۰۲	۰	۰	۲۰۰	اهنین
(۹)	چهتیاپور	۶۴۷۰۶	۱۷۶۵۶۴۱	۴۱۰۹۴	۵۰	۷۰۰	راجپوت گور
(۱۰)	خیرآباد باحویلی دو جگه قلعه بھی ہے۔	۱۵۹۰۷۲	۲۱۶۱۲۳۴	۱۷۴۸۱۹۱	۵۰	۲۰۰۰	زناروار
(۱۱)	سانڈی۔ قلعه پخته	۲۱۱۸۰۴	۳۰۵۵۳۳۹	۱۹۵۱۰۶	۲۰	۲۰۰۰	سوم بنسی
(۱۲)	سره	۶۸۸۳۲	۲۰۹۱۹۸۳	۸۶۶۶	۶۰	۵۰۰	چوہان
(۱۳)	صدرپور	۱۲۰۶۹۸	۸۳۱۱۷۵	۱۵۵۸۱	۲۰	۵۰۰	جنوار باچهل
(۱۴)	گوپامو۔ قلعه بھی ہے	۱۰۷۳۶۸-۵	۵۶۲۰۴۶۶	۵۶۲۰۳۷	۱۰۰	۳۰۰۰	راجپوت گوار
(۱۵)	کهیری۔ قلعه پخته	۲۶۰۱۶۸	۳۲۵۰۵۲۲	۵۰۵۲۲	۶۰	۱۵۰۰	بسین راجپوت جنوار

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	قوم زمینداران
(۱۶)	کہیری گڈہ یہ ہندوستان کا ایک معتبر قلعہ ہے اور اس میں چھ پختہ قلعے موجود ہیں اور جواس تھوڑے فاصلہ پر واقع ہوئے ہیں۔	۴۳۰۵۲-۷۷	۱۸۲۹۳۲۸	۰	۳۰۰	۱۵۰۰	بیس بسین یاپہس وکہنہ۔
(۱۷)	کہر کہیلا	۱۵۸۱۵-۱۶	۴۷۳۷۲۷	۰	۲۰	۵۰۰	اسین
(۱۸)	کہانکت مؤ	۳۰۵۸-۱۱	۲۳۵۶۵۶	۰	۰	۴۰۰	اقوام متفرقہ
(۱۹)	لاہرپور	۲۰۸۲۸۸	۳۰۲۹۴۷۹	۲۰۹۰۷۹	۵۰	۱۰۰۰	زناردار
(۲۰)	مچھرہٹھ	۷۱۰۶۹	۲۱۱۲۱۷۶	۲۴۳۰	۳۰	۲۰۰۰	راجپوت باچہل
(۲۱)	نیم کھار۔ قلعہ پختہ	۵۸۷۷۵-۱۸	۳۵۶۶۰۵۵	۶۶۰۵۵	۱۰۰	۱۵۰۰	اہیر
(۲۲)	ہرگرانو	۶۶۹۵۲	۲۰۰۰۰۰	۲۶۳۸۵	۲۰	۵۰۰	زناردار

سرکار لکھنو

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	قوم زمینداران
	پچپن محل	۳۳۰۷۴۲۶-۲	۸۰۷۱۶۱۶۰	۴۵۷۲۵۲۶	۲۶۸۰ ۳۶ ہاتھی	۸۳۴۵۰	مختلف قومیں
(۱)	ابیتھی۔ قلعہ پختہ	۱۱۷۳۸۱	۳۰۷۶۴۸۰	۳۰۰۲۱۷	۳۰۰ ۲۰ ہاتھی	۲۰۰۰	انصاری
(۲)	انام۔ قلعہ پختہ	۶۱۰۴۵	۲۰۱۲۳۷۲	۲۵۳۷۴۷	۵۰۰	۴۰۰۰	سادات
(۳)	اسولی۔ قلعہ پختہ دریائے گودی کے کنارے پر۔	۱۶۷۰۹۳	۴۲۰۸۰۴۶	۲۴۰۸۴۶	۵۰	۲۰۰۰	راجپوت بچگوتی
(۴)	اسیون	۵۷۷۲۶	۸۳۰۶۲۵	۶۳۴۲۱	۱۰	۵۰۰	بیس چندیل

نمبر سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	قوم زمیندار
(۵)	اسوہا	۲۵۰۲۷	۵۰۹۹۰۱	۰	۰	۴۰۰	ابنین
(۶)	اونچہ گاؤں	۳۳۱۲۲	۴۱۷۹۵۷	۰	۱۰۰	۲۰۰۰	بیس
(۷)	بلگرانو قلعہ بھی ہے	۱۹۲۸۰۰	۵۱۳۴۱۱۳	۳۵۶۸۹۲	۲۰	۱۰۰۰	سادات و بیس
(۸)	بنگرمو۔ قلعہ بھی ہے	۲۴۲۲۹۱	۳۸۰۲۱۲۲	۱۵۱۴۸۱	۰	۲۰۰۰	راجپوت و گہلوت
(۹)	بجلور	۸۰۵۸۱	۲۵۰۵۰۴۷	۱۹۳۹۶۱	۳۰	۱۰۰۰	چوہان
(۱۰)	باری	۸۰۵۹۰	۱۲۸۴۷۹۹	۵۱۵۶۰	۳۰	۱۰۰۰	بیسن
(۱۱)	بہرموٗ	۱۹۳۰۹-۳	۵۹۱۴۰۶	۰	۲۰	۵۰۰	بیس
(۱۲)	پنگوان	۳۴۷۲۷	۴۲۰۷۳۲	۱۲۷۳۰	۰	۵۰۰	بیس
(۱۳)	بتھولی	۸۷۳۶	۳۴۰۱۹۱	۸۱۹۴	۰	۲۰۰	راجپوت و جیت
(۱۴)	پہنہن	۸۹۴۵	۲۶۷۸۰۹	۰	۰	۳۰۰	بیس
(۱۵)	پرسندن	۹۱۱۱	۲۳۷۵۳۷	۰	۰	۰	راجپوت و کہنسی
(۱۶)	پاٹن	۵۶۲۱	۲۱۴۲۵۵	۰	۰	۰	زناردار
"	"	"	"	۰	۰	۰	وکہنسی
(۱۷)	باراشنکور	۹۳۵۷	۱۶۳۵۳۴	۰	۰	۳۰۰	زناردار
(۱۸)	جھلوتر	۶۱۷۷	۱۱۲۳۱۷۶	۲۱۴۴۱	۲۰	۲۰۰۰	چندیل
(۱۹)	دیوی۔ قلعہ بھی ہے	۸۸۶۳۸	۱۹۳۳۸۳۷	۱۷۴۲۰۷	۳۰	۲۰۰۰	راجپوت
(۲۰)	دیورکھ	۱۳۳۴۰۰۹	۶۸۹۵۲۶	۰	۱۰۰	۱۵۰۰	۰
(۲۱)	دورہ	۱۰۷۹۶	۷۳۷۳۷	۰	۵۰	۰	راجپوت
(۲۲)	رن برپور۔ قلعہ بھی ہے	۷۵۴۹	۲۴۲۵۸۸۵	۷۹۲۲۵	۱۰۰	۲۰۰۰	بیس و زناردار

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	زمینداران
(۲۳)	رام کوٹ۔ قلعہ بھی ہے	۹۷۹۰	۲۶۸۰۹۹	۰	۰	۲۰۰	راجپوت
(۲۴)	سندیلہ۔ قلعہ بھی ہے	۳۹۳۷۰۰	۱۰۶۲۳۹۰۱	۸۳۷۲۴۵	۱۰۰	۵۰۰۰	کہلوت و بابہل
(۲۵)	سیائی پور	۳۹۰۸۳-۱۵	۲۶۲۵۳۸۸	۲۷۷۳۶	۴۰	۱۰۰۰	راجپوت چندیل
(۲۶)	سروسی	۲۵۷۱۴	۱۲۳۹۷۶۷	۱۵۶۷	۲۰	۱۰۰۰	چندیل راجپوت
(۲۷)	ساتن پور	۶۰۶۰۰	۱۰۲۸۸۰۰	۱۰۱۹۲	۵۰	۲۰۰۰	بیس زنار دار
(۲۸)	سہالی	۱۳۰۶۵	۶۹۴۷۰۷	۱۳۰۲۱۶	۱۰	۵۰۰	راجپوت
(۲۹)	سیدھور	۳۵۷۹۴	۱۶۹۲۲۸۱	۳۱۳۰۲۲	۱۰۰	۱۰۰۰	افغان بہاری و راجپوت
(۳۰)	سیدہوپور	۹۳۷۱-۴	۵۰۵۰۱۸	۰	۱۵۰	۱۵۰۰	بیس
(۳۱)	سنڈی	۷۸۵۶-۹	۲۹۲۳۱۳	۱۳۷۹۲	۰	۱۰۰۰	راجپوت
(۳۲)	سرون	۵۵۷۶	۲۱۰۳۱۶	۲۸۵۸	-	۱۰۰	راجپوت و کھنی
(۳۳)	فتحپور۔ قلعہ بھی ہے	۱۹۸۴۰	۳۱۶۱۴۴۰	۲۶۱۴۴۰	۵ ہاتھی ۲۰۰۰	۲۰۰	شیخ زادگان و راجپوت
(۳۴)	فتحپور۔ چورکسی	۱۰۵۹۵۲	۹۰۹۱۷۶	۶۵۹۴	۱۰	۵۰۰	راجپوت چندیل
(۳۵)	گڈھ انبہٹی۔ قلعہ بھی ہے	۴۷۳۵۶	۱۸۰۰۰۰۰	۰	۸ ہاتھی ۲۵۰	۵۵۰۰	راجپوت بہس گوتی
(۳۶)	کرسی۔ قلعہ بھی ہے	۸۰۸۱۷	۱۶۹۳۸۴۴	۶۲۹۱۹	۲ ہاتھی ۶۰	۲۰۰۰	راجپوت

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۳۷)	کاکوری۔ قلعہ بھی ہے	۳۱۵۷۴	۱۱۳۴۴۳۲	۱۴۴۳۰	۳۰	۵۰۰	راجپوت بسین
(۳۸)	کھجرہ	۲۲۳۰۰	۸۱۸۴۷۲	۰	۱۰۰	۲۰۰۰	بیس
(۳۹)	گھاٹم پور	۲۷۳۹۰	۵۵۲۵۶۱	۰	۰	۵۰۰	زناردار
(۴۰)	بچھ اندو	۲۲۰۶۶	۴۳۰۵۹۶	۴۴۶۰	۰	۵۰۰	چندیل
(۴۱)	گرٹ نڈا	۴۸۰۳	۳۳۴۷۶۹	۰	۰	۲۰۰	زناردار
(۴۲)	کونبھی	۵۹۴۰	۲۶۷۰۸۹	۰	۰	۴۰۰	راجپوت
(۴۳)	لکھنؤ با حویلی	۹۱۷۲۲	۱۷۴۶۷۷۱	۲۴۱۱۹۵	۲۰۰	۳۰۰۰	شیخ زادہ و زناردار و کائستھ
(۴۴)	لشکر	۱۶۸۹۴	۱۶۸۵۲۹	۰	۰	۴۰۰۰	بیس
(۴۵)	ملیح آباد۔ قلعہ بھی ہے	۱۶۹۲۶۹	۴۳۷۹۲۵۰	۱۰۸۵۴۵	۳۰	۱۰۰۰	بیس
(۴۶)	طلاوہ	۸۳۰۲۲	۳۵۹۸۷۱۳	۲۲۲۰۳۸	۳۰	۲۰۰۰	بیس
(۴۷)	موہان۔ قلعہ بھی ہے	۶۰۹۹۰	۱۹۹۶۶۷۳	۱۹۸۴۸۴	۳۰	۲۰۰۰	راجپوت بیس
(۴۸)	مورانو۔ قلعہ بھی ہے	۶۸۸۴۷	۱۶۹۸۴۴۴	۴۸۰۶	۱۵۰	۲۰۰۰	راجپوت و بیس
(۴۹)	ٹڈیانو	۴۹۴۲۲	۱۱۳۶۶۱۳	۳۲۹۰۰	۳۰	۵۰۰	سوار برکلا
(۵۰)	جھونہ	۵۰۸۹۵	۹۷۷۸۶۰	۸۸۰۵	۵۰	۲۰۰۰	راجپوت
(۵۱)	منوی۔ قلعہ بھی ہے	۲۹۴۵۵	۷۷۱۴۷۲	۱۳۷۶۷	۰	۲۰۰۰	مسلمان و راجپوت
(۵۲)	مکڑائیڈ	۱۷۹۵۹	۵۷۶۲۰۰	۵۲۴۷	۰	۱۰۰۰	راجپوت بیس

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۵۳)	ہڑیہ ۔ قلعہ بھی ہے	۱۶۳۲۲۶	۲۴۵۰۵۲۲	۶۵۰۹	۱۰۰	۱۵۰۰	بیس
(۵۴)	ہروولی	۱۱۷۳۴	۳۵۹۷۴۸	۶۰۲۶	۰	۳۰۰	زناردار
(۵۵)	پنہار	۱۳۱۰۹	۳۲۹۷۳۵	۰	۳۰	۵۰۰	بیس

صوبہ دار الخلافت آگرہ

صوبۂ آگرہ اقلیم دوم میں واقع ہے ۔ یہ صوبہ گھاٹم پور ضلع الہ آباد سے پلول ضلع دہلی تک ایک سو پچھتر ۱۷۵ کوس لانبا اور قنوج سے چندیری مالوہ تک چوڑا ہے ۔ آگرہ کے مشرق میں گھاٹم پور شمال میں دریائے گنگا ۔ جنوب میں چندیری اور مغرب میں پلو واقع ہیں ۔ اس صوبہ میں متعدد دریا ہیں جن میں جمنا اور چنبل خاص طور پر مشہور ہیں ۔ دریائے جمنا کا منبع شمالی کوہستان ہے ۔ چنبل حاصل پور مالوہ سے نکلتی ہے اور کالپی کے قریب دریائے جمنا سے آملتی ہے ۔ صوبہ کے شمال میں کوہستانی سلسلہ جا بجا پھیلا ہوا ہے ۔ اور یہاں کی آب و ہوا بے نظیر ہے ۔ زراعت بہت اچھی ہوتی ہے اور ہر قسم کے پھول و پھل بکثرت پائے جاتے ہیں خوشبودار تیل اور پان مشہور ہیں ۔ آگرے کے خربوزے اور انگور ایران و توران کی طرح بے مثل و نادر ہوتے ہیں ۔

آگرہ بہت بڑا شہر ہے اور اس کی آب و ہوا بیحد صحت بخش ہے ۔ شہر سے پانچ کوس کے فاصلے پر دریائے جمنا بہتا ہے جس کے دونوں طرف خوبصورت محل و مکانات اور خوش منظر چراگاہیں ہیں ۔ اس شہر میں تمام ممالک کے لوگ آباد ہیں اور ہفت اقلیم کی دولت و ہنگامہ آرائی سے معمور ہے ۔ جہاں پناہ نے ایک قلعہ سنگ سرخ کا بنایا ہے جس کی نظیر سیاحوں نے اب تک نہیں دیکھی اس قلعہ میں پانچ سو سے زیادہ سنگی عمارتیں بنگال اور گجرات کے طرز اور طریقے کے مطابق تیار کی گئی ہیں ۔ اس کے علاوہ کامل اور ماہر فن نقاشوں اور کاریگروں نے طرح طرح کی عجیب و غریب

صناعیاں کی ہیں جس کو دیکھ کر عقل حیران رہ جاتی ہے۔ قلعہ کے شرقی دروازے پر دو سنگی ہاتھیوں کی مورتیں نصب کی گئی ہیں ہاتھیوں پر فیلبان بھی سوار ہیں جن کی خوبی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ قدیم زمانے میں آگرہ متعلقات بیانہ میں داخل اور ایک چھوٹا سا موضع تھا۔ سلطان سکندر لودی نے اسے اپنا پائے تخت بنایا لیکن جہاں پناہ نے اس شہر کو عروس ہندوستان بنا کر اپنا دار السلطنت بنا لیا۔ دریا کے دوسرے ساحل پر ایک باغ ہے جو فردوس مکانی کی یادگار ہے۔ یہ جگہ مصنف کی زادگاہ اور مولف کے دادا اور اُس کے برادر بزرگ کا مدفن ہے دو مشہور ولی کامل یعنی شیخ علاؤالدین مجذوب اور میر رفیع الدین صفوی کی خوابگاہ ہے۔ شہر کے قریب اور دریا کے کنارے ایک موضع ہے جو رنگتہ کے نام سے مشہور ہے یہ ہندوؤں کی مشہور تیرتھ گاہ ہے۔

فتحپور بھی قدیم زمانے میں ایک موضع تھا جو بیانہ کے مضافات میں داخل سمجھا جاتا تھا اس شہر کو اُس زمانے میں سیکری کہتے تھے اور شہر آگرہ سے بارہ کوس کے فاصلے پر آباد تھا۔ جہاں پناہ کے عہد معدلت میں جب آگرہ دار الخلافت قرار پایا تو سیکری ہندوستان کے مشہور شہروں میں شمار ہونے لگا۔ ایک سنگی قلعہ تعمیر کیا گیا۔ قلعہ کے دروازے پر دو سنگی مورتیں نصب کی گئیں جن کو دیکھ کر عقل حیران رہ جاتی ہے۔ بہت سی شاندار عمارتیں شہر میں تعمیر کی گئیں اگرچہ شاہی قصر اور امرا اور ارکین دولت کے مکانات پہاڑی کی چوٹی پر واقع ہیں لیکن میدان میں بھی عالیشان عمارتیں بنوائی گئیں اور خوش منظر اور دلکشا باغات سے صحن رشک چمن بن گیا۔ مکانات اور باغات کے علاوہ ایک مسجد ایک مدرسہ اور ایک خانقاہ بھی شاہی حکم سے پہاڑی پر تعمیر کی گئی جن کی نظیر ابتک سیاحوں نے نہیں دیکھی شہر سے قریب ایک تالاب ہے جو بارہ کوس مدور ہے اس تالاب کے کنارے جہاں پناہ نے ایک صفہ ایک مینار اور چوگان بازی کا ایک میدان تیار کرایا ہے۔ اس میدان میں ہاتھیوں کی لڑائی کا تماشا بھی ہوا کرتا ہے۔ شہر سے قریب سنگ سرخ کی ایک کان ہے جس سے ناپ کے تختے اور ستون نکلتے ہیں۔ جہاں پناہ کے حکم سے آگرہ اور فتحپور میں قالین اور چٹائیاں بہت اچھی تیار کی جاتی ہیں اور بے شمار پیشہ ور اس شہر میں آباد اور اپنے اپنے پیشے میں ہوشیار و دستکار ہیں۔

بیانہ بھی کسی زمانے میں بہت بڑا شہر تھا۔ یہاں ایک سنگی قلعہ جس میں بے شمار

بلند مکانات اور تہہ خانے ہیں آج تک اس قلعہ میں لوگوں کو جنگی آلات اور تانبے کے برتن دستیاب ہوتے ہیں۔ شہر میں ایک بلند مینار بھی ہے۔ آم بیحد خوش ذائقہ پیدا ہوتے ہیں اور اس کے بعض پھل وزن میں ایک سیر سے بھی زائد ہوتے ہیں شکر بہت سفید اور صاف تیار کی جاتی ہے۔ بیانہ میں ایک کنواں ہے۔ اس کنویں کے پانی میں ایک سیر یا کم و بیش شکر ملا کر اس کے قرص بناتے ہیں اور ان ٹکیوں کو گنڈورہ کہتے ہیں اور دور دور تک بطور تحفہ کے لے جاتے ہیں۔ تیل بھی بیانہ میں بہت اچھا پیدا ہوتا ہے ایک روپیہ کو دس سے سولہ سیر تک فروخت ہوتا ہے۔ بیانہ کی حنا بھی مشہور ہے اور یہاں کی سرزمین بے شمار بزرگوں کا مدفن ہے۔

تودہ بھیم۔ اس مقام سے تین کوس کے فاصلہ پر ایک غار ہے جس کی گہرائی کا اب تک اندازہ نہیں ہو سکا۔ یہاں تانبے اور فیروزے کی کانیں بھی ہیں لیکن ان چیزوں کے نکالنے کا خرچ اس قدر زیادہ ہے کہ مصارف ان کی قیمت سے بڑھ جاتے ہیں۔

متھرا۔ یہ شہر دریائے جمنا کے کنارے آباد ہے۔ متھرا میں ایک بہت بڑا بتخانہ ہے اور ہندوؤں کی مشہور اور مقدس تیرتھ ہے۔

کالپی۔ یہ قصبہ بھی جمنا کے کنارے آباد اور بہت سے بزرگان دین کی خوابگاہ ہے۔ یہاں کی مصری مشہور ہے سلطان شرقیہ کے عہد میں یہ شہر دہلی کا خراج گزار تھا۔ قادر خاں والی کالپی نے سرکشی کر کے خود مختاری اختیار کی۔ سلطان ہوشنگ فرمانروائے مالوہ نے قادر خاں پر فوج کشی کر کے اسے شکست دی لیکن فتح کے بعد شہر بار دگر اس کے سپرد کر دیا۔ سلطان محمود شرقی نے نصیر خاں پسر قادر خاں پر فتح حاصل کر کے شہر پر اپنا قبضہ کر لیا۔

قنوج۔ پرانے زمانے میں یہ شہر ہندوستان کا پائے تخت تھا۔

گوالیار مشہور قلعہ ہے جس کے دروازے پر ہاتھیوں کی سنگی مورت نصب ہے جس سے دیکھنے والوں کو حیرت ہوتی ہے اس شہر میں پرانے فرمانرواؤں کی آثار حکمرانی اور ان کے مکانات کے نشان اب بھی پائے جاتے ہیں۔ گوالیار کی آب و ہوا بہت اچھی ہے۔ یہ شہر حسین عورتوں اور کمال موسیقی کی وجہ سے ہمیشہ مشہور و معروف رہا ہے۔ شہر میں لوہے کی ایک کان بھی ہے۔

الور۔ یہاں شیشہ کا کام اچھا ہوتا ہے اور اونی قالین بھی عمدہ تیار کیے جاتے ہیں۔ اور بیرانٹھ میں لوہے کی کان ہے۔ جس سے اس قدر لوہا برآمد ہوتا ہے کہ ایک من خاک سے آسانی کے ساتھ ۲۵ سیر لوہا نکال لیتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہاں چاندی کی بھی ایک کان ہے جو فائدہ بخش نہیں ہے نارنول کے کوہستان کے قریب ایک کنواں ہے۔ یہ کنواں ہندوؤں کی پرستش گاہ ہے۔ جب امادس جمعہ کے دن پڑتا ہے تو آفتاب کے طلوع ہونے کے بعد کنواں پانی سے لبریز ہو جاتا ہے اور لوگ بغیر رسی کے کنویں سے پانی لے سکتے ہیں۔

سنہانہ۔ اودھے پور اور کوٹ پوتلی میں لوہے کی کانیں ہیں قصبہ کانوری میں متعدد گرم و سرد چشمے ہیں۔

اس صوبہ میں تیرہ [۱۳] سرکار اور دوسوتین [۲۰۳] پرگنے ہیں۔ زمین کی پیمائش دو کروڑ اٹھہتر لاکھ [۲۷۸۰۰۰۰۰] ۶۲۱۸۹ بیگھے اور ۸ بسوے ہے۔ ۵۴۶۲۰۰۰۰۰ ۵ لاکھ ۵۰۳۰۴ دام صوبہ کی آمدنی ہے جس میں ایک کرور ۲۱ لاکھ ۳۲۰۷۰۵ دام سیورغال کے ہیں۔ ۵۰۶۸۱ سوار اور ۵۷۷۵۷۰ پیادے اور ۲۲۱ ہاتھی یہاں کی مقامی فوج ہے۔

سرکار آگرہ

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	اقوام زمیندار
۰	تینتیس محل	۹۱۰۰۷۳۲۴	۱۹۱۸۱۹۲۶۵	۱۴۵۶۶۸۱۸	۱۵۵۶۰	۱۰۸۰۰۰	مختلف قومیں
(۱)	آگرہ باحویلی	۸۹۱۹۹۰۰۵	۴۴۹۵۶۴۵۸	۸۸۲۴۴۵۴	۳۰۰۰	۱۵۰۰۰	گورجت دلودہ وغیرہ
(۲)	اٹاوہ۔ قلعہ ہے دریائے جمن کے کنارے پر۔	۲۸۴۱۰۶	۱۰۷۳۹۳۲۵	۱۵۱۳۶۲	۲۰۰۰	۱۰۰۰۰	چوہان ہندوستہ زناردار
(۳)	اول	۱۵۳۳۷۰۰۹	۵۵۰۹۴۷۷	۸۱۵۴۲	۱۰۰	۱۰۰۰	راجپوت زناردار
(۴)	اودیہی	۲۷۴۰۶۷	۲۸۸۴۳۶۵	۷۸۱۶۵	۳۰	۵۰۰	راجپوت و زناردار

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	ذات زمینداران
(۵)	اود	۲۰۳۵۰۵	۱۰۰۳۸۴۸	۳۶۸۷۰	۱۰۰	۵۰۰	شیخ زادگان
(۶)	بجوارہ۔ قلعہ سنگین بھی ہے	۶۶۳۲۲۳۶	۱۰۹۶۶۵۶۰	۰	۱۵۰۰	۵۰۰۰	چوہان
(۷)	بیانہ (باحویلی) قلعہ سنگین بھی ہے۔	۲۳۵۴۴۲	۷۱۱۰۱۰۴	۵۶۲۲۰۵	۵۰	۱۰۰۰	ہیرو جٹ
(۸)	باری	۲۷۶۹۶۴	۵۰۶۴۱۵۸	۵۷۴۱۴	۳۰۰	۷۰۰۰	راجپوت بنوار۔
(۹)	بھوساور	۳۰۳۵۰۹۰۹	۵۵۰۵۴۶۰	۲۵۵۴۶۰	۵۰	۱۵۰۰	راجپوت متفرقہ
(۱۰)	بناور	۱۲۸۸۰	۱۵۵۳۶۰	۰	۳۰	۴۰۰	بڈگوجر
(۱۱)	تودہ بہیم	۲۶۴۱۰۳۱۱	۳۷۳۷۰۷۵	۱۳۳۶۱	۱۰۰	۱۰۰۰	راجپوت
(۱۲)	بھسکر	۴۳۰۰۹	۲۰۹۱۱۰۰	۱۵۳۲۵	۲۰	۷۰۰	راجپوت زناردار اہیر
(۱۳)	جلیسر۔ قلعہ بھی ہے	۹۰۴۷۳۳	۶۸۳۵۴۰۰	۴۱۲۰۸۰	۴۰۰	۵۰۰۰	گہلوت سورج بانکرہ
(۱۴)	جنوار۔ قلعہ دریائے جون کے کنارے پر ہے۔	۴۰۷۶۵۲	۱۱۴۴۲۲۵۰	۶۰۳۴۲	۲۰۰	۷۰۰	چوہان
(۱۵)	چوسٹھ	۹۷۴۳۴	۴۱۸۲۰۴۸	۶۷۴۳۱۵	۵۰	۱۰۰۰	راجپوت زناردار جٹ اہیر
(۱۶)	خالوہ	۱۰۵۳۳۴	۲۹۱۲۴۹۵	۲۲۴۶۲۸	۳۰	۴۰۰۰	راجپوت جٹ
(۱۷)	دہولپور۔ قلعہ دریائے چنبل کے کنارے پر ہے۔	۲۸۴۰۳۷	۹۷۲۹۳۱۱	۲۵۵۷۴۷	۲۰۰	۴۰۰۰	سکروال

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	قوم زمینداران
(۱۸)	راپری۔ قلعہ بھی ہے۔	۴۷۷۲۰۱-۱۱	۱۳۵۰۸۰۳۵	۱۷۳۴۰۷	۲۰۰	۴۰۰۰	چوہان، اولاد راوت، رباہمن
(۱۹)	رجھوہر	۳۱۸۲۸۵	۱۶۹۴۲۰۳	۴۸۰۲۳	۲۰	۳۰۰	راجپوت
(۲۰)	سیونحرسیونکری	۹۰۵۹۹	۹۸۵۷۰۰	۷۸۲۲	۷۰	۵۰۰	راجپوت، چوہان
(۲۱)	فتحپور۔ قلعہ سنگین بھی ہے	۲۰۲۷۲۳-۱۸	۸۴۹۴۰۰۵	۵۹۷۳۴۶	۵۰۰	۴۰۰۰	شیخ زادگان، حتی راجپوت، سنکروال
(۲۲)	کھنٹونمر	۹۶۷۶۰	۷۴۵۹۵۱	۰	۵۰	۳۰۰	راجپوت، جٹ
(۲۳)	مہاون۔ قلعہ بھی ہے	۲۹۰۷۰۳	۶۷۸۴۷۸۰۰	۲۸۴۷۸۷	۲۰۰	۲۰۰۰	سادات، زناردار وغیرہ
(۲۴)	متھرا۔ قلعہ بھی ہے	۳۷۳۴۷	۱۱۵۵۸۰۷	۶۹۷۷۰	۰	۰	۰
(۲۵)	مہولی	۶۶۶۹۰	۱۵۰۱۲۴۶	۰	۳۰	۴۰۰	راجپوت وغیرہ۔
(۲۶)	منکوٹلہ	۷۴۹۷۴	۱۱۸۰۷۵	۷۹۳۵۵	۲۰	۴۰۰	راجپوت وغیرہ۔
(۲۷)	منداور	۱۰۱۹۰	۱۳۲۵۰۰	۰	۱۵۰	۸۰۰	چوہان
(۲۸)	وزیرپور	۷۱۳۲۸	۲۰۰۹۲۵۵	۹۲۵۵	۲۰	۳۰۰	راجپوت
(۲۹)	ہندون	۴۳۲۹۳۰	۹۰۴۹۸۳۱	۳۰۱۹۸۰	۱۰۰	۱۰۰۰	راجپوت، زناردار، جٹ۔
(۳۰)	ہتکانت۔ قلعہ بھی ہے	۶۰۶۹۹۱-۱۲	۵۶۹۳۸۰۷	۴۳۲۳۱	۲۰۰۰	۲۰۰۰۰	چوہان بھدوریہ

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	ذات زمینداران
(۳۱)	ہیلک	۱۳۷۴۲۱	۲۷۸۹۴۹۴	۳۰۵۳۱	۲۰	۵۰۰	راجپوت متفرقہ

سرکار کالپی

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	ذات زمینداران
	سولہ محل	۳۰۰۰۲۳-۹	۴۹۴۵۶۷۳۲	۲۷۸۲۹۰½	۱۵۴۰ (۳۰ ہاتھی)	۳۴۰۰۰	مختلف قومیں۔
(۱)	اولئی	۹۵۶۷۷-۱۸	۱۲۹۷۴۷۹	۷۲۲۱۳	۲۰	۵۰۰	راجپوت
(۲)	بلاس پور	۱۲۶۸۸۸-۱۴	۳۷۱۴۵۴۷	۱۳۱۱۰	۱۰۰	۵۰۰۰	کچھواہہ
(۳)	بدہنیٹہ	۷۲۹۳۰-۱۴	۱۲۶۰۱۹۹	۳۴۱۴	۵۰	۲۰۰۰	کچھواہہ
(۴)	ڈیرا پور	۱۰۳۰۸۸	۱۷۶۰۷۵۰	۴۲۲۱	۵۰	۲۰۰۰ (پیادہ و ہندی)	شیخ زادگان
״	״	״	״	״			
(۵)	دیوکلی	۱۰۹۶۵۲	۱۴۶۶۹۸۵	۱۷۰۰	۲۰۰ (۱۰ ہاتھی)	۲۰۰۰	زناردار
(۶)	راٹھ۔ قلعہ بھی ہے	۵۱۰۹۷۰-۱۶	۹۲۷۰۸۹۴	۲۷۰۸۹۴	۷۰ (۹ ہاتھی)	۳۰۰۰	افغان و ترکمان
(۷)	رائے پور	۴۳۱۶۶-۸	۱۲۰۰۰۰	۰	۱۰	۵۰۰	راجپوت
(۸)	سوگن پور	۰	۱۵۰۷۸۷۷	۵۸۶۶۴	۲۰	۱۰۰۰	راجپوت بیس
(۹)	شاہ پور	۰	۸۸۴۳۴۲۰	۲۴۵۷۴۷	۳۰۰۵ (۶ ہاتھی)	۳۰۰۰	چوہان و ملک زادہ
(۱۰)	کالپی با حویلی	۰	۴۸۷۱۰۵۳	۲۰۳۹۰۹	۴۰۰۰ (۱۰ ہاتھی)	۵۰۰۰	اقوام مختلف

نمبر سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش بیگہ ۔ بسوہ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۱۱)	کنار	۰	۴۹۴۳۰۹۶	۶۰۸۵	۱۰۰ ہاتھی	۲۰۰۰	سینگر
(۱۲)	کہندوٹ	۰	۳۰۲۷۹۱۷	۲۷۱۲۱	۵۰	۴۰۰۰	پرہار
(۱۳)	کہندیلہ	۸۶۰۵۳-۱۱	۸۷۱۷۳۳	۱۵۰۰۸	۲۰	۱۰۰۰	راجپوت
(۱۴)	محمد آباد	۱۸۴۰۸۰	۱۶۱۷۲۵۷	۴۲۶۰ ½	۵۰	۱۰۰۰	راجپوت و گنبی
(۱۵)	ہمیرپور	۴۰۴۷۹۷-۶	۴۸۰۳۸۲۸	۱۳۲۲۴۵	۲۰۰	۲۰۰۰	گنبی

سرکار قنوج

دستور اس سرکار کا صفحہ (۳۵۷) میں تحریر ہو چکا ہے

نمبر سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش بیگہ ۔ بسوہ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	تیس محل	۲۷۷۶۶۶۷۳-۱۶	۵۲۵۸۴۶۲۴	۱۱۸۴۶۵۵	۳۷۶۵	۷۸۳۵۰	مختلف قومیں۔
(۱)	بہوگاؤں ۔ قلعہ بھی ہے اس کے قریب ایک حوض ہے جو پانی سے بھرا ہوا ہے اور پانی اس کا بیحد شیریں ہوتا ہے اور اس حوض کو سومنات کہتے ہیں	۳۳۷۱۰۵	۴۵۷۷۰۱۰	۵۳۳۱۶	۱۰۰۰	۱۰۰۰۰	چوہان
(۲)	بھوج پور	۱۵۰۹۷۴-۱۳	۳۴۴۶۷۳۷	۱۰۴۷۰۵	۱۵۰	۳۰۰۰	کھروال
(۳)	بلگرانو	۷۴۱۰۰-۱۰	۲۳۸۷۰۷۶	۱۲۸۵۵۸	۲۰	۱۰۰۰	راجپوت مسلمان
(۴)	بتہور	۱۷۵۰۴۲-۱۲	۲۹۲۱۳۸۹	۰	۳۰۰	۵۰۰۰	چندیل

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمینداران
(۵)	بلہور	۶۳۷۷۳-۱۴	۲۸۲۸۳۴۹	۲۱۶۷۴۱	۲۰	۱۰۰۰	راجپوت
(۶)	پتیالی	۱۵۸۶۳۴-۱۴	۱۸۷۷۶۰۰	۴۵۶۵۶	۱۰۰	۲۰۰۰	راجپوت چوہان
(۷)	پٹی علی پور	۳۸۴۱۸-۱۱	۱۱۵۳۶۳۶	۸۰۶۰	۲۰	۵۰۰	راجپوت
(۸)	پٹی نکہت	۴۹۲۶۱-۱۸	۵۶۶۹۹۷	۲۴۹۷	۵۰	۵۰۰	بینگرہ
(۹)	بونہ	۲۴۷۳۶-۱۴	۴۵۰۰۰۰	۰	۱۰	۲۰۰	مختلف راجپوت قومیں۔
(۱۰)	بارا	۸۷۳۹-۱۴	۴۰۰۰۰۰	۰	۱۰	۳۰۰	چوہان
(۱۱)	پھپوند	۱۱۱۵۴۶	۵۴۲۲۲۹۱	۱۹۳۱۳	۳۰۰	۲۰۰۰	سینگراہ
(۱۲)	چھبرامؤ	۷۶۳۱۸-۷	۱۵۲۲۰۲۸	۲۲۱۲۸	۲۰	۵۰۰	راجپوت چوہان
(۱۳)	دیوہا	۱۱۹۵۰-۱۲	۴۸۳۱۷۱	۷۹۰۴۵	۲۰	۳۰۰	چوہان بیس دہاکرہ
(۱۴)	سکیت	۱۳۲۹۵۵-۹	۳۲۳۰۷۵۲	۱۵۸۳۱۰	۱۰۰	۳۰۰۰	چوہان
(۱۵)	سونج	۶۴۰۷۰-۶	۱۲۰۰۰۰۰	۰	۲۰۰	۴۰۰۰	دہاکرہ
(۱۶)	سہاور	۷۸۵۷۴-۹	۲۵۲۲۴۵	۲۱۹۶۹	۲۰	۵۰۰	گورہ
(۱۷)	سیولی	۱۲۵۲۳	۶۲۲۴۷۳	۰	۱۰	۳۰۰	راجپوت
(۱۸)	سکت پور	۲۲۵۶۱	۶۲۲۴۴۱	۰	۳۰۰	۴۰۰۰	راجپوت بیس
(۱۹)	سکرانو	۱۹۸۱۷-۱۰	۵۴۹۰۵۰	۲۲۵۳	۱۰	۵۰۰	راجپوت
(۲۰)	سہار	۲۵۱۹۵-۸	۸۴۶۵۵۳	۱۶۴۰	۳۰	۵۰۰	چوہان
(۲۱)	سیونرکہ	۱۰۰۸۹-۵	۴۶۵۳۲۸	۷۱۳۷	۳۰	۴۰۰	چوہان دہاکرہ

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	اقوام زمیندار
(۲۲)	سکندرپور اُڈہو	۴۹۶۴-۱۴	۲۷۶۹۱۰ ¼	۲۲۶۲۴	۱۰	۲۰۰	گوروہ زنار وار
(۲۳)	سرور	۲۰۱۲۱-۱۹	۴۴۷۵۶۳	۲۰۴۴ ½	״	۳۰۰	چوہان سنگرا
(۲۴)	سکندرپور اتربچی	۳۶۰۸۴-۱۷	۲۶۹۶۲۲	۶۵۱۱	۵	۱۵۰	راجپوت
(۲۵)	شمس آباد۔ قلعہ گنگا کے کنارے پر ہے۔	۷۱۸۵۷۷-۷	۷۱۳۸۴۵۳	۱۹۶۰۳	۴۰۰	۲۰۰۰	راٹھور
(۲۶)	قنوج باحویلی۔ قلعہ پکی ہے یہ ہندوستان ایک بڑا شہر ہے۔	۱۲۶۲۵۵-۱۲	۲۴۷۰۷۴۳	۲۲۲۰۳۶	۲۰۰	۱۰۰۰	شیخ زادگان افغان قرملی چوہان
(۲۷)	کنتیل	۱۳۹۸۰۳-۶	۱۶۵۱۵۸۶	۳۰۳۷۰	۱۰۰	۲۰۰۰	راجپوت چوہان ونیوار
(۲۸)	کرائولی	۴۰۴۴۵-۶	۱۴۰۹۹۸۸	۰	۲۰	۱۰۰۰	راجپوت
(۲۹)	ملکوسہ	۳۰۲۲۹-۱۴	۱۵۰۰۰۰۰	۰	۳۰۰	۱۵۰۰۰	راجپوت گہلوت
(۳۰)	ناناموٗ	۳۳۲۹-۵	۱۳۶۹۲۱	۰	۲۰۰	۲۰۰	راجپوت زنار وار

سرکار کول

دستور اس سرکار کا صفحہ (۸۵۳) میں بیان کیا گیا ہے

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	اقوام زمیندار
	اکیس محل	۲۴۶۱۷۳۱	۵۴۹۹۲۹۴۰	۲۰۹۴۸۴۰	۴۰۲۵	۷۸۹۵۰	مختلف قومیں
(۱)	اترولی	۳۲۰۵۶۹	۵۴۵۴۴۵۹	۵۴۰۰۴۵۹	۵۰۰	۹۵۰۰	راجپوت چوہان افغان

نمبر سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اسمائے اقوام
(۲)	اکبرآباد	۱۱۸۳۸۹	۳۰۰۳۴۰۹	۲۳۰۶۰	۵۰۰	۵۰۰۰	راجپوت پنڈیر
(۳)	اہار۔ قلعہ گنگا کے کنارے پر ہے۔	۴۵۷۶۹	۲۱۰۶۵۵۴	۸۷۱۴۰	۲۰	۴۰۰	مسلمان و زناردار
(۴)	پہاسو	۵۵۰۶۰	۲۵۰۲۵۶۲	۰	۱۰۰	۲۰۰۰	بڑگوجر
(۵)	بلرام	۱۱۱۸۷۸	۲۱۳۱۷۶۵	۵۶۵۶۱	۵۰	۱۰۰۰	افغان و چوہان
(۶)	پچلانا	۳۹۱۲۸	۶۲۴۸۲۵	۰	۲۰۰	۵۰۰۰	راجپوت گوراہ
(۷)	تپل۔ قلعہ بھی ہے	۱۶۳۰۴۶	۱۸۰۲۵۷۱	۲۵۷۱	۱۰۰	۳۰۰۰	چوہان
(۸)	تھانہ فریدا	۶۳۸۴۷	۱۱۲۷۵۰	۰	۲۰	۵۰۰	راجپوت باچھل
(۹)	جلالی	۱۴۵۸۰۱	۲۹۵۷۹۱۰	۸۶۳۵۲	۵۰۰	۶۰۰۰	راجپوت پنڈیر
(۱۰)	چندوس	۴۲۴۶۹	۱۷۴۹۲۳۸	۳۶۶۶۲	۱۰۰	۲۰۰۰	چوہان
(۱۱)	خرچہ	۸۹۷۲۶	۳۷۰۳۰۲۰	۵۸۳۰۵۶	۲۰۰	۵۰۰۰	بڈگوجر
(۱۲)	دنبہائی۔ قلعہ بھی ہے	۴۸۵۳۹	۲۱۶۹۹۳۹	۷۲۸۶۹	۵۰	۱۰۰۰	”
(۱۳)	سکندرہ راؤ۔ قلعہ بھی ہے۔	۸۳۴۸۰	۴۴۱۲۳۳۱	۲۹۰۴۵۷	۴۰۰	۴۰۰۰	افغان و پنڈیر
(۱۴)	سورون۔ قلعہ بھی ہے	۴۰۶۵۶	۸۷۵۰۱۶	۱۶۹۰۰	۲۰	۴۰۰	سادات و راجپوت
(۱۵)	سیدمعو پور	۷۰۵۶۷	۹۸۹۴۵۸	۰	۲۰۰	۲۵۰۰	راجپوت سولنکی
(۱۶)	شکارپور	۳۴۸۳۰	۱۹۷۴۸۲۷	۵۰۲۹۱	۲۵۰	۲۰۰۰	سادات شیخزادہ [illegible] بڈگوجر۔

نمبر سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	قومیت زمیندار
(۱۷)	کول۔ قلعہ بھی ہے	۵۴۸۶۵۵	۱۰۴۱۲۳۰۵	۴۴۵	۴۵۰	۲۹۰۵۰	چوہان جنگھاڑہ
(۱۸)	گنگیری	۵۳۵۴۵	۳۷۲۰۵۰	۳۱۸۴۹	۲۵	۲۰۰	افغان و راجپوت
(۱۹)	ماربرہ	۲۰۵۵۳۷	۳۶۷۵۵۸۲	۱۵۶۹۵	۵۰	۴۰۰	پنڈہرو چوہان
(۲۰)	ملک پور	۳۰۸۴۵	۱۴۴۶۱۳۲	۲۲۸۸	۵۰	۴۰۰	پنڈہرو چوہان
(۲۱)	نوح۔ قلعہ بھی ہے	۱۳۹۲۹۹	۱۳۱۱۹۵۵	۲۹۱۶۰	۱۰۰	۳۰۰	راجپوت وجٹ وافغان

سرکار گوالیار

نمبر سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	قومیت زمیندار
	تیرہ محل	۱۱۴۶۴۶۵-۶	۲۹۶۸۳۶۴۹	۲۴۰۳۵۰	۲۴۹۰	۴۳۰۰۰	مختلف قومیں۔
(۱)	انھون۔ قلعہ بھی ہے	۱۰۶۸۹۹-۱۴	۲۲۷۷۹۴۷	۰	۲۰۰	۴۰۰۰	تونور
(۲)	بدرہٹہو۔ قلعہ بھی ہے	۶۳۹۱۴-۱۸	۶۹۶۸۰۰	۰	۳۰۰	۵۰۰۰	راجپوت وتونور
(۳)	چتاور۔ قلعہ بھی ہے	۱۴۰۱۴۰-۱۴	۱۰۵۱۴۴۱	۳۵۹۳۰	۱۰۰	۴۰۰۰	زناردار
(۴)	جھلوڑا۔ قلعہ بھی ہے	۳۲۶۷۷-۱۵	۲۱۹۳۰۶	۰	؍؍	۲۰۰۰	گوجر
(۵)	ونڈرولی	۱۹۷۳۱۲-۱۱	۱۸۰۷۲۰۷	۰	۵۰	۱۰۰۰	راجپوت تونور
(۶)	رائے پور	۸۷۷۹۷-۱۷	۱۰۱۷۷۲۱	۰	۴۰	۷۰۰	تونور

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بسوہ۔ بگھ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	اقوام زمیندار
(۷)	سرسینی	۹۴۲۴۳	۸۳۲۱۲۸	۰	۲۰۰	۵۰۰۰	سکروال
(۸)	سماولی	۴۶۲۸۴-۸	۲۰۰۱۳۴۴	۰	۵۰	۷۰۰	باگری
(۹)	سرنبڈہ۔ قلعہ بھی ہے	۲۲۱۲۴-۱۷	۲۶۷۴۹۷	۰	۲۰۰	۶۰۰۰	سکروال
(۱۰)	علاپور۔ بنام سلطان علاءالدین قلعہ بھی ہے۔ اصلی نام اکھاڑ ہے۔	۲۱۱۲۲۹	۵۱۲۳۷۶۶۵	۰	۵۰	۵۰۰	زناردار
		۰	۰	۰	۰		۰
(۱۱)	گوالیار باحویلی	۳۴۵۶۵۷	۱۲۴۸۳۰۷۲	۱۳۸۷۴۰	۱۰۰۰	۲۰۰۰	راجپوت تونور۔
(۱۲)	کھتولی۔ قلعہ بھی ہے	۱۹۸۲۷۰	۳۱۰۵۳۱۹	۶۴۵۰	۲۰۰	۴۰۰۰	جٹ

سرکار ایرج

دستور اس سرکار کا صفحہ (۳۵۷) میں مرقوم ہے۔

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بسوہ۔ بگھ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	اقوام زمیندار
	سولہ محل	۲۲۰۲۱۲۴-۱۸	۳۷۷۸۰۴۲۱	۴۵۶۴۹۳	۶۱۶۰ ۱۹۰ ہاتھی	۶۸۵۰۰	مختلف قومیں
(۱)	ایرج	۶۲۵۵۹۷	۲۹۲۲۴۳۶	۱۰۱۶۶۱	۱۰۰ ۱۰ ہاتھی	۵۰۰۰	کایتھہ
(۲)	یرہار۔ قلعہ بھی ہے	۷۵۲۷۹۱	۵۲۳۷۰۹۶	۱۷۲۳۸۰	۹۴۰ ۵۹ ہاتھی	۲۰۵۰۰	راجپوت
(۳)	بہاندیر (بہاندیر)	۲۵۷۰۴۲-۱۸	۲۵۳۳۴۴۹	۱۰۰۶۳۸	۵۰ ۵ ہاتھی	۲۰۰۰	افغان وکایتھہ
(۴)	بیج پور	۳۰۶۳۵	۱۲۴۱۰۹۷	۰	۳۰۰۰	۵۰۰۰	تونور
(۵)	پاندور	۸۹۵۱	۴۶۴۱۱۱	۰	۱۰۰ ۵ ہاتھی	۲۰۰۰	پرہار

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگہ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمینداران
(۶)	جھتیرہ جگہ۔ قلعہ بھی ہے۔	۰ ۰	۱۱۷۸۷۹۰۴	۰ ۰	۴۰۰۰ ۷۰ ہاتھی	۱۵۰۰۰	راجپوت
(۷)	ریا بانہ۔ قلعہ بھی ہے	۱۲۰۷۲	۵۰۰۰۰	۰	۵۰	۲۰۰۰	کچھواہہ
(۸)	شاہزادہ پور	۲۱۲۵۷	۴۵۰۷۸۱	۰	۰	۰	۰
(۹)	کھنٹولہ وغیرہ ۳ جگہ۔ قلعہ بھی ہے۔	۰ ۰	۳۰۰۰۰۰۰	۰ ۰	۱۰۰ ۲۰ ہاتھی	۵۰۰۰	گونڈ
(۱۰)	کچھودہ	۰	۷۵۰۲۰۰	۰	۰	۰	۰
(۱۱)	کیدار۔ کید پور	۰	۱۲۰۰۰۰	۰	۰	۰	۰
(۱۲)	کوپخ۔ قلعہ بھی ہے	۱۵۵۳۲۰	۱۸۵۱۸۰۲	۲۷۷۱۲	۵۰	۲۰۰۰	کبنی
(۱۳)	گھکیس۔ قلعہ بھی ہے	۸۹۲۳۳	۱۳۴۳۰۷۳	۷۶۷۳	۵۰	۱۰۰۰	کچھواہہ
(۱۴)	سکانتی	۰ ۰	۲۴۰۰۰۰	۰ ۰	۲۰ ۱۰ ہاتھی	۵۰۰۰	گونڈ
(۱۵)	کھایرہ۔ قلعہ بھی ہے	۲۲۲۵۵۷	۴۷۷۶۳۵۷	۴۶۷۲۹	۳۰۰ ۱۰ ہاتھی	۵۰۰۰	کچھواہہ
(۱۶)	مہولی	۲۶۵۸۱	۵۰۲۱۰۲	۰	۱۰۰ ۱۰ ہاتھی	۱۰۰۰۰	پریہار

سرکار بیانوان

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگہ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمینداران
	ستائیس محل	۷۶۲۰۱۴	۸۴۵۹۲۹۶	۸۲۶۶۲	۱۱۰۵	۱۸۰۰۰	مختلف قومیں
(۱)	انتری۔ یہاں پان نہایت عمدہ پیدا ہوتے ہیں اور زیادہ محاصل اسی سے وصول ہوتے ہیں۔	۰	۹۰۶۱۴۰	۰	۱۰	۱۰۰۰	مختلف قومیں

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۲)	امواری۔ یہ رتن گڈھ میں شامل ہوگیا ہے	۰	۲۲۳۰۰۰	۰	۰	۰	قوم مارواڑو وگورہ۔
(۳)	انیون	۳۵۹۵۸	۱۶۵۱۶۵	۵۴۱۱۴	۱۵	۲۰۰	گوندوگوروہ
(۴)	اوتیلہ	۲۹۴۹۹	۳۲۴۵۵	۱۲۵۷	۰	۱۰۰	زنار وار
(۵)	بیانوان	۸۶۲۴۱	۸۰۱۲۷۵	۲۰۱۶۹	۳۲۰	۳۰۰۰	پوندمر وبہنوار
(۶)	پنوار	۱۷۳۲۹	۴۱۷۴۳۹	۶۵۵۸	۲۰	۳۰۰	زناروار وخدمتیہ
(۷)	پرسجہ	۳۹۸۷۴	۳۹۶۱۹۳	۲۱۵۴۱	"	۵۰۰	پوندیلا
(۸)	بدنون	۰	۲۷۵۰۰۰	۰	۱۰	۲۰۰	بوندیلا
(۹)	بھاندا	۰	۱۶۹۰۴۰	۰	"	"	پنوار
(۱۰)	جنور۔ قلعہ بھی ہے	۵۰۹۷۳	۵۴۸۶۳۱	۳۸۰۰	"	"	اہیروزنار وار
(۱۱)	جرھلی	۱۹۸۶۵	۱۴۴۰۵۵	۰	"	۳۰۰	پنوار
(۱۲)	جلکتان	۰	۱۲۳۶۸۰	۰	۰	۱۵۰	مختلف قومیں
(۱۳)	دھاملہ۔ اب ایک بڑا تال موجود ہے جس میں نیلوفر بیحد پیدا ہوتا ہے۔	۱۳۱۲۷	۱۷۳۰۶	۰	۲۰	۳۵۰	زنار وار وگوجر
(۱۴)	روجاڑہ	۹۴۲۲۳	۴۷۲۸۳۹	۱۵۷۰۲	۱۰	۲۰۰	کایتہ وزنار وار
(۱۵)	رتن گڈھ قلعہ بھی ہے	۷۰۵۳۲	۳۵۵۹۹۵	۰	۲۰۰	۴۰۰۰	جٹ
(۱۶)	روہیرہ	۲۳۰۹	۱۰۱۷۶۸۲	۰	۵۰	۵۰۰	گوجر
(۱۷)	سوبندی۔ قلعہ بھی ہے	۸۱۶۵۵	۸۹۶۹۵۹	۰	۳۰۰	۵۰۰۰	پنوار
(۱۸)	کدولہ	۱۱۷۶۴	۳۶۴۹۶۸	۰	۱۰	۲۰۰	گوجر وجٹ
(۱۹)	کرہرہ۔ زمیندار رتن گڈھ میں شامل ہوگئے ہیں۔	۰	۲۷۷۰۰۰	۰	۰	۰	۰

نمبر	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۲۰)	کھیو و۔ قلعہ پہاڑ میں ہے	۲۷۲۹۰	۱۹۶۳۰۴	-	۰	۲۰۰	زنار دار
(۲۱)	کھندہا	۱۷۴۰۳	۱۶۲۶۶۱	۳۰۳۶	۰	″	اہیرو جٹ
(۲۲)	کھند بجرہ بزرگ	۲۳۷۸۲	۱۳۸۹۳۴	۰	۲۵	۳۰۰	بندلا و جٹ
(۲۳)	کھند بجرہ خورد	۱۶۰۲	۶۸۴۷۰	۰	۱۰	۲۰۰	مینا و گوجر
(۲۴)	کہیری ہات	۲۴۳۱۳	۱۱۲۰۷۹	۰	۰	۳۰۰	″
(۲۵)	کجہارہ۔ سنگین قلعہ پہاڑ کے اوپر ہے۔	۱۷۲۶۹۹	۸۲۲۹۱	۰	۵	″	گوجر
(۲۶)	کدواہہ	۷۱۶۹	۴۳۲۹۶	۰	۵۰	″	اہیر
(۲۷)	مئو۔ قلعہ بھی ہے	۵۹۰۷۰	۸۵۰۴۲۹	۵۱۸۹	″	۱۰۰۰	″

سرکار نرور

نمبر	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	پانچ محل	۳۹۴۳۵۳	۴۲۳۳۳۲۲	۹۵۹۹۴	۵۰۰	۲۰۰۰	راجپوت تونور
(۱)	بروئی۔ قلعہ بھی ہے بعض مقامات اس کے اب سکلا کے متصل ہیں یہی وجہ کہ اس کی زراعت زرخیز ہے۔	۸۸۰۸۵۷	۶۳۸۷۰۰	۰	۰	۰	۰
(۲)	بولی۔ قلعہ اب سکلا کے کنارے پر ہے۔	۲۴۲۴۵۶۷	۱۴۱۹۴۵	۰	۰	۰	۰
(۳)	سیور پوری۔ قلعہ سنگین ہے۔	۲۴۹۷۵۰	۱۲۵۰۰۰۰	۰	۰	۰	۰

نمبر	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۴)	کولارس۔ دو قلعے ہیں منجملہ ان کے ایک موضع بروا میں ہے اس مقام پر ایک کوبچہ ہے کہ ہمیشہ پانی اس سے ٹپکتا رہتا ہے یہ بھی ہندوؤں کا معبد ہے	۱۳۳۱	۷۶۴۳۸۰۰	۱۴۸۸۲	۰	۰	۰
(۵)	نرور با حویلی۔ قلعہ سنگین ہے اس قلعہ کے بعض مقام میں قدیم معابد ہیں۔	۲۵۵۲۲	۴۳۸۰۲۵	۸۱۳۱۲	۰	۰	۰

سرکار منڈلایر

نمبر	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	چودہ محل	۶۵۶۴۶	۳۷۳۸۰۸۴	۰	۴۰۰۰	۵۰۰۰	راجپوت جادون
(۱)	اونتگر۔ قلعہ سنگین پہاڑ کی بلندی پر ہے اور اس قلعہ کے نیچے دریائے چنبل جاری ہے	۷۶۷۴	۴۹۳۹۷۸	۰	۰	۰	۰
(۲)	ججھی پور	۹۴۱۳	۳۵۹۷۰۶	۰	۰	۰	۰
(۳)	بلاولی	۹۳۶۶	۳۲۴۰۹۱	۰	۰	۰	۰
(۴)	باکھر	۴۳۸۲	۲۶۱۷۴۶	۰	۰	۰	۰
(۵)	باکروند	۰	۰	۰	۰	۰	۰

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگہ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۶)	جھکوار	۷۶۹	۳۸۴۹۸	۰	۰	۰	۰
(۷)	دانگ کھوری	۷۸۱۲	۴۹۳۹۷۸	۰	۰	۰	۰
(۸)	دونگری	۹۰۲	۵۴۱۲۶	۰	۰	۰	۰
(۹)	رتن بلاہر	۱۲۱۵	۸۲۰۹۸	۰	۰	۰	۰
(۱۰)	سمرتھلہ	۹۱۲۰	۵۲۶۳۳۰	۰	۰	۰	۰
(۱۱)	کموکہرہ	۱۹۲۸	۱۱۶۱۶۳	۰	۰	۰	۰
(۱۲)	کھرنوت	۸۲۰	۵۴۰۷۴	۰	۰	۰	۰
(۱۳)	کھلونی	۱۹۲۵	۵۱۹۴۴	۰	۰	۰	۰
(۱۴)	منڈلاییر۔ اس کے شمال میں دریائے چنبل ہے اور سنگین قلعہ پہاڑ پر واقع ہے۔	۱۵۷۴۵	۹۶۷۷۹۴	۰	۰	۰	۰

سرکار الور

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگہ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	تینتالیس محل	-۱۶۶۲ ۰۱۲	۳۹۸۳۲۲ ۰۴-	۶۹۹۲۱۲	۶۵۰۴	۶۲۰۲۰	۰
(۱)	الور سنگین قلعہ پہاڑ پر واقع ہے۔	۸۵۰۸۴	۲۶۷۹۸۲۰	۳۵۰۰۵۶	۱۰۰	۱۵۰۰	خانزادگان میوات ازاولاد بہادر خاں
(۲)	انتھلہ یا برو	۲۴۹۵۶	۸۵۰۷۳۱	۰	۲۰	۵۰۰	کچھواہہ
(۳)	امرن	۳۹۷۶۲	۶۴۲۱۵۳	۱۰۴۳	۱۰	۱۰۰۰	تقال
(۴)	اسمٰعیل پور	۲۳۹۳۸	۵۰۳۸۴۰	۲۲۶۶	۴۰	۵۰۰	خانزادگان میوات
(۵)	بیلرت سنگین قلعہ ہے	۲۳۵۲۲	۷۲۰۱۷۹۱	۱۷۹۶	۵۰	۱۰۰۰	بقال
(۶)	بہرور پور	۱۱۹۰۱۵	۲۶۲۱۹۵۸	۹۳۱۷	۳۵۰	۲۰۰۰	خانزادگان میوات

شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۷)	بہادر پور	۶۰۴۵۱	۱۹۵۰۰۰۰	۹۵۰۰۰	۵۰۰	۲۰۰۰	خانزادگان میوات
(۸)	بھرکول	۷۴۲۸۱	۲۷۸۷۳۳	۰	۵۰	۱۰۰۰	" "
(۹)	بلہار	۵۸۶۵۴	۴۴۳۶۱۲	۰	۴۰	۵۰۰	بڈگوجر و راجپوت
(۱۰)	برودہ فتح خاں	۱۶۰۷۴	۲۰۱۰۵۹	۱۰۵۹	۳۰	۳۰۰	خانزادگان میوات
(۱۱)	بنایں	۲۸۷۲۶	۱۹۵۶۸۰	۰	۵	۵۰	" و میو
(۱۲)	برودہ میو	۱۳۰۶۲	۱۵۳۰۸۵	۶۱۹	۵۰	۳۰۰	و میو
(۱۳)	بودہ تھل	۳۰۶۰۶	۱۴۶۰۰۰	۰	۵	۵۰	
(۱۴)	بھیوان	۱۴۹۱۳	۱۲۲۰۸۸	۰	"	"	مختلف قومیں
(۱۵)	بسانہ	۲۰۷۸۹	۱۰۰۳۵۶	۰	"	"	"
(۱۶)	بجھرہ	۲۶۶۳	۱۰۴۸۹۰	۰	۱۰	"	خانزادگان و میو
(۱۷)	بالہٹہ	۶۵۶۵	۱۳۳۵۰۷	۰	۳۰	۵۰۰	بڈگوجر
(۱۸)	جلال پور	۴۶۳۴۰	۳۹۳۵۹۹	۱۰۲۲۵	۵	۵۰	خانزادگان و میو
(۱۹)	حسن پور بدوہر	۶۰۳۵۴	۹۴۷۸۷۱	۳۰۲۰	۱۰۰	۳۰۰	" "
(۲۰)	حسن پور کوری	۴۷۷۴۰	۱۲۵۹۶۵۹	۰	۱۲۰	۸۰۰	" "
(۲۱)	حاجی پور سنگین قلعہ بھی ہے	۲۶۴۳۹	۴۵۶۷۷۹	۳۱۲۰	۵۰۰	۱۰۰۰	چوہان
(۲۲)	دیولی ساجاری	۸۳۱۸۸	۱۶۰۰۰۰۰	۰	۱۵۰	"	بڈگوجر
(۲۳)	ڈوڈیکہ	۲۷۰۵۱	۶۹۵۲۶۲	۷۳۷۲	۱۰	۱۰۰	میو
(۲۴)	سکھن	۱۸۸۷۹۰	۸۰۴۲۶۲	۰	۱۰۰	۷۰۰	چوہان
(۲۵)	کھوہری رغا	۲۲۰۸	۴۳۵۹۲۷۲	۹۶۹۱۹	۹۰۰	۵۰۰۰	خانزادگان میواتی و ماٹی و دوری
(۲۶)	وہیرا	۱۲۳۳۸	۵۱۲۶۱۳	۵۰۱۵	۱۰۰۰	۵۰۰	خانزادگان و میو
(۲۷)	راٹھ	۶۰۳۰	۲۲۹۷۴۱	۳۷۴۴	۱۰	۱۰۰	میو
(۲۸)	کھوہر	۵۸۲۷۶	۱۴۵۹۰۴۸	۱۴۰۸۸	۱۲۵	۱۰۰۰	"

نمبرشمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۲۹)	کول دہوار	۳۳۹۵۶	۶۲۷۱۰۰	۰	۳۰	۵۰۰	راجپوت
(۳۰)	کیارہ	۳۰۷	۶۰۰۰۰۰	۰	۱۰۰	۱۰۰۰	مینا
(۳۱)	کھیبر تھلی	۲۶۷۴۶	۴۶۵۶۴۰	۲۳۱۵۰	"	۵۰۰	سادات وگوجر
(۳۲)	گھاٹ سودن قلعہ بھی ہے	۱۶۴۹۴	۳۵۷۱۱۰	۰	۰	۰	۰
(۳۳)	کوہ رانا	۳۵۶۵	۱۶۶۶۶۶	..	۳۰۰	۱۰۰۰	ماہت
(۳۴)	منڈاور۔ قلعہ بھی ہے	۱۰۰۳۲۲	۱۸۸۹۰۹۷	۵۶۰۸	۵۰۰	"	چوہان
(۳۵)	موج پور	۴۰۱۴۴	۶۳۹۸۵۸	۱۲۰۲۲	۳۰۰	۵۰۰	عباسی
(۳۶)	مبارک پور	۱۸۶۳۶	۵۱۴۱۹۳	۰	۵۰	۳۰۰	خانزادگان
(۳۷)	مونگونا	۳۸۱۱۲	۴۷۵۲۶۰	۰	۱۰۰	۷۰۰	"
(۳۸)	منداورہ	۱۷۸۰۰	۲۷۰۵۱	۰	۴	۲۰	چوہان
(۳۹)	نوگانون	۲۳۷۷۱	۲۰۵۶۵۱۲	۳۴۲۹۶	۷۰	۵۰۰	خانزادگان
(۴۰)	ناہرگڈھ	۳۵۴۵۲	۶۰۴۱۹۴	۰	۲۰	۲۰۰	"
(۴۱)	ہرسوری	۱۱۸۰۰	۲۲۷۰۹۶	۰	۱۰	۱۰۰	میو
(۴۲)	ہرسانا	۴۰۲۵	۲۰۸۲۸۱	۰	۴۰	۵۰	"
(۴۳)	ہرپور	۱۶۹۴۴	۶۸۶۶۰۵	۳۲۵۵	۶۰	۴۰۰۰	جت

سرکار تجارہ

نمبرشمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	اٹھارہ محل	۷۴۰۰۱-۵	۱۷۷۰۰۴۶۰½	۷۰۱۷۶۱½	۱۲۲۷	۹۶۵۰	۰
(۱)	ایندور۔ قلعہ پہاڑ پر ہے	۱۳۴۱۵۰	۱۹۹۵۲۶۱	۲۶۰۹۶	۴۰۰	۳۰۰۰	خانزادگان میواتی
(۲)	اوجینہ	۳۳۹۲۶	۴۲۸۳۴۷	۲۲۷۹۶	۴۵	۱۵۰	خانزادگان و ٹھٹھر
(۳)	اومرا اومری	۸۱-۷	۳۰۷۰۳۷	۰	۱۰	۱۰۰	ٹھٹھر و میو
(۴)	بیسرو	۳۵۷۰۳	۲۱۵۸۰۰	۵۳۵۴	"	۲۰۰	خانزادگان و میو

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۵)	پور	۲۴۷۶	۵۴۰۶۴۵	۱۵۵۹	۱۰	۲۰۰	ٹھٹھر
(۶)	پنگوان۔ سنگین قلعہ ہے	۷۵۱۴۸۰	۱۳۲۹۳۵۰	۳۴۳۱۲	۲۰	۳۰۰	میوؤ
(۷)	بنوہر۔ سنگین قلعہ ہے	۵۷۷۷۸	۱۴۱۶۷۱۵	۲۵۴۷۱	۳۰	۴۰۰	〃
(۸)	تجارہ۔ قلعہ بھی ہے	۱۳۱۹۶۰	۳۶۰۳۵۹۶	۲۰۴۴۱۹	۵۰۰	۲۰۰۰	〃
(۹)	جھمراوت۔ سنگین قلعہ پہاڑ پر ہے۔	۲۲۶۳۲-۱۱۴	۴۹۶۲۰۲ ¼	۳۱۲۸۳ ¼	۵۰	۳۰۰	〃
(۱۰)	خان پور	۹۸۹۳	۱۹۵۶۲۰	۰	۲۰	۱۵۰	〃
(۱۱)	ساکرس	۱۳۱۰۶	۴۶۰۰۸۸	۵۰۴۱۱	۱۴	〃	〃
(۱۲)	سانٹھاداری	۷۷۱۲-۱۱	۴۰۶۸۱۱	۲۶۷۴۷۰	۲۰۰	۰	〃
(۱۳)	فیروز پور۔ قلعہ دامن کوہ میں واقع ہے اور اس پہاڑ میں ایک چشمہ ہے اور اس جگہ مہادیو کی تمثال بنائی گئی ہے اور وہ ہمیشہ جاری رہتی ہے اور معبد ہے۔	۶۴۱۵۰۷	۳۰۴۲۶۴۲	۶۹۰۴۴	۵۰	۱۰۰۰	میوؤ
(۱۴)	فتح پور موہکرتا	۴۳۷۰۰	۱۱۳۵۱۴۰	۱۲۹۵۵	۱۰	۲۰۰	میو
(۱۵)	کوٹلہ۔ قلعہ بھی پہاڑ پر ہے اور اس قلعہ میں ایک حوض ہے جس کا دور چار کوس کا ہے۔	۷۱۲۶۵۹	۱۵۵۲۱۹۶	۷۰۱۷	۳۰	۷۰۰	خانزادگان وگوجر۔

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۱۶)	کرہیرہ (گھاسیرہ)	۹۷۸۵	۳۳۰۰۷۶	۰	۱۰	۲۰۰	میوٗ
(۱۷)	کھوہا کاتھانا	۷۹۴۵	۱۶۸۷۱۹	۰	״	۲۵۰	״
(۱۸)	نگینان	۷۲۱۵-۱۹	۳۷۷۲۵۷	۳۵۷۲	۱۰۰	۱۵۰	״

سرکار نارنول

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	سولہ محل	۲۰۸۰۰۴۶	۵۰۰۴۶۷۰۳	۷۷۵۱۰۳	۷۵۲۰	۳۷۲۲۰	مختلف قومیں
(۱)	باربہہ	۱۴۶۷۵۴	۲۰۶۰۶۶۲	۰	۱۰۰	۱۰۰۰	چوہان راجپوت مسلمان کھندار
(۲)	بابائی سنگین قلعہ اور تانبے کی کان ہے اور پہاڑ بھی ہیں۔	۷۸۴۲۶	۹۲۰۱۷۰	۰	۴۰۰	۳۰۰۰	پرہار
(۳)	برودہ رعنا	۴۷۲۶۶	۵۹۲۹۹۵	۰	۳۰۰	۲۰۰۰	چوہان
(۴)	چال کلانہ	۵۱۷۵۴۰	۷۷۴۴۰۲۷	۵۶۱۶۴	۲۰۰	۵۰۰۰	جت سنگوان
(۵)	جھوجیون سنگین قلعہ پہاڑ کے دامن میں ہے	۹۵۳۳۱	۲۳۲۹۰۶۹	۰	۲۰۰۰	۳۰۰۰	قیام خانی
(۶)	سنگھانہ اودھیپور۔ اس پرگنہ میں تانبے کی کان ہے اور دارالضرب بھی ہے۔	۰	۱۱۸۸۱۶۲۹ از قرار نقدی	۳۳۵۱	۴۰۰	۱۰۰۰	ترنورو پرہار
(۷)	کالودہ۔ موضع زیرپور پرگنہ کانوڑہ میں ہندوؤں کا ایک بڑا معبد ہے۔	۱۰۷۲۴	۴۳۵۶۱۲۸	۹۱۵۷۷	۱۰۰۰	۴۰۰۰	راجپوت ومسلمان وحاکو۔

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۸)	کوٹ پوتلی سنگین قلعہ ہے اور موضع بھانڈہارہ میں تانبے کی کان ہے یہ مقام معمول ہے۔	۱۷۰۶۷۷۷	۴۲۶۶۰۳۷	۲۹۴۲۵	۷۰۰	۴۰۰۰	تونور راجپوت و گوجر۔
(۹)	کانوری۔ اس پرگنہ میں تین مقام پر تین قلعے ہیں	۱۵۰۲۹۷۷	۲۷۲۱۱۳۶	۰	۱۰۰۰	۵۰۰۰	تونور
(۱۰)	کھنڈیلہ	۰	۱۳۰۰۰۰۰ از قرار نقدی	۰	۲۰۰	۲۰۰۰	راجپوت کچھواہہ
(۱۱)	کھوّدانا	۱۸۴۹۳	۸۰۸۱۰۹	۰	۲۰	۷۰۰	جت
(۱۲)	لاپوتی	۸۸۲۸۱	۱۵۱۲۴۷۰	۱۶۰۰۰	۱۰۰	۵۰۰	چوہان
(۱۳)	مواضع دامن کوہ۔ اس جگہ تانبے کی کان ہے اور موضع رائے پور میں بھی تانبے کی کان ہے اور دارالضرب بھی ہے اور ایک چشمہ بھی ہے۔	۱۷۶۶۵۰۷	۲۷۴۳۵۰	۰	۱۰۰	۲۰۰۰	نربان
(۱۴)	نارنول سنگین قلعہ بھی ہے	۲۱۴۲۱۸	۵۹۱۳۲۱۸	۵۴۹۱۶۱	۵۰۰	۲۰۰۰	اہیر
(۱۵)	نرہر سنگین قلعہ ہے	۳۵۶۲۹۳	۴۳۶۲۸۳۷	۲۹۴۰۵	"		قیام خانی و افغان ماکر
	سرکار سہار						
	سات محل	۷۶۳۴۷۴	۹۵۱۷۵۶۹	۱۰۹۴۴۷	۲۰۰	۱۰۰۰	مختلف قومیں

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگہ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۱)	پہاری	۱۰۶۴۲۲	۱۲۲۸۹۹۹	۲۶۰۴۵	۲۰	۷۰۰	میو و ٹھٹھر
(۲)	بھنڈولی	۲۵۹۸۰	۴۴۱۸۴۰	۶۸۴۰	۱۰	۳۰۰	جت وغیرہ
(۳)	سہارن۔ قلعہ بھی ہے	۳۸۵۸۹۵	۲۴۴۹۸۱۶	۲۱۶۷۸	۲۰	۷۰۰	باچھل و گوجر جت و کھوابہ
(۴)	کاسہ	۹۰۵۰۰	۵۰۵۷۲۴	۱۲۲۹	۱۰	۳۰۰	میو جت و اہیر
(۵)	کوہ مجاہد	۲۳۷۶۹	۱۷۰۳۶۵	-	۴	۲۰۰	میو و جت
(۶)	نون ہیرہ	۵۰۸۱۶	۶۱۸۱۱۵	۱۷۵۱۵	۱۵	۳۰۰	اہیر و جت و میو
(۷)	ہوڈلی	۷۸۵۰۰	۴۶۲۷۱۰	۳۳۱۴۰	۱۰	۲۰۰	جت وغیرہ

صوبہ مالوہ

یہ صوبہ اقلیم دوم میں واقع ہے۔ اس کا طول گڈھ کے آخری گوشے سے بانسواڑہ تک دو سَو پینتالیس ۲۴۵ اور عرض چند یری۔ سے ندربار تک دو سَو تیس ۲۳۰ کوس ہے۔ اس کے شرق میں باندھو شمال میں نرور جنوب میں بگلانہ، اور غرب میں گجرات اور اجمیر آباد ہیں۔ صوبے جنوب میں کوہستانی سلسلہ ہے نربدا۔ سپرا۔ کالی سندہ بیتمہ اور کودی یہاں کے خاص دریا ہیں۔ دو دو تین تین کوس کے فاصلہ پر صاف اور خوشگوار چشمے بہتے ہیں جن کے دونوں کناروں پر سنبل کے خودرو اور سایہ دار درختوں کی قطار اور سرخ و سیاہ رنگ کے خوشنما پھولوں کی بیل دلکش منظر ہیں پھولوں کا درختوں کے سائے میں سرسبز و شاداب ہونا بیحد خوشنما نظر آتا ہے۔ جھیل اور چراگاہیں بھی بکثرت موجود ہیں۔ اور بلند و عالیشان عمارتوں اور دیگر مکانات کی وجہ سے یہ صوبہ رشک عدن معلوم ہوتا ہے۔ یہاں کا موسم اس قدر معتدل ہے کہ جاڑے میں گرم کپڑوں کے استعمال اور گرمی میں پانی کو شورہ سے ٹھنڈا کرنے کی بہت کم ضرورت ہوتی ہے۔ صوبہ مالوہ ہندوستان کے اور مقامات سے کسی قدر بلندی پر واقع ہے اور سارے صوبے کی زمین زراعت کے لئے ہندوستان کا بہترین خطہ ہے۔

دونوں فصلیں بہت اچھی ہوتی ہیں خاص کر گیہوں خشخاش ۔نیشکر۔آم۔خربوزہ اور انگور یہاں کی بہترین کاشت ہیں۔حاجل پور میں انگور سال میں دو مرتبہ پھلتا ہے اور یہاں کے پان بھی خوش ذائقہ اور عمدہ ہوتے ہیں۔اس صوبے میں کپڑا بھی اچھا بنا جاتا ہے یہاں کا عام رواج یہ ہے کہ ہر طبقہ کے لوگ اپنے لڑکوں کو تین سال کی عمر تک افیون کھلاتے ہیں۔کسان اور بقال بھی ہمیشہ مسلح رہتے ہیں۔

اجین دریائے سپرا کے کنارے آباد او صوبے کا بہت بڑا شہر ہے۔یہ شہر بہت بڑی تیرتھ سمجھا جاتا ہے اور اس کی بابت عجیب وغریب افسانے بیان کئے جاتے ہیں۔کہا جاتا ہے کہ کبھی کبھی دریا میں دودھ کی لہریں اٹھتی ہیں۔لوگ اس زمانہ میں برتن تیار کرتے اور اسے استعمال میں لاتے ہیں لوگوں کا عقیدہ ہے کہ جب کبھی دریا اس طرح دودھ سے لبریز ہو جاتا ہے تو ایسا وقت فرمانروائے ملک کے لئے بہت ہی مبارک ہوتا ہے۔

سنہ ۴۳ الٰہی میں جبکہ مصنف جہاں پناہ کے حکم کے موافق دکن کے سفر کو گیا ہوا تھا۔میرے اجین پہونچنے سے ایک ہفتہ قبل یعنی ۱۶ فروری کو چار گھڑی رات گزرنے کے بعد دریا میں دودھ کی موجیں اٹھی تھیں۔شہر کے ہر چھوٹے بڑے کی زبان پر خواہ وہ ہندو ہوں یا مسلمان اس واقعے کا ذکر تھا۔حوالی شہر میں ۳۶۰ مقامات برہمنوں اور دیگر ہندوؤں کی پرستش کے لئے موجود ہیں۔شہر کے قریب ایک جگہ کالیاوہ کے نام سے مشہور ہے۔یہ ایک دلکشا اور آرام وہ سرائے ہے۔اس میں ایک تالاب ہے جو باوجود ہر وقت جاری رہنے کے ہمیشہ بھرا رہتا ہے۔سرائے کے گرد بہت سی ان عالیشان عمارتوں کے شکستہ آثار پائے جاتے ہیں جو قدیم زمانے کی بہترین یادگار ہیں۔

گڈھ۔یہ شہر ایک جداگانہ ریاست ہے۔اس میں جنگل بے شمار ہیں اور ان جنگلوں میں ہاتھی بکثرت پائے جاتے ہیں۔کسان مالگزاری میں اشرفیاں اور ہاتھی سرکار میں داخل کرتے ہیں۔اس ریاست کی پیداوار گجرات اور دکن دونوں ملکوں کی ضروریات کو پورا کرتی ہے۔**چندیری**۔یہ جگہ ہندوستان کے پرانے اور مشہور شہروں میں سے ہے جہاں ایک سنگین قلعہ بھی ہے۔اس شہر میں ۱۴۰۰۰ سنگین مقامات ۔۳۸۴ بازار ۳۶۰ بڑی کاروان سرائے اور ۱۲۰۰۰ مسجدیں ہیں۔

تومون (توسون) یہ قصبہ دریائے بیتمہ کے کنارے آباد ہے یہاں ایک

عجیب و غریب تبخانہ ہے جس کی خاصیت یہ ہے کہ اگر اس کے اندر نقارہ بجائیں تو آواز باہر نہیں سنائی دیتی۔

سرکار بیجا گڑھ کے جنگلوں میں ہاتھی بکثرت پائے جاتے ہیں۔ منڈو بہت بڑا شہر ہے جس کے قلعے کا قطر بارہ کوس ہے اور قلعے کے اندر ایک بلند مینار ہے۔ کسی زمانے میں یہ شہر صوبے کا پائے تخت تھا۔ عظیم الشان عمارتوں کے شکستہ آثار اب بھی اپنے مکینوں کی عظمت و جلال کو یاد دلاتے ہیں۔ اسی شہر کی سرزمین خلجی فرمانرواؤں کا مدفن ہے۔ مقبرے کے اندر ایک عجیب و غریب بات یہ ہے کہ گرمی کے زمانے میں سلطان ہوشنگ کے گنبد کی چھت سے پانی ٹپکتا ہے۔ عوام اس کو بادشاہ کی کرامت جانتے ہیں لیکن صاحبان فراست معاملہ کی تہہ کو پہونچ گئے ہیں۔ تمر ہندی (املی) کا پھل ناریل کے برابر ہوتا ہے اور اس کا مغز بالکل سفید ہوتا ہے۔

ہندوؤں کے باخبر طبقے میں مشہور ہے کہ یہاں ایک پتھر دستیاب ہوا تھا جس کی خاصیت یہ تھی کہ جو دھات اس سے چھو جاتی تھی سونا ہو جاتی تھی۔ یہ لوگ اس پتھر کو پارس کہتے تھے۔ ان لوگوں کا بیان ہے کہ راجہ بکرماجیت کے عہد سے پیشتر راجہ جے سنگھ دیو اس ملک کا حکمراں تھا۔ اس راجہ نے اپنی ساری زندگی رعایا کی نگہداشت میں بسر کی اور عدل و انصاف کے ساتھ ملک پر حکومت کی۔ اس راجہ کے عہد میں یہ پتھر برآمد ہوا جس کی وجہ سے بے شمار دولت راجہ کے خزانے میں جمع ہوئی۔ اس کا مختصر حال یہ ہے کہ ایک گھسیارے کا کھرپا گھاس کھودتے ہیں اس پتھر سے رگڑ کھاتے ہی سونا ہو گیا۔ گھسیارے نے پتھر کو اٹھا لیا اور اس ماجرے کو نہ سمجھ سکا بلکہ اسے اپنے اوزار کا عیب سمجھ کر اسے درست کرانے کے لئے ایک لوہار مسمی ماندن کے پاس لے گیا۔ ماذن حقیقت حال سے واقف ہو گیا اور اس نے اس پتھر کو حاصل کر لیا اور اس پتھر کے ذریعے سے بہت سونا بنا لیا اور دولت کما لی لیکن ایک عرصے کے بعد اس کے دل میں یہ بات آئی کہ اس بیش بہا گوہر کا مستحق راجہ ہے۔ لہٰذا ماذن دربار میں حاضر ہوا اور یہ پتھر راجہ کے نذر کر دیا۔ راجہ نے جو دولت اس پتھر سے حاصل کی اس کو امور خیر میں صرف کیا اور اس دولت سے مذکورۂ بالا قلعہ تعمیر کرایا۔ قلعے کی تعمیر بارہ برس میں ختم ہوئی اور لوہار کی درخواست کے مطابق راجہ نے قلعے کے بیشتر پتھروں کو اسی شکل میں ترشوا دیا۔ ایک دن راجہ نے دریائے نربدا کے کنارے ایک بہت بڑا جشن منعقد کیا اور اعلان کیا کہ آج وہ اپنے برہمن مرشدوں کو

دنیا کی سب سے بڑی دولت عطا کرے گا۔ چونکہ راجہ کی طبیعت دولت سے بے نیاز ہو کر دنیا سے منحرف ہو چکی تھی اس لئے پتھر برہمنوں کو عطا کیا۔ برہمنوں نے اپنی جہالت سے اس کی قدر نہ کی اور اپنے سفلہ پن کی وجہ سے راجہ پر غضبناک ہوئے اور پتھر کو دریا میں پھینک دیا اور اس کے بعد ہمیشہ کف افسوس ملتے رہے۔ دریا کی تہ تک اس کی تلاش کی گئی لیکن پتھر کہیں دستیاب نہ ہوا اور آج تک بھی دریا کے اس حصہ کی تہ کا کسی کو پتہ نہیں چل سکا۔

دھار۔ یہ قصبہ راجہ بھوج اور دوسرے قدیم فرمانرواؤں کا پائے تخت ہے۔ اس شہر میں انگور سال میں دو بار پھلتا ہے پہلی فصل ماہ فروری میں اور دوسری جولائی میں ہوتی ہے لیکن پہلی فصل کے انگور زیادہ شیریں ہوتے ہیں۔

ہنڈیہ کی سرکار میں جنگلی ہاتھی بکثرت پائے جاتے ہیں۔

ندربار میں خربوزے اور انگور عمدہ پیدا ہوتے ہیں۔

اس صوبے میں بارہ سرکار اور ۳۰۱ پرگنے ہیں زمین کی پیمائش ۴۲ لاکھ ۶۶۲۲۱ بیگھے ۶ بسوے ہے ملک کی آمدنی ۲۴ کروڑ ۶ لاکھ ۹۵۰۵۲ درم ہے جن میں ۱۱ لاکھ ۳۳۴۵۰ دام سیورغال کے ہیں۔ ۲۹۶۶۸ سوار اور ۴۷۰۳۶۱ پیادے اور نوے ہاتھی یہاں کی مقامی فوج ہے۔

صوبۂ مالوہ ۔ سرکار اجین

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس. بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	دس محل	۹۲۵۶۲۲	۴۳۸۲۷۹۶۰	۲۸۱۸۱۶	۳۲۵۰	۱۱۱۷۰	مختلف قومیں
(۱)	اجین با حویلی۔ قلعہ جس کے نیچے کا حصہ پتھر اور اوپر کا اینٹ سے بنایا گیا ہے	۲۸۹۵۶۰۷	۱۳۸۸۰۳۵	۵۵۳۲۳	۷۶۰	۲۰۰۰	قوم الجیہ راٹھور

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۲)	انحل	۵۶۸۴۱	۲۷۰۱۹۷۲	۲۰۹۳۵	۱۳۰	۵۰۰	رجپوت الجیہ و دہاکرہ
(۳)	بدھناور۔ قلعہ سنگین ہے	۶۰۰۹۶	۳۰۵۶۱۹۵	۱۰۹۵	۵۰۰	۳۰۰۰	راٹھور وغیرہ
(۴)	پان بہار	۳۶۵۶۷	۱۹۳۷۵۹۶	۲۹۴۰۰	۱۰۰	۵۰۰	الجیہ
(۵)	دیپالپور	۹۵۷۰۶	۶۰۰۰۰۰۰	×	۵۰۰	۱۰۰۰	رجپوت الجیہ
(۶)	رتلام	۹۴۴۶۶	۴۴۲۱۵۴۰	۲۱۵۴۸	"	"	رجپوت متہر و سورلہ
(۷)	سانوہیر	۴۰۶۶۹۴	۲۴۱۸۳۷۵	۱۳۳۱۵۶	۱۵۰	۳۰۰	رجپوت کوار
(۸)	کینل۔ قلعہ پتھر اور اینٹ سے بنایا گیا ہے۔	۵۹۸۰۲	۲۹۰۷۸۱۷	۲۳۴۴	"	۴۰۰	رجپوت
(۹)	کھاچرود	۶۶۶۲۶	۲۶۵۱۰۴۴	×	۶۰	۱۲۰۰	رجپوت رودیہ و دوہر
(۱۰)	نولائی۔ اینٹ کا قلعہ دریائے چنبل کے کنارے پر ہے۔	۱۲۶۲۶۴	۳۸۵۱۸۸۶	۱۸۰۱۵	۴۰۰	"	بیس و جادون

سرکار رائسین

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۱)	اساپوری وغیرہ چھ محل۔	۳۲۲۸	۰	۱۷۳۰۶۴	۱۷۰	۹۴۵	۰
(۲)	بھیلسہ	۴۰۰۱۶	۶۰۹۴۹۷۰	×	۴۸۰	۱۰۰۰	رجپوت
(۳)	بھوری	۵۹۷۰	۳۱۶۰۱۷	×	۲۰	۱۰۰	×
(۴)	بھوجپور	۴۰۹۷	۲۳۰۵۹۲	×	۱۱۵	۱۰۰۰	×
(۵)	بالابھٹ	۷	۲۱۵۱۲۲	×	۲۶۵	۵۰۰	×
(۶)	تھانہ میرخاں	×	۷۳۵۳۱۵	×	۲۰۰	"	رجپوت
(۷)	جاجوی	۰	۲۱۵۱۲۲	×	۱۵	۱۰۰	×

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۸)	جھتانوی	۳۴۰۴	۱۸۴۷۵۰	+	۱۰	۱۵۰	+
(۹)	جلودا	۲۵۰	۱۳۲۹۰	+	۲	۵	+
(۱۰)	خلجی پور	۷۷۵	۴۱۰۶۰	+	״	۱۵۰	+
(۱۱)	دھاموتی	۱۳۰۰۷	۷۸۸۳۸۹	+	۵	۴۰۰	+
(۱۲)	دیکھوارہ	۴۹۳۲	۲۹۲۳۱۳	+	۸۵	۵۲۰	رجپوت
(۱۳)	دیورود	۱۹۷۴	۱۴۴۰۰۰	+	۳۵	۱۰۰	+
(۱۴)	دھانیہ	+	۲۱۵۰۲	+	۲۰	۱۷۰	+
(۱۵)	رائسین باحویلی سنگین قلعہ پہاڑ پر ہے اور یہ قلعہ ہندوستان کے مشہور قلعوں میں ہے۔	۱۷۴۹۷	۹۳۴۷۳۹	+	۸۰	۴۲۵	رجپوت سلنگی
(۱۶)	سیوانی	۱۰۹۷۵	۵۸۰۸۲۸	+	۸۰	۹۴۵	+
(۱۷)	سرسیہ	۵۵۵۷	۲۷۹۳۴۶	+	۷۰	۵۰۰	+
(۱۸)	شاہ پور	۱۶۷۳	۸۹۰۶۷	+	۵	۴۰	+
(۱۹)	کھملاسہ	۱۱۷۲۰	۶۴۵۶۶۵	+	۴۰	۱۰۰	رجپوت
(۲۰)	کھیرا	۱۰۵۳۴	۵۶۰۰۳۷	+	۳۰	۳۲۰	+
(۲۱)	کیسورہ	۸۳۷۵	۴۷۳۲۶۷	+	۴۰	۱۰۰	+
(۲۲)	کھام گڈھ	۷۱۰۲	۳۷۸۴۶۰	+	۵۰	״	+
(۲۳)	کرگڈھ	۶۹۰۷	۳۶۵۷۰۷	+	۷۰	۵۰۰	+
(۲۴)	کورائی	+	۱۴۵۵۶۶	+	۵۱	۱۰۰	+
(۲۵)	لاہرپور	+	۳۲۲۶۷	+	۳۰	״	+
(۲۶)	ماہ سمند	۸۱۴	۴۳۰۲۴	+	۵۰	۱۴۰	+

سرکار گڈھ

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	ستاون محل	+	۱۰۰۷۷۰۸۰	+	۵۳۹۵	۲۵۴۵۰۰	+
(۱)	موو گڈھ۔ پختہ قلعہ پہاڑ پر ہے یہ مقام حویلی میں شامل کر دیا گیا ہے۔	+	۲۳۹۰۰۰	+	+	+	گونڈ
(۲)	باری وتنکر دو جگہ	+	۴۸۵۰۰۰	+	۵	۲۰۰	″
(۳)	بہت گاؤں	+	۴۰۰۲۵	+	۵۰	۱۰۰	″
(۴)	باربہہ وساتا وجھاما ہر تین جگہ۔	+	۳۹۵۰۰۰	+	۲۰۰	۴۰۰۰	″
(۵)	باکھرہ	+	۲۳۸۰۰۰	+	۱۰۰	۱۰۰۰	″
(۶)	بیاورو نیجلی دو جگہ	+	۳۰۰۰۰۰	+	+	+	″
(۷)	بناکرو امریل دو جگہ سنگین قلعہ بھی ہے۔	+	۱۴۰۰۰۰	+	۱۵۰	۱۰۰۰۰	″
(۸)	بمبئی	+	۸۲۰۰۰	+	۱۰۰	″	″
(۹)	بیراگڈھ قلعہ مستحکم ہے	+	۴۵۰۰۰	+	۱۵	۲۰۰	″
(۱۰)	چاندپور وچندیری دو جگہ	+	۳۹۰۰۰	+	۵	+	″
(۱۱)	جیت گڈھ وبہلدوی وحویلی تین جگہ	+	۱۲۰۰۰	+	۴۰۰	۳۰۰۰۰	″
(۱۲)	جبیتھا	+	″	+	۱۰۰	۱۰۰۰	زنار دار
(۱۳)	دموده	+	۱۳۵۵۰۰۰	+	۱۰	۵۰۰	گونڈ
(۱۴)	دہمیری دہمیرا دو جگہ	+	۴۹۰۰۰	+	″	۲۰۰	″

نمبر سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۱۵)	دیوہار و حور بہت دو جگہ	+	۱۸۰۰۰	+	۲۰	۱۰۰۰	گونڈ
(۱۶)	درکرہ	+	″	+	۱۰	۲۰۰	″
(۱۷)	رتن پور و پرہار دو جگہ	+	۶۱۳۰۰۰	+	″	+	″
(۱۸)	ران گڈھ	+	۴۰۰۰۰	+	۲۰۰	۱۰۰۰۰	″
(۱۹)	رام گڈھ و سارنگ پور دو جگہ۔	+	۱۰۵۵۰۰۰	+	۱۰	۲۰۰	″
(۲۰)	رسولیا	+	۱۲۰۰۰	+	۲۰۰	۵۰۰۰	″
(۲۱)	ستیل پور۔ اس مقام پر قوم گونڈ کی جمعیت ہے یہ مقام گڈھ میں داخل ہے۔	+	۸۵۰۰۰	+	+	+	+
(۲۲)	شاہ پور و چوراکہ دو جگہ اس مقام پر مضبوط قلعہ بھی ہے۔	+	۳۵۰۰۰	+	۱۰۰	۱۰۰۰	″
(۲۳)	گڈھ با حویلی۔ سنگین قلعہ بھی ہے۔	+	۱۵۸۷۰۰۰	+	۵۰۰	۸۰۰۰	″
(۲۴)	کھٹولہ	+	۱۲۱۰۰۰	+	″	۵۰۰۰	″
(۲۵)	کیدار پور وغیرہ بارہ جگہ	+	۱۶۲۶۰۰۰	+	″	۱۰۰۰۰	″
(۲۶)	لانجی و کرولہ و دونگرولہ تین جگہ۔	+	۱۰۰۰۰۰۰	+	۲۰۰	۲۰۰۰۰	″
(۲۷)	منڈلا	+	۳۵۲۰۰۰	+	۱۰۰	۱۰۰۰	″
(۲۸)	ہرریا و دیوگڈھ دو جگہ اس مقام پر گڑہی کا قلعہ پہاڑ کے اوپر ہے	+	۹۰۹۰۰۰	+	۱۵۰۰	۵۰۰۰۰	″

سرکار چندیری

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	اکسٹھ محل	۵۵۴۲۷۷۔۱۷	۳۱۰۳۷۷۸۳	۲۶۹۳۱	۵۹۷۰ ۹۰ ہاتھی	۶۶۰۸۵	مختلف قومیں
(۱)	ادمیپور سنگین قلعہ بھی ہے	۳۵۹۹۵	۸۳۲۰۸۶	+	۲۰۰۰	۱۰۴۰۰	باگری وبقال
(۲)	اروت	+	۲۱۶۰۰۰	+	۱۰	۴۰	کھاتی
(۳)	ایرن	۱۷۵۹	۱۷۵۹	+	״	۱۰۰	وانگی
(۴)	اٹاوہ	۲۳۱۵	۸۰۰۰۰	+	۱۵	۵۰	اہیر وغیرہ
(۵)	بھوراسہ سنگین قلعہ دریائے بیتمہ کے کنارے پر ہے۔	۶۷۳۳	۷۵۵۰۰۰	+	۴۰	۱۵۰	زناردار
(۶)	بندر تبجلا	۲۷۵۰	۷۲۰۰۰۰	+	۲۵	۶۰۰	زناردار جت باگری
(۷)	بارہ وغیرہ پانچ محل ان ہر پانچ پرگنوں میں قلعہ ہیں منجملہ اس کے چار سنگین ہیں اور پرگنہ مال میں اینٹ کا قلعہ ہے	۱۲۰۷۴	۶۳۵۵۰۰	+	۵۰۰	۵۰۰۰	بندیلہ وکاینۃ
(۸)	بدرواس واحک دوبگہ	۴۹۵۱	۳۰۴۸۰۰	+	۱۰	۱۷۰	اہیر
(۹)	بجھار۔ یہاں قلعہ اور ایک بڑا حوض اور ایک پہاڑی بھی ہے۔	۲۶۰۰	۱۷۴۰۰۰	+	۲۰	۳۰۰	زناردار
(۱۰)	نیلی	۱۲۵۴	۷۰۰۰۰	+	۱۰	۱۷۰	اہیر
(۱۱)	تال برودہ	۱۸۶۱۹	۱۰۹۰۰۰۰	+	۶۰	۲۰۰۰	مسلمان

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بیگہ۔ بسوہ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۱۲)	تومون۔ دریائے بیہٹر کے کنارے پر ہے سکنائے پرگنہ کا قول ہے کہ اس دریا میں ایک ہی آدمی ہے اور یہاں ایک بت خانہ ہے۔	۶۷۰۴	۳۱۲۵۰۴	+	۱۵	۱۲۰	زناروار
(۱۳)	تہتا بربار	۴۰۳۔۱۷	۲۲۵۰۰	+	۵	۱۰	+
(۱۴)	تہنوارہ وللت پور وغیرہ تین جگہ سنگین قلعہ بھی ہے۔	۱۰۹۷۷	۶۱۹۹۷	+	۸۰	۲۰۰۰	رجپوت ساہتی
(۱۵)	چندیری با حویلی دو جگہ سنگین قلعہ بھی ہے۔	۲۳۰۶۱	۱۱۸۶۳۸۸	+	۹۵	۱۳۵۰	اہیر
(۱۶)	جھاجھون و دیوہری خورد دو جگہ	۶۴۶۳	۳۰۷۴۸۰	+	۳۰	۹۰۰	چوہان وغیرہ
(۱۷)	جورسنگار وغیرہ پانچ جگہ	۹۵۶۸	۴۴۸۰۰۰	+	؍؍	۱۰۰	ماکھاتی
(۱۸)	جھرگون۔ قلعہ بھی ہے	۵۰۹۶	۲۰۰۰۰۰	+	۱۵	۱۵۰	کھاتی
(۱۹)	دیوہری کلاں۔ یہ مقام دریائے سند کے کنارے پر ہے۔	۱۶۴۶۶	۸۵۷۹۹۸	+	۶۵	۲۰۰	رجپوت کھاتی
(۲۰)	دوب جاکر۔ سنگین قلعہ بھی ہے۔	۸۸۷۵	۵۸۰۵۰۰	+	۴۰۰	۵۰۰۰	بچھی
(۲۱)	دوراہہ وغیرہ چار جگہ۔	۲۶۰۰	۱۴۷۳۸۲	+	۳۱۰	؍؍	مختلف قومیں

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۲۲)	رنود۔ سنگین قلعہ بھی ہے اور اس پرگنے کے حدود میں ایک بڑا حوض ہے اور یہ ہندوؤں کا معبد ہے۔	۵۸۳۳	۳۶۴۰۰۰	+	۱۵	۶۰	بقال
(۲۳)	رووہی وغیرہ پانچ جگہ سنگین قلعہ بندرگاہ پر ہے اور ایک بڑا بت خانہ بھی ہے۔	۳۶۵۲	۲۰۶۴۰۰	+	۲۰	۷۰۰	راجپوت وگونڈ
(۲۴)	راگہ۔ سنگین قلعہ بھی ہے	۱۴۸۷	۸۴۰۰۰	+	۵۰	۱۵۰	راوت بنسی
(۲۵)	سرونج۔ پارچہ محمودی سفید اور رختِ اعلیٰ یہاں بنا جاتا ہے۔	۱۷۶۴۲۸	۱۱۰۶۵۷۶۵	۲۶۹۴۱	۱۰	۲۵۰۰	رجپوت اوسکریر
(۲۶)	سیھن وغیرہ تین جگہ	۷۰۲۲۱	۳۹۷۶۷۰۰	+	۱۵۰	۲۰۰۰	وندر
(۲۷)	سادھورہ۔ اس قصبہ کے قریب ایک چھوٹی پہاڑی ہے۔	۵۸۴۰	۳۳۴۴۹۰	+	۵۰	۱۰۰۰	ماکھانی
(۲۸)	گنارہ۔ اینٹ کا قلعہ ہے	۱۸۶۱۵	۱۰۹۲۰۶۲	+	۱۵	۲۵۰	کچھی وغیرہ
(۲۹)	کرہجیہ۔ سنگین قلعہ دریائے بیتمہ کے کنارے پر ہے۔	۸۸۳۷	۴۶۸۰۰۰	+	۳۰	۲۰۰	وانگی
(۳۰)	کوروی۔ دریائے بیتمہ کے کنارے پر ہے۔	۴۱۶۹	۲۵۲۰۰۰	+	۲۵	۱۵۰	زنار دار

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۳۱)	کانگڑہ سنگین قلعہ دریائے سندھ کے کنارے پر ہے۔	۴۶۷۰	۲۳۹۹۹۰	+	۳۵	۱۰۰	مسلمان
(۳۲)	کدر والہ۔ سنگین قلعہ بھی ہے۔	۲۹۷۰	۱۶۸۰۰۰	+	۲۰	۴۰۰	داگی
(۳۳)	کولاکوٹ سنگین قلعہ پہاڑ کی بلندی پر ہے	۲۷۷۱	۱۵۶۴۵۹	+	۱۵۰	۱۵۰۰	کوچہ
(۳۴)	کوحان۔ دریائے بیتہ کے کنارے پر ہے	۱۲۲۴	۶۹۱۵۲	+	۱۰	۲۰	اہیر
(۳۵)	لروالہ۔ دریائے بیتہ کے کنارے پر ہے۔	۳۱۴۰	۱۶۸۰۰۰	+	״	״	بقال
(۳۶)	مونگاوتی۔ اینٹ کا قلعہ ہے۔	۲۹۷۵۶	۱۴۴۰۰۰۰	+	۷۰	۷۰۰	کایتہ
(۳۷)	میانہ۔ اس مقام سے تین کوس کے فاصلہ پر ایک بڑا پہاڑ ہے۔	۱۲۱۹۶	۶۸۸۶۰۰۰	+	۶۰	۳۰۰۰	رجپوت کھاتی
(۳۸)	مہدپور	۵۶۱	۱۴۴۰۰۰	+	+	۱۴۰	کھاتی

سرکار سارنگ پور

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	چوبیس محل	۷۰۶۲۰۲	۳۳۹۹۴۸۰۸	۳۲۴۴۶۱	۳۱۲۵	۲۱۷۱۰	مختلف قومیں
(۱)	آشتہ	۴۸۵۰۲	۳۰۰۷۹۰	۷۹۰	۲۳۰	۱۵۰۰	چوہان ودودہی
(۲)	اکبرپور	۳۰۰۹۴	۱۷۰۶۱۰	+	۴۵	۱۵۰	متفرقہ

شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگہ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۳)	آگرہ	۷۸۵۲	۴۷۲۳۶۲	+	۱۰۰	۲۰۰۰	چوہان
(۴)	باجل پور۔ یہاں پان نہایت عمدہ پیدا ہوتا ہے۔	۱۱۵۹۰	۶۴۷۵۴۴	+	۱۴۰	۵۶۰	کچھی
(۵)	پیلون	۱۱۱۸۰	۶۱۰۵۴۴	+	۱۶۰	۷۰۰	راٹھور
(۶)	بھوراسہ	۴۱۴۷	۲۵۹۷۷۷	+	۳۰	۱۰۰	متفرقہ
(۷)	بجور	۱۱۰۰	۶۵۸۲۰	+	۱۰	۲۰۰	،،
(۸)	بانیان	۷۲۱	۴۰۸۴۱	+	۲۵	۱۰۰	،،
(۹)	بیاور	۲۵۰۵	۱۵۶۷۴۰	+	۶۰	۷۰۰	کایتہ
(۱۰)	تلین	۴۸۰۵۶	۱۸۰۰۷۰۰	۱۷۸۲۶	۱۵۰	۵۰۰	چوہان
(۱۱)	خلجی پور	۱۱۳	۶۰۴۷	+	۱۰۰	۲۰۰	متفرقہ
(۱۲)	زیرا پور	۶۰۴۷	۳۰۷۳۵۲	+	۴۰	۳۰۰	کچھی
(۱۳)	سارنگ پور باحویلی وہ جگہ اینٹ کا قلعہ بھی ہے۔	۲۱۸۰۰	۱۲۹۴۳۲۱	۴۷۵۵۹	۱۲۰	۲۰۰۰	چوہان
(۱۴)	سہار بابا حاجی	۲۰۲۶۳	۱۰۹۲۰۴۹	+	۱۵۰	۱۰۰۰	دہندیہ
(۱۵)	سندرسی	۹۴۴۳	۴۳۴۴۳۸۹	+	۱۰۵	۲۰۰۰	چوہان
(۱۶)	سوسنیر	۱۲۱	۵۴۸۷۶	+	۲۵	۲۰۰	متفرقہ
(۱۷)	شجاع پور	۱۳۳۴۴۳	۸۰۱۷۱۲۴	۲۳۸۲۱۲	۵۰۰	۳۰۰۰	چوہان
(۱۸)	کرعلی	۱۷۱۷۹۰	۷۴۴۷۹۰۶	۸۰۵۰۶	،،	۲۰۰۰	،،
(۱۹)	کایتہ	۳۳۹۲۸	۱۱۹۳۳۹۶	۱۰۳۶۸	۱۱۰	۷۰۰	،،
(۲۰)	کاہنر	۲۶۰۴۵	۱۰۹۶۰۴۷	۱۵۳۱۸	+	+	+
(۲۱)	کرہری	۲۰۰	۱۷۴۵۲	+	۲۵	۲۰۰	متفرقہ

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۲۲)	محمدپور	۴۷۰۴	۱۹۸۱۱۳۲	+	۱۷۰	۱۰۰۰	الجیہ دہیرو راٹھور وودما
(۲۳)	نوگام	۶۹۴۷۲	۲۷۵۵۴ ۳۳	۴۸۸۲	۲۰۰	۱۵۰۰	چوہان

سرکار بیجاگڈھ

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	انتیس محل	۲۰۴۲۷۸-۱۳	۱۲۲۴۹۱۲۱	۳۵۷۴	۱۷۷۳	۱۹۴۸۰	مختلف قومیں
(۱)	انجری۔ یہ مقام دریائے نربدا کے قریب ہے اور سیوانہ میں شامل ہوگیا ہے۔	۱۳۷۱۳	۱۷۰۷۰۹۳	+	+	+	بھیل
(۲)	اوان وسنا ور یہاں مہادیو کا بت خانہ ہے۔	۵۳۲۱	۲۹۰۳۴۰	+	۳۰۰	۱۰۰۰	سرہیر راجپوت
(۳)	ابلا ہتہ۔ یہاں ایک تالاب ہے جس کو اہل ہند سمن کہتے ہیں اور یہ مقام بلکوارہ میں شامل ہوگیا ہے۔	۴۹۱۹	۲۲۶۶۷۷	+	+	+	راجپوت سرہیر
(۴)	باہین گانوں	۱۵۶۷۹	۷۸۱۰۱۴	+	۵	۱۰۰	سرہیہ زناردار
(۵)	بلکوارہ۔ اس مقام میں خربزہ نہایت شیریں وعمدہ پیدا ہوتا ہے۔	۹۲۶۸	۴۰۷۰۱۴	+	۵۰۰	۱۰۰۰	سوہیر راجپوت

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۶)	برودرہ	۵۴۵۲	۳۶۹۸۹۸	+	۵	۵۰	زناردار
(۷)	بھمن گاؤں سنگین قلعہ ہے یہاں گھوڑے عمدہ دستیاب ہوتے ہیں۔	۱۲۵۸۰	۲۲۳۸۱۶	+	۵۰	۲۱۵	رجپوت سوہر
(۸)	بڈکھل۔ یہ مقام نربدا کے قریب ہے اور یہاں چھوٹی پہاڑیاں بھی ہیں اب یہ مقام بلکوارہ میں شامل ہے	۵۵۸۴	۲۲۳۶۱۵	+	+	+	رجپوت
(۹)	باسنیہ	۹۸۷۰-۱۳	۸۵۰۰۰	+	+	۵۰	رجپوت (مذکور)
(۱۰)	بدریا	۳۸۳۹	۸۴۲۹۳	+	+	"	رجپوت سوہر
(۱۱)	ٹنکیلہ۔ اس مقام میں ایک جنگل ہے جس میں ہاتھی کا شکار کھیلا جاتا ہے۔	۲۱۸۵	۵۲۹۳۹	+	۵	۳۰۰	بھیل
(۱۲)	بیرور	۷۴۷۷	۳۹۱۳۳۳	+	۵	۵۰۰	بھیل
(۱۳)	ٹیکری۔ یہ مقام کوودی کے کنارے پر ہے اور ایک بڑا بت خانہ مہادیو کا ہے اور یہاں ایک پہاڑی بھی ہے اور سیوانہ میں شامل ہے۔	۱۴۷۷۱	۶۴۵۲۴۵	+	+	+	رجپوت بھیل وغیرہ

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بگہ بسوہ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۱۴)	جلال آباد باحویلی سنگین قلعہ ہے۔	۹۲۸۵	۳۱۳۲۶۸	+	۳۴	۱۴۷۰	بھیل و بارل
(۱۵)	بیابک۔ سنگین قلعہ ہے	۹۱۶۷؛	۵۴۳۹۹۴	+	۱۰۰	۵۰۰	رجپوت سوہر
(۱۶)	دیولا کھٹیا۔ یہ مقام بھی بلکوارہ میں شامل ہے	۶۴۳۰	۳۹۲۰۸۰	+	+	+	″ ″
(۱۷)	دیولا نرہر	۳۲۸۶	۹۸۵۶۹	+	۵	۵۰۰	بھیل
(۱۸)	سیوارنہ۔ یہ مقام نربدا کے قریب ہے اور یہاں ایک بڑا بت خانہ ہے۔	۱۳۰۷۴	۶۲۷۲۰۷	+	۳۰۰	۲۰۲۵	بھیل وغیرہ
(۱۹)	سیدھوا۔ اس پرگنے میں ہاتھی کا شکار بہ کثرت ملتا ہے۔	۹۹۷۴	۳۵۳۸۱۹	+	۲۴	۵۵۰	کولی
(۲۰)	سیلوارہ۔ اینٹوں کا قلعہ ہے۔	۹۶۲۸	۳۲۵۵۴۴	+	۳۵۰	۹۰۰۰	بھیل
(۲۱)	سانگوری	۴۶۰۷	۱۷۰۲۱۰	+	۵	۲۵۰	نابل و کرجیہ
(۲۲)	کسراوڈ۔ نربدا کے کنارے پر ہے اور ایک بڑا حوض اور پہاڑی بھی ہے۔	۲۰۴۹۰	۱۱۵۰۵۶۹	+	سوار اور پیادہ بلکوارہ کی جمعیت میں شامل ہیں۔		
(۲۳)	کھرگون۔ قلعہ جس کا بالائی حصہ خشتی اور پائین سنگین ہے۔	۱۳۵۲۶	۷۵۳۱۹۴	+	۵۰	۵۰۰	رجپوت سوہر و کنارہ۔

نمبر	اسمائے محال	پیمائش بس۔بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۲۴)	کانہ پور۔ یہ مقام بلکوارہ میں شامل ہے	۵۲۵۸	۱۲۶۸۴۶	+	+	+	راجپوت سوہر
(۲۵)	کہور گاؤں	۲۷۳۸	۸۵۰۸۲	+	۵	۲۰	راجپوت گنواری
(۲۶)	لہرپور عرف محمد پور	۶۷۹۲	۲۰۵۷۴۳	+	؍؍	۴۰۰	راجپوت کہاری
(۲۷)	لوائی کوہ	۲۴۷۶	۵۰۰۰۰	+	؍؍	۳۰۰	بھیل
(۲۸)	مندوارہ۔ یہاں ایک بڑا بت خانہ ہے یہ مقام بھی سیورانہ میں شامل ہے۔	۱۵۹۴۸	۷۷۷۸۸۱	۴۱۸۷	+	+	بھیل
(۲۹)	مہوئی (مہوتی) نربدا کے قریب ہے	۸۲۱۸	۲۹۵۲۰۶	+	۵	۵۰	بھیل وغیرہ
(۳۰)	مورانہ۔ سنگین قلعہ بھی ہے۔	۹۲۱۱	۳۵۵۹۰۲	+	۵	۷۰	راجپوت سوہر
(۳۱)	ناوری۔ سنگین قلعہ بھی ہے۔	۹۷۷۹	۴۰۸۱۶۴	+	+	+	بھیل
(۳۲)	ننگواری	۹۰۵۷	۳۷۰۲۰۸	+	۵	۵۰۰	باہل

سرکار مندو

نمبر	اسمائے محال	پیمائش بس۔بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	سولہ محل	۲۲۹۹۶۹-۱۵	۱۳۷۸۸۹۹۴	۱۲۷۷۳۲	۱۱۸۰	۲۵۲۶	مختلف قومیں
(۱)	امجہرہ	+	۳۹۵۴۰۰	۳۸۰۶	۶۰	+	+
(۲)	برودہ	۲۷۳۷۰-۱۹	۱۳۰۷۷۶۰	۳۹۳۶	۸۰	۱۵۰	+
(۳)	بیتمان	۷۷۸۰-۱۲	۶۵۶۵۵۶	۸۷۵۰	۶۰	۱۰۰	+

نمبر شمار	اسمائے محاصل	پیمائش بس۔بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۴)	چولی مہیہ	۱۸۱۸۳	۹۶۸۳۷۰	۱۰۵۰۰	۷۰	۲۰۰	+°
(۵)	حاصل پور۔ اس مقام پر انگور سال میں دوبار پیدا ہوتا ہے اور پارچہ امان اور خاصہ عمدہ تیار کیا جاتا ہے۔	۴۸۰۰۵-۱۲	۲۱۰۰۰۰۰	+	۴۰	۸۵	+
(۶)	دہار۔ قدیم زمانے میں یہ ایک بڑا شہر تھا۔	۳۸۶۶۰	۲۰۷۹۳۰۶	۳۶۴۶۴	۱۲۰	۱۵۰	+
(۷)	دکھتان	۱۷۶۴۳	۹۵۸۹۰۶	+	۷۰	۲۰۰	+
(۸)	دہرم گاؤں	۳۰۱۸-۱۱	۶۸۳۰۸۴	+	۵۰	۱۵۰	+
(۹)	سناسی	۷۰۲۷۰	۳۰۹۷۱۹۰	۲۹۶۹۹	۳۰۰	۶۰۰	+
(۱۰)	کوٹرہ	۰	۲۳۹۳۸۷۱	۳۸۵	۱۶۵	۲۰۰	+
(۱۱)	مندو باحویلی دوجگہ	۵۴۰-۱۷	۴۸۳۹۸	+	۱۰	۵۰	+
(۱۲)	سانگور۔ سانگپور ساگور۔	۱۲۸۰۷-۱۴	۶۸۳۰۸۴	+	۵۰	۱۵۰	+
(۱۳)	منداورہ	۲۰۴۸-۱۰	۱۰۲۱۶۴	+	۲۰	۵۰	+
(۱۴)	نعلچہ	۹۹۴۹-۷	۵۴۵۹۵۲	۳۴۱-۵	۷۰	۲۰۰	+
(۱۵)	نوابلی	۰	۲۲۴۶۰۸	+	۴۵	۱۰۰	+

سرکار بندیہ

نمبر شمار	اسمائے محاصل	پیمائش بس۔بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	تیئس محل اراضی ضبطی بیس جگہ	۸۹۵۷۳-۱۸	وجہ دیوانی ضبطی و نقدی ۱۱۶۲۹۶۹	۱۵۷۰۵۴	۱۲۹۹	۵۹۲۱	مختلف قومیں

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۱)	اونچود	۵۹۴۹۵	۲۰۳۷۸۷۷	۱۰۸۲۵	۲۰۰	۵۰۰	مختلف قومیں
(۲)	اول گاؤں	۴۱۴	۴۲۲۹۴۷	+	۱۵۰	۲۰۰	+
(۳)	اموندہ	۳۹۲	۲۱۸۲۴	+	۷	۲۰	+
(۴)	نیجنولہ	۶۰۶	۴۴۴۱۸	+	۲۵	۱۰۰	+
(۵)	بیاشہ	۸۷۳	۲۵۲۵۱	+	۱۰	"	+
(۶)	بلہری	+	۸۲۵	+	+	۱۵	+
(۷)	چکھودا	۲۳۱۹	۱۵۸۸۷۶	۱۳۳۲۴	۲۰	۸۰	+
(۸)	چنیانیر	۳۱۷	۲۰۳۵۰	+	"	۱۰۰	+
(۹)	دیواس	۱۸۸۲۴۹	۶۷۱۸۰۰۰	۴۲۸۳۷	۳۷۵	۲۰۰۰	+
(۱۰)	راجورہ	۳۸۳	۲۵۶۴۱	+	۷	۲۰	+
(۱۱)	ستواس	۹۷۱	۸۹۰۸۰	۷۵۰۴	۴۵	۱۵۰	+
(۱۲)	سمرنی	۷۷۵	۵۲۱۱۵	+	۵	۴۰	+
(۱۳)	سیام گڈھ	۱۶۰	۳۰۴۹۴	+	۱۱۱	۵۵۰	+
(۱۴)	سیونی		۲۲۵۰	+	۵۰	۵۰۰	+
(۱۵)	کہندوہا اسلام پور	۲۲۶۳۲	۱۲۹۸۵۸۱	۶۴۰۰	۱۲۰	"	+
(۱۶)	مودی	۳۶۷	۱۹۴۴۳	+	۷	۲۰	+
(۱۷)	مروان پور	+	۴۵۰	+	۵۰	۵۰۰	+
(۱۸)	نماور	۱۸۲۰۷	۹۴۶۴۶۷	+	۲۵	۱۰۰	+
(۱۹)	نوگاؤں	۱۱۸۷	۷۹۲۶۴	+	۳۰	۱۲۰	+
(۲۰)	نیمن	۱۱۶۰	۷۵۱۵۲	+	۱۴	۵۶	+
(۲۱)	ہاندہ	۲۹۵۴	۱۴۶۰۴۴	+	۳۰	۱۰۰	+
(۲۲)	بندیہ با حویلی۔ زمین ہموار بہ سنگین قلعہ نربدا کے کنارے پر ہے۔	۵۱۵۴۔۱۵	۳۵۰۰۵۱	۷۶۱۶۰	۴۰	۱۵۰	+

سرکار ندربار

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس-بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	سات محل	۲۰۵۹۶۰۴	۵۰۱۶۲۲۵۰	۱۹۸۴۷۸	۵۰۰	۶۰۰۰	مختلف قومیں
(۱)	بہانیر	۲۱۲۸۳۰	۶۹۲۴۴۳۵۵	+	+	+	+
(۲)	سلطان پور	۹۹۵۹۹۳	۲۰۱۱۹۷۴۹	۱۵۹۷۴۴	+	+	+
(۳)	کہائیر	۸۶۸	۵۳۳۱۰	+	+	+	+
(۴)	ندربار باحویلی	۲۰۳۰۰۷	۱۴۲۵۲۱۹۱	۳۸۷۳۴	+	+	+
(۵)	نیر	۱۵۲۵۳	۷۲۲۷۶۰	+	+	+	+
(۶)	نموریہی	۱۶۴۵	۸۹۵۸۵	+	+	+	+

سرکار مندسور

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس-بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	سترہ محل	+	۹۸۶۱۳۹۶	۲۳۳۸۷	+	+	+
(۱)	ایکنود	۰	۷۱۶۳۵۳	+	۸۰	۲۵۰	سیسودیا
(۲)	اوجنواس	۰	۱۷۰۹۵۳	+	۶۰	۲۰۰	اہیروگوند
(۳)	بساہرہ	+	۵۱۵۴۰۰	+	۸۰	۲۵۰	سیسودیا
(۴)	بودہ	+	۲۵۵۰۶۲	+	۶۵	۳۰۰	راجپوت ودویا
(۵)	بہتور	+	۱۰۹۲۲۰	+	۷۴	۲۵۰	اہیر
(۶)	برالہتہ	+	۱۰۶۷۰۳	+	۵۰	۲۰۰	اہیرگوند
(۷)	برزودہ	+	۹۵۹۷۰	۷۲۷	۳۰	۱۰۰	چوہان
(۸)	بہٹاپور	+	۶۳۱۰۴	+	۱۶	۲۵۰	راجپوت ڈوڈیا
(۹)	تال	+	۱۶۰۰۰۰۰	+	۱۶۰	"	" "
(۱۰)	تیلرود	+	۵۰۰۰۰۰	+	۸۰	۲۲۰	" "

نمبر	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگہ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۱۱)	جمیاورا	+	۶۱۹۷۵۹	+	۸۰	۳۰۰	سیسودیا
(۱۲)	سیوکہیرہ	+	۶۴۰۹۰	+	۵۰	،،	+
(۱۳)	غیاث پور	+	۱۳۸۸۹۰	+	۶۰	،،	گوندوا ہیر
(۱۴)	قیام پور	+	۱۷۵۳۵۰	+	۱۱۰	،،	دیورا
(۱۵)	کوری	+	۳۰۳	+	۵۰	۵۰۰	+
(۱۶)	مرسود باحویلی دوجگہ	+	۱۶۵۱۹۲۰	۲۸۶۶۰	۱۰۰	۴۰۰	راجپوت موربہا

سرکار گاگرون

نمبر	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگہ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	بارہ محل	۶۳۵۲۹	۴۵۳۵۷۹۴	+	+	+	+
(۱)	اورمال	+	از قرار نقدی ۵۰۲۷۷۴	+	+	+	+
(۲)	اکبرپور	+	۶۲۵۰۰	+	+	+	+
(۳)	پینچ پہار	۲۱۳۹۹	۱۷۵۳۵۶۰	+	+	+	+
(۴)	جیجبت	+	۲۲۲۶۴۰	+	+	+	+
(۵)	خیرآباد	۱۷۱۳۶	۴۴۶۰۰۰	+	+	+	+
(۶)	رائے پور	۹۷۱۶	۲۸۷۳۰۵	+	+	+	+
(۷)	سیونہل	۹۶۳۸	۲۸۱۹۰۹	+	+	+	+
(۸)	سندار	۶۹۵	۸۱۹۲۹	+	+	+	+
(۹)	گہاتی	+	۶۰۰۰۴۶	+	+	+	+
(۱۰)	گاگرون باحویلی۔ سنگین قلعہ بھی ہے۔	+	از قرار نقدی ۱۹۷۸۱	+	+	+	+
(۱۱)	نیم تہور	۴۹۴۵	۶۰۸۸۳۴	+	+	+	+

سرکار کوتری پرایہ

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	دس محل	۱۹۰۰۳۹	۸۰۳۱۹۲۰	+	۲۲۴۵	۶۵۰۰	مختلف قومیں
(۱)	اسوپ	۴۲۲۲	۱۷۳۳۹۲۷	+	۲۵۰	۷۰۰	+
(۲)	اجے گڈھ	۴۰۵۳	۸۵۵۶۱۲	+	۳۵۰	۲۰۰۰	راجپوت ریوار
(۳)	اھور	۹۲۰۴	۵۳۲۰۵۶	+	۸۰	۳۰۰	ریوار
(۴)	بروده	۲۰۲۲۴	۹۲۳۶۶۷	+	۱۶۰	۴۰۰	راجپوت سوندھا
(۵)	داگ دودھالیا	۱۳۳۸۱	۴۵۸۱۴۴	+	۱۲۵	"	" "
(۶)	سوہٹ	۱۳۳۸۱	۶۹۳۵۸۵	+	۲۴۰	۵۰۰	" "
(۷)	کوتری پرایہ دوجگہ	۴۶۰۴۶	۱۸۵۶۵۶۶	+	۷۷۰	۱۳۰۰	سائتہ بچویلی
(۸)	گنگرار	۲۰۲۶۱۵	۱۰۶۶۶۸۳	+	۲۰۰	۷۰۰	راجپوت سوندھا
(۹)	گہوسی	۲۵۹۷	۱۱۶۳۸۰	+	۶۰	۲۰۰	سوندھا

فہرست فرمانروایان مالوہ

نمبر شمار	اسماء
(۱)	دھن جی۔ سو سال
(۲)	جیت چندر چھیاسی سال سات ماہ تین روز
(۳)	سالباہن۔ ایک سال
(۴)	نرباہن۔ سو سال
(۵)	بیتراج۔ سو سال
	ان پانچ افراد نے پشت در پشت تین سو تاسی سال سات ماہ تین روز حکومت کی۔

فہرست فرمانروایان مالوہ

نمبر شمار	اسماء
(۱)	اوت بنوار چھیاسی سال سات ماہ تین روز
(۲)	بر بھراج تیس سال سات ماہ تین روز
(۳)	اوت برمہ۔ نوے سال
(۴)	سدھر وشنگہ۔ اسی سال
(۵)	ہمرتہ۔ سو سال
(۶)	گندھرب۔ بتیس سال

فہرست فرمانروایان مالوہ

نمبر شمار	اسماء
(۷)	بکرماجیت۔ سو سال دو ماہ تین روز
(۸)	چندرسین۔ اس کا ہم قوم چھیاسی سال تین ماہ دو روز
(۹)	کھڑک سین۔ پچاسی سال
(۱۰)	چترکوٹ۔ ایک سال
(۱۱)	گنگ سین۔ چھیاسی سال
(۱۲)	چندرپال۔ اس کا ہم قوم۔ سو سال
(۱۳)	مہندرپال۔ سات سال
(۱۴)	کرم چند۔ اس کا ہم قوم۔ ایک سال ایک روز
(۱۵)	بجے نند۔ ساٹھ سال
(۱۶)	منج
(۱۷)	بھوج۔ سو سال
(۱۸)	جے چند۔ دس سال دو روز
	ان اٹھارہ افراد نے جو پنوار کی قوم سے تھے ایک ہزار باسٹھ سال گیارہ ماہ ستر روز فرمانروائی کی۔
(۱)	جیت پال تونور۔ پانچ سال
(۲)	رانا راجو۔ اس کا ہم قوم۔ پانچ سال
(۳)	رانا باجو۔ ایک سال
(۴)	رانا جاجو۔ بیس سال
(۵)	رانا بیندار۔ اس کا ہم قوم۔ بیس سال

فہرست فرمانروایان مالوہ

نمبر شمار	اسماء
(۶)	رانا بہادر۔ پانچ سال
(۷)	رائے بکھمیل۔ اس کا ہم قوم۔ پانچ سال
(۸)	رائے سکن پال۔ پانچ سال
(۹)	رائے کرت پال۔ پانچ سال
(۱۰)	رائے انیک پال۔ ساٹھ سال
(۱۱)	کنورپال۔ ایک سال
	ان گیارہ افراد نے قبیلہ تونور سے ایک سو بیالیس سال تین روز حکمرانی کی۔
(۱)	راجہ جگدیو چوہان۔ دس سال
(۲)	جگناتھ۔ اس کا بھتیجا۔ دس سال
(۳)	ہردیو۔ پندرہ سال
(۴)	باسدیو۔ سولہ سال
(۵)	سری دیو۔ پندرہ سال
(۶)	دہرم دیو۔ چودہ سال
(۷)	بلدیو۔ دس سال
(۸)	نانک دیو۔ نو سال
(۹)	کیرت دیو۔ گیارہ سال
(۱۰)	پتھورا۔ اس کا ہم قوم۔ اکیس سال
(۱۱)	مالدیو۔ نو سال
	ان گیارہ افراد نے قوم چوہان سے ایک سو چالیس سال حکومت کی۔

فہرست فرمانروایان مالوہ

نمبر شمار	اسماء
(۱)	شیخ شاہ۔ ستر سال
(۲)	دھرم راج سود۔ بیس سال
(۳)	علاء الدین فرزند شیخ شاہ۔ بیس سال
(۴)	کمال الدین۔ بارہ سال
(۵)	جیت پال چوہان۔ بیس سال
(۶)	ہرچند۔ بیس سال
(۷)	کیرت چند۔ دو سال
(۸)	اگر سین۔ تیرہ سال
(۹)	سورج نند۔ بارہ سال
(۱۰)	پتر سین۔ دس سال
	ان دس افراد نے تہتّر سال فرمانروائی کی
(۱)	جلال الدین۔ بائیس سال
(۲)	عالم شاہ۔ چوبیس سال
(۳)	کھرک سین۔ ہرسین کا فرزند۔ آٹھ سال
(۴)	نرباہن۔ بیس سال
(۵)	بیرسال۔ سولہ سال
(۶)	پورنمل۔ انتالیس سال

فہرست فرمانروایان مالوہ

نمبر شمار	اسماء
(۷)	ہرنند۔ باسٹھ سال
(۸)	سکت سنگھ۔ ساٹھ سال
	ان آٹھ افراد نے دو سو پانچ سال حکمرانی کی
(۱)	بہادر شاہ۔ چند ماہ
(۲)	دلاور خاں غوری۔ بیس سال
(۳)	ہوشنگ شاہ۔ تیس سال
(۴)	محمد شاہ۔ ایک سال چند ماہ
(۵)	سلطان محمود عم ہوشنگ۔ چونتیس سال
(۶)	سلطان غیاث الدین۔ بتیس سال
(۷)	سلطان ناصر الدین۔ گیارہ سال چار ماہ تین روز
(۸)	سلطان محمود۔ چھبیس سال چھ ماہ گیارہ روز
(۹)	قادر شاہ۔ چھ سال
(۱۰)	شجاعت خاں مشہور بہ سجاول خاں بارہ سال
(۱۱)	باز بہادر
	ان گیارہ افراد نے ایک سو بائیس سال دو ماہ و چار روز فرمانروائی کی۔

کہتے ہیں کہ سنہ الٰہی سے دو ہزار تین سو پچاس سال پانچ مہینے ستائیس روز قبل مہاباہ نام ایک رشی تھے جو سب سے پہلے خانۂ آتش روشن کرکے خدا کی عبادت

میں مصروف ہوئے جس کا مقصد یہ تھا کہ ریاضت کے ذریعے سے وہ اپنی نفسانی خواہشات کو فنا کر دیں طالبان سعادت ان رشی کے حلقۂ ارادت میں داخل ہو کر اپنے نفس کو زیر کرنے میں کوشاں ہوئے۔ اسی دوران میں بدھ مذہب کے پیرو مہا باہ کی اس ریاضت سے بے حد خوف زدہ ہوئے۔ اور انھوں نے مالکِ وقت سے فریاد کی۔ کہ اس آتشکدہ میں لاکھوں جانیں تلف و برباد کی گئی ہیں بہتر یہ ہے کہ برہمنوں کو مذہبی رسوم ادا کرنے کی ممانعت کر دی جائے اور راجہ اپنے فرضِ منصبی کے مطابق خلقِ خدا کی جانیں بچائے۔ ان اشخاص کا معروضہ قبول ہوا۔ اور راجہ نے رشی اور ان کے مریدوں کو آتش خانے کی پرستش سے جبراً باز رکھا۔ مہا باہ اور اس کے چیلے مجبوراً خاموش رہے۔ لیکن اپنے جلے ہوئے دل سے خدا سے دعا مانگتے تھے کہ کون ایسا مہاتما دنیا میں ظاہر ہو جو بدھ مذہب کو فنا کر کے برشٹاتن دھرم کو رواج دے۔ خدا نے ان کی دعا قبول کی۔ اور اسی آتش خانہ سے جو عرصہ دراز سے افسردہ ہو چکا تھا ایک انسانی جسم نمودار ہوا۔ جس کی پیشانی سے مافوق طاقت اور قوت کا اندازہ ہوتا تھا۔ اس شخص کے ہاتھ میں ایک آتشی تلوار تھی جس سے شعلے بلند ہوتے تھے۔ قلیل مدت کے بعد اس نے تختِ حکومت پر جلوس کر کے۔ برہمنوں کے مذہب کو دوبارہ رواج دیا۔ اس شخص نے دھنجی نام سے تختِ حکومت پر جلوس کیا۔ اور دکن سے آکر مالوے کو اپنا پائے تخت قرار دیا۔ اور طویل عمر پائی دھنجی کی پانچویں پشت میں راجہ ہیت راج نے لاولد وفات پائی۔ اور اعیانِ ملک نے آوت پنوار کو اس کا جانشین مقرر کیا۔ اور اسی زمانہ سے پنوار قبیلہ میں حکمرانی کی ابتدا ہوئی۔

پنوار خاندان کے فرمانرواؤں میں ہمرتبہ میدان جنگ میں کام آیا۔ اور اس کے قتل کے بعد فرمانروائی کے لئے گندھرب کا انتخاب ہوا۔ ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ گندھرب کا دوسرا اوتار ہے جسے خدا نے پشت گندھرب دیوتا کی شکل میں تبدیل کیا۔ اور اس کے بعد انسانی جامے میں اسے دنیا میں بھیجا۔ دوسرا جنم لینے کے بعد ہی وہ اسی نام سے مشہور ہوا اور تمام عالم پر عدل و انصاف کے ساتھ حکمرانی کی۔

گندھرب کی صلب سے ایک فرزند پیدا ہوا۔ جو اپنے اسلاف کا فخر اور باپ کا جانشین ہو کر راجہ بکرماجیت کے نام سے تمام عالم میں مشہور ہوا۔ بکرماجیت نے

بے شمار ممالک فتح کیئے۔ ہندوؤں کا سنہ اسی راجہ کے سال جلوس سے شروع ہوتا ہے ہندوؤں کی کتابوں میں اس کی بابت عجیب و غریب حکایات مذکور ہیں۔ اس میں شبہہ نہیں کہ بکرماجیت کو سحر و فسوں سازی سے کچھ واقفیت تھی جس کی بنا پر اس نے بھولے بھالے آدمیوں کو اپنا گرویدہ بنالیا۔

چندرپال سریر آرائے سلطنت ہوا۔ اور اس نے تمام ہندوستان پر اپنا قبضہ کیا۔ بیجے نند شکار کا دلدادہ تھا ایک روز منج کے درخت کے نزدیک اس کو ایک نوزائیدہ بچہ زمین پر پڑا ہوا ملا۔ راجہ نے بچے کو اپنے فرزند کی طرح پرورش کیا۔ اور اسے منج کے نام سے موسوم کیا۔ راجہ کا آخر وقت آگیا۔ اور اس کا قلبی فرزند بھوج نابالغ تھا، بیجے نند نے منج کو اپنا جانشین مقرر کیا۔ اس راجہ نے دکن کی لڑائیوں میں اپنی جان دی۔

بھوج ۵۴۱ سنہ بکرمی میں تخت نشین ہوا۔ اس راجہ نے سلطنت کو بہت وسعت دی۔ اور بیحد انصاف کے ساتھ حکمرانی کی۔ اس کے عہد میں علم و فضل کو بیحد ترقی ہوئی۔ علما و فضلا کی قدردانی اور طلبہ کی ہمت افزائی کی گئی۔ پانچ سو صاحبان علم و فضل اس کے دربار کی زیب و زینت تھے۔ جن میں ہر فرد کی اس کے مرتبہ کے موافق قدرافزائی کی جاتی تھی۔ ان سب میں بروج ممتاز تھا۔ دوسرے قابل ذکر فاضل کا نام دہن پال تھا جس نے بے شمار و بیحد کتابیں تصنیف کیں۔ اور طالبان علم کے لیئے ذخیرۂ معلومات کا تحفہ دنیا میں چھوڑا۔ بھوج کی پیدائش کے وقت نجومیوں کی غلط فہمی یا جنم پتری کے بتلانے والوں کی لغزش سے اس بچے کی بابت شگون بد کی پیشین گوئی کر دی گئی۔ اور راجہ سے صاف کہہ دیا کہ مولود اسدرجہ منحوس ہے اس کی نحوست سے لڑکے سے مربی پرورش کنندہ کو نقصان پہنچنے کا قوی اندیشہ ہے۔ اپنی جان کو عزیز سمجھکر ان غلط کاروں نے اقبال مند لڑکے کو صحرائے بیکسی میں پھینک دیا اور بے یار و بے مددگار بچے نے بلا کسی انسانی ہمدردی اور تربیت کے پرورش پائی۔ بروج پنڈت نے جو اس وقت تک راجہ کے حلقۂ اہل علم میں داخل نہ ہوا تھا اس بے گناہ مولود کا اپنے طور پر ایک زائچہ بیحد غور و فکر کے ساتھ تیار کیا۔ اور مولود کے اقبال اور صاحب عدل و انصاف اور اس کی درازی عمر اور حکمرانی کی سچی پیشین گوئی کی۔ بروج نے اس جنم پتری کو راجہ کی

گزرگاہ پر پھینک دیا۔ بچ نند نے اس کاغذ کو پڑھا اور حقیقت واقعی سے واقف ہوتے ہی محبت پدری جوش زن ہوئی راجہ نے نجومیوں کی ایک مجلس منعقد کی بڑے غور و خوض کے بعد صداقت کا پتہ چلا۔ اور غلط فہم نجومیوں نے اپنی لغزش کا اقرار کیا۔ راجہ خود گیا۔ اور اپنے ہونہار فرزند کو اپنی آغوش میں لیکر واپس آیا اور گویا تقدیر کی نیرنگیوں نے اسے حقیقت حال سے مطلع کیا۔

بھوج آٹھ برس کا ہوا۔ اور اس کی تقدیر نے ایک دوسرا انقلاب اس کے پیش نظر کیا۔ اس کے باپ کے جیتنے فرزند اور اس کے جانشین راجہ منج کو بھوج کے ساتھ عداوت ہوئی۔ اور اس کی کوتاہ نظری نے اُسے دیوانہ بنا دیا۔ منج نے بے گناہ لڑکے کو اپنے چند رازداروں کے سپرد کیا۔ تاکہ یہ لوگ اس بچے کو قتل کر ڈالیں۔ ان رازداروں کے دل میں رحم آیا۔ اور انھوں نے اس کو توچھوڑ دیا اور اس کی بابت ایک فسانہ گڑھ کر راجہ کو سنا دیا۔ لڑکے نے چلتے وقت ان اشخاص کو ایک خط دیا۔ اور ان سے تاکید کر دی کہ جب راجہ میرا حال دریافت کرے تو اُسے یہ کاغذ پڑھکر سنا دینا خط کا مضمون یہ تھا کہ دیکھو انسان کو اس کی باطنی تاریکی کس طرح نافہم و دیوانہ بنا کر اُسے بڑے سے بڑے جرم کا سزاوار بناتی اور ناپاک خیالات سے انسان کو متاثر کر کے اس کے ہاتھوں سے بے گناہ خون کراتی ہے۔ کوئی حکمراں خزانہ و مال و ملک اپنے ساتھ لے جانے کا خیال بھی دل میں نہیں لا سکتا۔ کیا مجھے قتل کر کے راجہ خود ہمیشہ کے لئے دنیا میں باقی رہ جائے گا۔ اور میرے بعد راجہ کو کوئی نقصان نہ پہونچے گا۔ راجہ اس خط کا مضمون سن کر خواب غفلت سے جاگا۔ اور اپنے کئے پر بیحد نادم و پشیمان ہوا اور غم کی حالت میں کف افسوس ملنے لگا۔ ملازمین نے جب راجہ کو اس طرح متاثر دیکھا اور یہ سمجھ گئے کہ اس کے الفاظ صداقت میں ڈوبے ہوئے ہیں تو انھوں نے حقیقت حال بیان کر دی بھوج کی سلامتی کا مژدہ سنکر منج نے سجدہ شکر ادا کیا اور اس کے ساتھ اظہار محبت و الفت کر کے بھوج کو اپنا جانشین نامزد کیا۔ بھوج کی وفات کے بعد اس کا فرزند جے چند حکمراں ہوا جے چند نے بھی دنیا کو خیرباد کہا اور اس کی وفات کے بعد پنوار خاندان میں کوئی شخص فرمانروائی کے لایق نظر نہ آیا۔ جیتپال جو قوم کا تونور اور بہت بڑا زمیندار تھا حکمرانی کے لئے منتخب کیا گیا اور اس طرح خوبی تقدیر سے حکمرانی تونور خاندان میں منتقل ہو گئی۔

کنور پال کے مرنے کے بعد حکومت کی باگ چوہان خاندان کے ایک رکن کے ہاتھ میں گئی۔ مالدیو کے عہد حکومت میں شیخ شاہ نے غزنی سے دھاوا کیا اور مالوہ کو فتح کر کے اس پر قابض ہو گیا شیخ شاہ عرصہ دراز تک زندہ رہا لیکن جب دنیا کو خیرباد کہا تو اس کا فرزند علاء الدین نابالغ تھا اس لیے اس کا وزیر دھرم راج شو دحکمرانی کرنے لگا۔

علاء الدین جوان ہوا اور اس نے دھرم راج سے معرکہ آرائی کی اور اس ناشکر گزار کو فنا کر کے حکمرانی کی باگ اپنے ہاتھ میں لے لی۔

کچھ عرصے کے بعد جیتپال جو مانک دیو چوہان کی اولاد اور کمال الدین کا ملازم تھا حرص وطمع کا بندہ بنا اور اس بدسرشت اور نمک حرام ملازم نے آقا کی جان لی اور اس طرح حکمران بنکر ہمیشہ کے لئے نشانہ ملامت بنا۔

پتر سین کے عہد حکومت میں ایک دغاباز افغان نے چند اوباشوں کو اپنا ہم راز و حاشیہ نشین بنایا اور کمینگاہ میں بیٹھکر راجہ پر حملہ کیا اور اس کا کام تمام کر دیا۔ اور جلال الدین کے لقب سے ملک کا فرمانروا بن بیٹھا۔ پتر سین نے اپنی زندگی میں اپنے فرزند کھمرک سین کو راجہ کامروپ کے خاندان میں بیاہ دیا تھا۔ کھمرک سین نے اپنے قابل قدر خدمتوں سے راجہ کو ایسا اپنا گرویدہ بنالیا کہ راجہ نے اسے اپنا جانشین نامزد کر دیا کھمرک سین نے مسند حکومت پر قدم رکھتے ہی اپنے باپ کے قاتل کے وارثوں سے بدلہ لینے کے لئے مالوہ پر فوج کشی کی عالم شاہ والی مالوہ قتل ہوا اور شہر پر کھمرک سین کا قبضہ ہو گیا۔

سکت سنگھ کے زمانۂ حکومت میں ایک شاہزادہ مسمی بہادر شاہ نے دکن سے مالوہ پر حملہ کر کے راجہ کو قتل کیا۔ اور مالوہ فتح کر کے دہلی کی طرف بڑھا لیکن سلطان شہاب الدین نے معرکہ آرائی کر کے اس کے ہاتھ میں گرفتار ہوا۔

سلطان غیاث الدین بلبن کے عہد سے لیکر سلطان محمود پسر سلطان فیروز شاہ کے زمانے تک دہلی کی سلطنت میں کسی طرح کی کمزوری نہیں پیدا ہوئی لیکن محمود کے مرتے ہی دہلی کی عظیم الشان سلطنت کا شیرازہ بکھر گیا۔ دلاور خاں غوری سلطان محمود کا صوبہ دار مالوہ سرکشی کر کے خود مختاری کا ڈنکا بجانے لگا سلطان محمود نے اپنے چار ارکین دولت کو چار صوبوں کا والی مقرر کیا تھا محمود کی زندگی میں تو یہ امیر ہر حالت میں بادشاہ کے باوفا ملازم رہے لیکن اس کے مرتے ہی ان چاروں صوبہ داروں نے بیوفائی

کو اپنا شعار بنایا اور ظفر خاں گجرات کا۔ خضر خاں ملتان کا۔ خواجہ سرور جونپور کا اور دلاور خاں مالوہ کا خود مختار حاکم بن گیا۔

دلاور خاں کی وفات کے بعد اس کا فرزند الپ خاں سلطان ہوشنگ کے خطاب سے اس کا جانشین مقرر کیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ دلاور خاں کو اس کے فرزند نے زہر دلوایا اور اس طرح ناخلف فرزند ہمیشہ کے لئے قابل نفرین قرار پایا سلطان مظفر گجراتی نے ہوشنگ پر فوج کشی کی اور اسے گرفتار کر کے صوبے کی حکومت اپنے بھائی کو دی ناصر خاں ظالم تھا اور رعایا کے حقوق کی حفاظت نہ کر سکتا تھا ارکین ملک نے اسے معزول کر کے ہوشنگ کے چچازاد بھائی موسیٰ کو حکمران بنایا۔ سلطان مظفر نے ہوشنگ کو قید سے رہا کیا اور اسے اپنے بھائی احمد خاں کی ہمراہی میں مالوہ روانہ کیا۔ ہوشنگ نے اپنے چچا کے لڑکے سے معرکہ آرائی کی اور اس پر فتح پا کر مالوہ کا حاکم بنا۔ مظفر شاہ نے وفات پائی اور ہوشنگ نے احسان فراموشی کر کے گجرات پر لشکر کشی کی لیکن ناکام واپس آیا۔

ہوشنگ نے بارہا سلطان احمد گجراتی کے مقابلہ میں صف آرائی کی لیکن ہر مرتبہ نادم و پشیمان ہوا۔ ایک مرتبہ ہوشنگ نے سوداگروں کے لباس میں جاج نگر کا سفر کیا۔ جاج نگر کا حاکم اتفاق سے اس وقت چند ہمراہیوں کے ساتھ اس قافلے کو دیکھنے آیا ہوشنگ نے حاکم کو گرفتار کر لیا اور جلد سے جلد واپس ہوا۔ راستہ میں ہوشنگ نے قیدی حریف سے کہا کہ چند ہاتھیوں کی طمع نے مجھے اس حیلہ سازی پر مجبور کیا ہے اگر تمھارے ملازم پر سر پیکار ہوں گے تو پیشتر تمھاری جان کی خیر نہیں ہے۔ حاکم مالوہ نے چند عمدہ ہاتھی پیش کیئے اور اس طرح رہائی پائی۔ ہوشنگ نے بارہا مبارک شاہ بن خضر خاں حاکم دہلی۔ ابراہیم شرقی اور سلطان احمد دکنی سے معرکہ آرائیاں کیں۔ جب ہوشنگ نے وفات پائی تو ارکین دولت نے اس کی وصیت کے مطابق اس کے فرزند نصیر خاں کو محمد شاہ کا خطاب دیکر مسند حکومت پر بٹھایا۔ محمود خاں سلطان ہوشنگ کے چھوٹے بھائی نے اپنی شامت اعمال سے محمد شاہ کے ساقی سے سازش کی اور اس نمک حرام و زر پرست ملازم نے شراب میں زہر ملا کر بادشاہ کو پلایا۔ افسران فوج نے بادشاہ کی موت کو چھپایا اور ارادہ کیا کہ اس کے فرزند کو تخت حکومت

پر بٹھائیں۔ ان ارکین نے کسی شخص کو محمود خاں کے پاس بھیجا اور اسے مشورہ کے لئے طلب کیا۔ محمود خاں نے جواب دیا کہ سلطان مرحوم کی وفات سے دنیا میری نگاہوں میں تاریک ہوگئی ہے لیکن اس پر بھی اگر آپ لوگ میرا شریک مشورہ ہونا ضروری سمجھتے ہیں آپ صاحبان خود میرے پاس چلے آئیں۔ ارکین سلطنت اپنی ناتجربہ کاری سے اس کو صادق القول سمجھے اور بلا کسی خوف وخطرہ کے اس کے پاس چلے گئے محمود خاں نے امیروں کو گرفتار کرلیا اور چند دنیا پرست و بے غیرت افراد کی مدد واعانت سے محمود شاہ کے لقب سے مالوے پر قابض ہوکر حکمراں ہوگیا۔ ایسے بدسرشت فرمانروا کا برسر اقتدار ہونا۔ زمانے کی وہ گردش تھی جس پر قسمت نے خندہ زنی کی اور اس کی ظاہری شان وشوکت نے محمود شاہ کے اقتدار کو کچھ عرصے تک قائم رکھا۔ محمود شاہ نے سلطان احمد گجراتی سلطان محمد بن مبارک شاہ فرمانروائے دہلی اور سلطان حسین شرقی اور رانا کو بنا سے معرکہ آرائیاں کیں سلطان ابو سعید مرزا نے خواجہ جمال الدین استرآبادی کو بیش قیمت تحایف کے ساتھ ایلچی بناکو سلطان محمود کے پاس روانہ کیا اس واقعے سے سلطان محمود کی حکومت کی وقعت دلوں میں پیدا ہوئی۔ محمود شاہ نے اپنے بہی خواہوں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا جس کی وجہ سے اس پر مصیبتیں نازل ہوئیں لیکن زمانے نے اس کا ساتھ دیا اور سلطان منظفر گجراتی کی مدد سے حکمرانی کی باگ پھر اس کے ہاتھ میں آگئی۔ محمود اپنی لاپروائی اور خودسری کی وجہ سے رانا سانگا کے ہاتھ میں گرفتار ہوا لیکن رانا نے اس کے ساتھ بہترین سلوک کیا اور پھر اسے مالوہ کے ملک میں بھیجدیا۔ اس واقع کے بعد محمود نے سلطان بہادر شاہ گجراتی سے معرکہ آرائی کی لیکن حریف کے ہاتھ میں گرفتار ہوکر قلعہ چاپانیر میں قیدی بناکر روانہ کیا گیا محمود شاہ مالوہ اور چاپانیر کے راستے میں قتل کیا گیا اور مالوہ کا گجرات سے الحاق کرلیا گیا اور جبتک کہ جنت آشیانی نے اس صوبے پر قبضہ نہیں کیا مالوہ گجرات ہی کا ماتحت رہا جنت آشیانی جب آگرہ واپس آئے تو سلطان محمود کے ایک عزیز مسمی ملو نے مالوہ پر قبضہ کرکے اپنے کو قادر خاں کے خطاب سے والئ مالوہ مشہور کیا۔

شیر خاں کے زمانۂ حکومت میں اس صوبہ کا حاکم شجاعت خاں مقرر کیا گیا۔ سلیم شاہ کے عہد میں شجاعت خاں خودمختار بن گیا اور اپنے کو مبارز خاں کے

نام سے مشہور کیا۔
مبارز خاں کے بعد اس کا بڑا بیٹا بایزید خاں بازبہادر کے خطاب سے مالوہ کا حکمراں قرار پایا۔ بازبہادر تھوڑے دنوں حکمراں رہا اور اسی کے عہد حکومت میں اقبال شہنشاہی کی نورانی شعاعوں نے مالوہ کو منور کیا اور یہ صوبہ بھی ممالک محروسہ میں شامل کر لیا گیا۔ خدا اس مبارک سلطنت کو ابدالاباد تک قایم رکھے اور رعایا اپنے عادل بادشاہ کے عہد معدلت میں شاد و آباد رہے۔

صوبۂ خاندیس

یہ معمور و آباد صوبہ اصل میں خاندیس کہلاتا تھا لیکن قلعہ اسیر کی فتح کے بعد خاندیس شاہزادہ دانیال کی جاگیر میں دیا گیا اور اس وقت سے بجائے خاندیس کے واندیس کے نام سے مشہور ہو گیا۔ واندیس اقلیم دوم میں واقع ہے اس کا طول پوگاؤں سے جو بھنڈیہ سے ملا ہوا ہے للنگ تک جو احمد نگر کی سرحد پر واقع ہے پچھتر کوس اور اس کا عرض جاموود سے جو برار سے ملحق ہے پال تک جو مالوہ کی سرحد پر واقع ہے پچاس کوس ہے لیکن صوبے کا عرض بعض مقامات پر صرف پچیس کوس ہے۔ واندیس کے مشرق میں برار شمال میں مالوہ جنوب میں جالنہ اور مغرب میں مالوہ اور جنوبی کوہستانی سلسلہ واقع ہے۔ اس صوبے میں دریا بکثرت ہیں جن میں سے موالی سب سے بڑی ہے۔
تاپتی کا منبع برار و گونڈوانہ کے درمیان واقع ہے۔ تاپتی اسی سمت سے نکلتی ہے۔ یہ دریا صوبے کے بعض حصوں میں پورنی کے نام سے مشہور ہے گرفی جوہرہ کے قریب ایک مقام سے نکلی ہے۔ یہاں کی آب و ہوا عمدہ ہے جاڑوں میں سردی کم ہوتی ہے۔
اس صوبے کی خاص پیداوار جوار ہے جو ملک کے اکثر مقامات پر سال میں تین مرتبہ بوئی اور کاٹی جاتی ہے اس کی شاخیں اس قدر خوش ذائقہ اور نرم ہوتی ہیں کہ میوے میں ان کا شمار ہوتا ہے۔
چاول عمدہ قسم کے اور پھل اور پان بھی بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔ کپڑے عمدہ اور

اعلیٰ قسم کے بنے جاتے ہیں جن میں سری صاف. بھیروں و ہرن گاؤں میں تیار ہوتے ہیں۔
آسیر کا عمدہ مقام ہے۔ یہ قلعہ ہے جو ایک بلند پہاڑی پر واقع ہے۔
تین مضبوط اور بے نظیر قلعے اس کو گھیرے ہوئے ہیں جو بلندی اور استحکام میں اپنی نظیر نہیں رکھتے ایک بہت بڑا شہر قلعہ کے پائین آباد ہے۔ برہان پور صوبہ کا بہت بڑا شہر ہے جو دریائے تپتی سے تین کوس کے فاصلے پر آباد ہے۔ اس کا طول البلد ۱۲ درجے ۴۰ دقیقے ہے۔ اس شہر میں بے شمار باغ ہیں اور یہاں صندل عمدہ پیدا ہوتا ہے۔ ہر پیشہ اور مختلف قوم کے لوگ آباد ہیں پیشہ ور اپنے کام میں ہوشیار اور کامیاب ہیں۔ گرمی کے زمانے میں خاک بہت اڑتی ہے جو برسات میں کیچڑ ہو جاتی ہے۔

عادل آباد خوبصورت قصبہ ہے۔ اس قصبے کے قریب ایک جھیل ہے جو تیرتھ گاہ ہے راجہ دسرت نے اس جھیل کے کنارے اپنے گناہوں سے نجات پائی ہے یہ جھیل ہمیشہ پانی سے لبریز رہتی ہے جو بہت بڑے رقبے کو سیراب کرتی ہے۔

(جاپاک دیو) یہ ایک موقع ہے جہاں تپتی اور پورنا دونوں ندیاں باہم ملتی ہیں اس سنگم بیحد مقدس سمجھا جاتا ہے اور اسے چکر تیرتھ کہتے ہیں۔ ایسے تیرتھ سے ملحق مہادیو کی مورت ہے۔

ہندوؤں کا بیان ہے کہ ایک اندھا شخص مہادیو کی مورت اپنے ساتھ رکھتا اور روزانہ اس کی پوجا کرتا تھا اتفاق سے مورت اس جگہ گم ہو گئی۔ عرصے تک تو اندھا پوجاری بیحد غمگین رہا لیکن اس کے بعد اس نے بالو کی ایک مورت بنائی جس کو اسی گم شدہ مورت کی طرح آراستہ کیا اور زمین پر نصب کر کے اس کی پوجا کرنے لگا۔ نیرنگئ تقدیر سے بالو کی مورت خود بخود سنگی تصویر ہو گئی۔ اور وہ ابھی تک موجود ہے۔
اسی کے قریب ایک چشمہ ہے جس کو گنگا کی نہر سمجھتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ایک عبادت گزار جوگی روحانی قوت سے اس مقام سے ہر روز گنگا اشنان کرنے جاتا تھا ایک رات گنگا جی خواب میں آئیں اور انھوں نے کہا کہ اب آئندہ سے تم یہ تکلیف نہ گوارا کرو. میں خود تمہارے منڈپ کے ایک کونے میں چلی آتی ہوں چنانچہ صبح کو ایک چشمہ وہاں نکل آیا اور وہ آج تک جاری ہے۔
جامود ایک زرخیز پرگنہ ہے۔ اس کے قریب پیپل ڈولی قلعہ ایک بلند پہاڑ

پر ہے۔ وامرنی ایک آباد قصبہ ہے جس کے قریب ایک تالاب ہے جس میں ایک گرم چشمہ ہر وقت بہتا ہے جس کی وجہ سے یہ بھی ایک تیرتھ گاہ سمجھا گیا ہے۔

چوپرہ بھی ایک آباد قصبہ ہے جس کے قریب رامیسر کا مشہور دیول ہے یہ مندر گرنی اور تپتی کے سنگم پر واقع ہے۔ پوجاری دور دور سے تیرتھ کے لئے آتے ہیں۔ اسی سے ملا ہوا ملکا پد کا قلعہ ہے۔

تھانیسر۔ یہ مقام قلیل زمانے تک فاروقیوں کا پائے تخت رہا قلعہ اگرچہ میدان میں واقع ہے لیکن بیحد مستحکم ہے۔

اس صوبے میں بتیس پرگنے ہیں۔ تمام صوبہ میں زمین کا قلیل حصہ ایسا ہوگا جس میں کشت کاری نہ ہوتی ہو اور بعض دیہات تو شہروں کی مانند ہیں۔ زراعت پیشہ گروہ متمدن اور محنتی ہے صوبے کے فوجی سپاہی تمام کولی بھیل اور گونڈ ہیں۔ ان میں سے بعض اشخاص شیر پالتے ہیں جانور بالکل ان کے قابو میں رہتا اور ان کے حکم کی تعمیل کرتا ہے ان اشخاص کے بابت عجیب و غریب فسانے مشہور ہیں۔

صوبے کی آمدنی ۱۲۶۴۷۰۶۲ تنکہ براری ہے۔ آسیر کی فتح کے بعد اس کی آمدنی میں پچاس فی صدی کا اضافہ ہوگیا ہے تنکہ ۴ ۲ دام کا ہوتا ہے اس حساب سے تمام صوبے کی آمدنی ۵۴ کروڑ ۲۵ لاکھ ۹۴ ہزار ۲ سو ۳۲ اکبری دام ہے۔

صوبہ واندیس۔ سرکار واندیس

نمبر شمار	اسمائے محال	محاصل
	بتیس محل	۱۲۶۴۷۰۶۲ تنکہ
(۱)	آسیر۔ برہانپور کے شمال میں ہے	۱۰۶۰۲۲۱ ت
(۲)	اتران۔ جنوبی	۲۶۴۲۴۹ ت
(۳)	ارندول۔ شرقی مایل بجنوب	۵۴۳۳۲۸ ت
(۴)	انملینرا	۲۴۰۶۱۸۰ ت

نمبر	اسمائے محال	محاصل
(۵)	برنگاؤں۔ شرقی مایل بجنوب	۲۱۵۵۰۴۔ ت
(۶)	پاچورہ۔ میان جنوب وشمال	۲۰۶۷۲۸۔ ت
(۷)	بورمال۔ غربی	۱۶۲۸۳۰ ت
(۸)	بودبیر۔ میان مشرق وجنوب	۱۸۳۵۴۰ ت
(۹)		۵۸۵۱۱ ت
(۱۰)		۲۴۶۱۱۲ ت
(۱۱)	باہل۔ جنوبی	۲۹۰۳۱۱ ت
(۱۲)	بکیدگاؤں۔ جنوبی	۲۵۶۳۳۱ ت
(۱۳)	بتاود۔ جنوبی	۳۲۰۷۸۲ ت
(۱۴)	بایر۔ میان مغرب وجنوب	۵۹۵۹۶۸ ت
(۱۵)	تھانیسر۔ میان مغرب وجنوب	۵۹۴۲۳۹ ت
(۱۶)	جامود۔ شرقی	۱۷۵۰۴۴ ت
(۱۷)	جامنیر۔ میان مشرق ومغرب	۴۷۰۰۴۲ ت
(۱۸)	چاندسر۔ جنوبی	۱۹۸۹۰۰ ت
(۱۹)	جلود۔ جنوبی	۳۱۷۲۰۵ تنکہ
(۲۰)	چوپیرہ۔ غربی	۷۳۰۹۶۵ "
(۲۱)	دانگری۔ جنوبی	۳۱۵۳۲۵ "
(۲۲)	دامری۔ غربی	۳۵۲۳۰۰ "
(۲۳)	رانوبیر۔ غربی	۸۸۳۶۵۵ "
(۲۴)	رین پور۔ شرقی	۸۲۰۱۷۱ "
(۲۵)	سادوا۔ جنوبی	۴۳۰۰۰۸ "
(۲۶)	سندورنی۔ میان مشرق وجنوب	۱۰۴۷۵۴ "
(۲۷)	عادل آباد " " "	۵۲۷۲۲۳ "

نمبر	اسمائے محال	محاصل
(۲۸)	للنگ ۔ جنوبی	۳۵۲۶۴۴ تنگہ
(۲۹)	لوہارا ۔ جنوبی	۲۴۷۹۶۵ "
(۳۰)	مانجرود ۔ شرقی	۱۰۴۹۶۵ "
(۳۱)	نصیر آباد ۔ جنوبی	۸۲۴۹۲۵ "
(۳۲)	+	۳۱۶۳۳۸ "

قدیم زمانے میں اس صوبے کا بیشتر حصہ غیر آباد تھا قلعہ اسیر کے گرد تھوڑی بہت آبادی تھی۔ یہ جگہ اشوتھاما کی طرف منسوب اور پرستش گاہ تھی۔ کہتے ہیں کہ ملک راجہ جس کی نویں پشت میں بہادر پیدا ہوا تقدیر کی نیرنگیوں سے پریشان ہوکر بیدر سے یہاں آیا اور اس نے موضع کوندری تھانیسر میں سکونت اختیار کی۔ ملک راجہ کے ساتھ اہل موضع نے برا سلوک کیا اور وہ ان لوگوں سے آزردہ ہوکر دہلی چلا گیا اور اس نے سلطان فیروز شاہ کی ملازمت اختیار کرلی۔ ملک راجہ صید افگنی میں بڑا مشتاق تھا۔ بادشاہ اس سے بیحد خوش ہوا اور خود ملک راجہ کی پسند پر اس کا انعام مقرر کیا۔ ملک راجہ نے موضع تھانیسر کا فرمان اپنے نام حاصل کیا اور علاوہ اس قصبے کے اور بھی بے شمار دیہات پر اپنا قبضہ کرلیا اور ملک کے بیشتر غیر آباد حصے کو معمور کیا۔ ۷۸۴ھ ہجری میں ملک راجہ نے تھانیسر کو اپنا صدر مقام مقرر کیا اور اپنے کو عادل شاہ کے خطاب سے مشہور کرکے اس حصے کا فرمانروا بن گیا۔ سترہ سال حکومت کرنے کے بعد ملک راجہ نے وفات پائی اور اس کے بعد ملک راجہ کا فرزند غزنین خاں المشہور بہ نصیر شاہ باپ کا جانشین ہوا اور اسی زمانے سے یہ سرزمین خاندیس کے نام سے مشہور ہوئی۔ اس نے چالیس سال چھ مہینے چھبیس روز حکومت کی۔ نصیر شاہ کی وفات کے بعد اس کا بیٹا میران شاہ حکمراں ہوا بعض مورخین اسے عادل شاہ کہتے ہیں اس فرمانروا نے تین برس آٹھ مہینے تئیس روز حکومت کرنے کے بعد دنیا کو خیرباد کیا۔ میران شاہ کے بعد اس کا فرزند مبارک شاہ چوکندی سلطان فرمانروا ہوا جس نے سترہ برس چھ مہینے

انیس روز حکومت کی ۔ چوکھنڈی سلطان کے فرزند حسن خاں المعروف بہ عادل شاہ عینا نے چھیالیس برس آٹھ مہینے دو دن حکومت کی اس کا عہد باقبال و مبارک رہا ۔ اسی فرمانروا نے بجائے تھانمیسر کے برہان پور کو پائے تخت بنایا اور اسیر کے قلعہ پر فتح پائی ۔ سلطان احمد بانی سلطنت گجرات نے اپنی بیٹی حسن خاں کو بیاہ دی عینا کی وفات کے بعد داؤد شاہ اس کے بھائی نے سات برس ایک ماہ سترہ دن حکومت کی ۔ حسن خاں کے فرزند مسمی عادل شاہ ثانی نے گجرات میں پناہ لی سلطان محمد بیگرہ راجی نے مسماۃ رقیہ دختر سلطان مظفر کے ساتھ عادل شاہ کا عقد کیا اور اسے باپ کے ملک کا وارث بنا کر اپنے شہر کو واپس کیا ۔ عادل شاہ نے تیرہ برس حکومت کی اور دو فرزند میراں محمد شاہ اور مبارک شاہ اپنی یادگار چھوڑے ۔ سلطان بہادر گجراتی کو عادل شاہ کے فرزند میراں محمد شاہ کے ساتھ ایک خاص محبت تھی اس نے میراں شاہ کو اپنا جانشین اور اپنے بھتیجے محمود اور خود اس کے بھائی مبارک شاہ کو ولی مقرر کیا ۔ میراں شاہ نے اپنے دونوں موالی کو کوئی نقصان نہیں پہونچایا بلکہ دانائی سے کام لیکر محمود کو گجرات کا فرمانروا بنایا اور خود خاندیس پر قانع رہا ۔

میراں شاہ نے سولہ برس دو مہینے تین دن حکومت کرنے کے بعد دنیا کو خیرباد کیا اور ارکین دولت نے اس کے فرزند راجی کو تخت حکومت پر بٹھایا مبارک شاہ نے بھتیجے سے حکومت چھین لی اور بھائی کا وارث بن کر ۳۲ برس چھ مہینے ۵ دن خاندیس پر حکمراں رہا ۔ مبارک شاہ نے وفات پائی اور اس کا چھوٹا بھائی راجہ علی خاں المعروف بہ عادل شاہ فرمانروا ہوا راجہ علی خاں نے بڑی دانائی و تدبر کے ساتھ اکیس سال تین ماہ بیس روز حکومت کی اور جہاں پناہ کی فوج کے ساتھ دکھنیوں سے معرکہ آرائی کرتے ہوئے میدان جنگ میں کام آیا اور برہان پور میں دفن کیا گیا ۔ علی خاں کے مرنے کے بعد اس کا فرزند خضر خاں المعروف بہ بہادر شاہ اپنے باپ کا جانشین ہوا لیکن اس کے طالع اقبال پر ادبار کی گھٹا چھائی اور ۴۵ الٰہی میں حکمرانی سے محروم کر دیا گیا جیسا کہ اپنی جگہ مرقوم ہے ۔
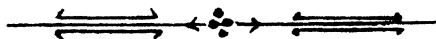
صوبہ برار

برار کا اصلی نام ورداتٹ ہے۔ وردا ندی کا نام ہے اور تٹ کنارہ کو کہتے ہیں یہ علاقہ اقلیم دوم میں واقع ہے اس کا طول بٹالہ سے بیراگو بہ تک دو سو کوس ہے عرض بیدر سے ہنڈیہ تک ایک سو اسّی کوس ہے۔

اس صوبہ کے مشرق میں بیراگڈھ واقع ہے جو بستر سے ملحق ہے۔ اس کے شمال میں ہنڈیہ ہے۔ دکن کی جانب تلنگانہ اور پچھم رخ ہکر ہے۔ یہ علاقہ جنوب میں دو پہاڑوں کے درمیان آباد ہے۔ ایک پہاڑی کا نام بندہ ہے جس پر گاویل و نرنالہ اور تیل گڈھ کے قلعے واقع ہیں۔ دوسری پہاڑی کو سہیا کہتے ہیں جہاں ماھور اور رام گڈھ کے قلعے مشہور ہیں۔

آب و ہوا خوشگوار اور زراعت کثیر ہے۔ اس میں بہت سے دریا ہیں جس میں گوتمی یا گوداوری بھی کہتے ہیں بڑی ہے جس طرح ہندوستان میں مہادیو سے منسوب ہے اسی طرح گوداوری گوتم بودھ سے منسوب ہے۔ اس دریا کی بابت بھی عجیب وغریب داستانیں منقول ہیں۔ گوداوری سے ترنبک کے قریب کوہ سہیا سے نکلتی اور احمد نگر میں داخل ہوتی ہے احمد نگر سے برار میں اور برار سے تلنگانہ میں بہتی ہے۔ ستارہ مشتری کے برج اسد میں داخل ہونے کے بعد ہندو ہر چہار طرف سے تیرتھ کے لئے آتے ہیں۔

گوداوری کے علاوہ دریائے تپتی اور تاپی بھی بیحد مقدس مانی جاتی ہیں۔

دوسرا مشہور دریا پورنا دیول گاؤں کے جوار سے نکلتا ہے۔ اس کے علاوہ وردا ندی تاپی ندی کے منبع کے دس کوس اوپر سے بہتی ہوئی آتی ہے۔

تپتا دریا بھی دیول گاؤں کے قریب سے نکلتا ہے۔

اس ملک میں چودھری کو دیسکھ اور قانون گو کو دیسپانڈیہ مقدم کو پٹیل اور پٹواری کو کل کرنی کہتے ہیں۔

ایلچ پور سب سے بڑا شہر اور صوبہ کا پائے حکومت ہے بنفشی رنگ کا ایک پھول

یہاں پیدا ہوتا ہے جس کی خوشبو بہت عمدہ اور تیز ہوتی ہے۔ اس پھول کو ہوپن چینبہ کہتے ہیں اور یہ زمین سے بالکل متصل اگتا ہے۔

ایلچ پور سے سات کوس کے فاصلہ پر گاویل ایک بڑا اور بے نظیر قلعہ ہے قلعہ کے اندر ایک چشمہ ہے جس میں اہل شہر ہتھیاروں کو دھوتے ہیں۔

پنار۔ ایک سنگین قلعہ ہے جو پشتہ پر واقع ہے۔ دو ندیوں نے تین طرف سے اس قلعہ کو گھیر رکھا ہے۔

کھیرلہ۔ ایک سنگین قلعہ ہے جو میدان میں واقع ہے۔ قلعہ کے درمیان میں ایک پہاڑی ہے جو پرستش گاہ ہے قلعہ سے چار کوس کے فاصلہ پر ایک کنواں ہے جس جاندار کی ہڈی اس کنویں میں گرتی ہے پتھر ہو جاتی ہے جس کی شکل کوڑی سے مشابہ لیکن اس سے چھوٹی ہوتی ہے۔ اس کے مشرق جانب چاتوا تام ایک زمیندار کا مسکن ہے زمیندار مذکور دو ہزار سواروں پچاس ہزار پیادوں اور سو سے زاید ہاتھیوں کا مالک ہے۔

اسی کے مثل ایک دوسرا زمیندار بھی ہے۔ اس شخص کا نام داو ہی راؤ ہے۔ دو سو سوار اور پانچ ہزار پیادے اس کے ماتحت ہیں۔

شمال کی جانب ایک دوسرا زمیندار ہے جس کا نام ناہر راؤ ہے جس کے پاس دو سو سواروں اور پانچ ہزار پیادوں کی فوج ہے۔ قدیم زمانے میں اس جوار میں ایک زمیندار تہیا نام بھی تھا لیکن اب اس کی زمینداری پر دیگر اشخاص قابض ہیں۔

ملک میں تمام تر گونڈ قوم آباد ہے۔

اس ملک میں جنگلی ہاتھی پائے جاتے ہیں۔ یہاں کے حکام ہمیشہ فرمانروایان مالوہ کے باجگذار رہے یعنی اول الذکر زمیندار حاکم گڑھ کو اور دیگر مذکورہ زمیندار حاکم بنڈیہ کو خراج ادا کرتے تھے۔

نرنالہ۔ ایک مضبوط قلعہ ہے جو پہاڑی پر واقع ہے اس میں بے شمار عمارات ہیں۔ قریب میں بیجا راؤ نامی ایک زمیندار ہے جس کے پاس دو سو سوار اور پانچ ہزار پیادے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک دوسرا زمیندار مسمی ڈونگر خاں بھی پچاس سواروں اور تین ہزار پیادوں کا مالک ہے۔ ہر دو زمیندار قوم کے گونڈ ہیں۔

بالا پور کے قریب دو چشمے رواں ہیں جن کے کناروں پر رنگ برنگ کے پتھر پائے جاتے ہیں۔ ان پتھروں کو تراش کر محفوظ رکھتے ہیں۔

اس مقام سے چھ کوس کے فاصلے پر شاہزادہ سلطان مراد کا مستقر واقع ہے جو اب عمدہ و معمور شہر اور شاہ پور کے نام سے موسوم ہے۔

میل گڈھ کے قریب ایک چشمہ ہے لکڑی وغیرہ جو چیزیں اس میں گرتی ہیں پتھر ہو جاتی ہیں۔

کلم۔ قدیم زمانے کا عمدہ شہر ہے۔ اس شہر میں بھینسیں عمدہ پائی جاتی ہیں۔ اس کے قریب ایک زمیندار سکھی بب جیو حکومت کرتا ہے جو قوم کا گونڈ ہے اس زمیندار کو تمام طور پر جانڈا کہتے ہیں۔ یہ شخص ایک ہزار سواروں اور چالیس ہزار پیادوں کا مالک ہے۔ بیراگڈھ میں ہیرے کی کان ہے اور نیز یہ قصبہ منقش و معمور کپڑوں کی صنعت کے لئے مشہور ہے۔ یہ مقام اس زمیندار کے زیر حکومت ہے جس پر حال ہی میں اس شخص نے قبضہ کیا ہے۔ بیراگڈھ میں جنگلی ہاتھی بکثرت پائے جاتے ہیں۔

باسم کے نواح میں ایک قوم آباد ہے جو بیحد مغرور و سرکش ہے۔ اس قوم کے افراد ہنکار کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کے پاس ایک ہزار سوار اور پانچ ہزار پیادے موجود ہیں۔

بنجارہ ایک دوسرے تعلقہ کا نام ہے جہاں سو سوار اور ایک ہزار پیادے رہتے ہیں۔ موجودہ زمانے میں اس تعلقہ کی مالک ایک عورت ہے۔ ہر دو ندکورہ بالا رئیس قوم کے راجپوت ہیں۔

ما بور۔ بیحد مضبوط قلعہ ہے جو پہاڑی پر واقع ہے۔ قلعہ کے قریب ایک بتخانہ ہے جو درگا کی طرف منسوب اور اس نواح میں جگد تیا کے نام سے مشہور ہے۔ یہاں کی بھینسیں بیحد عمدہ نسل کی ہیں جو نصف من اور اس سے زاید دودھ دیتی ہیں۔ اس مقام کا زمیندار قوم کا راجپوت اور اندز جیو کے نام سے مشہور ہے۔ اس رئیس کو رانا کہتے ہیں جو سو سواروں اور ایک ہزار پیادوں کا حاکم ہے۔

مانک درگ۔ یہ بھی ایک مضبوط قلعہ ہے جو پہاڑی پر واقع اور گھنے جنگلوں سے گھرا ہوا ہے۔ حصار مذکور چاندہ کے نواح میں واقع ہے اور اس زمانے تک آزاد ہے۔

جینتور پور سرکار پاتھری کا ایک قصبہ ہے جہاں جواہرات و دیگر نفیس اشیاء کی خرید و فروخت ہوتی ہے۔

تلنگانہ۔ یہ حصہ بیشتر قطب الملک کے قبضہ میں تھا لیکن قلیل عرصہ گزرا کہ اس حصہ پر فرمانروایان برار کا قبضہ ہو گیا۔

اندور و نرل میں لوہے اور دیگر دھاتوں کی کانیں ہیں۔ یہاں پتھر کے خوبصورت و عمدہ برتن بنائے جاتے ہیں بھینسیں عمدہ نسل کی پائی جاتی ہیں۔ یہ امر بیحد تعجب انگیز ہے کہ یہاں ایک قسم کے پالو مرغ پائے جاتے ہیں جن کی ہڈیاں اور خون سیاہ فام ہوتا ہے۔

یہاں کا زمیندار جو جینا نیری کہلاتا ہے دیکھہ ہے۔ یہ شخص بہت ہی خوبیوں سے آراستہ ہے سو سواروں کا مالک ہے۔

رام گڈھ۔ یہ بھی ایک مضبوط قلعہ ہے جو پہاڑی پر واقع اور جنگلوں سے گھرا ہوا ہے یہاں جنگلی ہاتھی کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ یہ حصار اس وقت تک قلمرو شاہی میں شامل نہیں کیا گیا۔

لنار۔ کھیر کا ایک علاقہ اور بہت بڑی تیرتھ ہے۔ برہمن اس کو بشن گیا کہتے ہیں۔ ہندوستان میں تین گیا ہیں یہاں خیرات کو صدقات وغیرہ دیگر اعمال خیر سے اسلاف کی نجات کا ذریعہ تصور کرتے ہیں۔ ایک گیا بہار میں ہے جو برہما کی طرف منسوب ہے۔ دوسرا مقام بیجاپور کے قریب واقع اور رودر کی طرف منسوب ہے اور تیسری جگہ یہ ہے جس کا اوپر ذکر کیا گیا۔

اس مقام پر بھی حوض ہے جس میں ایک گھرا چشمہ ہے۔ اس کا عرض و طول ایک کوس ہے اور چاروں سمت پہاڑ سے گھرا ہوا ہے۔ چشمہ کا پانی کھاری ہے لیکن اگر چشمے کے مرکز یا اس کے اطراف سے پانی لیا جاتا ہے تو میٹھا پانی حاصل ہوتا ہے۔ اس میں بے شمار داہم مادے شیشہ و صابون بنانے کے پائے جاتے ہیں یہاں شورہ بھی پیدا ہوتا ہے جس سے معقول آمدنی ہوتی ہے۔

ایک پہاڑ کی چوٹی پر بھی ایک چشمہ ہے جس کا دہانہ گائے بیل کی شکل کا بنا ہوا ہے۔ پانی ایک دوسرے میں گرتا ہے لیکن جب اماوس (قمری ماہ کا تیسواں روز) دوشنبہ کی دن ہوتی ہے تو اس چشمہ سے پانی بڑے حوض میں گرتا ہے۔ یہاں بندر بکثرت

پائے جاتے ہیں۔ اس کے نواح میں ایک رئیس المعروف بہ وائیلہ برسر اقتدار ہے جو قوم کا راجپوت اور دو سو سواروں اور ایک ہزار پیادوں کا مالک ہے۔ ایک دوسرا راجپوت زمیندار بھی ہے جو سرکتھہ کے نام سے مشہور ہے۔ اس شخص کے ماتحت سو سوار اور ایک ہزار پیادے ہیں۔

بتیالہ۔ یہ بے حد مضبوط حصار ہے جو پہاڑی پر واقع ہے پائل نگری اس کے مضافات میں داخل ہے۔ پہاڑی کے پتھر کاٹ کر کوہ میں چار تہخانے تراشے گئے ہیں ہر مندر میں مشہور و معروف بتوں کی مورتیں موجود ہیں۔ یہاں کا رئیس بیدنی راؤ ہے جو قوم کا راجپوت اور دو سو سواروں اور ایک ہزار پیادوں کا حاکم ہے۔ دوسرا زمیندار مسمی کام جیو بھی قوم کا راجپوت ہے۔ سو سوار اور ایک ہزار پیادے اس شخص کے ماتحت ہیں۔

صوبہ میں سولہ سرکار اور ایک سو بیالیس (۱۴۲) پرگنے ہیں۔ قدیم زمانے سے مالگزاری فصل کی پیداوار کے اندازہ کے مطابق وصول کی جاتی تھی۔ چونکہ ایک براری تنکہ دلی کے آٹھ تنکوں کے برابر ہوتا ہے اس لئے اصل جمع ساڑھے تین کروڑ تنکہ یا چھبین کروڑ دام ہوئے۔ بعض دکنی فرمانرواؤں نے مالگزاری میں اضافہ کر کے تین کروڑ چھتر لاکھ چھبیس ہزار تین سو پچاس تنکے وصول کئے۔ سلطان مراد کے زمانے میں چھبیس لاکھ سینتیس ہزار چار سو چون براری تنکوں کا مزید اضافہ کیا گیا جس کی میزان چار کروڑ ایک لاکھ باسٹھ ہزار سات سو چار براری تنکہ تک پہونچ گئی اصل جمع اور اضافہ کی مجموعی رقم جو تنکوں میں وصول کی جاتی تھی جو چونسٹھ کروڑ چھبیس لاکھ تین ہزار دو سو بہتر دام کے مساوی ہے۔

اس قوم میں اُن آٹھ پرگنوں کی آمدنی سرکار چانده میں داخل کر دئے گئے ہیں اور نیز سرکار کھیرلہ سے ان بائیس پرگنات کی جن پر چھاتو اور دوسرے زمیندار قابض ہیں آمدنی شامل نہیں ہے۔

صوبہ برار۔ سرکار گاویل

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔بگ	محاصل دام	سیورغال دام	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	چھیالیس پرگنے	+	۱۳۳۶۶۶۰ ۱۴۰-	۱۲۰۸۴۰۴۸	+	+	+

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔بگ	محاصل دام	سیورغال دام	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۱)	حویلی ایلچ پور۔ اینٹ اور پتھر کا قلعہ۔	+	۱۴۰۰۰۰۰۰	۲۸۰۰۰۰۰	+	+	+
(۲)	آشتی	+	۴۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۳)	آردن	+	۳۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۴)	انجی	+	۱۶۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۵)	انجس گاؤں	+	۳۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۶)	قریات بابیل	+	۶۰۴۰۰۰	+	+	+	+
(۷)	قریات باری	+	۱۱۴۳۶۸	۸۲۳۶۸	+	+	+
(۸)	بھادکلی	+	۳۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۹)	بیاودا	+	۱۲۸۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۰)	بسرولی	+	۷۰۰۰۰۰	۶۰۰۰۰	+	+	+
(۱۱)	پلسکھیر	+	۹۶۰۰۰۰				
(۱۲)	قریات پالا	+	۸۰۰۰۰۰	+	۱۰۰	۲۰۰۰ گونڈ	+
(۱۳)	برور	+	۱۲۸۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۴)	قصبہ بلی گاؤں	+	۸۱۷۳۵۰	۱۷۷۳۵۰	+	+	+
(۱۵)	قصبہ پوستہ	+	۹۱۴۴۶۰	۵۹۴۴۶۰	+	+	+
(۱۶)	بدھرامنی	+	۴۸۲۵۳۰۰	۱۶۲۵۳۰۰	+	+	+
(۱۷)	تیوسہ	+	۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۸)	تھوگاؤں	+	۵۶۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۹)	جکھکی	+	۲۴۰۰۰۰۰	+	۴۰۰	۲۵۰۰	بنجارا و گونڈ
(۲۰)	دریاپور	+	۶۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲۱)	دہاموری	+	۲۷۱۸۵۴۰	۱۱۱۸۵۴۰	+	+	+
(۲۲)	ریدھپور	+	۶۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس-بگ	محاصل دام	سیورغال دام	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۲۳)	سرس گاؤں	+	۵۲۹۶۰۰۰	۴۹۶۰۰۰	+	+	+
(۲۴)	قصبہ سرالا	+	۱۸۳۵۳۹۰	۱۰۱۵۳۹۰	+	+	+
(۲۵)	سرسون	+	۴۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲۶)	سالود	+	۳۲۰۰۰۰ ۳۰۴۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲۷)	قریات شیرپور	+	۴۸۰۰۰	+	+	+	+
(۲۸)	کرہنکورم	+	۲۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲۹)	کھولاپور	+	۴۸۷۰۱۱۴	۷۰۱۱۴	+	+	+
(۳۰)	کارنجا بدہونا دو محال	+	۴۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۳۱)	کرنج گاؤں وقصبہ کھیرہ دو محال ۔	+	۵۲۳۲۰۰۰	+	+	+	+
(۳۲)	کمرگاؤں	+	۶۴۰۰۰۰	+	+	+	+
(۳۳)	کارنجا بیبی	+	۴۲۰۰۰۰۰	۱۴۰۰۰۰۰	+	+	+
(۳۴)	کورہا	+	۴۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۳۵)	مانہ	+	۴۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۳۶)	منبہ	+	۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۳۷)	مانجر کھیر	+	۶۴۰۰۰۰	+	+	+	+
(۳۸)	ماکھیر	+	۴۸۰۰۰۰	+	+	+	+
(۳۹)	سنگلوڑ (منگرول)	+	۲۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۴۰)	مورجھی	+	۴۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۴۱)	نندگاؤں پیٹھ	+	۶۶۴۳۸۲۶	۲۳۳۸۲۶	+	+	+
(۴۲)	نندگاؤں	+	۳۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۴۳)	پرگنہ نیر	+	۳۲۰۰۰۰۰	۱۶۰۰۰۰۰	+	+	+
(۴۴)	ہاٹ گاؤں	+	۱۶۰۰۰۰۰	+	+	+	+

سرکار پنار

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل دام	سیورغال دام	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	پانچ پرگنے	+	۱۳۴۴۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱)	حویلی پنار۔ سنگین (وبلند) قلعہ ہے اور اُس کے تین طرف پانی ہے۔	+	۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲)	سیلو	+	۱۶۰۰۰۰	+	۱۰	۴۰۰	گونڈ
(۳)	سیون بارہا کانٹ بارہا	+	۶۴۰۰۰۰	+	+	+	+
(۴)	کھیل جھری	+	۲۴۰۰۰۰	+	۱۰۰	۵۰۰	راجپوت
(۵)	ماندگاؤں۔ گرر	+	۴۸۰۰۰۰	+	۲۵	۴۰۰	راجپوت

سرکار کھیرلہ

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل دام	سیورغال دام	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	پینتیس پرگنے	+	۱۷۶۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱)	اتیر۔ سنگین قلعہ میدان میں ہے۔	+	۳۲۰۰۰۰	+	۱۰۰	۲۰۰۰	راجپوت
(۲)	آہستہ	+	۱۶۰۰۰۰	+	+	+	جاتیا
(۳)	بتن	+	۱۲۰۰۰۰	+	+	+	+
(۴)	بچیس دہی	+	۱۴۰۰۰۰	+	۱۰۰	۲۰۰۰	راجپوت
(۵)	برور	+	۲۸۰۰۰۰	+	۲۰	۵۰۰	چاندجی مالی
(۶)	باسد (ماسد)	+	۴۸۰۰۰۰	+	۱۰	۱۰۰	زناردار گونڈ

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل دام	سیورغال دام	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۷)	پونی	+	۴۰۰۰۰۰	+	۵۰	۵۰۰	راجپوت
(۸)	حویلی کھیرلہ	+	۳۲۰۰۰۰۰	+	۵۰	۲۰۰۰	راجپوت و لوہاری و گونڈ۔
(۹)	ساتیز۔ اتنیز دو محال	+	۱۶۰۰۰۰۰	+	۱۰۰	۲۰۰۰	گونڈ
(۱۰)	سائین کھیرہ	+	۲۰۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۱)	قصبہ جرور	+	۴۸۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۲)	منڈوی	+	۴۸۰۰۰۰	+	۱۰	۱۰۰	زناردار و گونڈ
(۱۳)	مولتائی	+	+	+	+	+	+
(۱۴)	دوگہ	+	+	+	+	+	+
(۱۵)	نازنگ واری	+	+	+	+	+	+
(۱۶)	مالابیل	+	+	+	+	+	+
(۱۷)	مالوی	+	+	+	+	+	+
(۱۸)	منکا	+	+	+	+	+	+
(۱۹)	سیوہ	+	+	+	+	+	+
(۲۰)	جام کھیر	+	+	+	+	+	+
(۲۱)	بیل ولی	+	+	+	+	+	+
(۲۲)	سی رائے	+	+	+	+	+	+
(۲۳)	چکھلی	+	+	+	+	+	+
(۲۴)	کھاور	+	+	+	+	+	+
(۲۵)	والدہ	+	+	+	+	+	+
(۲۶)	باری	+	+	+	+	+	+
(۲۷)	وائی گاؤں	+	+	+	+	+	+
(۲۸)	دیوتھانا	+	+	+	+	+	+

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔بگ	محاصل دام	سیورغال دام	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۲۹)	بوری	+	+	+	+	+	+
(۳۰)	سلوے	+	+	+	+	+	+
(۳۱)	رام جوک	+	+	+	+	+	+
(۳۲)	جنابک (حنابک)	+	+	+	+	+	+
(۳۳)	جومار	+	+	+	+	+	+
(۳۴)	حابیاں پور (حامیاں پور)	+	+	+	+	+	+

سرکار نالہ

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔بگ	محاصل دام	سیورغال دام	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	چونتیس ۳۴ پرگنے	+	۱۳۰۹۵۴۴۷۶	۱۱۰۳۸۴۲۲	+	+	+
(۱)	آنکوٹ	+	۶۴۷۰۰۶۶	۷۰۰۶۶	+	+	+
(۲)	آڈگاؤں	+	۸۰۰۰۰۰	+	۵۰	۲۰۰۰	دوکر گونڈ
(۳)	امیرو چلپی ۲ محال	+	۴۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۴)	آنکولہ	+	۱۱۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۵)	بالاپور	+	۲۲۰۰۰۰۰۰	۳۳۰۰۰۰۰	+	+	+
(۶)	پینجر	+	۲۰۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۷)	بارسی تانکلی	+	۲۸۶۴۰۰۰	+	+	+	+
(۸)	بیپل گاؤں	+	۲۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۹)	پاتر شیخ بابو	+	۳۷۰۰۰۰۰	۵۰۰۰۰۰	+	+	+
(۱۰)	قصبہ باری گاؤں	+	۱۶۰۰۰۰۰	۶۴۰۰۰۰	+	+	+
(۱۱)	باترڑہ	+	۳۳۴۲۵۰۰	۱۲۶۲۵۰۰	+	+	+
(۱۲)	بان بھر	+	۱۵۶۸۰۰۰	۶۰۸۰۰۰	+	+	

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔بگ	محاصل دام	سیورغال دام	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۱۳)	بدنیر سیولجی	+	۲۷۶۴۳۵۰	۳۶۴۴۵۲	+	+	+
(۱۴)	بدنیر سالکا	+	۴۸۱۳۷۰۰	۱۳۸۰۰	+	+	+
(۱۵)	جل گاؤں	+	۱۰۰۰۰۰۰۰	۲۰۰۰۰۰۰	+	+	+
(۱۶)	جی پور	+	۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۷)	چاندور	+	۴۸۸۷۰۰۰	۸۷۰۰۰	+	+	+
(۱۸)	دہارور	+	۱۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۹)	دھینڈا	+	۵۶۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲۰)	روھن کہیر	+	۲۰۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲۱)	راجور	+	۱۰۰۰۰۰۰	۵۲۰۰۰۰	+	+	+
(۲۲)	شیولا	+	۶۴۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲۳)	شیرپور	+	۴۸۰۰۰	+	+	+	+
(۲۴)	کرند کہیر	+	۲۴۰۰۰۰۰	۸۰۰۰۰۰	+	+	+
(۲۵)	کوتھل	+	۱۴۰۹۰۰۰	۲۰۹۰۰۰	+	+	+
(۲۶)	کوتھلی	+	۶۴۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲۷)	میگاؤں	+	۴۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲۸)	مہین	+	۶۰۰۰۰۰	۲۸۰۰۰۰	+	+	+
(۲۹)	ملکاپور	+	۱۱۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۳۰)	میلگڑھ	+	۹۴۳۶۰ (از حاصل راہ داری)	+	+	+	+
(۳۱)	قریات راجور	+	۴۰۰۰۰۰	۱۷۰۳۵۶	+	+	+
(۳۲)	نادورہ (ناندورہ)	+	۱۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۳۳)	قصبہ ہت گاؤں	+	۱۵۰۰۰۰۰	۳۰۰۰۰۰	+	+	+

سرکار کلم

نشان مسلسل	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل دام	سیورغال دام	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	اکتیس پرگنے	+	۳۲۸۲۸۰۰۰ نقدی				
(۱)	ایندوری	+	۱۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲)	امراوتی	+	۱۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۳)	ایہنی	+	۱۶۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۴)	پونہ	+	۳۶۰۰۰۰	+	+	+	+
(۵)	بوری	+	۱۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۶)	بیلہ	+	۲۷۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۷)	تلی گاؤں	+	۱۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۸)	تلی گاؤں (وائی گاؤں)	+	۴۸۰۰۰۰	+	+	+	+
(۹)	ڈونگر	+	۱۶۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۰)	رالی گاؤں	+	۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۱)	سالور	+	۳۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۲)	کورہار	+	۹۶۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۳)	قصبہ کلم	+	۵۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۴)	کھیلاپور	+	۱۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۵)	لاڈکھیر	+	۱۶۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۶)	نائی گاؤں	+	۹۶۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۷)	ناچن گاؤں	+	۶۴۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۸)	پونت لوہارا	+	۱۲۸۰۰۰	+	+	+	+
(۱۹)	ترک جاندااس پرگنے پر ایک زمیندار قابض ہے۔						

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل دام	سیورغال دام	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۲۰)	مال پوری	+	+	+	+	+	+
(۲۱)	چاندور	+	+	+	+	+	+
(۲۲)	لہو باٹی	+	+	+	+	+	+
	سرکار باسم						
	آٹھ پرگنے	+	۳۲۶۲۵۲۵۰	۱۸۲۵۲۵۰	+	+	+
(۱)	اونڈہ	+	۴۸۶۴۰۰۰	۶۴۰۰۰	+	+	+
(۲)	باسم حویلی	+	۸۱۶۱۲۵۰	۱۶۱۲۵۰	۱۰۰	۱۰۰۰	راجپوت
(۳)	بانشی	+	۲۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۴)	چارتھانہ	+	۴۸۰۰۰۰۰	۱۶۰۰۰۰۰	+	+	+
(۵)	کلنبہ نوری	+	۳۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۶)	کرری وبمنی	+	۱۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۷)	منگلور	+	۳۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۸)	نرسی	+	۴۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+
	سرکار ماہور						
	بیس پرگنے	+	۴۲۸۸۵۴۴۴	۹۷۸۴۴	+	+	+
(۱)	السنگھ	+	۹۶۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲)	امر کہیر	+	۶۴۰۰۰۰	+	+	+	+
(۳)	پوسد	+	۴۰۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۴)	تامسا	+	۲۱۷۷۸۴۴	+	+	+	+

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل دام	سیورغال دام	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۵)	چکمنی	+	۳۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۶)	پچھولی	+	۲۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۷)	حویلی ماہوریا قصبہ پورہ	+	۳۶۸۰۰۰۰	۹۷۸۴۴	+	+	+
(۸)	دہاروہ	+	۲۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۹)	دہانکی	+	۳۲۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۰)	سیوالا	+	۲۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۱)	سیونی	+	۶۴۰۰۰	+	+	+	+
(۱۲)	گرولی	+	۳۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۳)	کہنوٹ	+	۱۳۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۴)	کورٹھہ	+	۴۸۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۵)	میٹھ	+	۲۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۶)	مہگاؤں	+	۱۶۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۷)	نانداپور	+	۲۰۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۸)	ہلدبدہونا	+	+	+	+	+	+

سرکار مانک ورگ

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل دام	سیورغال دام	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۱)	بہاول	+	۳۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲)	بہان	+	۲۰۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۳)	چاندور	+	۲۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۴)	جائیر	+	۱۶۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۵)	راجور	+	۲۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔بگہ	محاصل دام	سیورغال دام	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۶)	کورٹھہ	+	۲۰۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۷)	بیر	+	۱۶۰۰۰۰۰	+	+	+	+

سرکار پاتھری

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔بگہ	محاصل دام	سیورغال دام	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	اٹھارہ پرگنے	+	۸۰۷۰۵۹۵۴	۱۱۵۸۰۹۵۴	+	+	+
(۱)	اروہاپور	+	۱۶۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲)	حویلی پاتھری	+	۲۵۱۱۴۷۴۰	۵۰۱۴۷۴۰	+	+	+
(۳)	پرمبنی	+	۸۰۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۴)	پاپنجل گاؤں	+	۲۰۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۵)	بہور	+	۲۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۶)	بسمت	+	۱۱۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۷)	بارر	+	۱۶۰۰۰۰	+	+	+	+
(۸)	تانکلی	+	۶۴۰۰۰۰	+	+	+	+
(۹)	بنتور	+	۳۶۰۰۰۰۰	۱۲۰۰۰۰۰	+	+	+
(۱۰)	جھری	+	۱۶۰۰۰۰۰	۴۰۰۰۰۰	+	+	+
(۱۱)	سیولی	+	۳۶۰۰۰۰۰	۱۲۰۰۰۰۰	+	+	+
(۱۲)	کوسری	+	۳۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۳)	لوہ گاؤں	+	۴۸۰۰۰۰۰	۱۶۰۰۰۰۰	+	+	+
(۱۴)	کمت مدہ کہیر	+	۲۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۵)	ماترگاؤں	+	۴۸۰۰۰۰	۱۶۰۰۰۰	+	+	+
(۱۶)	ناندیر	+	۶۸۷۱۲۰۳	۴۷۱۲۰۹	+	+	+
(۱۷)	وسا	+	۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۸)	ہاٹا	+	۱۲۰۰۰۰۰	۲۴۰۰۰۰	+	+	+

سرکار تلنگانہ

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل دام	سیورغال دام	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	انیس پرگنے	+	۷۱۹۰۴۰۰	۶۶۰۰۰۰۰	+	+	+
(۱)	ایندور	+	۴۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲)	اولہ	+	۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۳)	بودن	+	۸۰۰۰۰۰۰	۴۴۰۰۰۰۰	+	+	+
(۴)	بھاسر	+	۱۶۰۰۰۰۰	۴۰۰۰۰۰	+	+	+
(۵)	بھیسا	+	۶۴۰۰۰۰				
(۶)	بالکنڈا	۶۴۰۰۰۰	+	+	+	+	+
(۷)	بیمگل	۲۴۰۰۰۰	+	+	+	+	+
(۸)	بانورا	+	۳۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۹)	بھوکر	+	۱۶۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۰)	تموریی	+	۱۶۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۱)	قریات خداوندخاں	+	۶۴۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۲)	دھکوار	+	۹۷	+	+	+	+
(۱۳)	راجورہ	+	۱۶۰۰۰۰۰	۸۰۰۰۰۰۰	+	+	+
(۱۴)	کوٹ گیر	+	۲۲۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰۰	+	+	+
(۱۵)	کھرکا	+	۶۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۶)	کوسم تلنہ	+	۶۶۴۰۰۰	+	+	+	+
(۱۷)	لوھگانوں	+	۱۱۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۸)	مدہول	+	۶۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۹)	نرمل	+	۶۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+

سرکار رانگر (رامگر)

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس . بگ	محاصل دام	سیورغال دام	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	پانچ پرگنے	+	۹۶۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱)	بل عرب	+	۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲)	حویلی رانگر	+	۲۵۶۰۰۰۰	+	+	+	+
(۳)	چینور	+	۳۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۴)	کھنڈوہ	+	۲۲۴۰۰۰۰	+	+	+	+
(۵)	مول مرگ	+	۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+

سرکار مھکر

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس . بگ	محاصل دام	سیورغال دام	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	چار پرگنے	+	۴۵۱۷۸۰۰۰	۳۷۶۰۰۰	+	+	+
(۱)	حویلی مھکر	+	۲۵۶۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲)	تمرنی	+	۷۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۳)	دلول گاؤں	+	۵۶۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۴)	سکر کھیرلہ	+	۶۷۷۶۰۰۰	۳۷۶۰۰۰	+	+	+

سرکار تبیالہ (بیتال واڑی)

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس . بگ	محاصل دام	سیورغال دام	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	نو پرگنے	+	۱۹۱۲۰۰۰	۴۸۰۰۰۰۰	+	+	+
(۱)	اودن گاؤں	+	۴۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲)	اناوان	+	۴۰۰۰۰	+	+	+	+
(۳)	بتالہ باری	+	۱۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل دام	سیورغال دام	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۴)	چاندور	+	۱۲۸۰۰۰۰	+	+	+	+
(۵)	چکھلی	+	۲۰۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۶)	دہاد	+	۴۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۷)	دہادیر	+	۲۶۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۸)	سیونا	+	۶۴۰۰۰۰	+	+	+	+
(۹)	سانولابارہ	+	۱۶۰۰۰۰۰	+	+	+	+

بیشتر یہ صوبہ دکھنی فرمانرواؤں کے قلمرو حکومت میں داخل تھا سلطان محمود بہمنی کے عہد حکومت میں پانچ امیروں نے بغاوت کرکے بادشاہ کو بطور ایک نظر بند فرمانروا کے معطل کردیا۔

برار پر فتح اللہ المخاطب بہ عماد الملک نے قبضہ کیا۔ فتح اللہ نے چار برس حکمرانی کرکے وفات پائی اور اُس کا فرزند مسمی علاء الدین اپنے باپ کا جانشین ہوکر عماد الملک کے خطاب سے مشہور ہوا۔

علاء الدین نے چالیس سال حکومت کی۔ علاء الدین کے بعد اُس کا فرزند دریا خاں پندرہ سال فرمانروائی کرتا رہا۔ دریا خاں کی وفات کے بعد اُس کا خرد سال فرزند برہان تخت نشین ہوا۔ لیکن امرائے دربار نے اپنی ناعاقبت اندیشی سے عنان حکومت اپنے ہاتھوں میں لی یہاں تک کہ میر تقی نظام شاہ والی احمد نگر نے برار کو فتح کرکے اس صوبے کو بھی اپنی قلمرو سلطنت میں داخل کرلیا۔

صوبۂ گجرات

یہ صوبہ بہت بڑا اور اقلیم دوم میں واقع ہے جو برہان پور سے جگت تک

تین سو ساٹھ کوس لمبا اور جالور سے بندر رومن تک دو سو ساٹھ کوس اور ایدر سے بندر کھمبایت تک ستر کوس چوڑا ہے۔

اس کے پورب خاندیس اور شمال میں جالور و ایدر واقع ہیں۔ جنوب میں بندر رومن کھمبایت ہیں اور پچھم رخ جگت ہے جو سمندر کے کنارے آباد ہے۔ اس صوبے کے جنوب میں پہاڑ ہیں۔ اس علاقے میں متعدد دریا ہیں۔ سمندر کے علاوہ صوبے کے مشہور دریا سابرمتی۔ بانزک۔ مہندری۔ نربدہ۔ تپتی اور سرستی ہیں۔ ان دریاؤں کے علاوہ دو چشمے بھی ہیں جو گنگا اور جمنا کے نام سے مشہور ہیں۔

آب و ہوا قریب قریب معتدل ہے۔ چونکہ ملک ریگستان ہے اس لئے بارش کے زمانے میں یہاں کی زمین پر کیچڑ نہیں ہوتی۔ جوار اور باجرے کی کاشت زیادہ ہوتی ہے اور انھیں پر غذا کا مدار ہے۔ ربیع کی فصل کم ہوتی ہے۔ گیہوں اور دوسرے غلے مالوہ اور اجمیر سے اور چانول دکن سے آتے ہیں۔ پیداوار کی تقسیم فصل کے اندازہ سے ہوتی ہے اور زمین کی پیمائش کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ اس ملک کا قاعدہ ہے کہ کھیتوں اور باغوں کے گرد تھوہڑ کے درخت لگائے جاتے ہیں۔ ان جھاڑیوں سے بہت اچھا احاطہ گھر جاتا ہے اور ان کو پار کر کے درختوں یا باغوں میں جانا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ آم اور دیگر میووں کے درختوں کی کثرت سے سارا شہر ایک باغ معلوم ہوتا ہے۔ پٹن سے بردوہ تک جو سو کوس کا فاصلہ ہے آم کے باغات ہیں جن میں بڑے اور شیریں پھل ہوتے ہیں۔ بعض قسم آم کی ایسی ہے جس کے کچے پھل بھی شیریں ہوتے ہیں۔ اس صوبے میں انجیر اچھے ہوتے ہیں خربوزہ جاڑے اور گرمی ہر دو فصل میں پیدا ہوتا ہے اور ہر فصل میں دو ماہ تک بکثرت پایا جاتا ہے۔ انگور کی پیداوار معتدل ہے ان کے علاوہ دیگر میوہ جات اور پھول کثرت سے موجود ہیں۔ درختوں کی کثرت کی وجہ سے شکار کا پورا لطف حاصل نہیں ہوتا۔ جنگلی چیتے بکثرت ہیں۔

مکانوں کی چھتیں اکثر کھپریل کی ہیں لیکن دیواریں پختہ اینٹ اور چونہ سے بنائی جاتی ہیں۔ اکثر باشندے اپنی دور اندیشی سے دیواروں کی سنگی بنیاد بہت چوڑی رکھتے ہیں یہ دیواریں درمیان میں کھوکھلی ہوتی ہیں۔ اور ان میں پوشیدہ راستے قائم کرتے ہیں۔ سواری میں بہل بہت رائج ہے۔ نقاش۔ مہرکن و دیگر پیشہ ور بکثرت ہیں۔

گجرات کے ہنرمند پیشہ ور سیپ پر ایسا کام بناتے ہیں کہ نہایت خوبصورت خطوط نمودار ہو جاتے ہیں۔ سیپ کے قلمدان وصندوقچے وغیرہ بناتے ہیں۔ زرتاری کپڑے وچیرہ فوطہ وجامہ وار ومخمل وزربفت وغیرہ بہت خوب بنے جاتے ہیں۔ اہل گجرات روم وفرنگ ایران وتوران کے مختلف کپڑوں کے نمونے تیار کرتے ہیں۔ اس صوبے میں تلوار جمدھر کھپوہ تیر وکمان عمدہ بنائی جاتی ہیں۔ جواہرات کی خرید وفروخت ہوتی ہے اور چاندی کی درآمد روم وعراق وغیرہ ممالک سے ہوتی ہے۔

قدیم زمانے میں اس صوبے کا دارالحکومت پٹن تھا اس کے بعد چندروز تک جاپانیر رہا اور اب احمد آباد ہے۔

احمد آباد۔ بیحد خوبصورت ومعمور شہر ہے جو دریائے سابرمتی کے ساحل پر آباد ہے۔ اس کا عرض البلد تیئیس دقیقہ ہے۔ احمد آباد اپنی آب وہوا کی خوبی وصفائی کی وجہ سے تمام عالم میں اپنی نظیر نہیں رکھتا شہر میں دو قلعے ہیں جن کے احاطہ کے باہر تین سو ساٹھ محلے خاص ونفع کے ہیں۔ اور وہ پورہ کہلاتے ہیں شہر کی تمام ضروریات ہر حصہ میں پائی جاتی ہیں اس زمانے میں اس قسم کے چوراسی محلے آباد ہیں۔ شہر میں ایک ہزار سنگی مسجدیں ہیں ہر مسجد میں دو منارہیں اور عجیب وغریب نگارین کتابے ہیں۔ رسول آباد میں شاہ عالم بخاری کا مزار ہے۔ احمد آباد سے تین کوس کے فاصلے پر بیتوہ آباد ہے اس میں حضرت قطب عالم پدر حضرت شاہ عالم بخاری و دیگر بزرگانِ دین کے مزارات ہیں۔ قریب ہی عمدہ باغات ہیں۔ حضرت قطب عالمؒ کے روضہ پر کپڑے کا ایک ہاتھ لمبا ایک پردہ پڑا ہوا ہے جس میں لکڑی پتھر اور لوہا بھی شامل ہے اس پردے کی بابت عجیب وغریب روایات بیان کی جاتی ہیں۔ تین کوس کے فاصلے پر موضع سرکھج آباد ہے اس موضع میں حضرت شیخ احمد کھتو سلطان احمد جن کے نام پر احمد آباد شہر آباد ہے۔ یہاں نیل بھی بنتا ہے جو روم وغیرہ کو جاتا ہے۔ بارہ کوس کے فاصلے پر محمود آباد واقع ہے اس شہر کو سلطان محمود نے آباد کیا ہے شہر میں بہترین عمارات پائی جاتی ہیں عمارات کا سلسلہ چار کوس مربع تک پھیلا ہوا ہے۔ شہر کے گرد ایک چار دیواری ہے جس میں نصف کوس پر

ایک باغ و ایک شکارگاہ بنائی گئی ہے شکارگاہ میں ہرن و دیگر جانور بکثرت موجود ہیں۔

ایدر کا حاکم نراین داس زمیندار ہے یہ شخص بیحد ریاضت گزار ہے۔ وہ اولاً مویشیوں کو غلہ کھلاتا ہے اور اس کے بعد ان کے گوبر سے دانے چنتا اور اس کو خود کھاتا ہے۔ برہمن اس طرز عمل کو بیحد تعظیم کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ نراین داس قبیلہ راٹھور کا سردار خیال کیا جاتا ہے اور پانچ سو سوار اور دس ہزار پیادے اس کے ماتحت ہیں گھوگھہ اور کنبایت کے بندرگاہ اس سرکار میں داخل ہیں۔ کنبایت کا بندرگاہ بہت بڑا و عمدہ شہر ہے جہاں مختلف تجار سکونت پذیر ہیں۔ شہر خوبصورت عمارات و سامان تجارت سے معمور ہے۔ جہاز گھوگھہ سے روانہ ہوکر کنبایت میں لنگر انداز ہوتے ہیں۔ بحری تجارتی سامان کشتیوں پر لادا جاتا ہے جو تاوری کہلاتی ہیں۔ یہ کشتیاں گھوگھہ سے سامان لاد کر کنبایت آتی ہیں۔

کری میں بیل عمدہ نسل کے پائے جاتے ہیں ایک جوڑی بیل کی قیمت تین سو روپیہ مقرر ہے۔ جانوروں کی قیمت اُن کی خوبصورتی و طاقت اور سبک رفتاری پر منحصر ہے جانور جس قدر ان صفات میں بہتر ہوتا ہے قیمت اس قدر زیادہ ہوتی ہے۔

جہالوارہ قدیم زمانے میں ایک جداگانہ ریاست تھی جس میں بارہ سو مواضع آباد تھے۔ ریاست کا طول ستر کوس اور عرض چالیس کوس تھا اور دس ہزار سوار اور اسی قدر پیادے یہاں کی مقامی فوج تھی۔ اس زمانے میں فوجی قوت صرف دو ہزار سواروں اور تین ہزار پیادوں تک محدود ہے۔ حاکم جہالوارہ شاہانِ گجرات کا باجگزار تھا۔ ریاست چار حصوں میں منقسم تھی اور باشندے اکثر و بیشتر جہالہ قبیلہ کے راجپوت ہیں۔ زمانۂ حال میں جہالوارہ احمدآباد کا ایک پرگنہ ہے جس کے قصبات اور تپہ جات کی تفصیل ذیل کے نقشے سے معلوم ہوسکتی ہے۔

جہالاوارہ کلاں

بیرم گاؤں مستقر حاکم۔ ھلوذ۔ بدھوان۔ کوہا۔ دارنگ ڈارہ۔ بجانا۔ پاتری جہاں نمک کی کان ہے۔ سہالا۔ بروذہ۔ جنجھو وارا۔ سنجان۔ دہوبر۔ منڈل۔

پرگنات مچھو کھنٹا

موربی۔ رانپور۔ تنکارا۔ کھنجریا۔ مالیا۔ کروز اس کی نواح میں موتی پائے جاتے ہیں۔ وہنسر۔ امرول۔

پرگنات جانبوجی

جانبو۔ لیمبری۔ سیانی۔

پرگنات جوبنسی قوم پرمار کا خاص وطن

موربی چھبتیس مواضعات۔ چوٹلا پچپن مواضعات (۵۵) زمانہ حال میں موربی معہ سات تپہ کے سرکار سورٹھ میں شامل ہے۔

پٹن میں دو قلعے ہیں ایک سنگی اور ایک خشتی۔ اس کا طول البلد ایک سو سترہ درجے دس دقیقہ اور عرض البلد تیئیس[۲۳] درجے تیس دقیقہ ہے۔ اس ملک میں بیل بہت عمدہ ہوتے ہیں جو نصف روز میں پچاس کوس مسافت طے کرتے ہیں مشروع نہایت عمدہ بناجاتا ہے جو دور دراز ممالک میں بطور تحفہ بھیجا جاتا ہے۔

سدہ پور ایک قصبہ ہے جو دریائے سرسپتی کے کنارے آباد اور بہت بڑی تیرتھ ہے۔

بڑنگر قدیم اور بڑا شہر ہے۔ اس میں تین سو تبخانے ہیں اور ہر تبکدہ کے قریب ایک تالاب ہے۔ شہر میں برہمن کثرت سے آباد ہیں

جانپانیر نہایت عمدہ و خوش منظر قلعہ ہے جو بیحد بلند پہاڑ پر واقع ہے قلعہ پر جانے میں ڈہائی کوس کا راستہ بیحد دشوار گزار ہے۔ اس راہ میں چند مقامات پر دروازے نصب کئے گئے ہیں ایک مقام پر تقریباً ساٹھ گز پہاڑ کا ٹکڑا تختہ بندی

کردی ہے جو جنگ کے وقت کام دیتے ہیں یہاں میوے عمدہ ہوتے ہیں۔
سورت مشہور بندرگاہ ہے۔ دریائے تپتی شہر کے قریب بہتا اور سات کوس کے فاصلہ پر جاکر سمندر میں گرتا ہے۔
رانیر بھی ایک بندرگاہ ہے جو دریائے تپتی کے مقابل ساحل پر آباد ہے۔ رانیر بندر سورت کے **توابعات** میں ہے۔ قدیم زمانے میں یہ بہت بڑا شہر تھا۔ کھنڈیوی اور بانسر کے بندرگاہ بھی بندر سورت کے **مضافات** میں داخل ہیں۔ تمام میوے خاصکر اناس بہت عمدہ پیدا ہوتے ہیں۔ ہر قسم کے خوشبو دار تیل یہاں ملتے ہیں زرتشتی مذہب کے پیرو فارس سے یہاں آباد ہوئے ہیں۔ یہ گروہ ژند و پاژند کے احکام پر عمل کرتا ہے۔ روشتیوں نے دخمے (مدفن) بھی بنائے ہیں۔ غرضکہ قبلۂ عالم کی صلح کل سیاست نے ہر فرقہ کو شاد و مطمئن فرمایا ہے۔ وزرائے سلطنت کی غفلت اور حکام سرحد کی عدم توجہ سے اس سرکار کے اکثر پرگنے اب بھی لفاری کے قبضے میں ہیں مثلاً دمن۔ سنجان تاراپور۔ ماہم اور ایسے جو شہر بھی ہیں اور بندرگاہ بھی۔
بھروچ میں ایک عمدہ قلعہ ہے۔ دریائے نربدا اس کے کنارے سے گزرتا ہوا سمندر میں گرتا ہے۔ بھروچ اسلئے وہنایت اہم فوجی مقام سمجھا جاتا ہے اور کاوی گندھار مہابھوت اور کھنبکورا کی بندرگاہیں اس کے توابعات میں داخل ہیں۔
قصبہ ہاسوت کے نواح میں ایک شکارگاہ ہے جو آٹھ کوس لمبی اور چار کوس چوڑی ہے۔ شکارگاہ میں ہرن اور دوسرے جانور بکثرت ہیں۔ اس کے گرد ایک سرسبز و شاداب جنگل ہے جو دریائے نربدا کے کنارے پر واقع اور قطعاً ہموار ہے۔

سرکار سورت

یہ سرکار پیشتر ایک جداگانہ ملک تھا جس میں پچاس ہزار سوار اور ایک لاکھ پیادوں کی فوجی قوت تھی قبیلہ کہلوت اس پر حکمران تھا۔ بندرگاہ گھوگہ سے دامرانی تک ایک سو پچیس کوس لمبا اور سر دہار سے بندرگاہ دیو تک بہتر کوس چوڑا ہے۔ اس کے مشرق میں احمد آباد۔ شمال میں ملک کچھ اور جنوب و مغرب میں دریائے شور (بحر ہند)

واقع ہیں۔ سورت کی آب و ہوا صحت بخش ہے اور پھول بکثرت پائے جاتے ہیں میوہ جات میں انگور و خربزہ پیدا ہوتے ہیں۔ یہ ملک نو اضلاع میں منقسم ہے اور ہر ضلع مختلف اقوام کے افراد سے آباد ہے۔ اقوام کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

پرگنات سورت جدید

جوناگڈھ بہ باحویلی سلطان پور۔ بروا۔ ہانساور۔ چورا رانپور۔ کندولنا۔ ہست جتی۔ اونڈ۔ بگسرا۔ مہندروا۔ بھانزور وغیرہ۔

پرگنات سورت قدیم جسکو ناگھر کہتے ہیں

پٹن سومنات۔ اونہ۔ دیلوارہ۔ منگلور۔ کوابی نار۔ مول مہادیو۔ چورواڑ۔ دیلو وغیرہ۔

پرگنات گھولوارہ

لاٹھی۔ لولیانہ۔ بھیم راور۔ جس وہون۔ ماندوی۔ بیرائی۔ سیہور۔

پرگنات والاک

مہوہ۔ تلاجا۔ پالی تانہ وغیرہ۔

پرگنات باؤبھیلہ

جگت (جس کو دوارکا کہتے ہیں) ارامرائی دھاری وغیرہ (ہر نسخے میں یہ اسی طرح تحریر ہے۔

ممکن ہے کہ یہ مقام سنکو دہار ہو)

پرگنات برڑا

برڑا ۔ گوم لی وغیرہ ۔

پرگنات قوم یا گہیلہ

سوروہار ۔ گونڈل ۔ رایت ۔ دہانک وغیرہ ۔

پرگنات واجی قوم جو صحرا نشین ہے

جھانجھمیر ۔

پرگنات الوس تو نیل

موسفہ جسے سورت جدید کہتے ہیں عرصے تک ناقابل گذر جنگلوں اور پیچیدہ کوہستانی سلسلوں کی وجہ سے غیر آباد تھا اور کوئی شخص اس کے حدود میں قدم نہیں رکھتا تھا اتفاق سے ایک درویش منش سیاح کا اس راہ سے گزر ہوا اور اس کے ذریعے سے راہ کا پتہ معلوم ہوا ۔ جوناگڑھ کا وہ مشہور سنگی قلعہ اسی علاقے میں ہے جس کو سلطان محمود غزنوی نے فتح کیا اور مفتوحہ حصار کے پاس ایک دوسرا سنگی قلعہ تعمیر کیا ۔

آٹھ کوس کے فاصلہ پر اوسم کا قلعہ ایک پہاڑ کی چوٹی پر واقع ہے ۔ یہ قلعہ اس زمانے میں کھنڈر ہو گیا ہے لیکن اس قابل ہے کہ اس کی مرمت کی جائے ۔ اس کے قریب گرنال پہاڑی کی چوٹی پر ایک دوسرا قلعہ ہے جس میں متعدد چشمے رواں ہیں ۔ یہ مقام جین مذہب کے پیروؤں کی تیرتھ ہے ۔ اس قلعے کے نزدیک بندرگاہ کوندی کولیات

واقع ہے۔ یہ بندرگاہ ان دو مواضعات کے نام سے موسوم ہے جو اس سے ایک کوس کے فاصلے پر آباد ہیں۔

جونا گڈھ کے عقب میں سیال کوکہ نام ایک جزیرہ ہے جو چار کوس لمبا اور اسی قدر چوڑا ہے اس جزیرہ کے قریب ایک جنگل ہے جس کا دور تین مربع کوس ہے۔ اس جزیرہ میں جنگلی میوے پیدا ہوتے ہیں اور اس جگہ کولی قوم کے افراد آباد ہیں۔ اس علاقے کو گر کہتے ہیں۔ موضع تونکا گوشا کے قریب دریائے بہادر سمندر میں گرتا ہے۔ یہاں پر ایسی نازک مچھلی پیدا ہوتی ہے کہ دھوپ میں ذری دیر رکھنے سے وہ مر جاتی ہے۔ یہاں اونٹ نفیس و عمدہ پائے جاتے ہیں اور گھوڑوں کی ایک نسل بھی ہے جس کے جانور گوت سے بڑے ہوتے ہیں۔

دوسرے حصہ میں شہر پٹن آباد ہے۔ یہ شہر سمندر کے کنارے واقع ہے اور اس میں ایک سنگی قلعہ ہے۔ اس شہر کو عام طور پر پٹن سومنات کہتے ہیں۔ یہ شہر ایک بڑی بندرگاہ ہے جہاں سمندر کے کنارے ایک میدان میں جس کا رقبہ تین کوس ہے نو سنگی برج بنے ہوئے ہیں۔ یہاں تلواریں عمدہ بنتی ہیں۔ اسی نواح میں ایک کنواں ہے جس سے تلوار کی دھار تیز ہوجاتی ہے۔ منگلور۔ دیو پور بندر۔ کوری نار احمد پور اور منظفر آباد کی بندرگاہیں اسی ساحل پر واقع ہیں۔ چشمہ سرتی سومنات کے قریب پھوٹا ہے۔ یہاں برہمنوں کی پرستش گاہیں متعدد ہیں جن میں سومنات۔ پراپچی اور کوری نار بیحد متبرک سمجھی جاتی ہیں۔ تقریباً چار ہزار برس کا زمانہ گزرا کہ اسی جوار یعنی دریائے برن و سرستی کے درمیانی علاقہ میں یادو قوم کے چھپن کروڑ افراد جبکہ تماشوں اور تفریح میں مشغول تھے ایک دوسرے سے جنگ آزما ہوکر میدان میں خاک و خون کا ڈھیر ہوگئے ان کے بابت عجیب و غریب افسانے زبان زد ہیں۔

پٹن سومنات کے ڈیڑھ کوس کے فاصلہ پر بہال کا تیرتھ (تیرتھ کا معبد) واقع ہے۔ اس مقام پر ایک تیر سری کشن جی کے لگ کر دریائے سرستی کے کنارے ایک پیپل کے درخت کے نیچے زمین میں سما گیا جسے پیپل سر کہتا اور ہر دو مقامات کو بیحد متبرک وقابل تعظیم مانتے ہیں۔

حیرت انگیز امر یہ ہے کہ قصبۂ مول مہادیو میں جہاں ایک مندر مہادیو کی طرف

منسوب ہے ہر سال برسات کے قبل ایک خاص روز ایک جانور جس کو ہندی میں کمہ (ٹیکھہ)
کہتے ہیں ظاہر ہوتا ہے۔ یہ جانور قامت میں کبوتر سے کچھ چھوٹا ہے جس کی چونچ
و بیز اور رنگ سیاہ و سفید ہوتا ہے۔ یہ جانور تھوڑی دیر مندر پر بیٹھ کر کلیلیں کرتا ہے
اور پھر نیچے گر کر تڑپتا اور مر جاتا ہے۔ اس دن قصبے کے باشندے جمع ہوتے ہیں۔
اور انواع و اقسام کی خوشبو لگا کر جانور کی سیاہی و سفیدی کی مقدار سے بارش کا
اندازہ کرتے ہیں۔ سیاہی کا نشان بارش کی اور سفیدی خشکی کی علامت خیال کی جاتی ہے۔
اس حصئہ ملک میں جوار کی فصل سال میں تین بار ہوتی ہے۔ اونہ کے قریب دو حوض ہیں
یونہ میں دو تالاب ہیں ایک کو گنگا اور دوسرے کو جمنا کہتے ہیں۔ ان دونوں سے
پانی جوش مارتا اور چشمہ کی طرح بہتا ہے۔ ان دونوں چشموں میں مچھلیاں پائی جاتی
ہیں جن کے تین آنکھیں ہوتی ہیں تیسری آنکھ پیشانی پر ہوتی ہے۔

منگلور اور چورا وار کے درمیان ایک خطئہ زمین ہے جہاں سمندری سیلاب
آتا ہے لیکن سال میں ایک مہینہ دن میں یہاں کا شور پانی میٹھا ہو جاتا ہے۔ بیان
کیا جاتا ہے کہ قدیم زمانے میں ایک شخص کو گنگا کے پانی کی ضرورت تھی ایک جوگی نے
اس سرزمین کی طرف اشارہ کیا اور آب شیریں برآمد ہوا اُس زمانے سے اُسی روز یہ
تعجب انگیز واقعہ ہر سال رونما ہو کر ہر شخص کو مبتلائے حیرت کرتا ہے۔

ان ہر دو اضلاع میں آبادی کا بیشتر حصہ گہلوت قبیلے کے راجپوت ہیں اور حکومت بھی
اسی فرقے کے ہاتھ میں ہے اول الذکر ضلع میں ایک ہزار سوار اور دو ہزار پیادوں کی فوج
ہے۔ راجپوتوں کے علاوہ اہیروں کی ایک جماعت ہے جن کو بابریا کہتے ہیں۔ فوجی قوت
دو ہزار سواروں اور تین ہزار پیادوں پر مشتمل ہے۔

تیسرے حصے میں کوہ سترونجہ کے پاس ایک حصار ہے اور ایک قلعہ پہاڑ کی چوٹی پر
واقع ہے۔ دوسرا قلعہ اگرچہ ویران ہے لیکن اس قابل ضرور ہے کہ معمور و آباد ہو۔ یہ مقام
جینیوں کی بڑا تیرتھ ہے۔ بندرگاہ گھوگہہ اسی کے توابعات میں داخل ہے جزیرۂ بیرم (بیرم)
قدیم زمانے میں حاکم ضلع کا مستقر تھا۔ جزیرہ کا رقبہ نو مربع کوس ہے۔ جس کی شکل ایک
کوہچہ کی ہے جو سمندر کے درمیان میں واقع ہے۔ جزیرہ کا رئیس گوہیل قبیلہ کا ایک شخص
ہے دو ہزار سوار اور چار ہزار پیادے اس ضلع کی فوجی قوت ہے۔

چوتھے حصے میں مہوہ اور تلاجا کے بندرگاہ واقع ہیں۔ اس حصے میں ذی قوم کے باشندے آباد ہیں۔ تین سو سوار اور چار سو پیادے یہاں کی مقامی فوج ہے۔

پانچویں حصے میں جگت یعنی دوارکا واقع ہے۔ کشن متھرا سے ہوکر یہاں آئے اور یہیں فوت ہوئے۔ دوارکا برہمنوں کی بیحد مقدس تیرتھ ہے۔ جزیرہ سنکودھرجس کا رقبہ چار مربع کوس ہے اسی ضلع میں داخل ہے۔

آرامری کے نواح میں ایک جزیرہ ہے جو ستر کوس لمبا اور چوڑا ہے۔ اس جزیرہ میں تقریباً نصف کوس پتھریلی زمین ہے جو اگر کھودی جاتی ہے تو زمین سے شور پانی نکل کر چاروں طرف جمع ہو جاتا ہے۔

سلطان محمود گجراتی کے خاصہ خیل ملک ایاز نے اس مقام کا ۱/۲ حصہ کھدوایا تھا۔ بندرگاہ آرامری اکثر بندرگاہوں سے بہتر خیال کیا جاتا ہے۔ باڈھیل قبیلہ کے افراد اس حصہ میں آباد ہیں اور ایک ہزار سوار اور دو ہزار پیادے یہاں کی فوجی قوت ہے۔

چھٹے حصے میں زمین اس قدر پتھریلی اور جنگل اس قدر دشوار گزار اور دریا اس درجہ وسیع ہیں کہ اس حصہ میں فوج کے لئے نقل و حرکت کرنا بیحد مشکل ہے چیتوہ (جتوہ۔ جیتوا) قوم کے لوگ یہاں آباد ہیں اور ایک ہزار سوار اور دو ہزار پیادے یہاں کی مقامی فوج ہیں۔

ساتویں حصے میں بگھیلے آباد ہیں جہاں دو سو سوار اور اسی قدر پیادے رہتے ہیں صوبے کے اس حصہ میں کاٹھی بکثرت پائے جاتے ہیں جو قوم کے اہیر اور ہوشیار سائیس ہیں۔ چھ ہزار سوار اور اسی قدر پیادے یہاں کی فوجی قوت ہے بعض اشخاص ان کو عربی النسل کہتے ہیں۔ یہ اشخاص اگرچہ مکار ہیں لیکن مہمان نواز ہیں۔ ہر مذہب کے ہاتھ کا پکایا ہوا کھانا کھا لیتے ہیں اور بیحد خوبصورت و وجیہہ ہوتے ہیں جب کبھی کوئی جاگیردار ان کے ملک میں جاتا ہے تو اس سے یہ عہد و پیمان لے لیتے ہیں کہ وہ مردوں اور عورتوں کی پارسائی کے متعلق تحقیق و باز پرس نہ کرے۔ کاٹھیوں کے جوار میں اور دریائے دونڈی کے ساحل پر اہیروں کا ایک گروہ آباد ہے جس کے افراد کو پوریچہ (پوریچہ۔ پوریچہ) کہتے ہیں ان کے پاس تین ہزار سوار اور اسی قدر پیادے ہیں۔ یہ گروہ ہمیشہ جام سے برسرپیکار رہتا ہے۔

آٹھویں حصے میں جہانجھمیر ایک بندرگاہ ہے جو سمندر کے کنارے آباد ہے۔ اس مقام پر داجی فرقہ کو غلبہ حاصل ہے۔ دو سو سوار اور دو ہزار پیادے ان کی فوجی جمعیت ہے۔

نویں حصے میں چارہی قوم آباد ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مہادیو نے اپنی پیشانی کے پسینہ سے ایک شخص مسمی چارن کو پیدا کر کے اپنے بیل کی حفاظت پر اس کو مامور کیا۔ اس شخص نے نظم میں گفتگو کی اور خدا کی حمد و ثنا میں بھجن گا کر گزشتہ اور آئندہ تمام واقعات بیان کئے۔ اس شخص کی اولاد خود اس کے نام سے پکاری جاتی ہے۔ چارن قوم کے افراد خاص طور پر شعر گوئی اور فن انساب میں مہارت رکھتے ہیں اس کے علاوہ میدان کارزار میں بہادری کی داستان بیان کر کے لڑنے والوں کو جنگ آزمائی کی ترغیب کرتے ہیں۔ اس میں بعض اشخاص پیشینگوئی کے فن سے بھی واقف ہیں ہندی امرا میں بہت کم اشخاص ایسے ہوں گے جن کے خدام میں چند چارن نہ پائے جاتے ہوں۔

اس علاقے میں پانچ سو سوار اور چار ہزار پیادے رہتے ہیں۔ بھاٹ بھی اپنی شعر گوئی نسب دانی و جنگی افسانہ سرائی و جوانمردی میں چارن قوم سے مشابہ ہیں بلکہ اکثر صفات میں چارن سے بہتر ہیں سوا شمشیر زنی کے اس صفت میں چارن بھاٹ سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ بعض علمائے ہند کا بیان ہے کہ چارن قوم محض مرضی الٰہی سے عالم وجود میں آئی اور بھاٹوں کو مہادیو نے پیدا کیا۔

سرکار احمد آباد میں جھالاوار اور پٹن و سورت کے درمیان ایک نشیبی حصہ زمین کا واقع ہے جس کو ران کہتے ہیں۔ یہ خطہ نوے کوس لمبا اور سات سے لے کر تیس کوس تک چوڑا ہے۔ موسم بارش سے قبل سمندری سیلاب اس حصہ کو غرق آب کر دیتا ہے لیکن بارش ختم ہوتے ہی سیلاب دفع ہو جاتا ہے اور سرزمین کا بیشتر حصہ خشک ہو کر نمک کی چادروں سے ڈھنک جاتا ہے۔ اس نمک کا محصول پرگنہ جھالوارہ کی آمدنی میں داخل ہوتا ہے۔ اس حصۂ ملک کے مشرق میں احمد آباد واقع ہے۔

ان کے مغرب میں ایک دوسرا بڑا خطہ ہے جس کو کچھ کہتے ہیں یہ ملک ڈھائی سو کوس لمبا اور سو کوس چوڑا ہے۔ کچھ کے مغرب میں سندھ واقع ہے۔ اس ملک کا بیشتر حصہ ریگستان و جنگل ہے گھوڑے کی ایک قسم بہت عمدہ پائی جاتی ہے

جس کو عربی النسل خیال کرتے ہیں اونٹ اور بکرے بھی عمدہ ہوتے ہیں۔ یہاں کا حاکم یادو قوم کا ایک فرد ہے جس کے قبیلے کو جاریجاس کہتے ہیں۔ اسی قوم کی فوجی قوت دس ہزار سواروں اور پچاس ہزار پیادوں پر مشتمل ہے۔ کچھ کے باشندے خوب رو بلند قد ہوتے ہیں جن کے بلند قد اور لمبی ڈاڑھی رکھتے ہیں۔ شہر بھج حاکم کا پائے تخت ہے جس میں دو قلعے ہیں جن کو جھارہ اور کنکوٹ کہتے ہیں۔ گجرات کے سمت جانب جنوب ایک مشہور رئیس ہے جس کو جام کہتے ہیں یہ رئیس حاکم کچھ کا عزیز ہے۔ ساٹھ سال کا عرصہ گزرا کہ جام راول نے ایک معرکہ میں جو دو ماہ تک جاری رہا شکست کھائی اور اپنے ملک سے آوارہ وطن ہو کر سورت میں وارد ہوا اور جینتوہ۔ بادہل۔ چارن اور تنبل کے ممالک کے درمیان سکونت پذیر ہوا۔ جام راول نے دیگر عمدہ شہروں پر قبضہ کر کے نوانگر آباد کیا اور اس کا ملک کچھ خرد کے نام سے موسوم ہوا۔ اس کا پوتا جانشین ہے جس کی عمر اب دس برس کی ہے۔ ملک میں متعدد قصبات ہیں اور مزروعہ رقبہ بہت وسیع ہے۔ کچھ خرد کا پائے تخت نوانگر ہے۔ رئیس نوانگر سات ہزار سواروں اور آٹھ ہزار پیادوں کا حاکم ہے اونٹ اور بچھڑے عمدہ نسل کے پائے جاتے ہیں۔ ایک زمانۂ دراز تک ان دونوں ریاستوں کے وزیر مسلمان رہے۔

مورا اور منگریج کے جوار میں ایک ریاست ہے جس کو پال کہتے ہیں۔ دریائے مہندرا اسی ریاست سے گزرتا ہوا گجرات کے سمت بہتا ہے۔ پال میں ایک جداگانہ رئیس ہے جو ڈونگرپور میں رہتا ہے۔

مالوہ کے سمت بانس والہ کا ملک آباد ہے۔ اس ریاست کا رئیس بھی علیحدہ و مستقل ہے۔ ہر دو رئیسوں کے ماتحت پانچ ہزار سوار اور دس ہزار پیادے ہیں۔ اور دونوں رئیس سیودیہ قوم کے افراد ہیں۔ بشتر رئیس رانا کے ہم خاندان ہوا کرتے تھے لیکن کچھ عرصہ سے یہ دستور بدل گیا ہے سرکار پٹن کے جوار میں ایک اور ریاست ہے جس کا پائے تخت قصبہ سروہی ہے۔ اس ریاست میں دو ہزار سواروں اور پانچ ہزار پیادوں کی فوج ہے۔ پہاڑ کی چوٹی پر ایک مظبوط قلعہ ہے جس کے جوار میں بارہ مواضعات آباد ہیں چراگاہیں بے شمار ہیں۔

ایک ریاست دوسری اور ہے جس کے مشرق میں ندربار شمال میں مندسو

جنوب میں تادوت مغرب میں چاپانیر واقع ہیں۔ یہ ریاست ساٹھ کوس لمبی اور چالیس کوس چوڑی ہے۔ راجہ چوہان قبیلہ کا راجپوت ہے اور اس کا پائے تخت آبی چوہان ہے جنگلی ہاتھی بکثرت پائے جاتے ہیں چھ سو سوار اور پندرہ ہزار پیادے یہاں کی فوجی قوت ہے۔

سورت اور ندر بازار کے درمیان ایک کوہستانی گرشاداب خطۂ زمین ہے جس کو بگلانہ کہتے ہیں یہاں کا راجہ راٹھور قبیلہ کا راجپوت ہے جس کے ماتحت تین ہزار سوار اور دس ہزار پیادے ہیں بگلانہ میں شفتالو۔ سیب و انگور و انناس و انار و ترنج نہایت عمدہ پیدا ہوتے ہیں۔ اس ملک میں سات مشہور قلعے ہیں جن میں مولیر اور سالیر بہت مشہور و اہم ہیں۔

سرکار نادوت اور ندر بار کے درمیان ساٹھ کوس لمبا اور چالیس کوس چوڑا ایک کوہستانی علاقہ ہے جس میں قبیلہ گوہل کے راجپوت آباد ہیں۔ اس زمانے میں ایک برہمن مسمی تواری کے ہاتھ میں حکومت کی باگ ہے اور راجہ صرف شاہ شطرنج ہے یہ شخص راج پپلہ یا کولو میں رہتا ہے۔ اور تین ہزار سواروں اور سات ہزار پیادوں کا حاکم ہے اس حصۂ ملک کا پانی بیحد ثقیل ہے۔ یہاں شہد اور چاول عمدہ پیدا ہوتے ہیں۔

صوبۂ گجرات میں نو سرکار اور ایک سو اٹھانوے پرگنے ہیں جن میں تیرہ بندرگاہیں ہیں صوبہ کی مالگزاری تینتالیس کروڑ اڑسٹھ لاکھ بائیس ہزار تین سو ایک دام ہے اور ایک ۔ لاکھ باسٹھ ہزار تین سو پونے چوبیس دام بندرگاہوں کا محصول وصول ہوتا ہے سورت کے علاوہ جو نقدی ہے گجرات میں ایک کروڑ اہتر لاکھ چھتیس ہزار تین سو ستہتر بیگے ہیں تین بسوے پیمودہ زمین ہے صحن چار لاکھ تیس ہزار دو سو چوہتر بیگے سیورغال (مدد معاش) کے ہیں۔ بارہ ہزار چار سو چالیس سوار اور اکسٹھ ہزار ایک سو پیادے یہاں کی مقامی فوج ہے۔

صوبہ گجرات سرکار احمد آباد

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس-بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	اٹھائیس محل	۸۰۲۴۱۵۳	۲۰۸۳۰۶۹۹۴	۶۵۱۱۴۴۱	۴۱۲۰	۲۰۵۰۰۰	مختلف قومیں
(۱)	بلدہ احمد آباد	+	۱۵۰۰۰۷۳	۱۴۴۳۶۸۰	۱۰۰	۳۰۰۰	+
(۲)	حویلی احمد آباد	۳۷۰۰۷۸	۲۳۹۹۹۳- ۷۱	۴۲۰۱۷۸۳	+	+	گراسیہ
(۳)	ادہرمانتر۔ یہ مقام دریائے بروٹی کے کنارے پر ہے۔	۱۴۵۳۸۴	۹۶۶۲۷۵۴	۱۶۰۹۳۸	۱۰۰	۲۰۰	چوہان
(۴)	احمد نگر سنگین قلعہ ہے جس کی تعمیر چونہ سے کی گئی ہے۔	۵۴۳۷۰	۱۷۷۰۹۱۲	۵۰۷۷۴	۵۰۰	۵۰۰۰	سولنگی
(۵)	ایڈر	+	۱۶۱۶۰۰۰ بموجب نسق	+	۱۰۰۰	۵۰۰۰	راجپوت گراسیہ
(۶)	بہیل	۳۷۵۶۷۵	۶۹۸۸۹۲۰	+	۱۰۰	۲۰۰	بھودیا
(۷)	بارہ سیوہ	۸۴۹۶۰	۲۸۱۴۱۲۴	۵۱۶۰۸	۵۰	۱۰۰	راجپوت لودیہ
(۸)	بیرپور۔ قلعہ دریائے مہندری کے کنارے پر ہے۔	۱۷۳۳۸۵۰	۱۷۷۸۳۰۰	+	۳۰۰	۶۰۰	راجپوت کہرپادبوتہ
(۹)	پیپلود	۳۹۹۳۰	۱۴۹۳۲۴۹	+	۵۰	۱۰۰	راجپوت
(۱۰)	پرانتی	۱۵۹۲۷۳	۲۰۷۶۵۷۴	+	۱۰۰	۲۰۰	ادل
(۱۱)	بندر سولہ	+	۶۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۲)	تیلاو	+	۷۷۱۹۶۰	۱۲۸۹۹۰	+	+	+
(۱۳)	تھامنہ	+	۶۰۰۰۰۰ از قرار نقدی	+	+	+	+

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۱۴)	جھالاباڑہ اینٹ کا قلعہ لیکن جابجا سے شق ہو گیا ہے۔	۴۳۲۸۲۹	۳۴۹۰۸۲۲۰	۲۳۲۸۶۰	۲۰۰	۱۰۰۰۰	کولی
(۱۵)	جھالاوارہ سنگین قلعہ جس کی تعمیر چونہ سے کی گئی ہے اور شورہ یہاں پیدا ہوتا ہے	۵۷۹۸۷۷۷	۴۸۲۵۳۹۲	۵۶۲۷	۵۰	۲۰۰	جھالاوار
(۱۶)	دھولقہ۔ اس پرگنے کے قریب دریائے سابرمتی جاری ہے۔	۸۳۴۶۰۶۷	۱۶۵۰۰۰۰	۱۰۸۱۶۰	۵۰	۱۰۰	پنوار
(۱۷)	دہندہوک سنگین قلعہ جس کی تعمیر چونہ سے کی گئی ہے۔	۳۰۳۵۲۲۷	۱۱۳۷۷۰۴۴	+	۵۰۰	۴۰۰۰	پنوار
(۱۸)	سرنال	۸۰۶۴۶	۲۵۲۸۶۳۲	+	۱۰۰	۳۰۰	گراسیہ مہتر
(۱۹)	کری	۹۳۶۸۳۷	۳۰۱۲۵۷۸۸	۳۹۴۹۶۳	۳۰۰	۱۰۰۰	اول وغیرہ
(۲۰)	کنبھا بت	۳۳۶۸۱۳	۲۲۱۴۷۹۸۶	۱۶۰۴۰۵	۱۰۰	۲۰۰	راجپوت بارہ
(۲۱)	گبھرنج سنگین قلعہ جس کی تعمیر چونہ سے کی گئی ہے۔	+	۳۰۱۲۵۷۷۸	۲۷۳۰۹	۱۰۰	۵۰۰	کولی
(۲۲)	مندہ	+	۲۲۱۴۷۹۷۳	۳۰۱۳۲۰	۵۰	۵۰۰	کولی
(۲۳)	موراسہ۔ اینٹ کا قلعہ ہے	۵۰۷۳۷۰	۴۲۳۵۱۰	۱۶۰۶۲	۱۰۰	۲۰۰	"
(۲۴)	محمود آباد۔ اس پرگنے میں ہندوؤں کا معبد ہے جو مہادیو سے منسوب ہے	۴۵۵۹۰	۱۷۴۰۸۰۰	۱۲۰۰۸۸	+	+	چوہان

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۲۵)	مسعود آباد۔ اینٹ کا قلعہ ہے۔	۲۱۳۸۰۵۷	۱۴۰۰۰۰۰	+	+	+	اتول
(۲۶)	منگریج سنگین قلعہ جس کی تعمیر چونہ سے کی گئی ہے۔	۷۶۶۲۹۰	۱۲۱۷۶۲	+	۱۰۰	۳۰۰	چوہان
(۲۷)	نریاد۔ اس پرگنے کے سوار و پیادہ کی جمعیت سرنال میں شامل ہے۔	۲۰۲۰۶۲۷	۸۱۰۳۰۹۸	۴۹۴۷۸	+	+	گراسیہ
(۲۸)	ہرسوڑ	۲۰۰۲۷	۷۵۲۲۰۲	+	۲۰	۱۰۰	کولی

سرکار پٹن شمالی

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	سولہ محل	۳۸۵۰۰۱۵	۶۰۰۳۲۵۰۹۹ نقدی	۲۱۰۶۲۷	۷۱۵	۱۰۰۰	مختلف قومیں
(۱)	پٹن۔ اس پرگنے میں دو قلعے ہیں۔	+	۹۵۷۴۶۲	۱۴۳۸۶۲	۱۵۰	۳۰۰۰	راجپوت و کولی و کنبی۔
(۲)	بیجا پور	۲۹۰۵۵۴	۶۰۰۱۸۳۲	۲۸۳۲	۲۰۰	۵۰۰	کولی
(۳)	پالسن پور	+	۵۲۸۶۱۱	۳۶۰۰۰۰	۵۰	۵۰۰	”
(۴)	بڈنگر۔ سنگین قلعہ ہے پرگنے کی سوار و پیادہ کی جمعیت بیجانگر کی جمعیت میں شامل ہے۔	۳۷۶۰۰۱۳۷	۱۸۴۴۳۲۴	۱۷۴۹	+	+	کولی
(۵)	بیل نگر	۱۳۲۸۱	۶۸۳۳۸	+	۲۰	۱۰۰	راجپوت جادون۔

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش بس۔بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۶)	تھراڈ۔ اینٹ کا پختہ قلعہ ہے۔	۲۴۰۰۵۲-۱۱	۴۰۰۰۰۰۰	+	۵۰	۲۰۰	راجپوت بارسہ
(۷)	تھروارہ۔ اینٹ کا قلعہ ہے۔	۲۹۴۵۱۶-۱۷	۲۱۳۰۰۰۰	+	۵۰	۱۰۰۰	کولی
(۸)	حویلی پٹن سوار و پیادہ کی جمعیت بلدہ میں شامل ہے۔	۱۴۷۸۷۵۰	۲۰۰۵۴۰۴۵	۸۶۲۱۰۴	+	+	+
(۹)	رادھن۔ اینٹ کا قلعہ ہے۔	۲۵۷۷۰۹-۹۶	۴۰۰۰۰۰۰	+	+	+	کولی
(۱۰)	سمی۔ اس مقام پر ہندوؤں کا ایک بڑا معبد ہے۔	۰۷۲۹۸	۱۲۶۶۹۹۸	+	۲۰	۱۰۰	کولی
(۱۱)	سانتل پور	۳۴۲۶۷	۲۸۷۳۴۰	+	+	+	+
(۱۲)	کھیرالو	۱۰۱۹۴۶-۱۴	۴۰۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۳)	کاکریجی۔ اس پرگنے کے سوار و پیادہ کی جمعیت تھراد میں شامل ہے۔	۱۱۲۳۳۸	۱۳۱۲۵۹۰	+	+	+	کولی
(۱۴)	موبچھورہ	۵۱۸۱۴-۱۱	۹۰۹۶۳۰	+	۲۵	۱۰۰	کولی
(۱۵)	موروارہ	۴۷۷۷۷	۳۲۰۰۳۰	+	+	۲۰۰	+
(۱۶)	ولیہ (ویسہ) اینٹ کا پختہ قلعہ بھی ہے۔	۲۸۸۲۷۰	۱۶۰۰۰۰۰	+	۵۰	۲۰۰	کولی

سرکار نادوت شمالی

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس-بگہ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	بارہ محل	۵۳۱۸۱۷-۱۶	۸۷۹۷۵۹۶	۱۱۳۲۸	+	+	+
(۱)	امرولی	۱۵۵۴۸-۱۲	۱۴۳۶۲۰	+	+	+	+
(۲)	اودھا	۴۲۹۰	۱۷۰۷۶	+	+	+	+
(۳)	بسرائی	۱۵۳۶۹۶	۲۰۶۱۳۶۸	۱۱۳۲۸	+	+	+
(۴)	بدال	۴۰۶۶۳	۲۷۲۶۴۵	+	+	+	+
(۵)	تلکوارہ	۵۵۸۵۹	۱۰۹۵۵۲۵	+	+	+	+
(۶)	تھوا	۷۳۲۶۳	۱۶۵۵۰۰	+	+	+	+
(۷)	جمون گاؤں	۲۱۴۴۴	۴۱۲۰۹۳	+	+	+	+
(۸)	کہار	۱۴۹۰۳	۸۰۳۰۸	+	+	+	+
(۹)	هرغدره	۱۵۰۲۸	۶۲۳۲۸	+	+	+	+
(۱۰)	ماندن	۵۴۰۲	۱۶۰۰۰	+	+	+	+
(۱۱)	نادوت با حویلی	۱۲۸۰۲۱	۳۹۲۹۳۳۰	+	+	+	+
(۱۲)	نترنگ	۱۵۱۸۸	۴۰۷۹۸	+	+	+	+

سرکار بروده جنوبی

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس-بگہ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	چار محل	۹۲۲۲۱۲	۴۱۱۴۵۸۹۵	۳۸۸۳۵۸	۹۰۰	۵۸۰۰	مختلف قومیں
(۱)	برودہ با حویلی	۵۰۰۹۲۰	۲۰۴۰۳۴۸۵	۳۸۴۰۹۳	۲۰۰	۴۰۰	پنوار کھرہا وغیرہ
(۲)	بہادر پور اینٹ کا قلعہ ہے	۱۶۸۰۹۵۰	۶۲۳۳۲۸۰	+	۵۰۰	۵۰۰۰	راجپوت ״
(۳)	دبھوئی سنگین قلعہ ہے	۱۶۷۰۹۰	۶۲۵۲۵۵۰	۴۵۶۲	۵۰۰	۵۰۰۰	راجپوت باریہہ
(۴)	سینور۔ آب نربدا شمال سے آکر قصبے کے نیچے سے گذرتا ہے	۱۴۸۱۵۰	۵۷۴۶۵۸۰	+	۵۰۰	۵۰۰۰	راجپوت ہلہ

سرکار بھروچ جنوبی

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگہ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	چودہ محل	۳۴۹۷۷۱	۲۱۸۴۵۶۶۳	۱۴۱۸۲۰	۹۹۰	۸۶۰۰	مختلف قومیں
(۱)	اوڑپار	۱۸۶۴۲۰	۱۶۵۵۸۷۷	+	+	+	+
(۲)	انکلیسر	۱۳۸۳۷۶	۵۵۸۰۱۰	+	+	+	+
(۳)	اتلیسر	۹۰۳۳۳	۳۰۷۷۳۷	+	۵۰	۲۰۰	گوالیا
(۴)	بھروچ۔ اینٹ کا قلعہ نربدا کے کنارے پر ہے اور وہ مقام ہندوؤں کا ایک معبد ہے۔	۶۴۶۶۰۷	۴۵۶۲۳۰	+	۵۰۰	۵۰۰۰	راجپوت
(۵)	ترکیسر	۸۷۵۲	۵۶۵۱	+	+	+	+
(۶)	چھپر مندوی	۴۴۸۲۱	۱۲۲۷۹۵	+	+	+	+
(۷)	حویلی بھروچ	۵۲۹۷۵	۷۰۲۲۶۹۰	۶۴۵۱۰	+	+	+
(۸)	دہیج بارہا	۴۲۶۶۴	۱۱۷۴۵۴۰	+	+	+	+
(۹)	کاوی (یا کاوی)	۱۷۷۹۳۹	۴۲۷۵۰۰۰	۱۲۶۵۰	۲۰	۳۰۰	راجپوت بارہیہ
(۱۰)	سکلہ	۱۵۱۸۱	۳۵۳۶۷۰	+	+	+	راجپوت گراسیہ
(۱۱)	گندھار۔ بندرگاہ ہے اور اکثر جہاز یہاں سے روانہ ہوتے ہیں۔	۲۴۰۰۰					
(۱۲)	لورک ۔ یہ مقام دریائے شور کے کنارے پر واقع ہے	۳۱۷۶۰۷	۱۲۷۷۲۵۰	+	+	+	+

نمبر	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۱۳)	مقبول آباد۔ یہ مقام بھی دریائے شور کے کنارے پر ہے اور نمک شور کی پیدائش کی وجہ سے یہاں آمدنی ہوتی ہے۔	۸۱۷۵۰۴	۱۹۱۲۰۴۰	+	۲۰	۱۰۰	راجپوت مسلمان
(۱۴)	بالسوت۔ یہ بھی اس صوبہ کا ایک بندرگاہ ہے۔	۷۷۵۶۰۴	۲۴۳۹۱۵۰۸	+	۴۰۰	۳۰۰۰	راجپوت باگھیلہ
	سرکار چانپانیر						
	نو محل	۸۰۰۳۳۷-۱۱	۱۵۰۰۹۸۸۴	۱۷۳۷۳۰	۵۵۰	۱۶۰۰	مختلف قومیں
(۱)	آراورہ	۱۹۱۲۹	۴۸۲۰۹	+	+	+	+
(۲)	چانپانیر باحویلی۔ اس پرگنے میں دو قلعے ہیں ایک پہاڑ کے اوپر ہے اس کو پاوا کہتے ہیں دوسرا پہاڑ کے نیچے ہے۔	۱۵۹۵۹۰۴	۱۴۲۹۶۴۹	۱۷۳۷۳۰	۵۰۰	۱۰۰۰	راجپوت راول
(۳)	چینداوارہ	۲۷۳۲۰-۸	۲۱۵۳۰	+	+	+	+
(۴)	دہود سنگین قلعہ ہے	۶۸۲۴۹	۱۲۸۳۳۰۰	+	+	+	+
(۵)	دھول	۳۲۰۱۴	۱۷۲۹۹۲	+	+	+	+

نمبر	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگہ	محاصل دام	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۶)	چوراسی	۱۰۷۷۱۴	۲۲۱۵۲۷۵	+	+	+	+
(۷)	دلاورہ	۱۸۱۲۹	۴۸۶۲۸	+	+	+	+
(۸)	سونکہیرہ	۲۴۰۳۱۳	۲۹۹۹۶۹۶	+	+	+	+
(۹)	سانولیں سنگین و مستحکم قلعہ ہے۔	۱۲۰۳۹۱-۱۷	۲۳۰۰۰۰۰	+	۵۰	۱۰۰	راجپوت

سرکار سورت

نمبر	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگہ	محاصل دام	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	اکتیس محل	۱۳۱۲۸۱۵-۱۶	۱۹۰۳۵۱۸۰	۱۸۲۳۷۰	۲۰۰۰	۵۵۰۰	مختلف قومیں
(۱)	اناول سنگیں قلعہ ہے	۹۵۸۱	۴۲۴۳۵۵	+	+	+	+
(۲)	پارچول	۵۵۹۲۰	۱۵۰۸۰۰	+	+	+	+
(۳)	بلسار۔ دریائے شور کے کنارے پر ہے۔	۷۴۷۰۲۷	۱۲۸۱۴۲۰	۱۹۷۸۵	۱۰۰	۵۰۰	+
(۴)	بلیسر	۸۶۴۲۰	۱۰۱۶۰۴۵	۱۵۰۳۵	+	+	+
(۵)	بیاورہ۔ سنگین قلعہ دریائے نبتی کے قریب ہے۔	۵۳۶۵۹۷	۵۵۴۳۲۰	+	۲۰۰	۵۰۰	راجپوت
(۶)	بلوارہ۔ سنگین قلعہ اور ایک معبد ہے جس کا پانی بیحد گرم ہے۔	۴۱۶۵۰۷	۴۷۸۶۲۰	+	+	+	+
(۷)	بہیروت	۲۱۱۷۰	۴۲۵۰۵۵	+	+	+	+
(۸)	پارنیر	۵۴۴۶۰	۲۷۷۴۷۵	+	+	+	+

نمبر	اسمائے محال	پیمائش بس-بک	محاصل دام	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۹)	بھوتسر	۱۲۰۷۵	۱۴۶۲۲۳۰	+	+	+	+
(۱۰)	بالور	۲۱۴۳۵	۵۹۲۱۸۰	+	+	+	+
(۱۱)	تیلاری	۳۵۰۹۱	۹۱۷۸۹۰	۹۰۹۳۵	+	+	+
(۱۲)	تینبا	۵۱۰۲۹-۱۹	۲۳۶۳۹۰	۲۰۴۰	+	+	+
(۱۳)	چکھلی - دریائے شور کے کنارے پر ہے اور اس جگہ لوہے کی کان ہے۔	۳۲۷۶۱۳	۳۸۹۳۲۰	+	+	+	+
(۱۴)	دھموری - یہ پرگنہ آب تیمی کے کنارے پر ہے۔	۴۰۹۹۴-۱۹	۷۶۷۵۲۰	+	+	+	+
(۱۵)	رانیر	۵۵۲۳	۶۳۶۹۲	۱۳۰۶۲	+	+	+
(۱۶)	سورت باحویلی۔ سنگین قلعہ ہے۔	۵۰۷۳۸	۵۵۳۰۱۴۵ محصول سایر جہات	+	+	+	+
(۱۷)	سوپا	۳۷۵۹۴	۷۳۱۵۱۰	۸۷۲۰	+	+	+
(۱۸)	سربھون	۶۴۲۱۷-۱۸	۶۰۱۲۵۷	+	+	+	+
(۱۹)	کھوبلوری	۴۰۲۴	۲۶۷۶۰	+	+	+	+
(۲۰)	گھندیوی	۴۵۲۴	۸۳۵۳۲۰	۴۳۱۰	+	+	+
(۲۱)	کھرکا - یہ پرگنہ آب تیمی کے کنارے پر ہے	۴۲۰۱۹	۶۲۹۳۱۰	-	+	+	+
(۲۲)	کرودہ	۳۰۰۷۰	۳۸۳۲۴۰	۲۴۵۲۰	+	+	+
(۲۳)	کامرتج	۶۸۰۴۴	۳۲۸۲۰۵	+	+	+	+
(۲۴)	کوس سنگین قلعہ ہے	۹۷۷۱	۲۲۸۳۹۰	+	+	+	+

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل دام	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۲۵)	نوہاری	۵۹۲۸	۸۵۲۸۰	+	+	+	+
(۲۶)	ہراولی۔ یہ پرگنہ دریائے شور کے کنارے پر ہے۔	۱۷۰۴۴	۳۷۰۴۱۰	+	+	+	+
(۲۷)	[illegible]۔ یہ پرگنہ دریائے پورنا کے کنارے پر ہے۔	۱۰۰۱۴	۱۰۰۲۹۰	+	+	+	+
(۲۸)	نوساری۔ روغن خوشبو یہاں نہایت عمدہ بنتا ہے ایسا دیگر مقامات میں نہیں بنتا	۱۷۳۵۳	۲۹۷۷۲۰	۶۶۲۷۵	+	+	+
(۲۹)	نارنولی	۱۶۲۹	۶۵۲۲۰	+	+	+	+
(۳۰)	نریاد۔ یہ پرگنہ بھی دریائے شور کے کنارے پر ہے۔	۷۲۹۰	۱۳۰۷۰۰	+	+	+	+

سرکار گودھرا

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل دام	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	بارہ محل	۵۳۵۲۵۵	۳۴۱۸۹۲۴	+	۱۰۰۰	۵۰۰۰	مختلف قومیں
(۱)	اودھا	۱۷۸۷۷	۱۸۳۹۳۵	+	+	+	+
(۲)	اٹلاوارہ	۴۶۷۰۴	۶۳۴۶۰	+	+	+	+
(۳)	بیرا	۳۷۳۱۸	۲۵۷۲۰۴	+	+	+	+
(۴)	جدنگر	۴۶۶۹۶	۱۲۰۶۶۰	+	+	+	+

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش بیگہ ـ بسوہ	محاصل دام	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۵)	جھالود	۹۲۴۰۵	۷۹۴۶۵۴	+	+	+	+
(۶)	دھانیوز	۱۷۰۸۲	+	+	+	+	+
(۷)	سیہرا	۳۵۷۰۲	۱۴۶۳۹۲	+	+	+	+
(۸)	گودھرا باحویلی	۱۵۰۲۵۰	۷۸۵۶۶۰	+	+	+	+
(۹)	کوپانہ	۲۰۸۵۸	۷۸۵۳۶۰	+	+	+	+
(۱۰)	میرال	۴۶۷۵۵	۵۲۵۹۷۵	+	+	+	+
(۱۱)	مہدوارہ	۱۹۲۵۸	۱۸۰۲۶	+	+	+	+

سرکار سورٹھ

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش بیگہ ـ بسوہ	محاصل دام	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	تہتر محل منجملہ ان کے تیرہ بندرگاہ ہیں۔	+	۶۳۴۳۷۳۶۶	+	۱۷۰۰۰	۳۶۵۰۰۰	+
(۱)	اونہ	+	۷۶۳۰۴۸۰	+	+	+	+
(۲)	اربیجیا	+	۷۸۰۵۰۰	+	+	+	+
(۳)	امریلی	+	۱۷۸۴۱۶۰	+	+	+	+
(۴)	اپلیتہ	+	۱۲۱۴۵۹۲	+	+	+	+
(۵)	پتن دیو	+	۴۴۵۳۹۱۲	+	+	+	+
(۶)	بان وارہ	+	۲۰۴۹۳۴۰	+	+	+	+
(۷)	بیلکھا	+	۱۴۰۰۰۰	+	+	+	+
(۸)	بلسار	+	۵۰۹۷۶۰	+	+	+	+
(۹)	بیری	+	۱۴۵۶۰۰	+	+	+	+
(۱۰)	بروا	+	۵۰۶۶۴	+	+	+	+
(۱۱)	بندہ	+	۸۴۹۶۰	+	+	+	+

نمبر	اسمائے محال	پیمائش بس بگہ	محاصل دام	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۱۲)	بان دور	+	۱۴۰۶۰	+	+	+	+
(۱۳)	بھیم رادہ	+	۲۸۳۲۰	+	+	+	+
(۱۴)	پالی تھانہ	+	۲۴۰۵۹۲	+	+	+	+
(۱۵)	بگسرا	+	۵۶۳۴۰	+	+	+	+
(۱۶)	برر	+	۷۲۴۷۹۰	+	+	+	+
(۱۷)	بروارا	+	۷۴۷۹۲	+	+	+	+
(۱۸)	بھادیلی	+	۱۴۱۶۰	+	+	+	+
(۱۹)	تلاجا	+	۲۴۲۵۵۲۰	+	+	+	+
(۲۰)	چوکہ	+	۴۵۳۱۲۰	+	+	+	+
(۲۱)	جیبت پور	+	۱۲۸۳۲	+	+	+	+
(۲۲)	جگت	+	۸۰۳۲۰۰	+	+	+	+
(۲۳)	چوروار	+	۹۳۶۹۶۰	+	+	+	+
(۲۴)	چورا	+	۹۷۲۸۸	+	+	+	+
(۲۵)	جھتری	+	۱۰۷۱۶۶۰	+	+	+	+
(۲۶)	جسدہون	+	۹۸۵۶۰	+	+	+	+
(۲۷)	حویلی سورٹھ	+	۹۳۲۰۰۰	+	+	+	+
(۲۸)	دولت آباد	+	۳۵۷۴۲۴	+	+	+	+
(۲۹)	دانک	+	۴۱۴۱۰	+	+	+	+
(۳۰)	دونگر	+	۷۶۰۴۰۰	+	+	+	+
(۳۱)	دھروار	+	۵۹۷۹۲	+	+	+	+
(۳۲)	دہانتر ور	+	۲۵۲۰۴۸	+	+	+	+
(۳۳)	دہاری	+	۶۴۳۲۷۰	+	+	+	+
(۳۴)	رانپور	+	۱۶۱۲۷	+	+	+	+

نمبر	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگہ	محاصل دام	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۳۵)	رال گن	+	۱۱۳۲۸۰	+	+	+	+
(۳۶)	راموت	+	۲۸۳۲۰	+	+	+	+
(۳۷)	سیؤر	+	۴۲۴۸۰	+	+	+	+
(۳۸)	سرپلی	+	۴۹۳۶	+	+	+	+
(۳۹)	سلطان پور	+	۴۲۴۸۰۰	+	+	+	+
(۴۰)	گاریادہار	+	۶۲۳۰۴۰	+	+	+	+
(۴۱)	کوری نار	+	۴۵۲۸۵۶۰	+	+	+	+
(۴۲)	گھوگہ۔علاوہ بندرگاہ کے	+	۶۶۶۵۶۰	+	+	+	+
(۴۳)	کیاتا بنا ئیرا	+	۴۲۴۸۰	+	+	+	+
(۴۴)	کنتھر	+	۱۲۷۴۸۰	+	+	+	+
(۴۵)	گری دہری	+	۵۹۸۷۰۴	+	+	+	+
(۴۶)	گوندل	+	۵۶۶۴۰	+	+	+	+
(۴۷)	کوتیانا	+	۱۷۹۷۲۵۶	+	+	+	+
(۴۸)	کندولنا	+	۱۹۸۴۳۲	+	+	+	+
(۴۹)	لوبیانہ	+	۱۴۲۳۰۸۰	+	+	+	+
(۵۰)	لیمورا باتوا	+	۴۸۷۵۷۶	+	+	+	+
(۵۱)	لاٹھی	+	۲۹۶۱۵۲	+	+	+	+
(۵۲)	ملکاپور	+	۹۹۵۰۴۸	+	+	+	+
(۵۳)	مہیوہ	+	۲۰۵۱۱۳۶	+	+	+	+
(۵۴)	مندوی	+	۱۲۷۴۴۰	+	+	+	+
(۵۵)	منگلور	+	۱۶۶۸۹۴۷۲	+	+	+	+
(۵۶)	میدرہ	+	۳۲۰۸۱۶۰	+	+	+	+

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگہ	محاصل دام	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۵۷)	موربی	+	۲۶۰۳۳۳۲	+	+	+	+
(۵۸)	نیابہنہ	+	۱۴۱۰۶	+	+	+	+
(۵۹)	ناگسری	+	۷۵۵۳۷۶	+	+	+	+
(۶۰)	ہتسنی	+	۱۰۱۲۵۹۲	+	+	+	+

حاصل بنادر

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگہ	محاصل دام	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۶۱)	بندر منگلور	+	محمودی ۲۷۰۰۰	+	+	+	+
(۶۲)	بندر پتن دیو	+	م ۔ ۲۵۰۰۰	+	+	+	+
(۶۳)	بندر کوری نار	+	م ۔ ۱۰۰۰	+	+	+	+
(۶۴)	بندر ناگسری	+	م ۔ ۱۰۰۰۰	+	+	+	+
(۶۵)	پوربندر	+	م ۔ ۲۷۲۲۸	+	+	+	+
(۶۶)	بندر مہوہ	+	م ۔ ۱۰۰۰	+	+	+	+
(۶۷)	میلکور	+	م ۔ ۳۰۰۰	+	+	+	+
(۶۸)	دونگر	+	م ۔ ۱۰۰۰	+	+	+	+
(۶۹)	بندر تلاجا ۔ سہ جگہ	+	م ۔ ۷۰۰۰	+	+	+	+
(۷۰)	بندر راؤنہ	+	م ۔ ۱۵۰۰۰	+	+	+	+

فہرست اسمائے فرمانروایان گجرات

نمبر	اسماء
(۱)	سراج چاورہ ۔ ساٹھ سال
(۲)	جوگراج ۔ پینتیس سال
(۳)	بھیم راج ۔ باون سال
(۴)	بھور ۔ انتیس سال
(۵)	بجر سنگھ ۔ پچیس سال
(۶)	رتنادت ۔ پندرہ سال
(۷)	سامت ۔ سات سال
	ان سات افراد نے ایک سو چھیانوے سال حکومت کی
(۱)	مولراج سولنکی ۔ چھپن سال
(۲)	چاسند ۔ تیرہ سال
(۳)	بلبیہ ۔ چھ ماہ
(۴)	درلبھ برادر زادہ ۔ گیارہ سال چھ ماہ
(۵)	بھیم ۔ برادرزادہ ۔ بیالیس سال
(۶)	کرن ۔ انتیس سال
(۷)	جے سنگھ ۔ اس کو سدھ راج بھی کہتے ہیں پچاس سال ۔
(۸)	کمار پال ۔ اس کے چچا کا پوتا ۔ تیئیس سال
(۹)	اجے پال ۔ اس کا بھتیجا ۔ تین سال
(۱۰)	لکھمول ۔ آٹھ سال

فہرست اسمائے فرمانروایان گجرات

نمبر	اسماء
	ان دس افراد قوم سولنکی نے دو سو چوالیس سال فرمانروائی کی ۔
(۱)	بھرو مول باگھیلہ ۔ بارہ سال پانچ ماہ
(۲)	بلدیو ۔ چھتیس سال چھ ماہ دو روز
(۳)	بھیم ۔ اس کا بھتیجا ۔ بیالیس سال
(۴)	ارجن دیو ۔ دس سال
(۵)	سارنگ دیو ۔ اکیس سال
(۶)	کرن ۔ چھ سال دس ماہ پندرہ روز
	ان چھ افراد قوم باگھیلہ نے ایک سو چھبیس سال حکمرانی کی ۔
(۱)	سلطان مظفر ٹانک تین سال آٹھ ماہ سولہ روز
(۲)	سلطان احمد ۔ اس کا پوتا ۔ بتیس سال چھ ماہ بیس روز ۔
(۳)	محمد شاہ ۔ اس کا فرزند ۔ سات سال نو ماہ چار روز ۔
(۴)	قطب الدین احمد شاہ ۔ سات سال تیرہ روز
(۵)	داؤد شاہ ۔ اس کا چچا ۔ سات دن
(۶)	محمود شاہ فرزند محمد شاہ مذکور ۔ پچپن سال ایک ماہ چار روز ۔
(۷)	سلطان مظفر اس کا فرزند چودہ سال نو ماہ

نمبر شمار	فہرست اسمائے فرمانروایان گجرات — اسماء	نمبر شمار	فہرست اسمائے فرمانروایان گجرات — اسماء
(۸)	سلطان سکندر۔ اس کا فرزند۔ دس ماہ سولہ روز	(۱۳)	سلطان احمد از اولاد سلطان احمد۔ آٹھ سال
(۹)	نصیر خان۔ اس کا بھائی۔ چار ماہ	(۱۴)	سلطان مظفر۔ بارہ سال اور چند ماہ
(۱۰)	سلطان بہادر پسر سلطان مظفر۔ گیارہ سال نو ماہ		ان چودہ افراد نے ایک سو ساٹھ سال
(۱۱)	محمد شاہ۔ اس کا بھانجہ۔ ڈیڑھ ماہ		اور چند ماہ فرمانروائی کی۔
(۱۲)	سلطان محمود سلطان مظفر کا پوتا۔ اٹھارہ سال دو ماہ چند روز۔		

ہندی کتب تواریخ میں مرقوم ہے کہ ۸۰۲ سمہ بکرمی مطابق ۱۵۴ سنہ ہجری میں سراج۔ بتراج۔ منراج۔ بنراج۔ نام ایک راجہ نے اس صوبے کو خود مختاری کی شمع سے روشن و تابان کیا اور گجرات نے ایک مستقل سلطنت کی صورت اختیار کی۔ راجہ سری بھوردیو والی قنوج نے اپنے ایک ملازم مسمی سامت سنگھ کو اس کی بدنیتی بغاوت و فتنہ پردازی کی وجہ سے ہلاک کیا اور اس کے تمام مال و اسباب پر قبضہ کر لیا۔ اس مصیبت کے وقت سامت سنگھ کی زوجہ حاملہ تھی جو بیچارگی کے عالم میں گجرات پہونچی ایک ویران جنگل میں اس عورت نے وضع حمل کیا اور ایک بچہ پیدا ہوا حسن اتفاق سے ایک جینی جوگی مسمی سیلادیو کا اس راستہ سے گزر ہوا اور اس کو بچہ کے حال پر رحم آیا۔ جوگی نے بچہ کو اپنے ایک مرید کے سپرد کیا جو اس کو رادھن پورے آیا اور اس کی پرورش و پرداخت میں مصروف ہوا۔ لڑکا جوان ہوا اور کمینہ فطرت و کج فہم افراد کی ہم نشینی اختیار کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس لڑکے نے خلق خدا کی دل آزاری پر کمر باندھی اور راہزنی کا پیشہ اختیار کیا۔ بدکاروں کا اس کے گرد مجمع رہا اور اس نے گجرات کے خزانہ کو جو قنوج جا رہا تھا لوٹ لیا۔ چونکہ اس کی تقدیر میں بغاوت لکھی ہوئی تھی جا نپا نام ایک بقال نے اس کا ساتھ دیا۔ اب اس کی تلوار کی عقل نے رہنمائی کی اور اس شخص نے بدکاری سے منہ موڑ کر نیک کرداری کی طرف رخ کیا اور پچاس سال کی عمر میں

فرمانروا ہو کر شہر پٹن کو آباد کیا۔ بیان کرتے ہیں کہ راجہ نے ایک عرصہ تک اپنے پائے تخت کے بابت غور کیا اور اس فکر و کوشش میں مبتلا رہا کہ کوئی عمدہ مقام دستیاب ہو۔ اہل نام ایک چرواہے نے راجہ سے کہا کہ میں نے ایک خطۂ زمین دیکھا ہے اگر راجہ شہر کو میرے نام پر آباد کرے تو میں مقام کا پتہ دوں گا۔ راجہ نے چرواہے کی شرط قبول کی اور اُس نے ایک ایسے جنگل کا پتہ دیا جہاں اُس نے خرگوش کو کتے سے لڑکر اپنے قوت بازو کے زور سے دشمن کے پنجہ سے رہائی پاتے ہوئے دیکھا تھا۔ راجہ نے اس سرزمین کو آباد کر کے شہر کو اہل پور کے نام سے موسوم کیا نجومیوں نے راجہ سے عرض کیا کہ دو ہزار پانچ سو سال سات ماہ نوروز و چوالیس گھڑی گزرنے کے بعد یہ شہر ویران ہو جائیگا یہ شہر بعد کو کثرت استعمال و زبان کے تغیرات کی وجہ سے بجائے اہل پور کے نہر والہ کے نام سے مشہور ہوا لیکن چونکہ گجراتی زبان میں بہترین و خوب کو پٹن کہتے ہیں اس لئے یہ مقام اس نام سے پکارا گیا۔

راجہ سامت سنگھ نے اپنی بیٹی دہلی کے ایک راجہ زادہ مسمی سری دندک سلاکی کو بیاہ دی راجہ کی لڑکی نے وضع حمل کے وقت دنیا کو خیرباد کہا اور اُس کا پیٹ چاک کر کے رحم سے بچہ نکال لیا گیا۔ اُس وقت ماہتاب سولھویں منزل میں تھا چونکہ ہندی میں اس منزل کو مول کہتے ہیں۔ لڑکا اسی مناسبت سے مولراج کے نام سے موسوم ہوا۔ راجہ سامت سنگھ نے اس بچہ کو گود لیا اور اس کی پرداخت و تعلیم کی طرف توجہ کی۔ لڑکا جوان ہوا اور فتنہ پرداز اصحاب کی ترغیب سے قابل نفرت سازش میں مبتلا ہوا۔ ایک روز راجہ نے عالم مستی میں سلطنت اپنے متبنی کے حوالے کی لیکن خواب مدہوشی سے ہوشیار ہونے کے بعد اپنے عہد و پیمان کو واپس لیا۔ محسن کش فرزند راجہ کے اس فعل سے اس درجہ غضبناک ہوا کہ اس بدسرشت نے اپنے مربی کو ہلاک کر کے خود تخت حکومت پر جلوس کیا۔ ۱۰۶۴ سنہ بکرمی مطابق ۴۱۶ سنہ ہجری میں راجہ چامند کے عہد حکومت میں سلطان محمود غزنوی نے گجرات کو فتح کیا۔ محمود اپنی واپسی کے وقت کسی بہتر فرمانروا کو خود منتخب نہ کر سکا اور یہی زیادہ مناسب نظر آیا کہ حکومت راجہ کے کسی ہم خاندان کے سپرد کی جائے۔ سلطان نے سالانہ پیشکش و خراج پر ایک شخص کو فرمانروا بنایا اور خود سندھ کے راستے سے واپس آیا۔ تعجب خیز امر یہ ہے کہ محمود غزنوی

موجودہ راجہ کی گزارش کے مطابق ایک دوسرے شاہی خاندان کے رکن کو پابزنجیر اپنے ہمراہ لے گیا۔ قلیل مدت کے بعد راجہ اپنے اس فعل سے دل میں خوف زدہ ہوا اور خوف وخطر و نیز عاقبت اندیشی کو مدنظر رکھ کر محمود غزنوی سے اپنے قیدی کو واپس طلب کیا۔ سلطان نے قیدی کو روانہ کیا۔ قیدی شہر کے قریب پہونچا اور راجہ اس خیال سے کہ مبادا فتنہ پرداز افراد اس کے گرد جمع ہوکر شورش برپا کریں خود اُس کو لینے کے لیے آگے بڑھا۔ جس روز کہ قیدی راجہ کے حضور میں حاضر ہونے والا تھا راجہ ایک درخت کے سایہ میں تھوڑی دیر کے لئے سوگیا۔ اتفاق سے ایک شکاری جانور نے اپنے چنگل سے راجہ کی آنکھ نکال لی چونکہ اس زمانے میں دستور تھا کہ نابینا کو بادشاہ نہیں بناتے تھے اس لئے ناشکرگزار سپاہیوں نے اسی قیدی کو اپنا فرمانروا تسلیم کرکے راجہ کو زندان مصیبت میں اسیر کردیا۔

کمارپال سلانکی اپنی جان کے خوف سے گوشۂ عافیت میں زندگی کے دن بسر کر رہا تھا اسی دوران میں جے سنگھ کا پیمانۂ عمر لبریز ہوا اور کمارپال گوشۂ ناکامی سے نکل کر ملک میں پہونچا اور اُس نے تخت حکومت پر جلوس کیا اور دائرۂ سلطنت کو بیحد وسعت دی۔ راجہ اجپال نے اپنی خباثت نفس سے گمراہ ہوکر اپنے آقا کو زہر کے ذریعے سے ہلاک کیا اور دنیائے ناپائیدار کی محبت کی وجہ سے ابدی نفرین و ملامت کا نشانہ بنا۔ لکھمول لاولد تھا اس لیے حکومت بگھیلہ قوم کے ایک بہترین فرد کے سپرد کی گئی۔ کارن کے عہد حکومت میں سلطان علاءالدین کے لشکر نے گجرات پر حملہ کیا۔ کارن معرکۂ کارزار میں شکست کھاکر دکن کی سمت فراری ہوا۔ اور علاءالدین نے ملک پر قبضہ کرلیا اگرچہ علائی لشکر کے ورود سے قبل سلطان معزالدین سام و قطب الدین ایبک نے بھی اس ملک پر فتح پائی تھی لیکن علائی عہد سے بیشتر یہ صوبہ دہلی کی سلطنت میں شامل نہیں ہوا۔

محمد بن فیروز شاہ کے عہد میں نظام مفرح المعروف بہ راستی خان بادشاہ کی جانب سے گجرات کا حاکم مقرر کیا گیا لیکن اس کے ظالمانہ طرز حکومت نے اُس کو کارفرمائی سے معزول کیا اور ظفرخان پسر وجیہ الملک نانک صوبہ دار مقرر کیا گیا راستی خاں نے احسان فراموشی سے بغاوت کی اور میدان کارزار میں کام آیا۔ اس عہد کے

مفصل واقعات شاہان دہلی کے حالات کے ضمن میں معلوم ہو سکتے ہیں۔ ظفر خاں کا فرزند تاتار خاں کمینہ خصایل بدسرشت تھا جس زمانے میں کہ سلطان محمد نے وفات پائی اور سلطان محمود نے تخت حکومت پر قدم رکھا اور نظام سلطنت میں طوایف الملوکی پھیلی تو ظفر خاں نے گوشۂ تنہائی اختیار کیا اور ظفر خاں نے سامان شاہانہ واسباب جاہ وحشم فراہم کر کے دہلی کا رخ کیا اور اپنے باپ کے اشارے سے زہر کے ذریعے ہلاک کیا گیا۔ ظفر خاں نے خلوت سے قدم نکالا اور ملک میں خطبہ ورسکہ اپنے نام کا جاری کر کے اپنے کو سلطان مظفر کے خطاب سے مشہور کیا۔ اس زمانے سے گجرات میں بارہ گر خود مختار و مستقل حکومت قایم ہوئی۔ اور صوبہ میں ٹانک قبیلہ کی حکمرانی کا دور دورہ ہوا۔ وجیہ الملک ظفر خاں کا باپ قوم کا برہمن تھا جو حلقۂ اسلام میں داخل کیا گیا تھا۔ تاتار خاں کے فرزند احمد نے اپنے دادا کے خلاف سازش کر کے اس کا کام تمام کیا اور عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی جس کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے مورد ملامت تھا۔ احمد آباد اسی فرمانروا کا بسایا ہوا ہے۔ اسی فرمانروا نے ابلہ فریبی و تعصب منشی کو اپنا شعار بنایا اور دنیاوی لذات سے کنارہ کشی اختیار کی۔ جشن کے روز جبکہ کسی قسم کا خطرہ نہ تھا سلطان احمد نے اپنے بارہ چچاؤں کو تہ تیغ کیا اور اس کے بعد واوائی جان کے درپے ہوا جس کی وجہ سے ابدی ندامت کا شکار ہوا۔ سلطان احمد نے اخیر وقت تک انصاف و حسن سیاست کے ساتھ حکمرانی کی۔

جب داؤد خاں اپنی نااہلی کی وجہ سے معزول کیا گیا تو امرا نے فتح خاں بن شاہ محمد کو اپنا فرمانروا تسلیم کیا اُس کو سلطان محمود کا لقب دیا۔ اس بادشاہ نے ہنر شناسی و انصاف پروری سے نیکنامی حاصل کی اور بخشش و بخشائش کو اپنا شعار بنایا ملک شعبان الملقب بہ عماد الملک اس بادشاہ کی بیحد قابل قدر خدمات بجالایا۔ بادشاہ کے ابتدائے عہد حکومت میں چند دنیاپرست اراکین دربار نے اپنے مالک کی جان لینے کی سازش کی ان ناشکرگزار اشخاص نے ارادہ کیا کہ بادشاہ پر ہاتھ صاف کرنے سے قبل عماد الملک کے لئے صاحب فہم و فراست و مخلص امیر کا قدم درمیان سے اٹھادیں اس گروہ نے جو نفاق و سازش میں کمال رکھتا تھا عماد الملک کی طرف سے بادشاہ کے خوب کان بھرے چونکہ دنیا پرست افراد ایک دوسرے سے مشتبہ رہتے ہیں سلطان احمد نے

عماد الملک کو قید کر دیا اور اُس کی ہلاکت کے درپے ہوا قریب تھا کہ یہ کام قطعاً انجام کو پہونچ جائے کہ ملک عبداللہ داروغۂ فیل خانہ نے جو بادشاہ کی خدمت گستاخ تھا عماد الملک کے لئے وفادار امیر کی بے گناہی اور بدطینت افراد کی خباثت نفس سے بادشاہ کو اطلاع دی۔ احمد شاہ نے اپنی خوبی تدابیر سے عماد الملک کو رہا کر دیا۔ کینہ خصلت امرا کی کارروائی کا پردہ فاش ہوگیا اور انھوں نے بغاوت کا اعلان کیا خاصہ خیل اور شاہی غلاموں کے ایک گروہ نے فیل خانہ کے مہتموں کے ساتھ باغیوں کا مقابلہ کیا خود باقیوں نے بھی بدفطرت باغیوں کی سرکوبی میں کارآمد ثابت ہوئے اور ناشکر گزار گروہ نے ذلیل و خوار ہوکر اپنے کردار کی سزا بھگتی۔ احمد شاہ کی وفات کے بعد امرائے دربار نے اُس کے فرزند مظفر خاں کو باپ کا جانشین بناکر نئے بادشاہ کو سلطان مظفر کے خطاب سے گجرات کا فرمانروا بنایا۔ مظفر شاہ نے بیحد نیک نامی کے ساتھ فرمانروائی کی شاہ اسمٰعیل صفوی عراق کے مشہور و معروف فرمانروا نے بادشاہ کے لئے ایران سے تحائف روانہ کئے مظفر شاہ نے بھی بیحد تعظیم و توقیر کے ساتھ شاہ اسمٰعیل کی عنایات و مہربانی کا معاوضہ کیا۔ مظفر شاہ کی وفات کے بعد اُس کا فرزند سلطان سکندر کے خطاب سے فرمانروا ہوا عماد الملک کینہ خصلت نے اُس کو قلیل ہی زمانے میں ختم کر کے نصیر خاں برادر سلطان سکندر کو تخت نشین کیا۔ امرا نے نصیر خاں کی معزولی کی سازش کی۔ بادشاہ نے حضرت فردوس مکانی بابر بادشاہ سے مدد طلب کی اور یہ وعدہ کیا کہ اگر بابری فوج اس کی اعانت کے لئے گجرات آئے گی تو نصیر خاں بندر دیپ مع اس کے مضافات کے اور چند کرور تنگے بادشاہ کے حضور میں پیش کرے گا لیکن چونکہ یہ شخص محسن کش تھا فردوس مکانی نے اس کی درخواست منظور نہ فرمائی۔ اسی دوران میں بہادر پسر سلطان سکندر بابری امرا کی دعوت پر دہلی سے گجرات پہونچا اور امرا نے اس کا ساتھ دیا۔ سلطان بہادر اپنے والد کے عہد حکومت میں اپنے برادر سلطان سکندر کے رشک و حسد کی وجہ سے دربار میں مقیم نہ رہ سکا تھا۔ بہادر بھائی کے خوف سے سلطان ابراہیم لودھی کی خدمت میں حاضر ہوا اور لودھی دربار میں ہاتھوں ہاتھ لیا گیا۔ امرائے جون پور نے سلطان بہادر کو فرمانروائی کے لئے طلب کیا بہادر کا ارادہ تھا کہ اُس طرف روانہ ہو کہ اسی درمیان میں اُس کے

بہی خواہوں نے گجرات سے عرائض روانہ کرکے اسے حکمرانی کا منصب قبول کرنے کی درخواست کی۔ سلطان بہادر اپنی مرضی کے مطابق گجرات کے پائے تخت کی طرف روانہ ہوا۔ بہادر شاہ نے تخت حکومت پر جلوس کرکے انصاف پسندی کے ساتھ حکمرانی کی اور ملک کو اپنے عدل و عطا سے معمور و مرفہ الحال کیا۔ دنیا نے اس کا خوب ساتھ دیا اور اس فرمانروا نے انھیں دنیاوی جاہ و حشم کے تباہ کن نشہ سے سرشار ہوکر حضرت جنت آشیانی ہمایوں بادشاہ کے مقابلہ میں صف آرائی کی۔ سلطان بہادر نے شکست کھائی اور گوشۂ گمنامی میں پنہاں ہوا۔ سلطان بہادر نے دنیا کو خیرباد کہا۔ اورامرا نے میران محمد فرمانروائے خاندیس کو جو بادشاہ کا بھانجہ تھا اور جس کو بادشاہ اپنی حیات میں اپنا جانشین نامزد کرچکا تھا فرمانروا تسلیم کرکے غائبانہ اس کے نام کا خطبہ وسکہ ملک میں جاری کیا لیکن چند روز کے بعد کہ میران محمد گجرات پہونچے اس نے وفات پائی۔ محمود جو سلطان مظفر کا پوتہ اور قید زندان میں گرفتار تھا میران محمد کا جانشین ہوا۔ برہان نام ایک بدطینت امیر نے اپنے ہوا خواہوں کے اتفاق رائے سے محمود شاہ کا کام تمام کیا اور اس بہانے سے کہ وہ حقیقی جانشین کو تخت نشین کرنے کا خواہش مند ہے بارہ اراکین دربار کو موت کے گھاٹ اتارا۔ اعتماد خاں نے عاقبت اندیشی سے کام لیکر اپنے کو برہان کے پنجہ سے محفوظ رکھا تھا اس امیر نے صبح کو اپنے ہواخواہوں کے ایک گروہ کے ساتھ برہان اور اس کی جماعت سے مقابلہ کرکے اور اس گناہ گار کو اس کے اعمال کی سزا دیکر اُس کو ہلاک کیا اعتماد خاں نے رضی الملک نام ایک شخص کو جو سلطان احمد اول کی اولاد میں تھا سلطان احمد ثانی کے خطاب سے برائے نام بادشاہ بناکر حکمرانی کی باگ اپنے ہاتھ میں لی۔ نوعمر بادشاہ جوان ہوا اور اب اعتماد خاں نے دوسری کروٹ لی۔ یہ امیر بادشاہ کو اپنے ایک بہی خواہ کے مکان لے گیا اور بادشاہ کا کام تمام کردیا۔ القصہ اعتماد خاں احمد شاہ ثانی کو قتل کرکے ایک مجہول لڑکے کا ہاتھ پڑا اور قسم کھائی کہ اُس کا دست گرفتہ شاہزادۂ سلطان محمود ثانی کا فرزند ہے۔ اعتماد خاں نے دم بازی وحیلہ سازی سے اس لڑکے کو سلطان مظفر کے خطاب سے برائے نام بادشاہ بنایا اور خود حکمرانی کرنے لگا یہاں تک کہ ہمارے عظیم الجاہ شہنشاہ نے ملک کو اپنے عدل و انصاف کے ساتھ عاطفت میں لیا اور اس آباد صوبہ کو اپنے حلقۂ شہنشاہیت میں شامل کرلیا۔

اللہ تعالیٰ اس ملک کو ہمیشہ قلمرو شاہی میں داخل رکھے اور یہاں کی رعایا کو دائمی اطمینان و مسرت عطا ہو۔

صوبۂ اجمیر

یہ صوبہ اقلیم دوم میں واقع اور موضع بکرو مضافات اسیر سے بیکانیرا ور جیسلمیر تک ایک سواڑسٹھ کوس لمبا اور انتہائے حدود اجمیر سے بانسواڑہ تک ایک سو پچاس کوس چوڑا ہے۔ صوبۂ اجمیر کے شرق میں آگرہ شمال میں قصبات دہلی جنوب میں گجرات اور مغرب میں ملتان و دیپالپور واقع ہیں۔ صوبہ کی زمین ریگستانی ہے اور پانی بہت گہرائی پر دستیاب ہوتا ہے فصلیں بارش کی محتاج ہیں۔ جاڑا معتدل اور گرمی بہت تیز ہوتی ہے۔ ربیع کی فصل کم پھلتی ہے۔ جواری لہدرہ اور موٹھ کثرت سے پیدا ہوتے ہیں۔ پیداوار کا ساتواں یا آٹھواں حصہ مالگزاری میں ادا کیا جاتا ہے۔ نقدی میں مالگزاری کم ادا کرتے ہیں۔ یہاں کے عام باشندے خیمہ نما بانس کے مکانات میں رہتے ہیں۔ جنوب میں کوہستانی سلسلہ ہے۔ اکثر جگہ راستہ دشوار گزار ہے۔ صوبہ تین حصوں یعنی میوار ماڑواڑ اور رہندوانی پر مشتمل ہے۔ پہلے حصہ میں دس ہزار فوج رہتی ہے اور سرکار چتور تمام و کمال اسی حصہ میں داخل ہے یہ حصہ چالیس کوس لمبا اور تیس کوس چوڑا ہے جس میں مشہور قلعے ہیں جو چیتور کونبھلمیر اور ماندل کے نام سے مشہور ہیں قلعہ چیتور حاکم صوبہ کا قیام گاہ ہے۔ گوگندہ کے مضافات میں ایک موضع جادر کے نام سے موسوم ہے اس موضع میں سیسے کی کان ہے۔ جین پور و نیز دیگر توابعات ماندل میں تانبے کی کانیں ہیں جو حد سے زیادہ فائدہ مند ہے۔

اس ریاست کے حاکم کو پیشتر راول کہتے تھے اب عرصے سے اس کو رانا کہتے ہیں۔ یہ راجہ گہلوٹ قبیلہ کا فرد ہے اور اس کا دعویٰ ہے کہ وہ نوشیروانِ عادل کی اولاد میں ہے۔ راجہ کے اسلاف میں ایک شخص زمانے کی گردش سے پریشان ہو کر ملک برار میں وارد ہوا اور نرنالہ کی حکومت پر فائز ہوا تصنیف کتاب سے آٹھ سو سال قبل نرنالہ پر دشمن نے قبضہ کرلیا اور ایک گروہ کثیر قتل ہوا۔ ایک خرد سال لڑکا باپا نام تھا۔

جس کو اس کی ماں اس مصیبت کے عالم میں بار سے لے کر فراری ہوئی اور اُس نے میواڑ میں بھیل قوم کے راجہ مسمی راجہ مند سنگھ کے دامن میں پناہ لی۔ لڑکا جوان ہوا اور اُس نے چرواہے کا پیشہ اختیار کر کے صید افگنی کو اپنا شعار بنایا۔ اس مشغلہ میں اس نے اس قدر نام پیدا کیا کہ راجہ کے دربار میں معزز ہو کر ریاست کا وزیر مقرر ہوا۔ راجہ کی وفات کے بعد اُس کے چاروں بھتیجوں میں جانشینی کے بابت فساد ہوا بالآخر چاروں بھائیوں نے باپا کے حق میں حکمرانی سے کنارہ کشی اختیار کرنے پر اتفاق کیا۔ باپا نے فرمانروائی سے انکار کیا اتفاق سے ایک روز ان بھائیوں میں سے ایک شخص کی انگلی سے خون ٹپکا اور اس شخص نے اس خون سے باپا کی پیشانی پر حکمرانی کا قشقہ کھینچا اور اس کے دوسرے بھائیوں نے بھی باپا کو اپنا فرمانروا تسلیم کیا۔ اب باپا نے راج گدی پر قدم رکھا اور حکمرانی کرنے لگا چنانچہ آج تک اس ملک میں یہ رسم چلی آتی ہے کہ جدید راجہ کی تخت نشینی کے وقت اُس کی پیشانی پر آدمی کے خون سے ٹیکہ لگایا جاتا ہے۔

باپا احسان فراموش نے چاروں بھائیوں کو قتل کیا۔ فرمانروائی سے قبل ایک روز باپا جنگل سے گزر رہا تھا کہ اُس نے ہربخ (ہربیج) نام ایک عبادت گزار جوگی کو غلطی سے جنگلی جانور سمجھ کر تیر مارنا چاہا۔ ہربخ اپنی صفائی باطن کی وجہ سے باپا کے ارادہ سے آگاہ ہو گیا اور اُس نے باپا کو اُس کی غلطی سے آگاہ کیا۔ باپا نے شرمندہ ہو کر جوگی سے معافی مانگی اس واقعہ کے بعد کبھی کبھی اُس کی خدمت میں حاضر ہو کر جوگی کی خدمت کرتا تھا۔ جوگی نے ایک روز باپا کو آئندہ فرماں روائی کا مژدہ سنایا اُس کے متعلق متعدد حیرت انگیز افسانے منقول ہیں۔ چونکہ باپا نے اپنا پائے تخت موضع سیسودہ کو مقرر کیا تھا اس نے یہ فرقہ سیسودیہ کے نام سے مشہور ہوا اور چونکہ ابتدائی زمانے میں ایک برہمن نے ان کی پرورش و پرداخت کی اس لئے یہ بھی قوم کے برہمن مشہور ہو گئے۔

راول رتن سی نے وفات پائی اور اُس کا ایک عزیز مسمی ارسی رانا کے خطاب سے فرمانروا ہوا۔ موجودہ رانا مسمی رانا اُمرا ارسی کی نسل کا دسواں فرزند ہے جس کی ترتیب یہ ہے۔ ہمیر۔ کیتا۔ لاکھا۔ موکل۔ کونبھار۔ رائے مل۔ سانگا۔ اُدے سنگھ۔ پرتاب۔ امرا۔

قدیم مورخ کہتے ہیں کہ سلطان علاءالدین خلجی نے سنا کہ راول رتن راجۂ میوار کی زوجہ بیحد حسین و خوبصورت ہے بادشاہ نے راجہ سے اس عورت کی درخواست کی راجہ نے انکار کیا اور علاءالدین نے لشکر کشی کر کے چیتور کا محاصرہ کر لیا۔ علاءالدین نے عرصۂ دراز تک محاصرہ جاری رکھا اور جنگیں گوارا کیں لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا اخیر میں بادشاہ نے حیلہ سازی سے کام لیا اور نرمی و دوستی کا اظہار کیا۔ راجہ نے بادشاہ کی رائے سے اتفاق کیا اور سامان مہمان نوازی میں مصروف ہوا سلطان علاءالدین اپنے مخصوص درباریوں کے ہمراہ قلعہ کے اوپر گیا اور بزم دوستی گرم ہوئی بادشاہ نے موقع پاکر راجہ کو گرفتار کر لیا۔ کہتے ہیں کہ بادشاہ کے ہمراہ سو امرا اور تین سو سوار تھے جو خدمت گاروں کا جامہ پہنے ہوئے تھے۔ راجہ کے ملازمین کے یکجا ہونے تک شاہی فوج راجہ کو جلد سے جلد اپنے لشکر گاہ تک لے آئی جس کی وجہ سے راجہ کے ملک میں ماتم برپا ہو گیا۔ بادشاہ نے راجہ کو قید کر دیا اور اپنے مطلب مقصود کے حاصل کرنے میں کوشاں ہوا۔ راجہ کے باوفا درباریوں نے بادشاہ سے درخواست کی کہ راجہ کو کسی طرح کی تکلیف نہ پہونچے ہم جلد سے جلد بادشاہ کے مطلوب کو مع دیگر خواتین کے جو محل شاہی کی زیب و زینت ہو سکتی ہیں حضور میں حاضر کرتے ہیں۔ امیروں نے ایک خط رانی کی طرف سے بھی بادشاہ کے نام روانہ کیا اور اس طرح اس کے شک و شبہہ کو قطعی دور کر دیا۔ بادشاہ اس واقعہ سے خوش ہوا اور اُس نے نہ صرف راجہ کو اذیت پہونچانے سے کنارہ کشی کی بلکہ اُس کے ساتھ خلق و مروت سے پیش آنے لگا۔ بیان کرتے ہیں کہ سات سو بہادر سوار عورتوں کا لباس پہنا کر ڈولیوں میں سوار کیئے گئے اور بادشاہ کی بارگاہ کی طرف روانہ ہوئے۔ ہندوؤں نے ظاہر کیا کہ رانی معہ اپنی لونڈیوں کے بادشاہ کے محل میں آتی ہے۔ یہ گروہ علائی دربار کے قریب پہونچا اور انھوں نے بادشاہ سے عرض کیا کہ رانی کی آرزو یہ ہے کہ راجہ سے ملاقات کر کے محل شاہی میں داخل ہو۔ علاءالدین غفلت و لاپروائی کے خواب گراں میں مبتلا تھا اُس نے راجہ کو رانی سے ملاقات کرنے کے لیئے روانہ کیا۔ اس درمیان میں سوار موقع پاکر ڈولیوں سے نکل پڑے سواروں نے عورتوں کا لباس اتار دیا اور راجہ کو اُٹھا کر روانہ ہوئے۔ راجپوتوں کا گروہ وقتاً فوقتاً راہ میں علائی سواروں سے جو ان کے عقب میں آ رہے تھے مردانہ وار مقابلہ کرتا تھا چند راجپوتوں

کے کام آنے تک راجہ نے ایک اچھی مسافت طے کر لی اخیر میں چوہان۔ گور اور بادل اقوام کے راجپوت راہ میں جم گئے اور اپنے آقا پر جان نثار کرنے لگے غرضکہ راجہ صحیح وسلامت چیتور پہونچ گیا اور اس کے ملک میں مسرت کا غلغلہ بلند ہوا۔ علاء الدین عرصۂ دراز کی محنت سے جو رائگاں گئی آزردہ خاطر ہوا اور ناکام دہلی واپس آیا۔ قلیل مدت کے بعد بادشاہ کے دل میں بار دگر اسی خیال نے جگہ کی اور اس نے دوبارہ لشکر کشی کی لیکن اس مرتبہ بھی ناکام واپس آیا۔ راول علاء الدین کے ان حملوں سے بیحد پریشان ہوگیا اور اس نے ارادہ کیا کہ کسی طرح بادشاہ سے ملاقات کر کے دوستی کی راہ و رسم پیدا کرے اور ان جان گداز جھگڑوں سے نجات پائے۔ ایک کمینہ فطرت راہ بر راجہ کا راہ نما تھا اور راجہ نے سات کوس کے فاصلہ پر بادشاہ سے ملاقات کی راجہ نامرادی کے عالم میں قتل کیا گیا اور اراکین دربار نے اس جانکاہ واقعہ کے بعد راجہ کے ایک عزیز راول راسی کو مسند حکومت پر بٹھایا۔ بادشاہ نے پلٹ کر چیتور کا محاصرہ کیا اور قلعہ کو فتح کر لیا۔ اس نے حریف کا مقابلہ کیا لیکن میدان جنگ میں کام آیا اور تمام خواتین حرم نے آگ میں جلکر اپنے کو راکھ کا ڈھیر کر دیا۔

راول اس کا فرزند مسمی حمیر اس ہنگامے میں آوارہ وطن ہوکر جوار کے کوہستان میں زندگی کے دن بسر کرنے لگا۔ سلطان محمد جونی (محمد تغلق) نے مالدیو چوہان حاکم جالور کو چیتور کا راجہ بنایا۔ مالدیو ملک و اہل ملک کو قابو میں نہ لا سکا اس نے حمیر کو کوہستان سے طلب کر کے اپنا داماد بنایا اور اس کے ذریعہ سے ملک کو بار دگر آباد و معمور کیا مالدیو کی وفات کے بعد حمیر نے اس کے بیٹوں کا کام تمام کیا اور عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔

سولہ ہزار سوار اور چالیس ہزار پیادے اس ملک کی مقامی فوجی جمعیت ہے۔

اس سے پیشتر میوار کے حدود سلطنت بیحد وسیع تھے اور اکثر معمور پرگنے ملک میں داخل تھے جس کا اندازہ اس امر سے ہوتا ہے کہ رانا سانگا کی قوم میں ایک لاکھ اسی ہزار سوار اور بے شمار پیادے داخل تھے۔

مارواڑ۔ یہ حصہ سو کوس لمبا اور ساٹھ کوس چوڑا ہے۔ اجمیر۔ جودھ پور۔ سروہی ناگور اور بیکانیر کی سرکاریں اس حصے میں داخل ہیں۔ یہ حصۂ ملک عرصے سے قوم راٹھور کا مرکز ہے سلطان معز الدین سام نے رائے پتورا کی مہم سے فارغ ہوکر راجہ جے چند والی قنوج کی طرف رخ کیا۔ راجہ نے راہ فرار اختیار کی اور انتہائے گریز میں دریائے

گنگا میں ڈوب کر موت کے گھاٹ اتر گیا۔ راجہ کی اولاد گوشۂ گمنامی میں پنہاں ہوگئی۔ راجہ کا برادر زادہ مسمّی سیہا جو شمس آباد میں سکونت پذیر تھا مع ایک گروہ کثیر کے قتل کیا گیا اُس کے تینوں فرزند مسمیان سوتک اشوتھما اور راج گجرات کی طرف فراری ہوئے اثنائے راہ میں سوجت کے پاس پالی میں ٹھہر گئے۔ اس مقام پر برہمنوں کا ایک گروہ آباد تھا جو مینہ قوم کے افراد سے آزار و اذیت برداشت کر رہا تھا اتفاق سے مینہ قوم کے چند افراد نے اسی زمانے میں برہمنوں کے مسکن پر حملہ کیا۔ سوتک تینوں جلاوطن بھائی قصبہ سے نکل کر حریف پر حملہ آور ہوئے اور اُن کو پس پا کر دیا۔ برہمنوں نے ان بھائیوں کی بیحد عزت کی اور ہر طرح کی خاطر و مدارات سے پیش آئے۔ اس واقعہ سے جلاوطن راجہ زادوں کے جسم سے گردِ مصیبت قدرے دور ہوئی۔ چونکہ اب ان کے گرد دنیاوی جاہ و حشم کے اسباب مہیا ہو گئے ان کی ہمت بلند ہوئی اور انھوں نے کھیر کو گوہیل قبیلے سے چھین کر خود قبضہ کیا اور اس طرح ان کے اسباب جاہ و حشمت میں مزید اضافہ ہوا۔ سوتک نے تنہا اپنے قوت بازو کے زور سے مینہ قوم کو شکست دے کر ایدر پر قبضہ کیا اور راج نے بگلانہ کا رخ کر کے اس ملک کو کولیوں کے قبضۂ اقتدار سے نکالا۔ اس تاریخ سے آج تک ان کی اولاد ان ممالک پر حکمراں ہے۔ اشوتھما کی اولاد جو مارواڑ میں قیام پذیر تھا بیحد صاحب شوکت و حشمت ہوئی چنانچہ اس نسل کا سولھواں راجہ مسمّی مالدیو عظیم الجاہ فرمانروا تھا اس راجہ کی طاقت اس قدر زبردست تھی کہ شیر خاں مارواڑ کی مہم میں بہ مشکل جان سلامت لے گیا اور بال بال بچ گیا۔

اس حصہ میں بے شمار قلعے ہیں جن میں اجمیر جودھ پور بیکانیر جیلسمیر امرکوٹ ابو گڈھ و جالور کے حصار بہترین قلعے شمار کیے جاتے ہیں۔

ہادوتی کو سرکار ناگوری کہتے ہیں۔ اس حصہ میں ہاڈا قوم کے افراد آباد ہیں۔

اس صوبہ میں سات سرکار اور ایک سو ننانوے پرگنے ہیں پیمودہ زمین دو کرور چودہ لاکھ پینتیس[۳۵] ہزار نو سو اکتالیس بیگھے سات بسوے ہے۔ صوبہ کی مالگزاری اٹھائیس کرور چوراسی لاکھ ایک ہزار پانچ سو ستاون دام ہے جس میں تیئیس[۲۳] لاکھ چھبیس ہزار تین سو چھتیس دام سیورغال کے ہیں۔ چھیاسی ہزار پانچ سو سوار اور

تین لاکھ سینتالیس ہزار راجپوت پیادے یہاں کی مقامی فوجی جمعیت ہے۔

صوبۂ اجمیر سرکار اجمیر

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل دام	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	۲۸ پرگنے	۵۶۰۵۴۸۷	۶۲۱۵۳۳۹۰	۱۴۷۵۷۱۴	۱۶۰۰۰	۸۰۰۰	پچھواہہ افغان چوہان
(۱)	اجمیر باحویلی۔ اس کا قلعہ ہندوستان کے معتبر قلعوں میں ہے اور پہاڑ پر واقع ہے۔	۷۹۵۳۳۵۷	۶۲۱۴۷۳۱	۸۰۲۴۴۰	+	+	+
(۲)	انبیر۔ سنگین قلعہ پہاڑ پر واقع ہے۔	۱،۱۳۵۰۹۵۷	۱۲۲۵۶۲۹۷	+	+	+	+
(۳)	آراین	۱۷۹۵۷۳	۱۷۵۵۹۶۰	+	+	+	+
(۴)	پربت	۲۷۹۲۹۵	۲۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۵)	بیاکوئی	۹۰۴۸۸	۴۸۶۱۶۱	+	+	+	+
(۶)	بھنائی	۳۳۹۷۷۴	۱۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۷)	بھرانہ	۶۸۷۱۲	۲۷۱۲۵۶	+	+	+	+
(۸)	بوال	۱۶۸۷۱۲	۷۴۹۷۷۳	+	+	+	+
(۹)	باہل	۸۱۹۱۴-۱۱	۶۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۰)	باندھن سندری	۱۵۵۲۲	۴۳۵۶۶۴	۱۵۶۴۸	+	+	+
(۱۱)	بھروندا	۲۳۲۲۰	۲۷۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۲)	توسیتا	۳۵۱۷۷۹-۱۲	۳۳۰۰۰۹۰	+	+	+	+
(۱۳)	جوبنیر	۱۳۸۰۰۸	۲۱۴۴۴۲	+	+	+	+
(۱۴)	جھاگ	۲۰۰۶۲ [illegible]	۵۰۱۸۴۴	+	+	+	+

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل دام	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۱۵)	دیوگاؤں	۵۹۰۶۴	۱۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۶)	روشن پور	۷۱۳۵۶	۶۹۲۵۱۲	+	+	+	+
(۱۷)	سانبھر سنگین قلعہ ہے	۷۶۵۴۸	۹۶۴۹۹۴۷	۲۷۷۵۳۷	+	+	+
(۱۸)	سروار۔ اینٹ کا قلعہ ہے۔	۱۹۴۰۶۴۴	۱۶۱۶۸۱۵	+	+	+	+
(۱۹)	بیتھلا	۲۴۵۱۳۶	۱۲۷۰۰۰۹	۱۱۶۰۲۷	+	+	+
(۲۰)	سلیمان آباد	۷۲۶۹۸	۱۸۶۰۰۱۶	+	+	+	+
(۲۱)	کیکری	۱۴۷۹۲۳	۱۸۰۸۰۰۰	+	+	+	+
(۲۲)	کھیروہ	۵۰۶۴۰	۷۰۲۰۳۴۷	+	+	+	+
(۲۳)	ماہروٹ	۲۵۲۸۷۱	۵۷۵۶۴۰۲	+	+	+	+
(۲۴)	منور آباد	۱۲۴۳۶۱	۱۴۵۹۵۷۷	+	+	+	+
(۲۵)	مسعود آباد	۲۵۱۹۷۳	۱۵۸۷۹۹۰	+	+	+	+
(۲۶)	نراینہ	۲۶۶۶۱۴	۲۶۶۰۱۵۹	۲۶۰۱۰۰	+	+	+
(۲۷)	ہرسور (ہرپور) اینٹ کا قلعہ ہے۔	۱۶۳۲۷۳۷	۱۲۰۰۹۲۶	۹۲۶	+	+	+

سرکار چیتور

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل دام	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	چھبیس پرگنے	۱۶۷۸۰۰۰-۱۷	۳۰۰۴۷۶۴۹	۳۶۰۷۳۷	۲۲۰۰۰	۸۲۰۰۰	رجپوت سیسودیہ
(۱)	اسلام پور عرف رام پور	۱۰۱۵۲۶	۷۰۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲)	اودیپور۔ یہاں ایک بڑا تالاب ہے جسکا دور تخمیناً سولہ کوس ہے اور اس تالاب کے پانی سے کھیتوں کی کھیتی ہوتی ہے	+	۱۱۲۰۰۰۰ از قرار نقدی				

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگہ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۳)	اپرمال	۲۷۸۰۵	۲۸۰۰۰۰	+	+	+	+
(۴)	ارنود	۴۴۷۲۰	۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۵)	اسلام پور عرف موہن		۱۲۰۶۰۰ ازقرار نقدی	+	+	+	+
(۶)	بودھنور سنگین قلعہ ہے۔	۱۱۳۲۶۵۷	۴۳۱۱۵۵۱	۵۹۸۱۵	+	+	+
(۷)	بھولیا۔ سنگین قلعہ ہے	۲۵۷۴۸۱	۲۸۴۳۴۷۰	۴۳۴۷۰	+	+	+
(۸)	بنیہرا	۵۸۰۳۸	۳۲۹۶۲۰۰	۲۴۴۰۰۰	+	+	+
(۹)	پور	۱۹۹۲۰۹	۲۶۰۱۰۴۱	۱۳۴۵۲	+	+	+
(۱۰)	بجھین سرحد سنگین قلعہ ہے۔	+	۱۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۱)	باگور	۱۷۵۳۳-۱۷	۳۹۵۶۶۰	+	+	+	+
(۱۲)	بیگون	۲۳۴۸۰۴	۱۱۷۵۷۲۹	+	+	+	+
(۱۳)	برسی حاجی پور سنگین قلعہ ہے۔	۳۵۰۹۸	۱۳۷۵۰۰۰	+	+	+	+
(۱۴)	چیتور با حویلی۔ دو محل اس پرگنہ میں بھی سنگین قلعہ ہے اور سرحد بند ہے	۴۵۱۱۸	۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۵)	جیرن	۳۹۲۱۸	۱۹۸۵۲۵	+	+	+	+
(۱۶)	سانور گھاتی	+	۴۷۰۲۹۴	+	+	+	+
(۱۷)	ساندری سنگین قلعہ ہے۔	۵۹۹۱	۴۰۰۰۲۰	+	+	+	
(۱۸)	سیمبل با مزرعہ	+	۱۰۰۰۰۰	+	+	+	+

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس. بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۱۹)	کوسیانہ	۵۲۷۱۳	۲۶۳۸۱۲	+	+	+	+
(۲۰)	مانڈل گڈھ سنگین قلعہ پہاڑ پر واقع ہے	+	۳۲۸۴۷۰۰ ازقرار نقدی	+	+	+	+
(۲۱)	مانڈل پکی اینٹ کا قلعہ ہے۔	۱۸۸۴۸	۴۴۷۰۹۰	+	+	+	+
(۲۲)	مداریا	+	۱۶۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲۳)	پنیمچ وغیرہ تین جگہ	۲۱۴۱۶	۷۱۹۲۰۲	+	+	+	+

سرکار رنتھنبھور

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس. بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	تہتر محل	۶۰۲۴۱۹۶-۱۱	۹۸۲۴۵۷۶	۱۸۱۸۳۴	۹۰۰۰	۲۵۰۰۰	راجپوت ہاڈا
(۱)	آہن پور	۱۸۴۸۱	۱۵۶۲۲۳۹	۲۰۲۰۹	+	+	+
(۲)	اونیارا	۵۷۳۰۸	۱۲۳۷۱۹۲	+	+	+	+
(۳)	اتاڈا	۴۵۳۹۴	۷۷۰۵۲۵	+	+	+	+
(۴)	آٹون	۱۴۵۸۴	۶۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۵)	اسلام پور	۵۱۹۱	۷۷۵۰۰	+	+	+	+
(۶)	اکھورہ	+	۱۶۰۰۰۰ ازقرار نقدی	+	+	+	+
(۷)	انتروہ	۱۶۶۱۷۳	۱۵۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۸)	ایوان بوسامیر	۲۵۷۴۷	۱۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۹)	بوندی سنگین قلعہ پہاڑ پر واقع ہے۔	۲۳۱۶۱۹	۱۶۲۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۰)	بولی سنگین قلعہ ہے	۲۵۱۴۳۰	۴۴۲۵۴۷	۲۲۷۴۰	+	+	+

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگہ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۱۱)	برودہ	۲۶۷۳۲۶	۴۵۷۱۰۰۰	+	+	+	+
(۱۲)	بروارہ	۱۶۳۲۲۶	۱۹۶۹۷۷۶	+	+	+	+
(۱۳)	پاٹن	۱۳۹۲۸۰	۲۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۴)	کھدلاون	۹۰۶۸۸۵	۲۶۸۶۳۸۹	+	+	+	+
(۱۵)	بکلانت	۱۴۹۰۸۷	۱۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۶)	پلاتیہ	۲۹۳۰۲	۱۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۷)	کھوسور	۴۰۶۷۷	۶۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۸)	بنہتا	۲۱۲۵۷	۵۴۲۳۵۶	+	+	+	+
(۱۹)	بیلونہ	۳۱۶۱۵	۴۵۶۴۷۹	+	+	+	+
(۲۰)	نیچری	۱۵۵۹۴	۳۳۴۸۹۰	+	+	+	+
(۲۱)	بالاکھتری	۳۳۹۳۰	۳۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲۲)	کھوری بھاری	۱۶۸۴۵	۱۱۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲۳)	باران	۲۴۲۱۰۷	۸۸۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲۴)	ٹونک	۵۰۲۴۰۲	۷۵۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲۵)	ٹودا	۴۴۳۰۲۸	۵۸۵۹۰۰۶	+	+	+	+
(۲۶)	تووری	۴۰۰۷۶۸	۵۴۵۶۸۴۰	+	+	+	+
(۲۷)	تلاد	۲۰۲۵۰۹	۴۲۳۲۸۸	+	+	+	+
(۲۸)	جیت پور	۲۳۰۱۴	۹۲۸۵۰۰	+	+	+	+
(۲۹)	چاٹسو	۵۱۶۵۲۵	۷۵۳۶۸۲۹	+	+	+	+
(۳۰)	جھلاوہ	۱۳۱۸۰	۵۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۳۱)	جھابن	۳۷۷۵۳	۴۷۵۰۰۰	+	+	+	+
(۳۲)	خلجی پور	۳۰۸۱۳	۱۲۰۹۸۸۶	+	+	+	+
(۳۳)	دھری	۹۷۸۶۱	۱۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔ بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۳۴)	دیلوارہ	۵۴۶۶۸	۴۰۹۲۶۰	+	+	+	+
(۳۵)	دبلانہ	+	۷۳۳۴۰۰	+	+	+	+
(۳۶)	رنتھنبور باحویلی	۳۷۱-۱۹	۱۵۶۷۹۵	+	+	+	+
(۳۷)	ریوا ند صنہ	۴۹۷۴۵	۴۳۰۲۵۴	۶۲۹۲	+	+	+
(۳۸)	سوی سوپر	۴۹۴۰۷۰	۵۰۴۱۳۰۶	+	+	+	+
(۳۹)	سار سوپ	۳۶۶۲۶	۱۰۵۸۸۷۶	+	+	+	+
(۴۰)	سہنساری	۲۸۵۷۵	۳۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۴۱)	کوٹا۔ سنگین قلعہ پہاڑ پر ہے اور دریائے چنبل اُس کے پاس سے گذرتا ہے۔	۳۶۰۳۷۸	۳۰۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۴۲)	کھندار۔ سنگین قلعہ پہاڑ پر ہے۔	۹۰۲۴۶	۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۴۳)	کھنکرہ۔ کھیکرہ	۲۲۰۳۵۰	۱۵۱۱۹۹۴	۱۱۹۹۴	+	+	+
(۴۴)	کھرنی	۳۵۴۴۳	۵۲۸۱۷۸	۲۶۷۴۴	+	+	+
(۴۵)	کھاتولی	۲۳۸۹	۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۴۶)	گڈواڑہ	۶۹۳۰۵-۱۲	۱۸۸۰۹۵	+	+	+	+
(۴۷)	کرور۔ سنگین قلعہ پہاڑ پر ہے۔	۶۳۷۷	۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۴۸)	لاکھری۔ سنگین قلعہ پہاڑ پر ہے۔	۳۵۲۳	۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۴۹)	لونڈہ	۱۷۴۰۰	۲۵۰۰۰۰	+	+	+	+
(۵۰)	لوہرواڑہ	۲۰۳۴۴	۲۵۰۰۰۰	+	+	+	+

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۵۱)	بہاود	۳۶۷۸	۱۲۵۰۰۰	+	+	+	+
(۵۲)	موسیدانہ۔سولہ محل	+	۴۱۰۰۰۰	+	+	+	+
(۵۳)	ملارنہ	۱۷۲۶۹۳	۳۲۹۹۲۴۱	+	+	+	+
(۵۴)	مانگروڑ	۱۴۰۷۹۹	۱۰۰۴۳۴۸	+	+	+	+
(۵۵)	نواہی	۳۳۹۲۷	۹۳۰۰۰۰	+	+	+	+
(۵۶)	بگھر	۳۲۹۵۰	۱۰۰۰۰۰۰	+	+	+	+

سرکار جودھپور

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش بس۔بگ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	بائیس محل	+	۱۴۵۲۸۷۵۰	+	۱۵۰۰۰	۵۰۰۰۰	راٹھور
(۱)	اسوپ۔پختہ اینٹ کا قلعہ ہے۔	+	۶۰۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۲)	اینِدراوتی	+	۸۰۰۰	+	+	+	+
(۳)	پھولودہی سنگین قلعہ ہے۔	+	۶۴۰۰۰۰	+	+	+	+
(۴)	پلپارہ	+	۱۴۶۳۰۰۰	+	+	+	+
(۵)	بیلارا	+	۳۱۴۰۰۰	+	+	+	+
(۶)	پالی وغیرہ تین محل سنگین مختصر قلعہ ہے۔	+	۲۵۰۰۰۰	+	+	+	+
(۷)	بالیچہ	+	۱۸۰۰۰۰	+	+	+	+
(۸)	پوورپہ۔سنگین قلعہ ہے	+	۴۶۰۰۰	+	+	+	+
(۹)	بہادراجون سنگین قلعہ ہموار زمین پر ہے۔	+	۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش بس۔بگہ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۱۰)	جودھ پور با حویلی۔ سنگین قلعہ پہاڑ پر ہے۔	+	۲۸۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۱)	جیتارن۔ سنگین مختصر قلعہ ہے۔	+	۳۰۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۲)	دونارا۔ سنگین قلعہ ہے	+	۱۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۳)	سوجھت۔ سنگین قلعہ پہاڑ پر ہے۔	+	۲۸۱۲۷۵۰	+	+	+	+
(۱۴)	ساتل میر۔ سنگین قلعہ پہاڑ پر ہے۔	+	۵۶۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۵)	سیوانا۔ سنگین قلعہ پہاڑ پر ہے اور یہ قلعہ ہندوستان کا ایک مشہور قلعہ ہے۔	+	۱۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۶)	کھیروا	+	۲۲۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۷)	کھیون سر۔ سنگین قلعہ ہے	+	۱۷۲۰۰۰	+	+	+	+
(۱۸)	کوندوج۔ سنگین قلعہ ہے	+	۹۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۹)	مہیوہ	+	۹۶۰۰۰۰	+	+	+	+

سرکار سروہی

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش بس۔بگہ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	چھ محل	+	۴۲۰۷۷۴۳۷	+	۸۰۰۰	۳۸۰۰۰	رجپوت گہلوت و افغان
(۱)	ابوگڈہ و سروہی دو محل قصبہ سروہی پر سنگین قلعہ مستحکم ہے	+	۱۲۰۰۰۰۰	+	۳۰۰۰	۱۵۰۰۰	رجپوت

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش	محاصل دام	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۲)	بانسواڑہ۔ یہ ایک فرحت افزا مقام ہے اور سنگین قلعہ ہے۔	+	۸۰۰۰۰۰۰	+	۱۵۰۰	۲۰۰۰۰	رجپوت
(۳)	جالور۔ سانچور دو محل سنگین مضبوط قلعہ ہے	+	۱۴۰۷۷۴۳۷	+	۲۰۰۰	۵۰۰۰	افغان
(۴)	دونگرپور	+	۸۰۰۰۰۰۰	+	۱۰۰۰	۲۰۰۰	رجپوت گہلوٹ

سرکار ناگور

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش	محاصل دام	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	اکتیس محل	۸۰۲۷۴۵۰-۱۴	۴۰۳۸۹۸۳۰	۳۰۸۰۵	۴۵۰۰	۲۲۰۰۰	مختلف قومیں
(۱)	امرسر نائین	۸۴۹۸۰۹	۷۰۲۹۳۷۰	+	۴۰۰۰	۲۰۰۰۰	کچھواہہ
(۲)	ایندانہ	۲۶۲۳۰۲	۱۳۱۳۰۰۶	۴۷۹	+	+	+
(۳)	بہدانہ	۵۴۴۳۴۰	۱۲۷۱۹۶۰	۷۰۴۶۰	+	+	+
(۴)	بلدو	۸۷۹۴۷	۵۷۰۰۰۰	+	+	+	+
(۵)	باتودہا	۱۴۱۳۷۰	۳۲۲۸۱۶	+	+	+	+
(۶)	برودہ	۲۶۲۰	۲۲۰۳۶۳	+	+	+	+
(۷)	بارہ کاین	۲۳۰۳۷۹	۵۸۰۰۰	+	+	+	+
(۸)	جایل	۲۹۳۰۶۶	۹۵۵۲۷۳	۳۲۰۰	+	+	+
(۹)	جارودہ	۱۴۱۵۹۲	۸۷۴۲۸۴	۲۱۴۷	+	+	+
(۱۰)	جاکھرہ۔ اس کے اطراف وجوانب میں ریگستان ہے	+	۱۳۷۷۵۷	+	+	+	+
(۱۱)	خارج کھتو۔ سنگین قلعہ ہے اور یہاں سفید پتھر کی کان ہے۔	۷۷۵۷۷	۳۴۸۱۴	+	+	+	+

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل دام	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
(۱۲)	دینددوانہ پختہ اینٹ کا قلعہ ہے۔	۳۶۵۳۱۰	۴۵۸۶۸۲۸	۱۵۲۱۵	+	+	+
(۱۳)	دولن پور	۲۱۹۶۹۸	۷۸۰۰۸۵	+	+	+	+
(۱۴)	ریواسا	۳۰۱۱۷۱	۱۹۹۵۸۲۴	+	+	+	+
(۱۵)	رون	۶۱۵۲۱۴	۹۱۳۲۶۱	+	+	+	+
(۱۶)	رسول پور	۱۴۴۹۵۸	۷۰۴۳۰۶	+	+	+	+
(۱۷)	رہوت	۴۵۲۶۹	۱۸۳۱۳۷	+	+	+	+
(۱۸)	ساویلہ	۱۵۳۰۳۲	۱۲۶۶۹۳۰	+	+	+	+
(۱۹)	فتح پور جھنجھون۔ سنگین قلعہ ہے۔	۱۵۲۲۰۰	۱۲۳۳۲۲۲	+	۵۰۰	۲۰۰۰	قیام خانی
(۲۰)	کاسلی	۲۸۷۴۰۷	۱۵۸۷۱۵۷	+	+	+	+
(۲۱)	کھاٹلہ	۱۱۴۹۵۵	۵۵۸۵۶۰	+	+	+	+
(۲۲)	کوجورہ	۲۷۰۴۹۰	۴۶۶۸۹۰	+	+	+	+
(۲۳)	کولیوہ	۱۲۷۴۸	۳۵۲۳۰۵	+	+	+	+
(۲۴)	کمپاڑی	۴۶۹۸۸۱	۴۳۵۶۰۴	۳۲۰۰	+	+	+
(۲۵)	کہیرن	۲۶۰۸۳	۵۷۱۶۰	+	+	+	+
(۲۶)	لادون	۱۴۹۷۶۰	۷۸۰۸۴۲	۴۳۳۷	+	+	+
(۲۷)	میرتہ۔ سنگین قلعہ ہے	۲۱۴۴۷۷۳	۷۷۰۱۵۲۲	۴۵۴۳۷	+	+	+
(۲۸)	منوہرنگر	۱۲۹۸۹۵	۲۹۰۳۳۸۶	+	+	+	+
(۲۹)	نوکھا	۸۳۰۷۲	۳۸۰۷۵۶	+	+	+	+
(۳۰)	ناگور با حویلی۔ پختہ اینٹ کا قلعہ ہے۔	۵۷۷۰۵۱۴	۳۱۲۵۸۱	۱۱۴۴۰	+	+	+

سرکار بیکانیر

نشان علامت	اسمائے محال	پیمائش بس . بگ	محاصل دام	سیورغال دام	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
	گیارہ محل	+	۴۷۵۰۰۰۰	+	۱۲۰۰۰	۵۰۰۰۰	از قوم بھاٹی
(۱)	بکم پور	+	+	+	+	+	+
(۲)	برسل پور	+	+	+	+	+	+
(۳)	باہر میل	+	+	+	+	+	+
(۴)	پوگل	+	+	+	+	+	+
(۵)	بارکل	+	+	+	+	+	+
(۶)	پوکھرن	+	+	+	+	+	+
(۷)	بیکانیر	+	+	+	+	+	راٹھور
(۸)	جیسلمیر	+	+	+	+	+	بھاٹی
(۹)	چھوتن	+	+	+	+	+	+
(۱۰)	کوترا	+	+	+	+	+	+
(۱۱)	دیواور	+	+	+	+	+	+

صوبۂ دہلی

یہ صوبہ اقلیم سوم میں واقع ہے۔ اس کا طول پلول سے لودیانہ تک جو دریائے ستلج کے کنارہ پر آباد ہے ایک سو پینسٹھ کوس اور عرض سرکار ریواڑی سے کوہ کمایون تک ایک سو چالیس کوس اور حصار سے خضر آباد تک ایک سو تیس کوس ہے۔ اس صوبے کے مشرق میں پائے تخت آگرہ مشرق و شمال کے درمیان خیر آباد سے ملحق صوبۂ اودھ۔ شمال میں کوہستان جنوب میں آگرہ و اجمیر مغرب میں لودیانہ واقع ہیں صوبہ کے بہترین

وخاص دریا گنگا اور جمنا ہیں جن کے منبع اس صوبہ میں واقع ہیں۔ ان کے علاوہ دیگر متعدد دریا ہیں جن میں گھاگرہ بھی داخل ہے۔ کوہستانی سلسلہ خاصکر جانب شمال واقع ہے۔ صوبہ کی آب وہوا معتدل ہے۔ زمین کا بیشتر حصہ سیلاب زدہ ہے اور اکثر مقامات پر سال میں تین فصلیں ہوتی ہیں ایرانی و تورانی میوے اور بے شمار اقسام کے پھول پیدا ہوتے ہیں۔ سنگی و خشتی عمارتیں بلند و عالی شان ہیں جن کو دیکھ کر آنکھوں میں نور اور دل میں سرور پیدا ہوتا ہے۔ صوبہ کی سرزمین ہر اقلیم کی پیداوار کے لئے موزوں و مناسب ہے اور اس اعتبار سے یہ صوبہ دنیا میں اپنی آپ ہی نظیر ہے۔

دہلی قدیم زمانے کا ایک عظیم الشان شہر ہے اس کا اولین نام اندرپرست ہے جس کا طول البلد ایک سو چودہ درجے اڑتیس دقیقے اور عرض البلد اٹھائیس درجے پندرہ دقیقے ہے۔ اگر بعض اشخاص جنوبی سلسلۂ کوہستانی کو اس صوبہ کی ابتدا خیال کر کے صوبہ کو اقلیم دوم میں شمار کرتے ہیں لیکن یہ اُن کی غلطی ہے جیسا کہ صوبہ کے عرض البلد سے خود واضح ہوتا ہے سلطان قطب الدین و سلطان شمس الدین رائے پتھورا کے قصر میں قیام پذیر رہے۔ سلطان غیاث الدین بلبن نے ایک جدید حصار بنا کیا جس کو اُس نے سلطانی گورستان خیال کیا تھا۔ بلبن نے ایک دوسری خوبصورت عمارت بھی تعمیر کرائی جس میں اگر کوئی مجرم داخل ہو جاتا تھا تو بازپرس و سزا کی مصیبت سے نجات پا جاتا تھا معز الدین کیقباد نے دریائے جمنا کے کنارہ جدید شہر آباد کر کے اُس کو کیلوکھری کے نام سے موسوم کیا حضرت امیر خسرو نے اپنی مثنوی قران السعدین میں اسی شہر و قصبہ کی مدح سرائی کی ہے۔ یہ مقام اس زمانے میں جنت آشیانی کی خوابگاہ ہے جہاں ایک خوبصورت جدید عمارت حال میں تعمیر کی گئی ہے۔ سلطان علاء الدین نے جدید شہر آباد کیا اور قلعہ بھی نیا تعمیر کیا گیا۔ شہر سری کے نام سے مشہور ہوا۔ تغلق آباد سلطان تغلق کی یادگار ہے۔ سلطان محمد تغلق شاہ کے فرزند نے ایک جدید شہر آباد کر کے ایک بلند ایوان تعمیر کرایا جس میں ہزار ستون سنگ مرمر کے تھے اس کے علاوہ دیگر منازل دلکشا بھی تیار کرائے۔ سلطان فیروز نے ایک بڑا شہر اپنے نام پر آباد کیا اور دریائے جمنا کو کاٹ کر ایک نہر شہر میں سے گزاری۔ فیروز شاہ نے فیروز آباد سے تین کوس کے فاصلے پر ایک اور محل تعمیر کرایا اور اس کو جہاں نما کے نام سے موسوم کیا۔

اس محل میں تین کشادہ نقبی راہیں بنائی گئیں جن سے بادشاہ مع خواتین حرم کے سوار ہو کر گزر سکتا تھا
دربار کی جانب کا راستہ پانچ جریب لمبا تھا دوسری راہ جو جہاں نما کے رخ تھی دو کوس
اور دہلی رو یہ راہ تین کوس لمبی تھی۔ جنت آشیانی نے قلعۂ اندرپرست کی مرمت
کر کے اس مقام کو آباد اور اس کو دین پناہ کے نام سے موسوم کیا۔ شیر خاں نے علائی
دہلی کو ویران کر کے ایک جدید شہر آباد کیا۔

اگرچہ ان شہروں کے آثا خود زبان حال سے اپنی عظمت کی داستان سنانے
اور ہم کو عبرت آموز سبق پڑھاتے ہیں لیکن موجودہ زمانے میں آخرین دہلی کا اکثر حصہ
ویران اور گورستان خوب آباد ہیں۔

خواجہ قطب الدین اوشی۔ شیخ نظام الدین اولیا شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی
ملک یار پیران و شیخ صلاح و کبیر الاولیا و مولانا محمد و حاجی عبدالوہاب و شیخ عبداللہ قریشی
و شیخ شمس ترک بیابانی و شیخ شمس اوتاد و امیر خسرو و دیگر مردان خدا اس سرزمین میں
آرام فرما ہیں۔ اولیائے کبار کے علاوہ سلطان شہاب الدین غوری و سلطان شمس الدین
و سلطان نصیر الدین غازی و سلطان غیاث الدین و سلطان علاء الدین و سلطان قطب الدین
و سلطان تغلق و سلطان محمد عادل و سلطان فیروز و سلطان بہلول و سلطان سکندر لودی کے
مزارات و روضے ہیں۔ اکثر زندہ اشخاص نے بھی اپنے مدفن کے لئے بہترین مقامات
منتخب کیئے اور باغات لگائے ہیں جو ظاہر بیں افراد کے لئے سرمایۂ عشرت اور صاحبان
بصیرت کے لئے موجب بیداری ہیں اسلام آباد کی پہاڑی میں ایک چشمہ ہے جس کو پرناس کند
کہتے ہیں۔ یہ چشمہ بیحد گہرا ہے جس میں سے ہمیشہ گرم پانی جوش کھاتا ہے۔ یہ مقام
بہت بڑی تیرتھ ہے۔

بسوا ستر رکھیر نے اس پہاڑی کو تین بگیے اندر کھود کر اس درمیانی خول کو
عبادت گاہ بنایا تھا آج بھی اس کو دیکھنے سے اس مقام کی قدامت کا اسی طرح پتہ
چلتا ہے۔

بدایون قدیم شہروں میں مشہور ترین مقام ہے بے شمار اولیا اللہ اس سرزمین
میں آرام فرما ہیں۔

اس صوبے کے شمالی کوہستان کے ایک حصہ کو کمایون کہتے ہیں۔ یہاں سونے چاندی

سیسے لوہے تانبے ہڑتال اور سوہاگہ کی کانیں پائی جاتی ہیں۔ ان کے علاوہ مشکی ہرن نیل وریشم کے کیڑے و باز شاہین وغیرہ شکاری جانور شہد اور گھوڑے کی ایک قسم جس کو گٹ (گنٹ) کہتے ہیں بہت کثرت ہے۔ سرکار سنبل میں شکاری جانور بکثرت ہیں اور نیز یہ کہ یہاں گینڈا بھی پایا جاتا ہے۔ گینڈا ایک جانور ہے جو چھوٹے ہاتھی سے مشابہ ہے صرف فرق یہ ہے کہ اس جانور کے سونڈ نہیں ہوتی اور اس کی پیشانی پر ایک سینگ ہوتا ہے جس سے یہ دوسرے جانوروں پر حملہ کرتا ہے۔ گینڈے کی کھال سے سپر اور اس کے سینگ سے کمان وغیرہ بناتے ہیں۔ شہر سنبل میں ایک برہمن کا تعمیر کیا ہوا ایک مندر ہے جو وشنو سے منسوب اور ہری مندل کے نام سے مشہور ہے۔ ہندوؤں میں مشہور ہے کہ دسواں اوتار اسی کی نسل سے اس مقام پر ظاہر ہوگا۔ ہانسی ایک قدیم شہر ہے حضرت شیخ جمال خلیفہ حضرت شیخ فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ اسی شہر میں آرام فرما ہیں۔

قصبہ سہینہ کے قریب ایک گرم چشمہ پہاڑی کی چوٹی پر واقع ہے۔ اس چشمہ میں یہ خصوصیت غالباً گندھک کی کان نے پیدا کر دی ہے۔

حصار کو سلطان فیروز نے آباد کیا اور دریائے جمنا سے ایک نہر نکال کر شہر میں پانی پہونچایا۔ کہتے ہیں کہ ایک عارف نے فیروز شاہ کو فرمانروائی کا مژدہ سنایا اور انھیں بزرگ کی ہدایت کے مطابق یہ نہر تیار کی گئی۔ تعجب انگیز امر یہ ہے کہ یہ نہر قصبہ سرسا کے قریب ایک تالاب میں گر کر ناپید ہو جاتی ہے۔ اس حوض کو بھدر کہتے ہیں اور اس کے متعلق عجیب و غریب افسانے بیان کئے جاتے ہیں۔ اس ضلع میں دریا کم ہیں اور کنوؤں میں پانی بہت گہرائی پر پایا جاتا ہے۔

سرہند نامور شہر ہے اس شہر میں حافظ رخنہ کے باغات سے اہل نظارہ لطف اندوز ہوتے ہیں۔ تھانیسر ہندوؤں کی بہت بڑی پرستش گاہ ہے دریائے سرستی اس شہر کے قریب سے گزرتا ہے جس کی وجہ سے ہندو اس کی بیحد تعظیم کرتے ہیں۔ اس کے قریب ایک چھوٹی جھیل ہے جو کرکھیت (کورکھیت کرچھتر) کے نام سے مشہور ہے۔ اہل ہند دور دراز مقامات سے اس کی زیارت کو آتے اور اس میں نہاتے اور خیرات و صدقات کرتے ہیں۔ مہابھارت کی مشہور لڑائی دور پریوگ

کے اخیر میں اسی مقام پر ہوئی تھی۔
شہر ہستنا پور میں ایک راجہ مسمی بھرت فرمانروا تھا جو انصاف و رعیت پروری کی وجہ سے دین و دنیا ہر دو عالم میں مسرور و کامران تھا۔ اس نیک دل راجہ کے اعمال خیر و پرورش رعایا کے برکات نے عرصہ تک اس کے خاندان میں سلسلۂ فرمانروائی کو قایم رکھا اور یاوری تقدیر نے اس کی اولاد کو نسلاً بعد نسلٍ منصب حکمرانی پر فائز رکھا راجہ بھرت کی آٹھویں نسل میں کور پیدا ہوا جس کے نام سے کور کھیت مشہور و معروف ہے۔ کور کی ساتویں نسل میں ایک فرزند بلند اقبال پیدا ہوا جو بچتر بیرج کے نام سے موسوم ہوکر اسلاف کا جانشین ہوا۔ اس راجہ کے محل میں دو فرزند پیدا ہوئے اول دھرتراشتر جن کے ایک سو ایک فرزند پیدا ہوئے جن کو کوروان کہتے ہیں۔ ان بھائیوں میں جرجودھن سب سے بڑا تھا۔ دوسرے فرزند کا نام پنڈو ہے اگرچہ دھرتراشتر فرزند اکبر تھا مگر نا بینائی کی وجہ سے سلطنت سے محروم رہا اور بچتر بیرج کے بعد پنڈو نے تخت حکومت پر جلوس کیا۔ پنڈو کی اولاد خود اس کے نام سے پنڈوان مشہور ہوئی جو پانچ برادر تھے جدھسٹر بھیم سین ارجن نکل اور سہدیو ان بھائیوں کے نام ہیں۔ پنڈو کی وفات کے بعد سلطنت دھرتراشتر کی طرف منتقل ہوئی دھرتراشتر تو برائے نام راجہ ہوا لیکن جرجودھن باپ کے نام سے حکمرانی کرنے لگا چونکہ دنیاوی حکمرانوں کا قاعدہ ہے کہ رقیب کو تباہ و برباد کرنے میں ہر ممکن طریقے سے کام لیتے ہیں جرجودھن بھی پنڈوان کی طرف سے خوف زدہ اور ان کی تباہی کا درپے تھا۔ دھرتراشتر نے انسانی بنی اعمام کی باہم دگر نفرت و عداوت میں روز افزوں ترقی دیکھا اور اس نے اپنے برادرزادوں کو برناوہ (نرناوہ) شہر میں آباد کرنے کا ارادہ کیا۔ راجہ نے ہوشیار معماروں کو خفیہ ہدایت کر کے پنڈوؤں کی سکونت کے لئے مکانات تعمیر کرنے کا حکم دیا۔ معماروں نے جرجودھن کے مشورہ کے مطابق مکان میں ایک خلوت خانہ لاکھ اور رال کا تیار کیا تا موقت فرصت سے مکان میں آگ لگا کر دشمن کو خاک سیاہ کر دیا جائے لیکن جن کو خدا کی حمایت اپنے آغوش رحمت میں لے دشمن اُن کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا پنڈوان اپنے دشمنوں سے جدا ہوکر اس مکان میں فروکش ہوئے اور حقیقت حال سے واقف و آگاہ ہو گئے

اتفاق سے اس جوار میں ایک عورت مع اپنے پانچ بیٹوں کے سکونت پذیر تھی پانڈوں نے مکان میں آگ لگا کر خود اپنی ماں کے ہمراہ جنگل کی راہ لی اور اسی کے جوار کے جسم جلکر خاک کا ڈھیر ہو گئے۔ جرجودھن نے یہ سمجھ کر کہ رقیب کو آگ سے خاکستر کر دیا جشن مسرت منعقد کیا۔ بے شمار واقعات کے بعد پنڈوان جنگل سے آبادی میں آئے اور شہر کنہلا میں مقیم ہوئے۔ تھوڑے ہی زمانے میں پنڈوؤں کی جرات و مردانگی و بخشش کا غلغلہ بلند ہوا اور ان کا آوازۂ نیک نامی تمام عالم میں پھیل گیا لیکن ان کا نام و نسب کسی فرد کو بھی معلوم نہ تھا یہاں تک کہ جرجودھن خواب غفلت سے بیدار ہوا اور اس کے دل میں شبہ پیدا ہوا۔ جرجودھن نے واقعہ کی تفتیش کی اور اس کو یقین ہو گیا کہ دشمن زندہ و سلامت موجود ہے اور اس کے جلنے کی خبر محض دروغ بے فروغ تھی۔

اب جرجودھن نے چاپلوسی سے اظہار دوستی کیا اور مخلصانہ پنڈوؤں کو اپنے پاس بلایا تاکہ دوست بنکر دشمن کا کام کرے۔ اس مکار راجہ نے دہلی کو جو نصف حصۂ سلطنت کے پنڈوؤں کے حوالے کیا اور ہستناپور کو مع بقیہ نصف حصہ کے اپنے قبضہ میں رکھا۔ جدہشٹر نے اپنی خوش نصیبی و نیک نیتی سے تائید الٰہی سے فیض پایا اور دولت و حشمت کمربستہ اس کے حضور میں حاضر ہوئی۔ کوروں نے بھی ان کی اطاعت کا اظہار کیا اور قلیل مدت میں ہفت اقلیم پر اس کی سیادت کا سکہ بیٹھ گیا۔ جدہشٹر کے دوسرے بھائیوں نے بھی مختلف و متعدد فرمانرواؤں کو اپنا اطاعت گزار بنایا۔ جرجودھن اس دبدبۂ حکمرانی کو دیکھ کر حواس باختہ ہوا اور حسد کی بیماری نے اس کو مختل اور آپے سے باہر کر دیا۔ جرجودھن نے حیلہ سازی سے کام لیا اور ایک بزم عشرت منعقد کر کے پنڈوؤں کو بطور مہمان اپنے یہاں طلب کر کے مہمانوں کو چوسر کھیلنے کی دعوت دی۔ مکار راجہ نے اپنے ہاتھ میں ایک مصنوعی پانسہ لیا اور پھینکنے لگا۔ جرجودھن نے پنڈوؤں کی تمام ریاست و اموال و اسباب جیت لیا اور آخری بازی اس شرط پر لگائی کہ اگر پانڈو بازی جیت لیں تو جو کچھ ملک و مال اب تک ہار چکے ہیں وہ انھیں واپس کر دیا جائے اور اگر خوبیٔ قسمت سے پانسہ پھر الٹا پڑے تو حریف آبادی کو چھوڑکر بارہ برس کامل جنگل میں زندگی بسر کریں اور جلاوطنی کی مدت گزرنے کے بعد جنگل سے پھر آبادی میں آئیں بھی تو ایک سال اس طرح گمنام زندگی بسر کریں کہ کوئی ان کی

شناخت نہ کر سکے اور اگر یہ آخری شرط پوری نہ ہو تو پھر بارہ برس جنگل میں جاکر اسی طرح زندگی کے دن کاٹیں۔ پانڈو چونکہ جرجودہن کی مکاری سے ناواقف تھے اپنی راست بازی کی وجہ سے دشمن کے مقابلہ میں ناکام رہے۔ پانڈووں نے شرط کے مطابق جلاوطنی اختیار کی اور جرجودہن خواب غفلت میں مبتلا ہو کر اپنی اس عارضی کامیابی پر بیحد مغرور رہوا۔ تائید الہی نے پانڈووں کا ساتھ دیا اور انھوں نے جلاوطنی کے شرائط تمام و کمال انجام دیے۔ اس واقعہ کے بعد جرجودہن کامیاب حریف کے ساتھ سختی سے پیش آنے لگا۔ طرفین میں بیحد گفتگو اور بحث ہوئی اور پانڈووں نے صرف پانچ مواضعات پر جو بلا جنگ و جدال کے ان کے قبضہ میں آجائیں قانع ہونے کا اظہار کیا جرجودہن نے نخوت و تکبر میں حریف کی درخواست کو قبول نہ کیا اور جنگ آزمائی کے لئے تیار رہوا۔ کورکھیت کے نواح میں معرکۂ کارزار گرم ہوا لیکن چونکہ مکار افراد اخیر میں ناکام و تباہ ہونے میں جرجودہن اور اس کے مددگار راہی عدم ہوئے اور جدہشٹر نے اٹھارہ روز معرکہ آرائی کر کے دشمن پر فتح پائی۔ یہ معرکہ اخیر دوا پر یوگ میں یعنی کل جگ کے آغاز سے ایک سو پینتیس[۳۵] برس قبل اور سنہ[۴۰] الہی سے چار ہزار آٹھ سو کتیس سال پہلے رونما ہو کر یادگار زمانہ و عبرت آموز ہوا۔

کہا جاتا ہے کہ اس عظیم الشان معرکہ میں گیارہ کوہنی لشکر کوراؤں کی طرف اور سات کوہنی پنڈووں کی جانب تھے ایک کوہنی سے اکتیس ہزار آٹھ سو ستر فیل سوار اور اسی قدر آٹھ سوار اور پینسٹھ ہزار چھ سو دس اسپ سوار اور ایک لاکھ نو ہزار تین سو پچاس پیادے مراد ہیں۔ تعجب انگیز امر یہ ہے کہ اس میدان جنگ میں چار اشخاص جرجودہن کے لشکر کے اور سات پنڈووں کی فوج کے جملہ گیارہ اشخاص صحیح و سلامت رہے۔ جرجودہن کے لشکر میں چار اشخاص نے اپنے مالک کا ادبار دیکھ کر جدہشٹر کے دامن میں پناہ لی تھی وہ یہ ہیں۔ کرپا چار برہمن جو طرفین کا استاد اور عقل و مردانگی میں شہرۂ آفاق تھا۔ اشوتہاما یہ شخص بھی انھیں صفات میں ضرب المثل تھا۔ کرت برمان یادو جو ایک بہادر سپاہی تھا سنجی جس نے باوجود عقل و دانش میں مشہور ہونے کے دہرتراشٹر کی رتھ بانی سے بھی شہرت حاصل کی تھی۔ پنڈووں کے جانب جو آٹھ شخص زندہ رہے ان کے اسماحسب ذیل ہیں۔

پانڈو پانچ بھائی۔ ساتک یادو جو اپنی عقل وجرات کی وجہ سے مشہور ومعروف تھا۔ بلبھدر جرجودہن کا غیر مادری برادر اور سری کشن۔ غرضکہ اس عظیم الشان معرکہ کے بعد جدھشٹر نے چھتیس سال بجد جاہ وجلال کے ساتھ حکمرانی کی اخیر میں اس راجہ نے اپنی خوش نصیبی اور نیک طینتی کی وجہ سے دنیائے دنی کی بے وفائی کا بخوبی اندازہ کیا اور اس پیر زال دنیا سے جو ہمیشہ کمزور اشخاص پر مظالم کرتی رہتی ہے قطعاً کنارہ کشی کر لی۔ جدھشٹر اور اس کے بقیہ بھائیوں نے فقر کی راہ اختیار کی اور عمر کا آخری حصہ بجد دانش مندی ومسرت کے ساتھ بسر کر کے خوش وخرم دنیا کو خیرباد کہا۔

یہ عظیم الشان واقعہ بے شمار واقعات کے ساتھ کتاب مہابھارت میں تفصیل سے مندرج ہے۔ کتاب مذکور میں ایک لاکھ بیت ہیں قبلۂ عالم کے حکم سے اس کتاب کا فارسی زبان میں ترجمہ کیا گیا اور وہ رزم نامہ کے نام سے مشہور ہوئی۔ مہابھارت اٹھارہ ابواب پر مشتمل ہے۔ ہر باب کے مضامین کی تفصیل مندرج ذیل ہے۔

پہلا باب۔ کوروون اور پانڈوون کے احوال وفہرست مضامین میں۔ **دوسرا باب**۔ جدھشٹر کا اپنے بھائیوں کو جہان کشائی کے لئے روانہ کرنا اور اس کے بعد راج سوئی جشن کا منعقد کرنا اور کوروں کا مجلس قمار مرتب کرنا وغیرہ۔ **تیسرا باب**۔ پانڈوون کا جلا وطنی اختیار کرنا و دیگر واقعات۔ **چوتھا باب** پانڈوون کا جنگل سے بیرات میں آنا اور خفیہ زندگی بسر کرنا۔ **پانچواں باب**۔ پانڈوون کا اپنے کو ظاہر کرنا سری کشن کو قاصد بنا کر جرجودہن کے پاس روانہ کرنا جرجودہن کا انکار فریقین کا کورکھیت کے میدان میں صف آرا ہونا۔ **چھٹا باب**۔ معرکہ آرائی کا آغاز بھیکم کا زخمی ہونا و نیز دہراشٹر کے اکثر بیٹوں کا قتل ہونا اور جنگ کے دس روز کے واقعات کا ذکر۔ **ساتواں باب**۔ جرجودہن کا انجمن مشاورت منعقد کرنا اور درون کو سپہ سالار مقرر کرنا درون کی ہلاکت اور جنگ کے پانچ یوم کے واقعات۔ **آٹھواں باب** جنگ کے دو روز کے واقعات جرجودہن کا کرن کو سپہ سالار مقرر کرنا۔ جدھشٹر کا کرن کے سامنے سے فرار ہونا۔ کرن کا دوسرے روز ارجن کے ہاتھ سے ہلاک ہونا۔ **نواں باب** شل کا اپنی مردانگی کی وجہ سے سپہ سالار مقرر ہونا اور اس کی موت جرجودہن کا ایک تالاب میں پنہاں ہونا جرجودہن اور دوسرے بہادروں کی زندگی کا خاتمہ۔

دسواں باب ۔ جنگ کا خاتمہ ۔ کرت پرمان اشوتہما اور کرپا چارج کا جرجودہن کے دم واپسیں اس کے پاس آنا اور اس کا شبخون کا مشورہ دینا وغیرہ دیگر واقعات ۔ گیارھواں باب ۔ فریقین کی عورات کی گریہ وزاری گندہاری مادر جرجودہن کا کرشن کے لیئے دعائے بد کرنا ۔ بارھواں باب ۔ فتح کے بعد جدہشٹر کے حالات زندگی جدہشٹر کا دنیا کو چھوڑنے کی خواہش کرنا ۔ بیاس اور کرشن کا راجہ کو تسلی دینا ۔ بہشم کے دلکش نصایح جن میں فرمانروا کے فرایض اور ظاہری و باطنی محاسن کا قابل تعریف ذکر ہے ۔ تیرھواں باب ۔ بہشم کے نصایح ۔ مولف کی رائے میں بارھویں اور تیرھویں الواب کو ایک ہی باب خیال کرنا چاہیئے اس لیئے کہ ہر دو الواب میں بہشم کے نصایح مذکور ہیں اور نویں باب کو دو حصوں میں منقسم کرنا چاہئے ایک حصے میں شل کے واقعات کا ذکر ہوا اور دوسرے حصے میں جرجودہن کی موت کے واقعات مذکور ہوں ۔ چودھواں باب ۔ جگ اسمیدکا بیان ۔ پندرھواں باب دہرتراشٹر ۔ گندہاری اور کنتی مادر جدہشٹر کا خلوت گزین ہونا ۔ سولھواں باب قبیلہ یادوان کی تباہی ۔ سترھواں باب ۔ راجہ جدہشٹر کا مع اپنے بھائیوں کے تارک دنیا ہونا اور ایک برف زار میں داخل ہونا ۔ اٹھارھواں باب جدہشٹر کا اسی جسم خاکی کے ساتھ عالم بالا کو پرواز کرنا اور دوسرے بھائیوں کے اجسام فانی کے شیرازہ کا بکھرنا ۔ خاتمہ جو ہرنس کے نام سے مشہور ہے ۔ قوم یادو کے احوال کا بیان ۔

اس کتاب میں اگرچہ بے شمار مبالغہ آمیز افسانے اور خیالی داستانیں مذکور ہیں لیکن اس کے باوجود بھی یہ کتاب متعدد اخلاق آموز اقوال و کثیر دنیاوی تجربات کی فہرست کا عمدہ مجموعہ ہے ۔ صوبۂ دہلی میں آٹھ سرکار اور دو سو بتیس پرگنات ہیں پیمودہ زمین دو کروڑ پچاسی لاکھ چھیالیس ہزار آٹھ سو سولہ بیگے اور سولہ بسوے ہے اس کی مالگزاری ساٹھ کروڑ سولہ لاکھ پندرہ ہزار پانچ سو چھپن دام ہے جس میں تین کروڑ تیس لاکھ پچھتر ہزار سات سو انتالیس دام سیورغال کے ہیں ۔ اکتیس ہزار چار سو نوے سوار اور دو لاکھ بیالیس ہزار تین سو دس پیادوں کی جمعیت یہاں کی مقامی فوج ہے ۔

سرکار دہلی

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	آمدنی دام	سیورغال دام	سوار	پیادے	اقوام
(۱)	اسلام آباد پاکل یہاں پہاڑی پر ایک قلعہ بھی ہے۔	۹۷۰۶۷-۱۹	۱۷۷۹۴۰۷	۳۱۴۶۲	۵۰	۱۰۰۰	راجپوت
(۲)	دومہ (اودہہ)	۱۴۹۱۲-۸	۵۱۳۰۸۱	۴۵۴۲۰	۲۰	۲۰۰	اہیر
(۳)	پانی پت	۵۶۸۴۴۴	۱۰۷۵۶۶۴۴	۳۵۴۰۶۳۲	۱۰۰	۲۰۰۰	افغان۔گوجر۔زنگر
(۴)	پالم	۲۴۵۲۴۰	۵۷۲۶۷۸۷	۱۲۳۱۸۸۰	۷۰	۱۰۰۰	جاٹ
(۵)	برہان (برن) پختہ قلعہ بھی ہے	۱۷۱۱۶۰	۳۹۰۷۹۲۸	۱۵۳۱۹۰	۲۰	۳۰۰	
(۶)	باغب (باغ پت) یہ مقام جمنا کے کنارے دو نہروں کے درمیان ہے۔	۲۰۰۵۱۵	۳۵۳۲۳۶۸	۱۸۰۲۵۹	۲۰	۲۰۰	چوہان
(۷)	پلول۔ یہاں بلندی پر ایک قلعہ ہے۔	۲۳۴۷۸۳	۱۷۶۹۴۹۳	۲۱۸۳۲۵	۲۵	۵۰۰	راجپوت۔گوجر
(۸)	برناوہ	۱۴۵۰۰۰	۱۳۷۹۱۲۵	۵۰۷۵۹	۲۵	۲۰۰	شیخ زادے
(۹)	پوتہہ۔ ایک قلعہ بھی ہے۔	۴۸۱۹۱	۶۲۱۷۴۹	۷۲۴۴۳	۶۰	۶۰۰	ٹوبز (لوٹر) (تونور)
(۱۰)	دوباندہن سری (بیری نبہ ماندہن)	۱۱۹۰۰۲ ۱۹	۱۴۰۴۳۲۵	۰	۴۰	۸۰۰	جاٹ
(۱۱)	تپت (تلپت) ایک خشتی قلعہ ہے۔	۱۱۹۵۷۸	۳۰۷۷۹۱۳	۹۲۵۸۳	۴۰	۴۰۰	برہمن۔راجپوت گوجر۔

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	آمدنی دام	سیورغال دام	سوار	پیادے	اقوام
(۱۲)	ٹانڈہ بیگون (ٹانڈہ بیگانہ) جمنا کے کنارے واقع ہے۔	۵۱۶۶۹	۱۲۸۹۳۰۶	۱۱۳۶۶	۲۵	۲۰۰	افغان
(۱۳)	تلبیگم پور (ملکم پور)	۱۴۲۳۷-۷	۳۷۰۳۷۴	۱۵۷۵۴	۱۰	۱۰۰	جاٹ
(۱۴)	جھجر	۱۲۸۴۱۷	۱۴۲۲۴۵۱	۳۰۶۴۶۱	۶۰	۱۰۰۰	افغان۔جاٹ
(۱۵)	جہارسہ۔ اس پرگنے میں موضع وہانہ میں ایک سنگین قلعہ ہے جسے سلطان فیروز شاہ نے دریائے مبدہ کے کنارہ بنوایا۔	۸۷۹۲۳۷	۳۶۰۵۲۲۸	۱۷۶۰۷۹	۶۰	۶۰۰	بدگوجر
(۱۶)	جیور (جیپور جھنجانہ)	۱۳۳۷۴۶	۱۸۷۸۳۷۸	۸۵۴۳۹	۴۰	۴۰۰	راجپوت۔جاٹ
(۱۷)	جدوہی (چھپیراؤلی) درمیان دوآبہ۔	۳۲۷۰۱-۱۲	۱۱۳۸۷۵۹	۵۷۱۹	۲۰	۳۰۰	جاٹ
(۱۸)	جلال آباد دوآبہ کے درمیان میں ہے اور گنجان جنگلوں سے گھرا ہے	۹۶۱۸۹	۱۳۳۳۷۱۱	۹۰۹۹	۵۰	۶۰۰	جاٹ
(۱۹)	جلاپور بروت۔ گنجان جنگل کثرت سے ہیں۔	۴۲۰۶۱-۱۷	۱۰۰۱۸۷۵	۱۳۷۷۵	۲۰	۴۰۰	جاٹ
(۲۰)	حویلی قدیم	۱۲۸۴۱۷	۱۴۲۲۴۵۱	۳۰۶۴۶۰	۱۰	۴۰	جاٹ۔چوہان
(۲۱)	حویلی جدید	۳۶۴۴۷	۳۶۳۷۳۱۵	۵۹۵۹۸۴	۲۵	۳۰۰	گوجر۔جاٹ۔اہیر
(۲۲)	دارالملک دہلی	۹۷۱	۷۳۶۴۰۶	۱۸۷۸۴	۱۳۵	۱۵۰۰	۔ ۔ ۔ ۔

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	اقوام
(۲۳)	داسنہ (دسنہ) میان دوآب	۲۸۲۷۷۷	۴۹۳۳۳۱۰	۱۶۲۵۳۵	۶۰	۳۰۰	کھلوٹ
(۲۴)	داوری طاپا	۱۷۹۷۸۹	۴۳۲۶۰۵۹	۱۱۸۵۷۷	۳۰	۴۰۰	افغان۔جاٹ
(۲۵)	ونکور۔ کنار جمنا	۱۲۸۵۲۳	۱۰۱۶۶۸۲	۴۳۴۰	۲۰	۲۰۰	گوجر
(۲۶)	رہتک۔ خام قلعہ بھی ہے۔	۶۳۶۸۳۵۷	۸۵۹۹۲۷۰	۴۲۸۰۰۰	۱۰۰	۲۰۰۰	جاٹ
(۲۷)	سونی پت۔ خشتی قلعہ بھی ہے۔	۲۸۳۲۹۹۷	۷۷۲۷۳۲۳	۷۷۵۱۰۵	۷۰	۱۰۰۰	افغان۔جاٹ
(۲۸)	سفیدون۔ خشتی قلعہ بھی ہے۔	۸۱۷۳۰۷	۱۹۷۵۵۹۶	۹۹۶۴۷	۶۰	۶۰۰	راجپوت۔ رانگڑ جاٹ
(۲۹)	سکندر آباد	۶۶۹۰۷-۱۵	۱۲۵۹۱۹۰	۱۷۸۴۴	۵۰	۴۰۰	بھاتی۔گوجر
(۳۰)	سرادہ۔ خشتی قلعہ بھی ہے۔	۴۲۳۸۷-۱۲	۱۵۸۳۸۹۹	۳۱۹۱۴	۴۰	۳۰۰	سوال وغیرہ
(۳۱)	سیٹھ	۳۹۱۴۷-۹	۸۵۴۱۹۱	۴۸۲۰۷	۳۰	۳۰۰	چوہان
(۳۲)	سیانہ میان دوآب	۱۶۶۴۰۷-۱۷	۸۴۹۰۹۰	۴۹۵۹	۵۰	۴۰۰	تاگا
(۳۳)	شکرپور	۵۲۱۳۹	۲۱۱۱۹۹۶	۷۸۰۳۰۵	۷۰	۲۰۰	چوہان
(۳۴)	کرنال	۵۴۰۴۴۴	۵۶۷۸۲۴۲	۲۰۷۹۹۹	۵۰	۸۰۰	رانگڑ چوہان
(۳۵)	گنور۔ خشتی قلعہ بھی ہے	۴۰۹۹۰-۱۶	۱۷۱۸۷۹۲	۳۳۳۹۰	۲۰	۴۰۰	تگا
(۳۶)	گڈھ مکتیسر۔ دریائے جمنا کے کنارہ ایک خشتی قلعہ ہے اور یہ جگہ ہندوؤں کی تیرتھ ہے۔	۱۰۱۳۴۰۷ ۱۰	۱۵۹۱۴۹۲	۴۱۴۹۰	۴۰	۴۰۰	راجپوت مسلمان ہندو۔
(۳۷)	کتانہ	۹۱۷۰۶-۱۳	۱۴۲۳۷۷۹	۸۹۲	۲۰	۱۵۰	جاٹ
(۳۸)	(کاندھلہ)	۶۸۹۳۴-۵	۱۳۷۴۴۳۰	۳۷۹۳۰	۲۰	۳۰	گوجر
(۳۹)	کاسنہ۔ کنار جمنا	۱۰۴۰۲۱-۱۹	۱۵۲۲۳۱۸	۱۴۹۲۵۰	۴۰	۴۰۰	گوجر

نمبر	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	اقوام
(۴۰)	کہر کھودہ	۵۱۸۹۵-۱۵	۱۱۰۵۸۵۶	۴۹۵۸	۵۰	۶۰۰	افغان۔جاٹ
(۴۱)	کہکرکرہ۔ گنگرکرہ میان دوآب میں ایک خشتی قلعہ بھی ہے	۱۱۰۶۲-۱۵	۳۱۶۴۰۵	۱۳۸۳۰	۴۰	۳۰۰	سید
(۴۲)	لونی۔ میان دوآب میں ایک خشتی قلعہ ہے	۷۵۳۶	۳۲۷۸۸۷۸	۱۴۸۴۴۵	۲۰	۲۰۰	+
(۴۳)	میرٹھ۔میان دوآب میں ایک قلعہ بھی ہے۔	۶۱۰۴۲۲	۴۳۹۱۹۹۶	۳۲۱۰۹۶	۱۰۰	۳۰۰	تگا۔ راگھر چیندرال
(۴۴)	مانڈوتھی۔فصل خریف بہت اچھی ہوتی ہے قصبہ کے قریب ایک تالاب ہے جو کبھی خشک نہیں ہوتا۔	۹۰۴۶۶	۲۸۵۸۲۲۳	۲۹۳۴	۳۰	۵۰۰	جاٹ
(۴۵)	مسعودآباد۔ یہاں ایک پرانا قلعہ ہے۔	۸۰۴۷۸	۲۸۰۹۱۵۶	۲۶۹۳۱۹	۳۰	۳۰	جاٹ
(۴۶)	ہستناپور۔کنارگنگ ہندوون کا پرانا مشہور شہر ہے۔	۱۷۶۳۴۰	۴۳۶۶۹۰۴	۳۶۲۹۱	۲۰	۲۰۰	تگا
(۴۷)	ہاپوڑ۔ میان دوآب میں کالی ندی پرآباد ہے۔	۲۳۹۸۱۵	۲۱۰۳۵۸۹	۵۲۲۹	۴	۳۰۰	تگا

سرکار بدایون

۱۳ محل۔ ۵۰۰۹۳۸۵ بیگھے دس بسوہ پیمائش + ۱۷۰۶۳۱۸۴۳ دام محاصل۔ ۱۸۱۷۵۴ دام سیورغال + اقوام مختلف۔

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	اقوام
(۱)	اجاتون	۸۲۴۱۷-۱۷	۱۳۶۲۸۶۷	۰	۵۰۰	۳۰۰۰	چوہان
(۲)	آنولہ	۱۴۷۰۱	۶۹۰۶۲۰	۰	۵۰	۴۰۰	کانور (گونڈ)
(۳)	بدائون حویلی	۶۵۸۲۲۰-۵	۷۳۵۷۵۷۱	۲۸۷۹۸۶	۵۰	۵۰۰۰	شیخزادے کالیتہ
(۴)	بریلی	۶۶۱۲۲۷	۱۲۵۰۷۴۳۴	۹۱۳۲۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰۰	راجپوت
(۵)	برسر	۱۹۶۷۰۰	۲۱۴۷۸۲۴	۶۷۵۴	۵۰	۵۰۰	کالیتہ
(۶)	پونڈ	۵۷۴۹	۲۶۰۸۴۰	۰	۵۰	۲۰۰	کہور
(۷)	تلہی (بلبھتی)	۲۵۹۸۲	۱۰۷۷۸۱۱	۱۵۰۵	۵۰	۱۰۰	تگا برہمن
(۸)	سہوان	۲۵۳۱۲۰	۲۴۹۲۸۹۸	۱۵۴۴۴	۱۰۰	۲۰۰	+
(۹)	سناس منڈیہ	۵۸۱۱۰	۷۹۵۳۱۵	۳۴۷۱	۵۰	۵۰۰	تگا برہمن
(۱۰)	سنیا	۲۹۷۵۳	۱۳۱۵۷۲۵	۰	۵۰	۵۰۰	باچھل یا الوس
(۱۱)	کانٹ	۵۵۵۸۴	۲۴۳۹۳۶۹	۴۸۴۴۴	۳۰۰	۲۰۰۰	الوس یا باچھل
(۱۲)	کوٹ سالباہن یہاں قلعہ بھی ہے۔	۲۲۷۵۰۰-۸	۱۲۱۹۱۷۵	۰	۵۰	۵۰۰	کنوار
(۱۳)	گولہ	۲۲۵۴۰	۱۱۳۶۹۳۱	۴۲۵۷	۱۰۰	۱۰۰۰	دیوکہ باچھل

سرکار کمایون

اس سرکار میں ۲۱ محل ہیں۔ پانچ محال کی آمدنی دیگر سولہ محال میں ضم کر دی گئی ہے۔ ۴۰۴۳۷۷۰۰ دام اس سرکار کی آمدنی ہے مختلف قوم کے لوگ آباد ہیں۔ تین ہزار سوار اور پچاس ہزار پیادے یہاں کی مقامی فوج ہے۔

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	اقوام
(۱)	اوون	+	۴۵۴۳۷۹۰۰	+	+	+	+
(۲)	بھوکسی بھکسا ۲ محل	+	۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۳)	بستوہ	+	۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۴)	پچوتر	+	۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۵)	بھیکن دیوار	+	۲۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۶)	بھکتی	+	۱۱۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۷)	بجھوری	+	۰	۰	۰	۰	۰
(۸)	رتیلا	+	۱۰۰۲۵۰۰۰	+	+	+	+
(۹)	چھنکی	+	۴۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۰)	جکرام	+	۵۰۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۱)	جبریہ	+	۳۰۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۲)	جاون	+	۲۵۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۳)	چولی۔ کوٹ نبجگر۔ گندپور	+	۰	+	+	+	+
(۱۴)	ملوارہ	+	۲۵۰۰۰۰۰	+	+	+	+
(۱۵)	ملاچور۔ سیتاچور۔ کیموس۔ ۳ محل	+	۵۱۳۷۷۰۰	+	+	+	+

سرکار سنبھل

اس سرکار میں سینتالیس ۴۷ محل ہیں۔ ۴۰۴۷۱۹۳ بیگے دو بسوہ اس کی پیمائش ہے ۶۶۹۴۱۱۴۳۱ دام اس کی آمدنی ہے ۲۸۹۲۳۹۴ دام سیورغال کے ہیں۔ مختلف قوم کے لوگ یہاں آباد ہیں۔ ۴۳۲۷۵ سوار اور ۳۱۵۵۰۰ پیادے یہاں کی مقامی فوج ہے۔

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ہاتھی	اقوام
(۱)	امروہہ	۳۲۰۶۵۴	۶۳۴۲۰۰۰	۹۹۳۳۵۸	۱۰۰۰	۵۰۰۰	۵۰	سید

نمبر	اسمائے محال	پیمائش	آمدنی	سیورغال	سوار	پیادے	ہاتھی	اقوام
(۲)	عظیم پور۔اعظم پور	۵۵۴۶۷	۲۳۸۹۴۷۸	۱۳۷۵۴۴	۳۰	۳۰۰	+	بگگا
(۳)	اسلام پور۔بہرو	۶۶۰۹۶	۱۳۷۰۶۴۰	۱۲۱۳۳	۱۰۰	۲۰۰	+	بسنوی
(۴)	اوجھاری	۱۲۵۲۲۱	۶۹۷۶۰۹	۲۷۸۸	۲۰	۲۰۰	+	جاٹ
(۵)	اکبر آباد	۵۲۷۹۰-۱۴	۶۴۰۲۶۴	۲۷۸۸	۵۰	۲۰۰	+	+
(۶)	اسلام پور داگو	۱۱۲۱۷-۱۰	۴۲۹۶۷۵	۶۷۵	۲۰	۲۰۰	+	+
(۷)	اسلام آباد	۲۵۲۶۱-۱۰	۳۴۶۳۴۸	۶۳۹۴	۵۰	۵۰۰	+	جاٹ
(۸)	بجنور	۶۰۳۶۲	۳۲۵۵۴۶۵	۱۸۱۵۴	۶۰	۵۰۰	+	بگگا برہمن
(۹)	بجھراؤن	۱۱۵۲۲۶-۱۲	۸۲۸۳۲۲	۳۶۳۲	۵۰	۳۰۰	+	بگگا
(۱۰)	بردہئی	۱۵۰۲۷-۱۲	۱۵۰۰۰۰	۰	۲۵	۰۰		کھوائی
(۱۱)	بارا	۳۰۰۳۰۷	۲۰۰۰۰۰	۰	۲۵	۱۰۰		خاسیا۔کھاسیا
(۱۲)	چاندپور	۸۷۲۷۳	۴۳۱۰۷۱	۲۵۹۹۵۹	۵۰	۲۰۰		بگگا۔جاٹ
(۱۳)	جلال آباد	۴۶۳۰۳	۱۴۷۰۰۷۲	۱۲۲۶۳	۲۵	۱۰۰		جاٹ
(۱۴)	چوپلہ	۱۰۱۶۱۹۹	۱۳۴۰۸۱۲	۰	۱۰۰	۵۰۰		گوڑ
(۱۵)	جھالو	۲۶۷۹۵	۲۳۷۸۶۹	۳۴۹۱۶	۵۰	۴۰۰		جاٹ
(۱۶)	جڈوار	۷۶۷۵۷-۱۹	۸۲۸۳۴۶	-	۵۰	۲۰۰		بدگوجر۔گوجر
(۱۷)	حویلی سنبھل	۲۰۶۴۵۰	۳۲۲۲۴۸	۱۴۳۷۳۰	۱۰۰	۵۰۰		بگگا برہمن
(۱۸)	دیورہ	۹۶۹۶۷	۱۹۲۴۸۳۷	۰	۲۵	۲۰۰		+
(۱۹)	ڈہکہ	۱۳۰۱۵۸-۱۶	۶۷۰۳۶۴	۶۴۸۷	۲۵	۲۰۰		اہیس (اہیرا)
(۲۰)	دیہارسی	۸۲۶۹۲-۱۱	۲۸۰۳۰۶	۰	۲۵	۲۰۰		+
(۲۱)	دودرہیلہ	۳۰۱۳۰-۱۵	۲۱۰۰۰۰	۰	۲۰	۱۰۰		کوہی (کولی)
(۲۲)	راج پور	۱۸۹۳۹۰	۷۰۰۰۰۰	۰	۵۰	۴۰۰		راجپوت
(۲۳)	رجب پور	۴۰۳۴۶-۹	۶۱۲۹۷۷	۲۲۸۸	۲۵	۱۵۰		کھوکھر شیخزادے
(۲۴)	سنبھل ایک خشتی قلعہ بھی ہے۔	۴۶۴۶۰	۸۵۰۹۵۳	۶۳۴۰۴	۵۰	۴۰۰		کہکر

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	قوام
(۲۵)	سیوہارہ	۲۷۹۴۵	۱۳۳۳۷۳۲	۱۴۱۸	۵۰	۳۰۰	تگا
(۲۶)	سرسی	۵۲۴۰۰-۱۱	۹۵۸۷۶۹	۱۵۲۳۱۴	۲۰	۲۰۰	سید وغیرہ
(۲۷)	سہنسپور	۵۴۸۴۴-۱۰	۹۴۴۳۰۴	۱۰۳۸	۵۰	۴۰۰	تگا
(۲۸)	سرساوہ	۳۷۵۰۲	۳۰۸۰۶۵	۰	۱۵	۴۰۰	کورہ
(۲۹)	شیرکوٹ	۱۹۸۷۰	۴۹۲۱۰۵۱	۲۱۸۱۵۷	۱۰۰	۱۰۰۰	۰
(۳۰)	شاہی	۸۰۴۱۷	۹۰۰۴۹۶	۴۷۲	۲۰	۲۰۰	گور
(۳۱)	کنزرکی	۸۶۱۶۴	۶۷۴۹۳۶	۷۴۹۳۶	۵۰	۴۰۰	کایستہ
(۳۲)	کرت پور	۸۰۹۷۳	۳۴۱۰۶۰۹	۱۶۶۲۱۸	۱۰۰	۵۰۰	تگا۔جاٹ
(۳۳)	کچھہ	۹۹۸۶۸	۱۲۴۸۹۹۵	۵۷۶۵	۲۰	۲۰۰	+
(۳۴)	کندور	۱۸۵۷۶-۱۷	۷۵۱۵۲۰	۳۴۳۷۰	۳۰	۲۰۰	تگا
(۳۵)	کابر	۳۳۲۳۲-۷	۵۶۶۵۳۹	۱۶۰۱۹	۵۰	۴۰۰	چوہان
(۳۶)	گنور	۵۱۰۰۵-۱	۲۶۷۹۱۹	۱۷۷۱۹	۱۰	۱۰۰	مسلمان
(۳۷)	کھاکھری۔کھنکری	۳۱۵۴۶-۷	۲۰۰۰۰۰	۰	۱۰	۱۰۰	۰
(۳۸)	لکھنور	۲۴۶۴۴۹	۲۴۶۹۲۰۸	۳۲۹۸۳	۱۰۰۰	۵۰۰۰	گور
(۳۹)	لیسوہ	۱۸۷۱	۱۰۰۰۰۰	۰	۱۰	۱۰۰	۰
(۴۰)	مغول پور	۱۶۸۲۷۴	۳۵۸۰۳۰۰	۸۰۳۰۰	۱۰۰	۵۰۰	تگا
(۴۱)	منجھولہ	۱۴۲۴۶۱	۱۷۳۷۵۵۶	۶۹۷۰	۴۰۰	۸۰۰۰	بڑگوجر
(۴۲)	مندوار	۶۵۷۱۰	۱۲۵۶۹۹۵	۲۰۴۵۵	۲۵	۳۰۰	بیاس
(۴۳)	ندینہ	۹۹۲۳۳	۲۶۴۷۲۴۴	۲۸۴۳۶۸	۵۰	۵۰۰	اہیر
(۴۴)	نہٹور۔ اس پرگنے میں بیر بہت اچھی پیدا ہوتی ہیں جن کی شکل اور ذائقہ دونوں مرغوب ہوتا ہے۔	۳۵۹۷۴-۱۲۷	۱۷۳۸۱۶۰	۴۶۷۵	۵۰	۳۰۰	تگا

نمبر	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	اقوام
(۴۵)	نیو و ہنہ	۲۰۹۶۲۰-۱۰	۹۰۴۶۷۵	۰	۱۰۰	۵۰۰	گور
(۴۶)	زولی	۱۸۱۶۲۱	۱۴۰۸۰۰۳	۴۳۲۱۲	۵۰	۴۰۰	بدگوجر
(۴۷)	ہتمنہ	۵۷۰۶-۱۴	۲۵۰۰۰۰	۰	۵۰	۴۰۰	کوور

سرکار سہارنپور

اس سرکار میں ۳۶ محل ہیں۔ ۰۰۷۳۰۳۲۵۳ بیگھے اس کی پیمائش ہے۔ ۹۶۵۹۳۸۷۸ دام اس کی آمدنی ہے۔ سیورغال کے ۵۵۸۴۱۹۹۴ دام ہیں۔ مختلف قومیں آباد ہیں۔ ۵۵۹۳ سوار اور ۲۲۲۷۰ پیادے یہاں کی مقامی فوج ہے۔

نمبر	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	اقوام
(۱)	اندری۔ جمنا کے قریب یہاں ایک قلعہ بھی ہے۔	۱۴۳۹۰۰-۲۸	۷۰۷۸۳۲۶	۶۹۱۹۰۳	۵۰	۱۰۰۰	رانگھڑ۔ تگا
(۲)	انبہتہ	۱۷۷۶۴	۳۲۲۴۵۶۰	۰	۲۰	۳۰۰	گوجر
(۳)	بڈہانہ	۱۵۵۶۳۳	۳۶۹۸۰۴۱	۱۳۱۷۸۰	۴۰	۳۰۰	تگا۔ جاٹ
(۴)	بیدولی	۱۱۱۲۲۶	۳۱۱۵۱۲۵	۱۴۰۰۲۵۵	۰	۰	سید
(۵)	بھٹنگنجوار	۱۷۳۴۷۱	۲۶۷۶۴۰۷	۱۴۶۷۴۹	۵۰	۵۰۰	تگا
(۶)	بھوگپور دریائے گنگا کے کنارے یہاں ایک قلعہ ہے اور ہندوؤں کی تیرتھ ہے۔	۹۴۴۲۸	۲۳۳۸۱۴۰	۶۹۴۱	۱۰۰	۱۰۰۰	راجپوت اہیر
(۷)	پوچھپار	۸۶۹۴۹	۲۱۹۱۴۶۰	۱۲۰۴۳۸	۲۰	۲۰۰	+
(۸)	بھوتہ	۶۵۴۵۱	۲۱۳۵۴۹۶	۲۸۴۵۳	۲۰۰۰	۷۰۰۰	سید
(۹)	بھگرا	۵۰۳۹۰	۱۹۱۳۱۹۶	۷۴۸۴۰	۳۰	۲۰۰	جاٹ

نمبر	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	اقوام
(۱۰)	بہنیٹہ	۳۹۲۸۸	۱۳۲۱۴۴۰	۸۶۵۰	۲۰	۲۰۰	تگا
(۱۱)	تھانہ بھیم	۲۸۱۳۷۷	۳۵۷۸۵۴۰	۳۱۷۳۶۰	۲۰	۵۰۰	راجپوت۔ مندبار
(۱۲)	تغلق پور	۸۱۸۵۶	۲۲۲۲۷۷	۱۲۸۸۵۳	۲۰	۳۰	جاٹ
(۱۳)	جوڑاسی	۲۱۱۷۵۱	۲۳۷۱۲۷۷	۷۱۲۹۷	۲۰	۲۰۰	بیدر
(۱۴)	جولی	۳۵۶۵۳	۱۳۱۰۰۵۷	۱۵۲۳۹۶	۰	۰	سید
(۱۵)	چر تھاول	۳۵۹۱۶	۱۶۶۸۸۸۲	۶۸۸۷۲	۲۰	۲۰۰	تگا
(۱۶)	دیو بند۔ یہاں ایک قلعہ بھی ہے۔	۳۳۵۸۶۱۷	۶۴۷۷۹۷۷	۶۶۱۹۴۶	۶۰	۳۰۰	گوجر۔ تگا
(۱۷)	رام پور	۷۹۴۱۹	۱۷۷۷۹۰۸	۷۸۵۶۷	۵۰	۴۰۰	سدبھر
(۱۸)	رڑکی	۲۷۶۸	۱۶۲۸۳۶۰	۸۳۶۱	۲۵	۲۰۰	راجپوت۔ سدبھر تگا۔ برہمن۔
(۱۹)	رائے پور تاتار	۴۶۸۸۰۸	۳۶۹۰۸۰	۰	۱۰	۲۰۰	تگا
(۲۰)	سکری بھوکہ ہیری	۱۸۳۲۱۱	۳۰۰۳۶۱۱	۱۱۰۶۱۱	۴۰	۲۰۰	جاٹ
(۲۱)	سرساوہ۔ یہاں ایک خشتی قلعہ بھی ہے۔	۱۰۶۳۰۰۷	۲۵۱۶۱۲۵	۱۶۱۶۵	۳۰	۲۰۰	تگا
(۲۲)	سروت	۹۰۶۱۷	۲۲۰۷۷۷۹	۵۱۵۷۱	۵۰	۱۰۰۰	تگا
(۲۳)	سرو ہیٹہ	۱۱۳۷۸۰	۱۵۹۰۶۰۶	۴۳۳۴۲	۳۰	۳۰۰	تگا۔ اہیر۔ سید
(۲۴)	سنگھیڑا	۳۱۹۶۳	۱۰۱۱۰۷۸	۱۱۰۷۸	سوار داخل بھومہ		سادات
(۲۵)	سورن پڑی	۱۰۶۴۸	۵۷۴۳۲۰	۲۲۶۲۸	۴۰	۲۵۰	جاٹ
(۲۶)	کھانولی	۱۰۴۷۴۷	۳۶۲۴۵۸۸	۱۹۰۹۱۰	۴۰	۳۰۰	تگا۔ کلال
(۲۷)	کھودی	۸۵۶۱۸	۲۵۱۴۶۷۳	۵۸۹۰۶	۵۰	۴۰۰	جاٹ۔ تگا
(۲۸)	کیرانہ	۷۱۳۴۵	۲۰۲۵۲۳۸	۲۲۳۵۷۹	۲۰	۲۰۰	گوجر
(۲۹)	گنگوہ	۵۲۱۳۷	۲۰۲۹۰۳۲	۳۲۲۵۱۵	۳۰۰	۲۰۰۰	ترکمان

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	اقوام زمیندار
(۳۰)	لکھنوتی	۷۹۶۹۴	۱۷۹۶۰۵۸	۷۶۶۰۲	۳۰۰	۲۰۰۰	ترکمان
(۳۱)	مظفرآباد	۸۱۳۰۶-۱۵	۴۰۶۴۰۴۰	۷۱۸۹۹	۲۰	۲۰۰	رانگر۔سندیر
(۳۲)	منگلور۔ یہاں ایک قلعہ بھی ہے۔	۶۰۹۸۷	۲۳۵۰۳۱۱	۱۹۷۲۶۶	۴۰	۳۰۰	برہمن۔ بڑگوجر
(۳۳)	لہی پور	۸۱۰۱۰	۲۲۴۴۷۰	۲۳۰۷۷	۱۰۰	۵۰۰	افغان۔ تگا
(۳۴)	نکوڑ	۶۵۶۱۲-۱۰	۱۳۸۷۰۷۰	۲۶۱۰۴	۴۰	۳۰۰	افغان۔برہمن
(۳۵)	نانوتہ	۲۹۲۲۴	۷۲۴۱۵۳	۱۸۶۸۴	۴۰	۳۰۰	افغان
(۳۶)	حویلی۔ قلعہ پختہ	۲۱۲۲۲۵-۱۶	۶۹۵۱۵۴۵	۷۰۶۴۴۸	۱۰۰	۸۰۰	افغان۔کلال تگا۔

سرکار ریواری

اس سرکار میں ۱۲ محال ہیں اور ۱۱۵۵۰۱۱ بیگھے دس بسوے اس کی پیمائش ہے۔ سیورغال کے ۸۶۲۹۳، دام ہیں۔ ۲۱۷۵ سوار اور ۱۴۶۰۰ پیادے یہاں کی مقامی فوج ہے۔

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	اقوام زمیندار
(۱)	باول	۱۱۰۳۷۶	۴۱۱۴۷۵۳	۱۶۲۷۴	۱۰۰	۲۰۰۱	راجپوت۔ اہیر۔ جاٹ
(۲)	پاٹودی	۶۱۹۷۸	۲۲۷۰۰۸۰	۵۲۶۰	۴۰	۵۰۰	راجپوت۔ اہیر۔ جاٹ
(۳)	بھوہرہ	۳۸۵۴۷	۷۵۵۵۴۳	۳۴۵	۱۰۰	۱۰۰۰	اہیر
(۴)	ناوڑو۔ یہاں ایک قلعہ بھی ہے۔	۳۵۸۵۳	۹۸۶۲۲۸	۵۱۵۷۳	۵۰	۵۰۰	مسلمان خیلدار۔
(۵)	راواری۔ حویلی یہاں بھی ایک قلعہ ہے۔	۴۰۵۱۰۸	۱۱۹۰۶۸۴۷	۴۰۴۱۰۰	۴۰۰	۲۰۰۰	تھیتر۔ اہیر۔ جاٹ۔
(۶)	تاؤ جتائی	۵۲۱۲۰	۲۸۹۶۰۳	۵۲۳	۰	۴۰۰	

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	اقوام۔ زمیندار
(۷)	کوٹ قاسم علی	۸۰۴۱۰	۳۳۵۷۹۳۰	۱۱۰۳۳۰	۲۵	۴۰۰	راجپوت۔ اہیر
(۸)	گھلوٹ	۲۷۲۷۰-۱۰	۶۵۶۶۸۸	۰	۷۰۰	۲۰۰۰	راجپوت۔ ٹھاکر
(۹)	کوہانہ	۱۵۲۶۴	۴۲۱۴۴۰	۰	۵۰	۵۰۰	راجپوت۔ ٹھاکر
(۱۰)	سہنہ۔ ایک سنگی قلعہ اور ایک گرم چشمہ ہے ہندوؤں کی تیرتھ گاہ ہے۔	۲۵۱۷۳۸	۳۹۲۸۳۶۴	۱۵۰۵۶۲	۲۰۰	۲۰۰۰	راجپوت۔ ٹھاکر
(۱۱)	نیمرانہ	۳۵۰۴۷	۶۸۲۲۵۹	۰	۵۰۰	۴۰۰۰	مختلف اقوام

سرکار حصار فیروزہ

اس سرکار میں ستائیس (۲۷) محل ہیں۔ ۷۹۴۴۱۱۳ بیگے اس کی پیمائش ہے ۵۰۹۴۵۵۲۵ دام اس کی آمدنی ہے ۱۴۰۶۵۱۹ دام سیورغال کے ہیں۔ مختلف قومیں آباد ہیں۔ ۵۷۸۶ سوار ۰۰۸۰۶ پیادے یہاں کی مقامی فوج ہے۔

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	اقوام۔ زمیندار
(۱)	اگروہہ۔ ہر قسم کے شکاری یہاں بکثرت پائے جاتے ہیں	۴۵۱۷۱۷	۱۷۴۳۹۷۰	۶۶۵۴	۲۰۰	۲۰۰۰	جاتو۔ جاٹ
(۲)	اہروتی	۱۹۵۳۷	۸۵۷۳۸۷	۱۶۰۰۳۳	۱۰۰	۱۰۰۰	گوجر۔ جاٹ
(۳)	اگکھیرہ یہاں ایک خشتی قلعہ اور ایک ہندوؤں کا مندر موسوم بہ کوردھن ہے	۳۲۹۹۱۷	۱۵۷۶۲۰۰	۰	۲۰۰	۲۰۰۰	جاٹ۔ ٹونوار

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	اقوام۔ زمیندار
(۴)	بھنگی وال	۰	۱۸۰۰۰۰۰	۰ ۰	۲۰۰	۲۰۰۰	راجپوت۔ راٹھور جاٹ۔ پنیا
(۵)	پونیان	۰	۱۲۰۰۰۰۰	۰	۱۵۰	۳۰۰۰	جاٹ۔ تیان
(۶)	بہارنگی	۰	۸۸۰۸۳۲	۰	۲۰۰	۲۰۰۰	راٹھور۔ جاٹ
(۷)	بروالہ	۱۳۶۷۹۹	۱۰۹۷۸۰۷	۱۰۹۰۵۲	۱۰۰	۱۵۰۰	سید۔ ملک زادہ بکلال۔
(۸)	بھتو	۰	۴۴۰۲۸۹	۰	۵۰	۱۰۰۰	جاٹ
(۹)	بروا	۶۲۵۴	۶۴۶۸۰	۰	۲۵	۳۰۰	جاتو۔ جاٹ
(۱۰)	بھٹنر۔ یہاں ایک خشتی قلعہ بھی ہے۔	۱۰۶۸۳	۹۴۳۰۴۴	۰	۵۰۰	۱۰۰۰۰	راٹھور۔ راجپوت
(۱۱)	ٹوہانہ یہاں ایک خشتی قلعہ ہے۔	۱۸۰۷۴۴	۴۶۹۴۳۵۴	۱۵۰۶۸۰	۴۰۰	۳۰۰۰	افغان۔ لوحانی
(۱۲)	لوشام	۵۱۱۰۷۵	۱۰۶۸۵۱۸	۲۶۸۶	۲۰۰	۱۰۰۰	راٹھور۔ راجپوت جاٹ۔
(۱۳)	جیند۔ اس قصبہ سے تین کوس کے فاصلہ پر موضع بندارہ میں ایک مندر ہے۔	۲۸۱۵۸۴	۵۴۰۱۷۴۹	۱۲۳۰۸۰	۵۰۰	۴۰۰۰	سالار۔ راجپوت جاٹو۔
(۱۴)	جمال پور	۱۴۲۴۵۵	۳۲۷۷۴۶۱	۸۱۴۶۱	۷۰۰	۴۰۰	شہوار۔ جاٹ
(۱۵)	حصار۔ باحویلی۔ یہاں ایک خشتی اور ایک سنگی دو قلعے ہیں۔	۱۷۶۵۱۲-۱۸	۴۰۳۹۸۹۵	۱۸۳۸۷۹	۵۰۰	۲۰۰۰	جاٹ۔ رانگر سیورن
(۱۶)	دہابرت	۳۰۲۰۷-۱۸	۹۷۸۰۲۷	۴۵۵۵۶	۱۰۰	۲۰۰۰	جاٹ۔ افغان

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	اقوام۔ زمیندار
(۱۷)	سرسا۔ یہاں ایک خشتی قلعہ بھی ہے۔	۲۵۸۳۵۵	۴۳۶۱۳۶۸	۱۶۳۱۰۴	۵۰۰	۵۰۰۰	جونہ
(۱۸)	سیوران	۰	۴۰۰۰۰	۰	۱۰۰	۱۰۰۰	جاٹ۔ سیوران
(۱۹)	سید ہکمہ	۰	۱۷۱۳۷۲	۰	۵۰	۳۰۰	راجپوت۔ راٹھور جاٹ
(۲۰)	سیوانی	۴۸۵۱۲	۷۶۷۵۰	۰	۱۰۰	۱۰۰۰	راجپوت۔ جاٹو
(۲۱)	شانزدہ قریات	۲۹۷۴۰	۹۶۰۱۱۱	۱۲۵۸۶	۲۰۰	۱۵۰۰	راجپوت۔ ٹنوار
(۲۲)	فتح آباد۔ یہاں ایک خشتی قلعہ بھی ہے۔	۳۳۶۱۷	۱۱۸۴۳۹۲	۸۱۸۶۷	۲۰۰	۳۰۰	راجپوت۔ راٹھور گوجر۔ جاٹ۔
(۲۳)	گوہانہ	۶۸۹۵۱	۳۸۷۶۱۱۵	۱۶۱۴۶	۳۰۰	۳۰۰۰	جاٹ۔ داو پلاسہ دراہنہ۔
(۲۴)	کھانڈہ۔ یہاں ایک بڑا تالاب ہے جس میں غسل کرنا ہندوؤں کے عقیدہ میں بڑی عبادت ہے۔	۱۹۴۳۸	۱۱۱۹۳۶۴	۴۷۹۷۸	۱۰۰	۲۰۰	جاٹ۔ گدی
(۲۵)	مُہم۔ یہاں ایک پختہ قلعہ ہے۔	۱۸۸۰۸۰	۴۹۵۸۶۱۳	۸۴۲۰۲	۷۰۰	۲۰۰۰	راجپوت۔ ٹنوار جاٹ۔
(۲۶)	ہانسی۔ یہاں ایک قلعہ ہے۔	۸۳۶۱۱۵	۵۴۳۴۴۴۳۸	۱۳۰۰۵۶	۵۰۰	۷۰۰۰	راجپوت۔ ملتانی جاتو۔ جاٹ

سرکار سرہند

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	اقوام۔ زمیندار
(۱)	انبالہ	۱۵۴۷۶۹	۴۱۹۸۰۹۴	۳۲۱۴۸۸	۱۰۰	۱۰۰۰	۰

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	اقوام۔ زمیندار
(۲)	بنور	۴۲۰۳۳۷	۱۲۵۴۹۹۵۳	۱۰۸۷۲۰۹	۷۰۰	۳۰۰۰	رانگھر
(۳)	پایل۔ ایک خشتی قلعہ بھی ہے۔	۵۲۵۹۳۲	۷۳۲۲۲۶۰	۱۶۲۲۶۷	۲۰۰	۲۰۰۰	رانگھر۔ جاٹ
(۴)	بھوور	۸۶۸۷۷	۳۱۰۳۲۶۹	۱۴۰۶۱۰۶	۵۰	۷۰۰	جاٹ۔ وہصورتی
(۵)	بھٹنڈہ	۰	۳۱۲۵۰۰۰	۰	۴۰۰	۲۰۰۰	بھٹی
(۶)	پونڈری	۳۴۱۹۰	۶۸۶۸۷۰	۴۷۱۵۲	۲۰	۳۰۰	رانگھر
(۷)	تھاڑہ۔ دریائے ستلج کے کنارہ ایک قلعہ ہے۔	۲۷۳۳۶۶	۷۸۵۰۸۰۹	۲۳۶۹۸۴۱	۱۵۰۰	۱۰۰۰	منج۔ تنبیج۔ جاٹ
(۸)	تھانیسر	۲۲۸۹۸۸-۱۷	۷۸۵۰۸۰۳	۲۰۶۹۸۴۱	۵۰	۱۵۰۰	رانگھر۔ جاٹ
(۹)	چھت۔ ساحل گھگر پر واقع ہے۔	۱۵۸۷۴۹	۷۵۰۹۹۴	۴۹۸۶۰	۶۵۰	۱۱۰۰	افغان۔ راجپوت
(۱۰)	چرک	۶۳۶۸۸۳	۱۵۳۸۰۹۰	۲۱۶۱۹	۲۰	۳۰۰	جاٹ
(۱۱)	خضرآباد۔ یہاں ایک خشتی قلعہ بھی ہے۔	۳۳۲۴۸۹	۱۲۰۵۹۹۱۸	۵۲۸۱۷۰	۲۰۰	۳۰۰۰	بھٹی۔ جاٹ
(۱۲)	دورالہ	۶۵۷۶۸	۲۱۸۸۴۴۳	۸۶۷۱۰	۵۰	۳۰۰	رانگھر
(۱۳)	دہوتہ	۷۱۳۵۷	۱۶۰۱۳۴۶	۱۳۴۶	۳۰۰	۱۵۰۰	راجپوت
(۱۴)	دیورانہ	۱۲۳۳۹	۵۰۰۹۸۵	۱۷۳۸۵	۲۰	۲۰۰	جاٹ
(۱۵)	روپر۔ ایک خشتی قلعہ بھی ہے۔	۶۶۱۴۴	۵۰۰۵۵۴۹	۲۶۰۳۴	۲۰۰	۱۰۰۰	راجپوت
(۱۶)	سرہند باحویلی۔ یہاں ایک خشتی قلعہ بھی ہے۔	۸۲۸۴۵۸	۱۲۰۸۲۶۳۰	۶۰۳۵۲۶	۱۷۰۰	۲۰۰۰	راجپوت۔ بارہہ کیوری۔ دادو
(۱۷)	سمانہ	۹۰۴۲۶۱	۱۲۸۲۲۲۷۰	۷۸۲۰۰۰	۷۰۰	۲۰۰۰	بارہہ۔ جاٹ
(۱۸)	سنام۔ یہاں بھی ایک خشتی قلعہ ہے۔	۹۸۸۵۶۲	۷۰۰۷۶۹۶	۷۶۹۶	۵۰۰	۲۰۰۰	رانگھر

نمبر	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	اقوام۔ زمیندار
(۱۹)	سادہورہ۔ یہاں ایک خشتی قلعہ بھی ہے۔	۳۴۴۳۶۱	۴۲۹۸۰۶۴	۲۷۳۲۶۵	۴۰۰	۵۰۰۰	چوہان۔ رانگھر
(۲۰)	سلطان پور بارہہ	۱۳۴۱۴۶	۶۷۵۱۴۶۸	۷۶۱۵۸۷	۲۰۰	۱۵۰۰	راجپوت
(۲۱)	شاہ آباد	۱۳۴۱۴۶	۶۷۵۱۴۶۸	۷۶۱۵۸۷	۲۰۰	۱۵۰۰	چوہان۔ راجپوت بارہہ
(۲۲)	فتح پور	۵۰۹۳۱	۶۸۴۳۷۰	۱۵۴۴۰	۲۵	۴۰۰	راجپوت۔ پنڈپر
(۲۳)	قریات رائے سامو	۲۸۰۹۹	۱۲۲۰۰۹۰	۵۳۷۴	۴۰	۹۰۰	رانگر جاٹ بارہ۔
(۲۴)	کیتھل یہاں ایک خشتی قلعہ ہے اور یہ جگہ ہندوؤں کی مقدس پرستش گاہ ہے۔	۹۱۸۰۲۵	۱۰۶۳۸۶۳۰	۳۰۹۱۴۶	۲۰۰	۳۰۰۰	راجپوت
(۲۵)	گہرام	۱۸۸۵۷۴	۶۱۳۸۶۳۰	۱۰۵۸۹۸۲	۵۰	۱۰۰	رانگر۔ جاٹ کھوری۔
(۲۶)	لدھیانہ۔ یہاں دریائے ستلج کے کنارہ ایک قلعہ بھی ہے۔	۴۳۴۶۹	۲۲۹۴۶۳۳	۴۴۶۳۳	۱۰۰	۷۰۰	ادن۔ کھوری رانگر۔
	مصطفیٰ آباد	۱۰۲۷۱۳۹۹	۷۴۹۶۶۹۱	۵۷۰۹۷۶	۲۰۰	۱۰۰۰	چوہان۔ رنگھر
(۲۷)	مینگیین	۲۰۴۳۷۷	۷۰۵۳۲۵۹	۶۲۶۶۹۰	۲۰۰	۱۰۰۰	جٹ
(۲۸)	منصور پور	۱۱۶۲۴۲	۱۸۳۰۰۲۵	۳۲۶۶۹۰	۲۰۰	۱۰۰۰	رنگھر
(۲۹)	مالیر	۱۰۳۴۴۴	۲۶۰۵۸۳	۲۶۱۷۶	۱۰۰	۵۰۰	منج
(۳۰)	ماچھیوارہ۔ قلعہ خشتی بھی ہے۔	۱۷۲۷۲	۲۵۰۵۵۲	۲۵۰۵۵۲	۱۰۰	۵۰۰	کھوری واہ
(۳۱)	ہاپری	۹۳۷۵۶	۱۱۴۵۱۱۸	۰	۳۰	۳۰۰	رنگھر جٹ

فہرست اورنگ آرایان

(۱) انگپال تونور۔ اٹھارہ سال

(۲) باسدیو۔ انیس سال ایک ماہ اٹھارہ روز

(۳) گھنگنو۔ اکیس سال تین ماہ اٹھائیس روز

(۴) پرتھیل۔ انیس سال تین ماہ نو روز

(۵) جیدیو۔ بیس سال سات ماہ اٹھائیس روز

(۶) نرپال۔ چودہ سال چار ماہ اور نو روز

(۷) اودرہ۔ چھبیس سال سات ماہ گیارہ روز

(۸) بچھراج۔ اکیس سال دو ماہ تیرہ روز

(۹) بیک۔ بائیس سال تین ماہ سولہ روز

(۱۰) رکھپال۔ اکیس سال چھ ماہ پانچ روز

(۱۱) نیکپال۔ بیس سال چار ماہ چار روز

(۱۲) گوپال۔ اٹھارہ سال تین ماہ پندرہ روز

(۱۳) سلکھن۔ پچیس سال دو ماہ دو روز

(۱۴) جیپال۔ سولہ سال چار ماہ تیرہ روز

(۱۵) کنورپال۔ انتیس سال نو ماہ گیارہ روز

(۱۶) انیکپال۔ انتیس سال چھ ماہ اٹھارہ روز

(۱۷) بجیپال۔ چوبیس سال ایک ماہ چھ روز

(۱۸) مہیپال۔ پچیس سال دو ماہ تیرہ روز

(۱۹) اکینپال۔ اکیس سال دو ماہ پندرہ روز

(۲۰) پرتھی راج۔ بائیس سال تین ماہ سولہ روز

ان بیس افراد نے چار سو تینتیس سال ایک ماہ اٹھائیس روز تک فرمانروائی کی۔

فہرست اورنگ آرایان

(۱) بیلدیو چوہان۔ چھ سال ایک ماہ چار روز

(۲) امرگنگو۔ پانچ سال دو ماہ و پانچ روز

(۳) گھرپال۔ بیس سال ایک ماہ پانچ روز

(۴) سومیر۔ سات سال چار ماہ دو روز

(۵) جاہر۔ چار سال چار ماہ آٹھ روز

(۶) ناگدیو۔ تین سال ایک ماہ پانچ روز

(۷) پتھورا۔ انچاس سال پانچ ماہ ایک روز

ان سات بادشاہوں نے پانچ سال سات ماہ حکومت کی۔

---

(۱) سلطان معزالدین محمد سام غوری۔ چودہ سال

(۲) قطب الدین ایبک۔ چار سال

(۳) آرام شاہ۔ تقریباً ایک سال

(۴) شمس الدین التمش چھبیس سال

(۵) رکن الدین فیروز شاہ اس کے فرزند نے۔ چھ ماہ اٹھائیس روز۔

(۶) رضیہ۔ تین سال چھ ماہ چھ روز

(۷) سلطان معزالدین بہرام شاہ۔ دو سال ایک ماہ پندرہ روز۔

(۸) سلطان علاءالدین مسعود شاہ۔ چار سال ایک ماہ ایک روز۔

(۹) سلطان ناصر الدین محمود۔ اس کے چچا انیس سال تین ماہ۔

فہرست اورنگ آرایان		فہرست اورنگ آرایان	
(۱۰)	سلطان غیاث الدین بلبن بیس سال چند ماہ	(۱)	خضر خاں سادات۔ سات سال دو ماہ دو روز
(۱۱)	سلطان معز الدین کیقباد۔ تین سال چند ماہ	(۲)	مبارک شاہ۔ تیرہ سال تین ماہ سولہ روز
	ان گیارہ غوری بادشاہوں نے چھیانوے سال چھ ماہ بیس دن فرمانروائی کی۔	(۳)	محمد شاہ۔ دس سال چند ماہ
		(۴)	سلطان علاؤالدین عالم شاہ۔ سات سال چند ماہ۔
(۱)	سلطان جلال الدین خلجی۔ سات سال چند ماہ	(۵)	سلطان بہلول لودہی۔ اڑتیس سال آٹھ ماہ آٹھ روز۔
(۲)	سلطان علاؤالدین خلجی۔ بیس سال چند ماہ	(۶)	سلطان سکندر اس کا فرزند۔ اٹھائیس سال پانچ ماہ۔
(۳)	سلطان شہاب الدین عمر۔ تین ماہ چند روز	(۷)	سلطان ابراہیم اس کا فرزند۔ سات سال چند ماہ۔
(۴)	سلطان قطب الدین مبارک شاہ چودہ سال چار ماہ۔	(۸)	حضرت بابر بادشاہ۔ پانچ سال
(۵)	سلطان ناصر الدین خسرو خاں۔ چھ ماہ	(۹)	حضرت ہمایون بادشاہ۔ نو سال آٹھ ماہ ایک روز۔
(۶)	سلطان غیاث الدین تغلق شاہ۔ چار سال چند ماہ	(۱۰)	شیر خاں سور۔ پانچ سال
(۷)	سلطان محمد پسر تغلق شاہ۔ ستائیس سال	(۱۱)	سلیم خاں اس کے فرزند نے۔ آٹھ سال اور کسر
(۸)	سلطان فیروز شاہ اس کا چچازاد بھائی۔ اڑتیس سال چند ماہ۔	(۱۲)	فیروز خاں اس کے فرزند نے۔ تین روز
(۹)	سلطان تغلق شاہ۔ پانچ ماہ تین روز	(۱۳)	عدلی نام مبارز خاں
(۱۰)	ابو بکر شاہ اسکا چچازاد بھائی۔ ایک سال چھ مہینہ	(۱۴)	ابراہیم۔ چند ماہ
(۱۱)	سلطان محمد اسکا چچا۔ چھ سال سات ماہ	(۱۵)	سکندر۔ چند ماہ
(۱۲)	سلطان علاء الدین سکندر اس کا فرزند۔ ایک ماہ گیارہ روز۔	(۱۶)	بازہمایوں بادشاہ۔ ایک سال تین ماہ۔
(۱۳)	سلطان محمود اس کے بھائی نے۔ بیس سال دو ماہ		
	ان تیرہ خلجی بادشاہوں نے انتیس سال دس ماہ انیس روز حکمرانی کی۔		

سنہ ۹۰۴ بکرمی میں قوم تونور کے ایک راجہ مسمی انگک پال نے عدل وانصاف کے ساتھ حکمرانی کی۔ اس راجہ نے دہلی کو آباد کیا۔ سنہ قمری ۱۲۲۰ بکرمی میں اس عظیم الشان شہر کے قریب پرتھی راج تونور اور بلدیو چوہان میں معرکہ آرائی ہوئی اور حکومت چوہان قبیلہ میں منتقل ہو گئی۔

راجہ پتھورا کے عہد حکومت میں سلطان معز الدین سام نے بار ہا غزنی سے دہلی پر حملہ کیا لیکن ناکام رہا ہندی تاریخوں میں مرقوم ہے کہ سلطان نے سات مرتبہ جنگ آزمائی کی اور حریف سے شکست کھائی۔ ۵۸۸ ہجری میں سلطان آٹھویں مرتبہ تھانیسر کے نواح میں صف آرا ہوا اور اس معرکہ میں کامیاب ہو کر حریف کو گرفتار کیا۔

بیان کرتے ہیں کہ پتھورا کے دربار میں سو معروف و مشہور درباری حاضر رہتے تھے ان میں سے ہر ایک کو سامنت کہتے تھے۔ ان درباری ملازمین کے عجیب و غریب کارناموں کو معرض تحریر میں لانا اور اُن کو بیان کرنا بیحد مشکل ہے اور خود ان کی اناموں کو میزان عقلی و عادت پر تولینا ناممکن ہے۔

ہندی مورخین کا بیان ہے اس آخری ہنگامہ کارزار میں کوئی سامنت موجود نہ تھا اور راجہ عیش پسندی کی وجہ سے اپنے محل میں لشاط و عشرت میں مشغول تھا۔ راجہ اپنے عزیز اوقات کو بیکار ضایع کر رہا تھا اور مہمات ملکی سے قطعاً غافل اور لشکر و فوج کی طرف سے بالکل لاپرواہ تھا۔

بیان کرتے ہیں کہ راجہ جے چند راٹھور جو ہندوستان میں سب سے بڑا راجہ تھا قنوج میں حکمرانی کرتا تھا۔ ہندوستان کے دیگر راجہ فی الجملہ اس کی سیادت کو تسلیم کرنے اور اس کی عزت کرتے تھے۔ جے چند غیر متعصب راجہ تھا جس کے دربار میں بے شمار ایرانی و تورانی ملازم ہے۔ راجہ نے راج سوجگ کے منعقد کرنے کا ارادہ کیا اور اس عظیم الشان جشن کے انتظام اور تیاری میں مشغول ہوا۔ اس جشن کی اہم ترین شرط یہ ہے کہ دیگر راجگان ہندوستانی ملازمین کی طرح خدمت کریں یہاں تک کہ راجہ کے باورچی خانے میں دیگ دھوئیں اور آگ اپنے ہاتھوں سے جلائیں۔

راجہ جے چند کا ارادہ تھا کہ اس جشن میں اپنی صاحبِ جمال دختر کو جو ہر حیثیت سے بہترین عورت تھی بزرگ ترین راجہ کے ساتھ بیاہ دے۔ رائے پتھورا نے بھی اس جشن میں شریک

ہونے کا ارادہ کیا لیکن اتفاق سے اس کے ایک درباری کی زبان سے نکلا کہ قبیلہ چوہان کی حکمرانی کے باوجود جے سنگھ کو راجو جگ منعقد کرنا ہرگز زیبا نہیں ہے۔

پتھورا کو اس قول سے غیرت آئی اور اس نے اپنا ارادہ ملتوی کر دیا۔

راجہ جے چند نے پتھورا پر لشکر کشی کا ارادہ کیا لیکن اس کے درباریوں نے اس معرکہ کی طوالت اور جشن کے زمانے کی قربت راجہ کے ذہن نشین کر کے اس کو حملہ آوری سے باز رکھا۔

جشن کی اہمیت اور اس کی شان برقرار رکھنے کے لئے پتھورا کی مورت سونے کی تیار کر کے دروازہ پر بطور پاسبان رکھ دی گئی۔ پتھورا اس واقعہ کو سنکر غضبناک ہوا اور پانچ سو منتخب درباریوں اور اہل لشکر کے ہمراہ بھیس بدل کر دہلی سے قنوج روانہ ہوا۔ راجہ نے جشن میں پہونچ کر اپنی مورت کو دروازہ سے اٹھالیا اور جے چند کے بے شمار ملازمین کو قتل کر کے واپس ہوا۔ راجہ کی بیٹی نے جو دوسرے شخص سے منسوب ہو چکی تھی پتھورا کی مردانگی کی داستان سنی اور اپنے منگیتر کے گھر جانے سے انکار کر کے پتھورا کی محبت کا دم بھرنے لگی۔ جے چند اس واقعہ کے سننے سے ناراض ہوا اور اس کو اپنے محل سے نکال کر ایک دوسرے مکان میں رہنے کی اجازت دی۔ پتھورا اس واقعہ کو سنکر غضبناک ہوا اور دختر جے چند کا فریفتہ ہو کر دہلی سے روانہ ہوا۔ پتھورا نے یہ طے کیا کہ چاندا بھانٹ جو بابلی موسیقی کا بہترین ماہر ہے راجہ کی تعریف میں نغمہ سرائی کرنے کے لئے جے چند کے دربار میں حاضر ہوا اور پتھورا اپنے منتخب درباریوں کے ایک گروہ کے ہمراہ ملازمین کی طرح چاندا کے ساتھ رہے۔ پتھورا کے جذبۂ محبت نے اس کے ارادہ کو عملی جامہ پہنایا اور راجہ نے فہم و فراست و نیز جرأت و مردانگی کے افسوں سے اپنی محبوبہ کو حاصل کیا اور حیرت انگیز کارناموں اور بہادرانہ کارگزاریوں سے اپنے ملک کو واپس آیا۔ مذکورہ بالا سو سامنت مختلف بھیس و لباس میں پتھورا کے ہمراہ تھے۔ ان بہادروں نے یکے بعد دیگرے راہ میں حریف سے معرکہ آرائی کر کے تعاقب کرنے والوں کو شکست دی۔ سب سے بیشتر گوبند رائے گہلوت نے غنیم سے جنگ کی اور داد مردانگی دیکر خاک و خون کا ڈھیر ہوا۔ سات ہزار اشخاص اس کے معرکہ میں ہلاک ہوئے۔ گوبند رائے کے بعد نرسنگھ دیو و چاندا و پندیر و سارو بول (سادبول) سونگی و پالہن دیو کچھواہہ اپنے دو بھائیوں کے ساتھ اول ہی روز یکے بعد دیگرے حریف کے مقابلہ میں صف آرا ہو کر مردانگی کے ساتھ معرکہ کارزار میں کام آئے اور

سامنت کا تمام گروہ اسی طرح دنیا سے رخصت ہوا۔ راجہ پتھورا چاندا بھاٹ اور اُس کے دو بھائیوں کے ہمراہ عروس کو لے کر دہلی میں آیا اور اُس کے اس حیرت انگیز واقعہ نے تمام عالم میں اُس کی تعریف کا آوازہ بلند کیا۔ بدقسمتی سے راجہ اس سیمتن عروس کا اسدرجہ دلدادہ ہوا کہ اس کی محبت میں تمام عالم سے بے نیاز ہو گیا۔ اس واقعہ کو ایک سال کا زمانہ گزرا اور سلطان شہاب الدین نے پتھورا اور جے چند کے معرکہ سے فائدہ اٹھاکر راجہ قنوج سے صلح و دوستی کی بنیاد ڈالی۔ شہاب الدین نے جے چند کو اپنا ہم راز بنا کر دہلی پر لشکر کشی کی اور اکثر مقامات پر قبضہ کر لیا۔ پتھورا کی غفلت کا یہ عالم تھا کہ کسی درباری کو راجہ کے بیدار کرنے کی جرات نہ ہوتی تھی آخر کار دربار دہلی کے اراکین ایک مقام پر جمع ہوئے اور انھوں نے چاندا کو ہفت دروازے سے محل کے اندر روانہ کیا چاندا حرم شاہی میں پہونچا اور اُس نے حقیقت واقعہ بیان کر کے پتھورا کو فی الجملہ جرأت و غیرت دلائی۔ راجہ نے سابقہ کامیابیوں پر مغرور رہو کر قلیل لشکر ہمراہ لیا اور غنیم سے جنگ آزمائی کے لیے باہر نکلا۔ چونکہ اس مرتبہ پتھورا کے لشکر میں بلند ہمت بہادر موجود نہ تھے اور معاملات ملک میں سابقہ رونق نہ باقی رہی تھی اور نیز یہ کہ اس کا موجودہ دشمن راجہ جے چند جو بیشتر ہمیشہ اس کا یار و مددگار رہا اب حریف کا بہی خواہ تھا پتھورا اس معرکہ میں دشمن کے ہاتھ میں گرفتار ہو گیا۔ سلطان راجہ کو غزنی لے گیا۔ چاندا نے حقیقت شناسی وو فاداری سے کام لیا اور خود بھی غزنی پہونچا۔ چاندا سلطان کے حضور میں حاضر ہوا اور شہاب الدین نے اس پر نوازش و مہربانی کی اس باوفا ملازم نے اپنی تجربہ کاری و فراست سے راجہ سے ملاقات کی اور قید خانہ میں اُس کو تسکین و تسلی دی۔ چاندا نے راجہ سے کہا کہ میں سلطان سے تمہاری تیر اندازی کی تعریف کرتا ہوں یقین ہے کہ بادشاہ اس بہادرانہ مشغلہ کا مشتاق ہو کر اس تماشہ کو دیکھنے کا خواہشمند ہوگا۔ تم کو چاہیے کہ تم اُسی وقت اُس کا کام تمام کر دو۔ اس مشورہ پر عمل درآمد ہوا اور پتھورا نے سلطان کو تیر مار کر ہلاک کیا۔ شہاب الدین کے بہی خواہ ملازمین نے راجہ اور چاندا کو بھی دنیا سے رخصت کر دیا۔

فارسی تاریخوں میں یہ واقعہ اس روایت کے خلاف مرقوم ہے اور ان کتابوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ راجہ معرکہ کارزار میں کام آیا۔ دنیائے فانی میں جو اپنی

انقلابی گردش کی وجہ سے تعجب و حیرت انگیز افسانوں کی ایک مکمل تاریخ ہے اس طرح کے بے شمار واقعات رونما ہوتے ہیں لیکن ایسے خوش نصیب انسان بہت کم ہیں جو ان عبرت خیز افسانوں سے سبق حاصل کریں اور اُس کے مطابق عمل پیرا ہوں۔

قبیلہ چوہان کی فرمانروائی ختم ہونے کے بعد ہندوستان کے بہترین حصہ پر سلطان معزالدین غوری کا قبضہ ہوا غوری فرمانروا نے اپنے ایک غلام مسمی قطب الدین ایبک کو موضع کہرام میں چھوڑا اور خود شمالی کوہستانی علاقہ کو تاراج کرتا ہوا غزنی واپس گیا۔ قطب الدین نے اسی سال دہلی و دیگر بلاد ہندوستان فتح کرکے بیحد قابل تعریف کامیابی حاصل کی۔ سلطان معزالدین نے وفات پائی اور غیاث الدین محمود پسر غیاث الدین محمد نے قطب الدین کے لئے چتر و دیگر لوازم بادشاہی فیروزہ کوہ سے روانہ کئے۔ قطب الدین نے لاہور میں تخت سلطنت پر جلوس کیا اور اپنی جرأت و بہادری جود و سخا و انصاف پروری کی وجہ سے دنیا میں نام نیک چھوڑا۔ قطب الدین نے چوگان بازی میں دنیا سے رحلت کی امرائے دربار نے آرام شاہ پسر قطب الدین کو تخت حکومت پر بٹھایا لیکن اعیان ملک کے ایک زبردست گروہ نے ملک التمش کو جو قطب الدین کا زرخرید غلام اُس کا داماد اور خواندہ پسر تھا اپنا فرمانروا تسلیم کیا۔ آرام شاہ نے ملک التمش کے مقابلہ میں شکست کھا کر گمنامی کی زندگی بسر کی اور ملک التمش نے سلطان شمس الدین کے خطاب سے تخت حکومت پر جلوس کیا۔ بیان کرتے ہیں کہ التمش کا باپ چند ترکستانی قبائل کا سردار تھا التمش کے بھائی اور بھتیجوں نے حسد کی وجہ سے اس ناکردہ گناہ کو گرفتار مصیبت کیا اور اس ہونہار نوخیز کو حضرت یوسف کی طرح فروخت کر ڈالا گردش تقدیر نے اس غریب کو چند بار مختلف مالکوں کا غلام بنایا یہاں تک کہ ایک سوداگر اُس کو غزنی لے کر آیا۔

سلطان معزالدین سام نے اس کی خریداری کا ارادہ کیا لیکن التمش کے مالک نے غلام کی خرید و فروخت سے معتدبہ فائدہ اٹھانا چاہا اور اُس کی قیمت زیادہ بتائی۔ بادشاہ تاخیر کے اس فعل پر غضبناک ہوا اور اُس نے حکم دیا کہ ملک میں کوئی شخص اس کو نہ خریدے۔ گجرات فتح کرنے کے بعد قطب الدین غزنی وارد ہوا اور اُس نے سلطان سے اجازت حاصل کرکے التمش کو گران قدر رقم کے عوض خرید کر اُس کو اپنا فرزند بنایا۔ حضرت خواجہ قطب الدین اوشی رحمۃ اللہ علیہ التمش کے عہد کے مشہور و معروف ولی و ہادی طریقت ہیں۔

شمس الدین کی وفات کے بعد اُس کا فرزند حکمراں ہوا۔ اس شخص نے حکومت کو عیش و عشرت کا ذریعہ اور رعایا میں ہردلعزیز ہونے کو آسان کام خیال کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کی ماں شاہ ترکان مہات ملک کی ذمہ دار ہوگئی اہل جاہ نے بادشاہ سے انحراف کر کے رضیہ سلطان دختر سلطان شمس الدین کو فرمانروا تسلیم کیا بیان کرتے ہیں کہ خود سلطان نے اپنی حیات میں رضیہ کو اپنا جانشین مقرر کر دیا تھا اور اس بنا پر بعض مقرب درباریوں نے بادشاہ سے سوال کیا کہ باوجود نرینہ اولاد ہونے کے بیٹی کو جانشیں بنانا کیا معنی رکھتا ہے بادشاہ نے جواب دیا کہ میرے فرزند مے خواری کے دلدادہ ہیں اور ان میں حکمرانی کی اہلیت نہیں ہے۔

معز الدین بہرام شاہ کے عہد حکومت میں چنگیز خانی لشکر نے لاہور کو تاراج و تباہ کیا۔ ملک کے ایک باغی گروہ نے بادشاہ کو قید کر کے اُس کا کام تمام کر دیا۔

سلطان علاء الدین مسعود کے زمانۂ حکومت میں مغلوں کا لشکر بنگالہ پر حملہ آور ہوا۔ یہ لشکر غالباً ختا یا تبت کے راستہ سے ہندوستان آیا ہوگا۔ بادشاہ نے اپنا لشکر اُن کے مقابلہ میں روانہ کر کے مغلوں کو شکست دی۔ دوسرے گروہ نے ترکستان سے اچ پر حملہ کیا بادشاہ خود ان سے جنگ آزمائی کرنے کے لئے روانہ ہوا لیکن دریائے بیاس کے کنارے تک پہونچا تھا کہ معلوم ہوا کہ حریف واپس گیا بادشاہ دہلی واپس آیا اور کمینہ خصلت خوشامدیوں کی صحبت سے متاثر ہو کر لایق زنداں قرار پایا اور اُس قید کی حالت میں دنیا سے رخصت ہوا۔

ناصر الدین محمود انجام اندیش و عادل و سخی فرمانروا تھا۔ اس بادشاہ کے عہد میں بھی مغلوں نے پنجاب پر حملہ کیا لیکن بادشاہ کی روانگی کی خبر سن کر مغل لشکر فراری ہو گیا۔ طبقات ناصری اس بادشاہ کے نام سے معنون ہے ناصر الدین بے شمار پسندیدہ خصائل کا مجموعہ تھا۔ بادشاہ نے غیاث الدین بلبن کو جو اُس کے باپ کا غلام و داماد تھا اپنا وزیر مقرر کر کے اُس کو الغ خاں کا خطاب دیا۔ غیاث الدین نے اپنے عظیم الشان عہدہ کے فرایض نہایت خوبی سے انجام دیے۔ اور مخلوق خدا کی حفاظت میں خالق کی رضا حاصل کرنے کا کوشاں رہا۔

ناصر الدین نے وفات پائی چونکہ اس بادشاہ نے اولاد نرینہ نہیں چھوڑی امرائے دربار نے نیک خصلت وزیر کو فرمانروا تسلیم کیا۔ غیاث الدین کے حلم و وقار نے اس کی عظمت و شان کو

دو بالا کر دیا اور اسی بادشاہ نے اپنی تجربہ کاری قدردانی مردم شناسی اور خدا پرستی وغیرہ عمدہ صفات سے اپنی فرمانروائی کے زمانے میں دنیا کے ہر گوشہ کو بہترین فواید پہونچائے۔ غیاث الدین کے عہد حکومت میں کمینہ خصلت نااہل اشخاص گوشۂ گمنامی میں جا بیٹھے اور نیک وسعادت مند افراد کا بول بالا ہوا۔ بادشاہ نے پنجاب کی حکومت اپنے بڑے بیٹے محمد المعروف بہ خان شہید کے سپرد کی۔ خان شہید کی بہادری اور اُس کی سیاست سے صوبۂ پنجاب میں امن وامان قایم ہوا۔ حضرت امیر خسرو و حضرت حسن دہلوی ہر دو بزرگ اسی شاہزادہ کے مصاحب خاص تھے۔ خان شہید اپنے باپ سے ملاقات کر کے دہلی سے پنجاب جا رہا تھا اور اتفاق سے سامان جنگ اُس کے ساتھ نہ تھا۔ مغلوں کا لشکر سفر میں سدراہ ہوا اور خان شہید نے دیبالپور اور لاہور کے درمیان ایک معرکہ میں دنیا کو خیر باد کیا۔ غیاث الدین نے اپنے دوسرے فرزند بغرا خاں کو بنگالہ کا حاکم مقرر کیا تھا۔

گردش روزگار نے غیاث الدین کو بھی پیوند خاک کیا اور امرائے دربار نے کیخسرو پسر خان شہید کو جسے مرحوم بادشاہ نے اپنا ولی عہد مقرر کیا تھا ملتان روانہ کر دیا اور بغرا خاں کے فرزند کو سلطان معز الدین کیقباد کے خطاب سے دہلی کا فرمانروا بنایا۔ بغرا خاں کے باپ نے سلطان ناصر الدین کا لقب اختیار کیا اور دہلی روانہ ہوا۔ اس طرف کیقباد بھی لشکر ہمراہ لے کر مقابلہ کیے لیئے روانہ ہوا۔ فریقین دریائے سرو (گھاگرہ) کے ساحل پر قصبہ اودھ (اجودھیا) کے نواح میں ایک دوسرے سے آملے۔ ناصر الدین کو دہلی کے منافق وبد فطرت اعیان دربار کی سازش سے کامیابی نہ ہوئی اور صرف کیقباد سے ملاقات کر کے بنگالہ واپس ہوا اور فرزند دہلی کا فرمانروا قرار پایا۔ عجب ہے کہ حضرت خسرو نے پدر وپسر کی اس ملاقات کی تہنیت میں مثنوی قران السعدین کو نظم فرمایا ہے۔ ناشکر گزار وناخلف پسر بے خواری کی وجہ سے بستر مرگ پر دراز ہوا اور امرا کے ایک گروہ نے اُس کے فرزند کو شمس الدین کا خطاب دیکر چارہ گری کی تدبیر سوچی لیکن آخر میں زندہ درگور بادشاہ دریائے جمنا میں غرق آب اور شمس الدین تخت سلطنت سے معزول کیا گیا اور تجربہ کار اعیان ملک کے باہمی اتفاق سے حکمرانی کی باگ خلجی گروہ کے ہاتھ میں دی گئی اور جلال الدین عارضی ممالک نے تخت سلطنت پر جلوس کیا۔ یہ سادہ لوح بادشاہ

بد فطرت اشخاص کی مکاری و جعل سازی کی شناخت نہ کر سکا۔ ملک علاء الدین بادشاہ کا برادر زادہ اور اُس کا پرورش کردہ امیر کڑہ سے دکن روانہ ہوا اور اُس نے اس مہم میں بے شمار زر و جواہر جمع کیے۔ علاء الدین پر دولت کا نشہ چڑھا اور اُس نے سرکشی اختیار کی۔ جلال الدین منافقین کے دروغ آمیز افسانوں کا شکار ہوا اور دہلی سے کڑہ روانہ ہوا۔ ناخلف بھتیجے نے محسن چچا کا کام تمام کر کے سلطان علاء الدین کے لقب سے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔ یاوری تقدیر سے باوجود اس سیہ کاری کے عظیم الشان سلطنت کا فرمانروا اور بہترین قوانین سلطنت کا واضع ہوا۔ علاء الدین نے بارہا مغلوں کے مقابلے میں جنگ آزمائی کی اور ہر مرتبہ کامیاب ہوا۔ امیر خسرو نے اپنا خمسہ علاء الدین کے نام اور قصہ دول رانی بادشاہ کے فرزند خضر خاں کے نام سے معنون کیا ہے لیکن گردش تقدیر نے علاء الدین کو بھی انقلاب زمانہ کے چکر میں گرفتار کیا اور بادشاہ نے ناعاقبت اندیشی سے کام لے کر ایک خواجہ سرا کی محبت کا کلمہ پڑھنا شروع کیا۔ علاء الدین نے غلبہ محبت سے مجبور ہو کر تمام مہمات ملکی اس خواجہ سرا کے سپرد کر دیئے اسی بدبخت خواجہ سرا کے اشارہ سے خضر خاں و شادی خاں و مبارک خاں بادشاہ کے فرزند قید کر دیئے گئے علاء الدین نے وفات پائی اور خواجہ سرا کی کوشش سے بادشاہ کا چھوٹا فرزند سلطان شہاب الدین کے لقب سے باپ کا جانشین ہوا۔ شہاب الدین نے اپنے بھائیوں کی آنکھ میں لوہے کی سلائی پھروائی لیکن مبارک خاں خدا کی رحمت سے اس مصیبت میں مبتلا نہ ہوا۔ چند روز کے بعد شہاب الدین بدخصلت زندان اسیری کے حوالہ کیا گیا اور مبارک خاں جو نظربند تھا وزیر سلطنت مقرر کیا گیا۔

مبارک خاں نے اپنے برادر خرد کو معزول کیا اور خود سلطان قطب الدین کے لقب سے بادشاہ ہوا۔ مبارک شاہ نے گجرات اور دکن فتح کیا لیکن اپنی نااہلی و نفس پرستی سے مغلوب ہو کر ایک کم نسب و خوبرو جوان حسن نام پر والہ و شیدا ہوا اور اس کو خسرو خاں کے خطاب سے سرفراز کیا۔ ہر چند بہی خواہان ملک نے بادشاہ کو اس کے محبوب کی بد دیانتی و نیت بد سے خبردار کرنے کی کوشش کی لیکن مبارک خاں نے ان ہوا خواہوں کی مخلصانہ حق گوئی کو حسد و رشک کی سلسلہ جنبانی پر محمول کیا یہاں تک کہ کمینہ فطرت ملازم نے

جو آقا کی تاک میں تھا اپنے مربی پر ہاتھ صاف کیا اور ناصر الدین کے لقب سے خود اس کے تخت حکومت پر جلوس کیا۔ خسرو خاں نے علاء الدین کے خاندان کا نام و نشان مٹا دیا اور بے شرمی و بے حیائی کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ غازی ملک نے جو علائی امرا میں داخل تھا خسرو خاں کو تباہ و برباد کیا اور دیگر اعیان ملک کی مدد سے حکمران بن کر غیاث الدین تغلق شاہ کے لقب سے عنان حکومت ہاتھ میں لی۔ تغلق شاہ بنگالہ کے مہمات کو انجام دیکر دہلی واپس آرہا تھا۔ محمد جان پسر تغلق شاہ نے دہلی سے تین کوس کے فاصلہ پر تین روز کے عرصے میں ایک محل تیار کیا اور بے حد التجا کے ساتھ بادشاہ سے اس محل میں قیام کرنے کی درخواست کی۔ اس محل کی چھت بادشاہ کے سر پر گری اور اس کا کام تمام ہو گیا اگرچہ مورخ برنی نے اپنی تاریخ میں محمد تغلق کو بے گناہ ثابت کرنے کی بیحد کوشش کی ہے لیکن ظاہر ہے کہ مکان کو اس قدر تعجیل کے ساتھ تیار کر کے اس درجہ منت و سماجت کے ساتھ اپنے ایک بزرگ کو اس مکان میں بطور مہمان اتارنا یہ ہر دو واقعات محمد تغلق کی بدنیتی پر ضرور روشنی ڈالتے ہیں۔

سلطان محمد کی وفات کے بعد فیروز بن رجب یعنی بادشاہ مرحوم کے چچازاد بھائی نے اس کی وصیت کے مطابق تخت حکومت پر جلوس کیا۔ فیروز شاہ نے عاقبت اندیشی و قابلیت کے ساتھ حکومت کی اور بے شمار کارہائے خیر اپنی یادگار چھوڑے۔ اس بادشاہ کی وفات کے بعد دہلی میں سلطنت کا شیرازہ بکھر گیا۔ چند روز تغلق شاہ فیروز کا پوتہ ملک پر حکمراں رہا لیکن تھوڑے ہی زمانے میں دغا بازوں نے اس کا کام تمام کر دیا اور فیروز شاہ کے دوسرے پوتہ ابو بکر کو حاکم بنایا۔

سلطان محمود کے عہد حکومت میں ملو خاں سیاہ و سپید کا مالک ہوا یہ شخص اقبال خاں کے خطاب سے مشہور ہوا لیکن اپنی نااہلی و بدنصیبی سے بار سلطنت کو نہ اٹھا سکا اور ملک میں اندرونی فساد برپا ہونے لگے۔ ایک گروہ نے سلطان فیروز کے ایک پوتے مسمی نصرت شاہ کو بادشاہ بنا کر فتنہ کی آگ اور زیادہ روشن کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۸۰۰ھ ہجری تک نواح دہلی میدان کارزار بنا رہا یہاں تک کہ سنہ مذکور میں صاحبقران امیر تیمور ہندوستان تشریف لائے۔ سلطان محمود گجرات کی طرف فراری ہوا اور ہر مدعی سلطنت کسی نہ کسی گوشہ میں پنہاں ہو گیا۔

حضرت صاحبقران نے واپسی کے وقت خضر خاں کو جس نے اس یورش میں ملازمت حاصل کی تھی ملتان و دیبالپور کا حاکم مقرر کرکے اُسے ہندوستان میں چھوڑا اور خود غزنی روانہ ہوئے۔ نصرت شاہ نے جو میان دوآب کی سمت فراری ہو گیا تھا بار دگر تخت پر قبضہ کیا۔ اسی دوران میں اقبال خاں حملہ کرکے دہلی پر قابض ہوا اور نصرت شاہ میوات روانہ ہو گیا۔ اس واقعہ کے بعد محمود شاہ نے گجرات سے دہلی کا رخ کیا اور اقبال خاں نے اُس کی اطاعت کا منافقانہ اقرار کیا۔ ایک رات بادشاہ اپنے مآل کار میں حیران و مانوس ہو کر دہلی سے فراری ہوا اور اُس نے سلطان ابراہیم شرقی کے دامن میں پناہ لی لیکن شرقی فرمانروا کو یہ توفیق نہ ہوئی کہ محمود غریب کی مدد کرتا۔ سلطان محمود مایوس ہو کر دہلی واپس آیا اور اقبال خاں اُس کے مقابلہ میں صف آرا ہوا لیکن اپنے مقصد میں ناکام رہا اور معرکۂ جنگ میں خضر خاں کے ہاتھ میں گرفتار ہو گیا۔ سلطان محمود نے شہر میں داخل ہو کر دہلی پر قبضہ کر لیا اور چند روز تک مختلف اشخاص کے مقابلہ میں جنگ آزمائی کرتا رہا یہاں تک کہ بیمار ہو کر دنیا سے رخصت ہوا اور اُس کے مرتے ہی خلجی خاندان کی حکومت کا بھی خاتمہ ہو گیا۔

چند روز تک اہل شہر دولت خاں لودی خاصہ خیل کے زیر فرمان رہے آخر کار خضر خاں نے ملتان سے آکر دہلی پر قبضہ کر لیا۔ سلطان فیروز شاہ کے ایک امیر مردان دولت نے مسمی سلیمان پدر خضر خاں کو متبنیٰ کیا تھا جو بعد میں اپنے مربی کے حقیقی ورثہ کی گم نامی کی وجہ سے مردان دولت کے بجائے مرتبۂ امارت تک پہونچا۔ خضر خاں نے حضرت صاحبقران کے احسان کو یاد رکھا اور اُس کے شکریہ میں خود شاہی لقب اختیار نہ کیا بلکہ اول صاحبقران کا اور اُن کے بعد مرزا شاہرخ کا خطبہ ملک میں جاری کیا اور اخیر میں اپنے لئے صرف دعا پر کفایت کی۔ خضر خاں کے بعد اُس کا فرزند مبارک شاہ وصیت کے مطابق حکمراں ہوا۔ جس زمانے میں کہ سلطان ابراہیم شرقی و سلطان ہوشنگ باہم جنگ آزمائی میں مصروف تھے مبارک شاہ کالپی اور اُس کے نواح پر قبضہ کرنے کے لئے روانہ ہوا۔ دہلی کے قریب ایک سازشی و ناشکر گزار گروہ نے بادشاہ کو قتل کیا۔ محمد شاہ جو ایک قول کے مطابق فرید خاں بن خضر خاں کا فرزند اور دوسری روایت کی بنا پر خود مبارک شاہ کا پسر تھا فرمانروا ہوا۔ سلطان علاء الدین میں کسی قسم کی

اہلیت و صلاحیت نہ تھی جس کی وجہ سے نفس پرستی کا شکار ہوا۔ بہلول نے حکمرانی کا جھنڈا بلند کیا۔ یہ شخص سلطان شہ لودی کا بھتیجا اور شاہو خیل قبیلہ کا رکن تھا۔ سلطان محمود کے زمانۂ حکومت میں سلطان شہ کا باپ اپنے پانچ بیٹوں کے ہمراہ تلوت سے ملتان وارد ہوا اور تجارت کے ذریعہ سے زندگی بسر کرنے لگا۔ سلطان شہ خضر خاں کی ملازمت میں داخل ہوا اور اس کو اسلام خان کا خطاب عطا ہوا اور سرہند اس کی تنخواہ میں دیدیا گیا۔ سلطان شہ لودی کے بھتیجے کا فرزند مسمی بہلول غربت کی حالت میں سرہند پہونچا۔ سلطان شہ نے اس پر نوازش کی اور اپنا فرزند بنایا بہلول ملتان میں پیدا ہوا جس ماہ میں کہ یہ پیدا ہونے والا تھا مکان کا ایک شہتیر اس کی ماں پر گرا اور عورت کا کام تمام ہو گیا۔ مردہ ماں کا پیٹ چاک کر کے بہلول نکالا گیا اور زمانے نے اس کا ساتھ دیا۔ بہلول نے اگرچہ اپنے گوشہ نشین آقا کو اس کی حالت پر چھوڑ دیا لیکن شرم و حیا کو بالائے طاق رکھ کر بزرگوں کی مسند حکومت پر قدم رکھا۔ اس شخص میں حکمرانی کی فی الجملہ اہلیت تھی اور صاحب فہم و فراست و قدردان تھا۔ بہلول نے اسّی برس کے سن میں بیماری سے وفات پائی۔ کہتے ہیں کہ حکمرانی سے قبل ایک ولی روشن ضمیر نے بہلول پر توجہ کی ان بزرگ نے بہلول کو دیکھا اور اس وقت اس کے پاس ایک قلیل رقم موجود تھی۔ درویش نے فرمایا کہ کون شخص دہلی کی سلطنت کو اس قدر رقم کے عوض خریدنے پر آمادہ ہے۔ بہلول کے ہمراہی درویش پر طعنہ زن ہو کر اس کی اس تقریر پر ہنسے لیکن بہلول نے نہایت خوشی کے ساتھ اپنی رقم فقیر صاحب کے حوالہ کر کے ان کی خدمت گزاری کی اور آخر کار فقیر کی دعا کے مطابق اپنے مقصد میں کامیاب ہوا۔ بہلول نے سلاطین شرقیہ سے متعدد معرکہ آرائیاں کیں یہاں تک کہ شرقیوں کی حکومت کا خاتمہ ہوا اور جونپور پر بہلول کا قبضہ ہو گیا کہ بہلول گوالیار کی مہم سے فارغ ہو کر دہلی واپس آرہا تھا کہ بیمار ہوا اور قصبہ سکینۃ کے قریب فوت ہوا۔ بہلول کے بعد اس کا فرزند نظام خاں امرا کی تائید سے اپنے باپ کا جانشین ہو کر سلطان سکندر کے خطاب سے حکمراں ہوا سکندر شاہ نے فہم و فراست و نیز ماتحتوں کی قدر افزائی کے ساتھ حکومت کی اور آگرہ کو پایۂ تخت بنایا ۹۱۱ھ ہجری میں عظیم الشان زلزلہ آیا جس نے بے شمار عالی شان عمارات کو زمین کے برابر کر دیا۔ سکندر خوبصورت

وحیہ ہونے کے علاوہ نیک سیرت و پسندیدہ خصائل فرمانروا تھا جس نے عدل و انصاف وجود وسخا کے ساتھ حکومت کی سکندر شاہ کا پیمانہ عمر لبریز ہوا اور اس کا فرزند سلطان ابراہیم دہلی کا فرمانروا قرار پایا۔ ابراہیم لودی نے سرحد جونپور تک اپنا قبضہ کیا۔ سکندر شاہ کا دوسرا فرزند جونپور کا حاکم مقرر کیا گیا۔ ہر دو برادر ایک دوسرے کے مقابلہ میں صف آرا ہوئے اور جلال خاں آوارہ وطن ہوکر حاکم گوالیار کے دامن میں پناہ گزین ہوا لیکن ناقدری کی وجہ سے گوالیار سے سلطان محمود کے دربار میں مالوہ پہونچا جلال خاں مالوہ میں اپنے مقاصد میں ناکام رہ کر گوندوانہ روانہ ہوا۔ شاہی بہی خواہوں کے ایک گروہ نے جلال خاں کو گرفتار کرکے قیدی کو ابراہیم لودی کی بارگاہ میں حاضر کیا جہاں اس کا کام تمام کر دیا گیا۔ سلطان ابراہیم لودی کے عہد حکومت میں بے شمار امرا نے خودسری اختیار کی چنانچہ دریا خاں لوہانی حاکم بہار اور اس کے فرزند بہادر خاں نے اپنے نام کا خطبہ وسکہ جاری کیا۔ دولت خاں لودی کابل میں حضرت فردوس مکانی کے دربار میں پناہ گزین ہوا۔ لودی امیر نے بابر بادشاہ کو ہندوستان فتح کرنے پر آمادہ کیا اور ہر شخص اپنے مقاصد میں کامیاب ہوا۔

صوبۂ لاہور

یہ صوبہ اقلیم سویم میں واقع ہے اور دریائے ستلج سے لیکر دریائے سندھ تک اس کا طول ایک سو اسی کوس ہے اور بھمبر سے لیکر چوکنڈی تک اس کا عرض چھیاسی کوس ہے اس صوبہ کے پورب میں سرہند اور شمال میں کشمیر واقع ہے۔ جنوب میں بیکانیر اور اجمیر اور پچھم کی سمت ملتان آباد ہے۔ صوبۂ لاہور میں چھ بہت بڑے دریا ہیں جن کا سرچشمہ شمالی کوہستان ہے۔ ان دریاؤں کے نام حسب ذیل ہیں۔

ستلج اسے قدیم زمانے میں شتدر کہتے تھے اس دریا کا سرچشمہ کوہ کا ہلور ہے اور روپڑ۔ ماچھیواڑہ اور لودھیانہ کے شہر اس کے کنارے آباد ہیں یہ دریا بوپور سے بہتا ہوا دریائے بیاس سے جاملا ہے۔

بیاہ ۔ اس کا پرانا نام بیاشا ہے ۔ اس کے سرچشمہ کو بیاہ کند کہتے ہیں ۔ کوہ کلو سے نکلا ہے سلطان پور اسی دریا کے کنارہ آباد ہے ۔

راوی ۔ اس دریا کو قدیم زمانے میں ایراوتی کہتے تھے ۔ اس دریا کا سرچشمہ کوہ بہدرال ہے اور دارالملک لاہور اسی کے کنارے آباد ہے ۔

چناب ۔ اس دریا کا پرانا نام چندر بھاگا ہے ۔ کوہ کہٹوار کے دامن سے دو سرچشمے پھوٹے ہیں اس میں سے ایک کا نام چندر ہے اور دوسرے کو بھاگا کہتے ہیں کہٹواڑ کے قریب آکر دونوں چشمے مل گئے ہیں اور وہاں سے ایک دریا بن گیا ہے جو چندر بھاگا کے نام سے مشہور تھا ۔ یہ دریا بہلول پور ۔ سودہرہ اور ہزارہ کو سیراب کرتا ہے ۔

بہت ۔ اس دریا کو پیشتر بدستا کہتے تھے ۔ اس دریا کا سرچشمہ ایک جھیل کی شکل کا ہے جو کشمیر کے صوبہ ویر میں واقع ہے اور آگے بڑھ کر کشمیر کے دارالملک سری نگر سے بہتا ہوا ہندوستان تک چلا آیا ہے ۔ شہر بہیرہ اس دریا کے کنارے واقع ہے ۔

سندھ ۔ بعض مورخ اس دریا کا سرچشمہ ایک ایسے مقام کو بتاتے ہیں جو کشمیر اور کاشغر کے درمیان واقع ہے اور بعض کا خیال ہے کہ یہ ایک ایسی جگہ سے پھوٹا ہے جو ملک خطا کے حدود میں داخل ہے یہ دریا حدود سواد اٹک بنارس اور چوپارہ سے گزرتا ہوا بلوچستان میں بہتا ہے ۔

جہاں پناہ نے دریائے ستلج اور دریائے بیاس کے درمیانی حصہ کا بیت جالندھر نام رکھا ہے اور دریائے بیاس اور راوی کے دوآبہ کو باری کے نام سے موسوم کیا ہے ۔ اسی طرح بادشاہ کے حکم سے راوی و چناب کا دوآبہ رچنا ۔ چناب اور بہت کا درمیانی علاقہ جہٹ اور میان سندھ اور بہت کا علاقہ سندھ ساگر کہلاتا ہے ۔

ستلج سے بیاس تک کا علاقہ پچاس کوس ہے ۔ بیاس سے راوی تک سترہ کوس کا فاصلہ ہے ۔ راوی سے چناب تک بیس کوس کا پھیلاؤ ہے ۔ راوی سے بہت تک بیس کوس اور راوی سے سندھ تک اڑسٹھ کوس کا فاصلہ ہے ۔

یہ صوبہ بیحد آباد اور اس کی آب و ہوا بہت اچھی ہے اس کی زمین کھیتی باڑی

کے لئے بے نظیر ہے اس صوبہ کی زراعت کا مدار زیادہ تر کنوؤں کے پانی پر ہے۔
صوبہ لاہور میں اگرچہ ایران اور توارن کی سی ٹھنڈ نہیں پڑتی لیکن پھر بھی ہندوستان کے بقیہ حصوں سے جاڑا زیادہ ہوتا ہے۔ جہاں پناہ کی توجہ سے اس صوبہ میں ایران توران اور ہندوستان کی بہترین پیداوار موجود ہیں۔ اس صوبہ میں خربزہ کی فصل سدا بہار ہے اس میوہ کی ابتدا موسم بہار کے آخری دو مہینوں سے ہوتی ہے اور پھر گرمی کے ابتدائی دو مہینوں تک بازار سرد نہیں ہوتا۔ جب یہ پھل صوبہ میں کم دستیاب ہوتا ہے تو کشمیر سے آکر لاہور کے بازاروں میں بکتا ہے اور آخر زمانے میں کابل بدخشاں اور توران سے اس کی درآمد ہوتی ہے اس صوبہ کے باشندے شمالی کوہستان سے برف لاکر تمام سال اس سے فائدہ اٹھاتے اور محظوظ ہیں۔
یہاں کا گھوڑا عراقی گھوڑوں کی مانند ہے اور اس میں شبہ نہیں کہ جوان ہوکر بہت اچھا جانور نکلتا ہے۔
صوبے کے بعض حصوں میں یہاں کے باشندے ریگ کو دھوتے ہیں اور اس طرح سونا چاندی۔ تانبہ۔ رُوہی۔ جست۔ چانول اور شیشہ حاصل کرتے ہیں۔
لاہور۔ علاقہ باری کے دوآبہ کا بہت بڑا شہر ہے۔ شہر کی وسعت اور آبادی کی کثرت کے لحاظ سے اسے بے نظیر کہہ سکتے ہیں۔ قدیم زیچات میں اس شہر کو لہاور کے نام سے یاد کرتے ہیں اس کا طول البلد ایک سو نو درجے بائیس دقیقے اور عرض البلد اکتیس درجے پچاس دقیقے ہے جہاں پناہ کے عہد معدلت میں لاہور میں پختہ قلعے اور فصیل تعمیر کئے گئے ہیں چونکہ چند مرتبہ یہ شہر ہندوستان کا پائے تخت بھی رہا ہے اس لئے یہاں بے شمار بلند و عمدہ محل و مکانات و دلکشا باغات پائے جاتے ہیں۔
اس شہر میں ہر قسم کے باشندے آباد ہیں اور طرح طرح کی ہنرمندی دکھاتے ہیں غرضکہ آبادی و وسعت کے لحاظ سے اس شہر کی خوبیوں کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔
نگر کوٹ۔ پہاڑ پر آباد ہے اس کے قلعہ کا نام کانگڑہ ہے۔ یہ ایک بلند پہاڑ کی چوٹی پر آباد ہے۔ شہر کے نزدیک مہامائی کی زیارت گاہ ہے۔ ہندو اس دیوی کو اوتار سمجھتے ہیں پوجاری دور دور سے جاترا کے لئے آتے ہیں اور اپنے عقیدے کے موافق اپنے دل کی مرادیں حاصل کرتے ہیں۔ حاجت مند اس مندر پر

آکر اپنی زبانیں کاٹ ڈالتے ہیں اور اس جرأت کو حاجت روائی کا بہت بڑا وسیلہ سمجھتے ہیں لیکن تعجب یہ ہے کہ بعضوں کے منھ میں چند ساعت اور بعضوں کے دھن میں دو روز کے بعد ہی نئی زبان پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ یہ صحیح ہے کہ قدیم حکماء زبان کو ایک ایسا عضو مانتے ہیں جس میں بریدہ ہو جانے کے بعد پھر بالید گی نمودار ہوسکتی ہے لیکن پھر بھی اس قدر جلد زبان کا دوبارہ منھ میں پیدا ہو جانا بے حد تعجب انگیز امر ہے۔ ہندوؤں کے فسانہ میں اس عورت کو مہادیو کی محبوبہ بتایا گیا ہے اور اسی مناسبت کا لحاظ رکھتے ہوئے اس فرقے کے علماء مہادیو کی اس معشوقہ کی قدرت کا اس کے نام سے اظہار کرتے ہیں۔ ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ مہا مائی نے کوئی ناگوار منظر دیکھا اور اسی غم و غصہ میں اپنی جان دیدی۔ مہا مائی کے جسم کے ٹکڑے ہندوستان کے چار مختلف مقامات پر پیوند زمین ہوئے۔ سر اور بعض عضو کشمیر کے شمالی پہاڑ میں کامراج کی طرف جاگرے اس مقام کو ہندو ساردھا کہتے ہیں۔ اسی طرح جسم کے بعض حصے دکن کی طرف بیجاپور میں اور پورب کی جانب (کامروپ) میں زمین پر اترے دکن کی زیارت گاہ تلجا بھوانی اور پورب کا مقام کام چھا (کامان چھا) کہلاتے ہیں۔ جسم کے جو ٹکڑے خود اپنی جگہ پر رہ گئے وہ مقام جالندھری کے نام سے مشہور ہے ہندو اسی جگہ کو مہا مائی کی زیارت گاہ کا صدر مقام جانتے ہیں۔ اسی مندر کے قریب چند مقامات پر مشعل کے سے شعلے زمین سے بلند ہوتے ہیں اور بعض جگہ یہ روشنی چربی کی بتی کی شکل میں نمودار ہوتی ہے زائرین دور دراز مقامات سے جاترا کے لئے آتے ہیں اور مختلف قسم کے اناج اس شعلہ کے نذر کرتے ہیں اور اس غلہ سوز عبادت سے دیوی سے عنایت اور مہربانی کی اُمید رکھتے ہیں۔ مدفن کے اوپر ایک بہت بڑا گنبد بنایا گیا ہے جہاں ہر سال بہت بڑا میلہ ہوتا ہے۔ اسی مقام سے قریب گندھک کی ایک کان ہے جس کا مندر کے قریب نمودار ہوتا مہا مائی کی ایک کرامت سمجھا جاتا ہے۔

سندیہ ساگر کے درمیان یعنی شمس آباد کے قریب بالناتھ جوگی کی زیارت گاہ ہے اس مندر کو ٹلہ بالنات کہتے ہیں۔ ہندو فرقہ کے فقیر اور خصوصاً جوگی بالناتھ کو بعید برگزیدہ خیال کرتے اور اس کی زیارت کے لئے دور دراز ممالک سے آتے ہیں۔ اس نواح میں نمک سنگ بھی پیدا ہوتا ہے۔ یہ علاقہ بیس کوس تک پھیلا ہوا ہے۔ کچھ لوگ تو

پتھر سے نمک کو کاٹکر علٰحدہ کرتے ہیں اور بعضے نمک کو اٹھاکر کنارے لے آتے ہیں ۔ جس مقدار میں کہ نمک حاصل ہوتا ہے اس میں سے تین حصے نمک کھودنے والے کا حق سمجھا جاتا ہے اور ایک حصہ پتھر سے نمک جدا کرنے والوں کو دیا جاتا ہے ۔ سوداگر نیم دام سے لیکر دو دام فی من خریدتے اور دور دراز شہروں کو لے جاتے ہیں ۔ زمیندار ہر مزدور سے دس دام اپنا حق لے لیتا ہے ۔ سوداگر ہر ستر ہ من کے عوض ایک روپیہ دیوانی میں داخل کرتا ہے بے شمار ہنرمند اس نمک کے طباق و سرپوش رکابی و چراغ دان تیار کرتے ہیں ۔

اس صوبہ میں پانچ دوآبے اور چونتیس پر گنے ہیں ۔ اس کی پیمایش ایک کروڑ اکسٹھ لاکھ پچپن ہزار چھ سو تینتالیس بیگے تین بسوے ہے اور اس کی جمع پچپن کروڑ چورانوے لاکھ اٹھاون ہزار چار سو بیس دام سمجھی جاتی ہے اس رقم میں اٹھانوے لاکھ پینسٹھ ہزار پانچ سو چورانوے دام سیورغال کے مخصوص ہیں ۔ چون ہزار چار سو اسی سوار اور چار لاکھ چھبیس ہزار چھیاسی پیادے مقامی فوج میں داخل ہیں ۔

سرکار دوآبہ بھت جالندھر

نمبر شمار	اسمائے محال	بیگہ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱	اسلیم آباد	۲۶۳۵ ۱۷ بسوہ	۴۵۸۱۲۲	۰	۱۵	۲۰۰	افغان
۲	پٹی دنیات	۵۶۸۶۶	۳۶۰۱۶۷۸	۸۰۶۰۷	۳۰	۴۰۰	نارو (مازو)
۳	بھونگا	۵۱۰۸۹ ۱۳ بسوہ	۲۷۶۰۵۳۰	۱۰۳۳۲	۲۰	۲۰۰	نارو (بارو)
۴	بجواڑہ	۱۲۳۶۳	۲۳۳۵۸۱۳	۶۸۹	۳۰	۲۰۰	کھوری
۵	بہلون (اس میں سنگی قلعہ بھی ہے)	۳۲۷۶۱	۱۳۰۵۰۰۶	۰	۷۰	۱۰۰۰	دہادہوال (دروال)
۶	بروہ	۱۳۶۱۱	۶۶۸۰۰۰	۰	۰	۰	۰
۷	پالکواہ (پالکواڑہ)	۴۵۳۲	۲۰۰۰۰۰	۰	۰	۰	۰
۸	بچھرنیتو	۴۲۱۵	۱۶۰۰۰۰	۰	۰	۰	۰

نمبر شمار	اسمائے محال	بیگہ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۹	بسائی وکھنٹہ (۲ محل)	۱۱۴۰۵	۵۶۶۳۶۶	۰	۰	۰	۰
۱۰	تلون	۲۰۱۴۵۰	۶۷۸۰۳۳۷	۸۰۴۳۸۹	۷۰	۷۰۰	مین
۱۱	تاناپور (سنگی قلعہ بھی ہے)	۳۴۵۰۸	۱۷۰۳۸۸	۰	۰	۰	۰
۱۲	جالندھر (پختہ قلعہ بھی ہے)	۴۷۴۳۰۸	۱۴۷۵۱۶۲۶	۷۷۳۱۶۷	۱۰۰	۱۰۰۰	افغان (لودی لوہانی۔ رانگھر)
۱۳	چوراسی	۹۶۳۳۰	۵۴۶۳۹۱۳	۲۵۵۵۱۶	۵۰	۱۰۰۰	افغان
۱۴	جیورا	۴۸۱۲۴	۲۴۷۴۸۵۴	۲۳۵۲۷	۵۰	۳۰۰	سبھٹی
۱۵	جسون بالاکوئی (قلعہ سنگی بھی ہے)	۱۵۰۵۴	۶۰۰۰۰۰	۰	۵۰۰	۳۰۰۰	جسوال (بیجانیہ)
۱۶	چینور	۰	۳۱۳۰۰۰	۰	۱۰۰	۲۰۰۰	سوم منبی
۱۷	حاجی پور ساریانہ	۵۹۲۵۵	۲۶۹۳۸۷۴	۰	۰	۰	۰
۱۸	داورک	۴۹۷۲۰۲۔۱۱	۹۷۰۷۹۹۳	۹۲۱۵۳	۱۵۰	۴۰۰۰	کہوری واہہ
۱۹	دیسوہہ (پختہ قلعہ بھی ہے)	۱۵۷۹۶۲	۴۴۷۴۹۵۰	۶۷۲۴۹	۰	۰	کھوکھر
۲۰	ڈڈیال (سنگی قلعہ بھی ہے۔)	۳۴۱۵۰	۱۶۵۰۰۰۰	۰	۳۰۰	۴۰۰	سسہ وال
۲۱	ڈاڈہ (سنگی قلعہ بھی ہے)	۳۰۲۱۸	۱۲۰۰۰۰۰	۰	۰	۰	۰
۲۲	دریپہ	۲۶۴۴۴	۹۰۰۰۰۰	۰	۰	۰	۰
۲۳	وروہی	۱۵۰۵۴	۶۰۰۰۰۰	۰	۱۰۰	۱۰۰۰۰	سوم منبی
۲۴	دون ناگور	۱۱۴۹۰	۴۵۵۸۷۰	۰	۰	۰	۰
۲۵	دہنکلی	۱۸۸۰	۷۳۰۰۰	۰	۰	۰	۰

نمبر شمار	اسمائے محال	بیگہ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۲۶	رحیم آباد	۸۷۵۰	۲۴۸۰۶۳۹	۱۳۶۳۱	۳۰	۲۰۰	کھوری واہہ
۲۷	راجپور بیٹن (سنگی قلعہ بھی ہے)	۰	۱۸۰۰۰۰۰	۰	۰	۰	۰
۲۸	سلطان پور (پختہ قلعہ بھی ہے)	۱۰۱۸۶۵۷	۴۰۲۰۲۳۲	۰	۱۲۰۰	۱۰۰۰	بھٹی
۲۹	سانگر نبوٹ	۵۹۹۵۲	۲۵۳۳۲۲۵	۱۶۴۸۵	۵۰	۵۰۰	کھوری واہہ
۳۰	سکہیٹ منڈوی (یہاں لوہے اور تانبے کی کان ہے)	۴۲۱۵۰۷	۱۶۸۰۰۰۰	۰	۱۰۰	۸۰۰۰	سوم بنسی
۳۱	سوپر			۰	۰	۲۰۰۰	سسنہ والی
۳۲	سورن	۲۱۳۳۳		۰	۰	۰	۰
۳۳	سیبہ (سنگی قلعہ بھی ہے)	۸۱۱۴ ۱۸ بسوہ	۸۰۰۰۰	۰	۲۰۰	۲۰۰۰	سسنہ والی
۳۴	شیخپور	۹۷۱۷۳	۴۷۲۲۶۰۴	۵۲۶۳۹	۱۵۰	۲۰۰۰	بھٹی
۳۵	شیر گڈھ	۳۶۴۰	۱۹۴۲۹۴	۰	۰	۰	۰
۳۶	عیسیٰ پور	۰	۳۴۶۶۶۷	۰	۰	۰	۰
۳۷	کوٹھی	۱۱۶۲۸۶	۵۵۴۶۶۱	۳۰۶۷۰	۳۰	۴۰۰	جاٹ
۳۸	گڈہ ونبالہ	۵۸۰۸۳	۲۶۷۰۰۸۷	۴۵۳۰	۲۰	۲۰۰	جاٹ
۳۹	کوٹھیہ (کوٹلہ)	۴۲۱۵۲	۱۶۸۰۶۰۰	۰	۳۰۰	۴۰۰۰	جسروٹھ
۴۰	کوٹ لہر (سنگی قلعہ بھی ہے)	۳۲۰۳۲ ۱۶ بسوہ	۱۳۱۰۸۴۷	۰	۲۰۰	۳۰۰۰	کوٹ لہریہ
۴۱	کہرک وہار (پختہ قلعہ بھی ہے)	۶۰۲۱ ۱۶ بسوہ	۴۸۰۰۰	۰	۰	۰	۰
۴۲	کھیون کہیرا (پختہ قلعہ بھی ہے)	۶۰۲۱۰۱۶	۲۴۰۰۰۰	۰	۰	۰	جوال

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۴۳	گنگوٹ (سنگی قلعہ بھی ہے)	۶۰۲۱-۱۶	۲۴۰۰۰۰	۰	۰	۰	جسوال
۴۴	کہیرہ	۶۰۲۱-۱۶	۲۴۰۰۰۰	۰	۴۰	۴۰۰۰	سورج بنسی
۴۵	گھواسن	۱۴۷۴۲-۱۴	۵۸۶۹۰۶	۰	۰	۰	۰
۴۶	نوئی دہیری	۱۵۹۵۹-۸	۵۳۶۴۱۴	۱۷۸۱۰	۰	۰	۰
۴۷	لعل سنگی	۵۹۳۷	۲۳۶۸۵۰	۰	۰	۰	۰
۴۸	میانی نوریہ	۶۸۲۲۹	۳۱۰۶۱۵۶۵	۶۱۵۶	۲۰	۴۰۰	کھٹی
۴۹	ہیلسی	۵۴۶۵۴-۱۷	۱۸۲۳۵۵۹	۱۲۱۷	۲۰	۳۰۰۰	رانگر جاٹ
۵۰	محمد پور	۳۸۲۳۱	۱۸۰۲۵۵۸	۱۰۵۵۳	۱۰۰	۱۰۰۰	رانگر مئیں
۵۱	مان سوال	۶۶۶۸	۲۸۶۶۶۷	۰	۰	۰	۰
۵۲	ملوٹ	۶۴۱۲	۴۶۰۳۶۲۰	۰	۰	۰	۰
۵۳	منڈ ہوٹھ	۱۳۲۸۰	۴۲۶۳۶۷	۰	۰	۰	۰
۵۴	نکودر	۷۸۷۳۱	۳۷۱۰۷۹۶	۹۷۵۷	۲۰	۱۰۰۰	مئیں
۵۵	نشکل	۴۸۰۸	۲۶۷۲۷۰	۰	۰	۰	۰
۵۶	نکودہ	۳۲۶۴۲	۱۳۰۰۰۹۱	۰	۵۰۰	۵۰۰۰	جسوال
۵۷	نونگل	۴۶۱۸۰	۲۳۱۵۳۶۸	۰	۳۰	۳۰۰	بلوچ جاٹ
۵۸	نندون	۱۳۳۴۳۹	۵۳۰۰۰۰۰	۰	۱۰۰	۱۵۰۰	بگھ کوٹیہ
۵۹	ہرہانہ مع اکبرآباد (۲ محل)	۶۲۶۸۸۹۷	۶۰۳۲۰۳۲	۴۹۶۵۰	۴۰	۴۰۶	تارو
۶۰	ہادی آباد	۱۷۱۲۷	۵۱۹۴۶۷	۲۰۶۷	۰	۰	۰

سرکار باری دوآبہ اس سرکار کے احکام صفحہ ۲۷۰ میں مذکور ہیں۔

اس سرکار میں ۵۲ محل ہیں اس کی پیمائش ۴۵۰۸۰۰۰۲ بیگھے اٹھارہ بسوہ ہیں۔ اس کی آمدنی ۱۴۲۸۰۸۱۸۳ دام ہے جس میں تشخیصی اور نقدی دونوں قسم کے محاصل داخل ہیں۔ سیورغال ۳۹۲۲۹۲۲ دام مخصوص ہیں اس سرکار میں مختلف ذات کے لوگ آباد ہیں سواروں کی تعداد ۳۱۰۵۵ ہے اور پیادے شمار میں ۱۲۹۳۰۰ ہیں۔

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱	انچھرہ	۰	۵۰۰۰۰	۰	۵۰	۵۰۰	کھوکھر
۲	اندورہ	۲۰۷۸۱	۱۱۹۳۷۳۹	۷۶۲۲	۰	۰	۰
۳	ابھی پور	۰	۱۶۸۰۰۰	۰	۰	۰	۰
۴	اودور	۰	۹۶۰۰	۰	۰	۰	۰
۵	بلدۂ لاہور	۰	۲۹۱۲۶۰۰	۰	۵۰۰۰	۴۰۰۰	۰
۶	پھلواری	۴۷۲۷۰۱۰	۴۵۲۶۹۴	۱۴۳۹۵۵	۲۰	۱۰۰	۰
۷	بھولرا	۱۰۶۴۶۳	۲۴۱۳۲۶۸	۱۳۲۶۸	۲۰	۱۰۰	سدہال ہیلر
۸	پنچگرابی	۶۵۵۵۷	۱۴۶۱۶۳۰	۷۳۱۷۷	۱۵	۱۰۰۰	کھوکھر
۹	بھربی	۱۷۹۶۷	۴۰۶۰۵۰۷	۲۰۹۷۸۹	۰	۰	۰
۱۰	بھیلوال	۶۲۸۷۵	۳۱۸۱۶۹۹	۲۲۵۴۰۸	۲۰	۴۰۰	جاٹ
۱۱	پٹی ہیبت پور	۱۵۷۶۶۲۳	۲۸۳۹۵۳۸۰	۲۸۴۶۴۷	۷۰۰	۱۰۰۰۰	جاٹ
۱۲	بٹالہ	۵۱۵۴۷۰	۱۶۸۳۰۹۹۸	۲۵۶۸۵۳	۲۰۰	۵۰۰۰	سبھٹی جاٹ
۱۳	پٹھان (اس میں پختہ قلعہ بھی ہے۔)	۱۹۹۸۷۲	۷۲۹۷۰۱۵	۹۷۰۱۵	۲۵۰	۲۰۰۰	برہمن
۱۴	پنیال	۶۵۷۸۹	۴۲۶۶۰۰۰	۲۷۶۰۹۱	۱۵۰	۴۰۰	جاٹ کھنتیان
۱۵	بیاہ	۶۰۵۲۳	۳۸۲۲۴۵۵	۸۰۷۶	۲۰۰	۲۰۰۰	سبھٹی

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱۶	بہادرپور	۱۱۴۸۹	۴۴۷۷۵۰	.	.	.	.
۱۷	تلواره	۶۳۳۴	۵۱۴۶۶۶	۱۰۳۶۴	۲۰	۲۰۰	بقال
۱۸	تہندوٹ	۲۵۲۲۲	۶۱۰۰۶۴	۳۲۲۴	۲۰	۵۰۰	افغان
۱۹	جیندراؤ (جیندران)	۷۱۹۴-۱۰	۲۶۳۵۶۸	.	.	.	.
۲۰	چارباغ برہی	۲۱۳	۵۸۵۰۲	.	.	.	.
۲۱	جماری (چماری)	۲۵۰۶۱	۸۸۱۳۱۴۰	۳۰۹۰۹۰	۴۰۰	۴۰۰۰	کھوکھر
۲۲	جلال آباد	۱۵۲۰۵۸	۵۱۶۳۱۱۹	۲۰۴۵۶	۳۰۰	۴۰۰	افغان جٹ بھٹی
۲۳	جھمٹ و انبالہ (۲ محل)	.	۲۳۰۰۰۰۰	.	۵۰	۵۰۰	راجپوت سوم بنسی۔
۲۴	جھنگر	.	۴۵۶۰۰	.	.	.	.
۲۵	خان پور	.	۲۸۰۰۳۸	.	۳۰	۶۰۰	کھوکھر
۲۶	داہیا والہ	۱۲۱۴۹۵	۶۲۸۲۱۳۹	۵۷۶۷۴	۱۰۰	۳۰۰۰	جاٹ
۲۷	دہمیری (نورپور)	.	۱۶۰۰۰۰۰	.	۶۰	۱۳۰۰	.
۲۸	دروہ	.	۲۴۰۰۰۰	.	۵۰	۵۰۰	راجپوت سوم بنسی
۲۹	دروہ دیگر	.	۲۴۰۰۰۰	.	.	.	.
۳۰	سنکھا اروِل	۱۰۸۷۴	۵۴۴۱۴۵	۱۹۴۱۳	۱۰	۱۰۰	اروِل
۳۱	سندہوان	۲۶۳۴۰۲	۵۸۵۴۶۴۹	۱۲۷۰۰	۲۰۰	۴۰۰	جٹ سندہو
۳۲	سوادشہر	۱۱۴۰۱	۶۷۴۰۵۳	۲۰۲۳۰۰	.	.	.
۳۳	شاہ پور	۴۲۳۵۹	۲۳۸۲۲۳۵	۱۲۶۷۲۰	.	.	.
۳۴	شیرپور	.	۴۸۰۰۰۰	.	.	.	.
۳۵	غربت روان (غریب روان)	۷۳۹۱-۱۳	۴۱۱۹۸۵	۶۳۱۰۳	۲۰	۱۰۰	جٹ سندہو

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۳۶	قصور	۲۵۹۴۵۶	۳۹۱۵۵۰۶	۲۳/۲۴	۳۰۰	۴۰۰۰	بھٹی
۳۷	کلانور	۲۸۶۰۵۲	۸۳۲۹۱۱۱	۴۴۷۶۳۹	۱۵۰	۱۵۰۰	جٹ بقال
۳۸	کانودا ہن	۶۳۶۰۸	۳۵۱۱۴۹۹	۱۲۷۶۶۵	۵۰	۵۰۰	کھوکھر کبہاس
۳۹	کھوکھووال	۷۵۱۹۴	۳۴۷۵۵۱۰	۳۵۱۰	۲۰	۵۰۰	جٹ
۴۰	گوالیار	۶۶۲۳۹	۲۶۴۳۰۰	۳۰۰۰	۱۰۰	۳۰۰۰	راجپوت
۴۱	کانگڑہ (اس میں سنگی قلعہ بھی ہے)	۰	۲۴۰۰۰۰۰	۰	۲۴۰۰	۲۹۰۰۰	سوم بنسی
۴۲	کوٹلہ	۰	۱۸۲۵۱۸	-	-	۰	۰
۴۳	کرکراون	۰	۱۶۰۰۰	۰	۰	۰	۰
۴۴	ملک شاہ	۲۸۶۸۴۹	۱۴۷۵۵۶۲	۵۲۲۸۳	۱۰	۱۰۰	بھنڈال
۴۵	مودنہ	۰	۲۴۰۰۰۰۰	۰	۳۰۰	۰	راجپوت
۴۶	مہرور	-	۲۴۰۰۰	۰	-	-	-
۴۷	ہشیار کرنالہ	۲۲۲۲۵	۴۸۹۳۷۲	۰	۲۰	۴۰۰	جٹ
۴۸	بالم (یہ چاروں محال فی الحال خراب حالت میں ہیں۔)	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۴۹	بٹیار	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۵۰	بھٹی	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۵۱	جرجیہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰

سرکار دوآبہ رچناؤ

اس سرکار میں ۵۷ محل ہیں اس کی پیمائش ۴۲۵۳۱۴۸ بیگے ۳ بسوے ہے اس کی آمدنی ۱۷۲۰۴۷۶۹۱ دام ہے سیورغال کے ۲۶۸۴۱۳۴ دام مخصوص ہیں مختلف قوم کے لوگ یہاں آباد ہیں ۶۷۹۴ سوار اور ۹۹۶۵۲ پیادے یہاں کی مقامی فوج کی تعداد ہے نقشہ مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱	امرا کی بھٹی	۷۰۷۵۲۷۸	۱۹۴۲۶۰۶	۸۶۷۳	۵۰	۱۰۰۰	بھٹی
۲	اراضی باغ رائے بوچھ	۲۶۸۳	۵۲۸۳۷	۰	۰	۰	۰
۳	امنا باد (اس میں پختہ قلعہ بھی ہے)	۵۱۵۶۷۵ ۴ بسوہ	۲۴۸۵۳۰۰۶	۴۹۸۴۸۰	۵۰۰	۵۰۰۰	کھوکھر و چیمہ وغیرہ
۴	بینگر	۳۱۷۴۱	۱۱۸۱۳۶۶	۲۷۸۷۹	۵۰	۵۰۰	جٹ
۵	پرسرور	۵۰۹۸۵۸ ۴ بسوہ	۲۷۹۷۸۸ ۸۳	۴۸۶۵۵۱	۳۰۰	۴۰۰۰	جٹ. باجوہ تیلہ
۶	بدو بھنڈال	۲۳۷۵۲ ۱۸ بسوہ	۱۶۱۱۸۸۲	۴۶۹۷۶	۰	۰	۰
۷	پٹی ظفروال (اس میں قلعہ بھی ہے)	۶۱۰۸۱۴۸۷	۳۶۹۷۲۳۸	۱۵۰۸۵۶	۵۰	۲۰۰۰	جٹ بھولرون
۸	پٹی ترملی	۲۹۰۵۶	۵۲۸۹۵۳	۰	۲۰	۴۰۰	کولرا
۹	بھلوٹ	۲۰۳۱۲-۱۰	۸۱۸۱۸۲	۰	۱۰۰	۲۰۰۰	منہاس
۱۰	بھدران پہاڑ کے اوپر واقع ہے۔	۰	۲۴۰۰۰۰	۰	۵۰	۴۰۰۰	منہاس
۱۱	بلاورہ	۶۰۲۱-۶	۲۴۰۰۰۰	۰	۵۰	۳۰۰۰	بالوریہ
۱۲	بھوئیال	۲۴۰۷-۱۸	۹۶۰۰۰	۰	۳۰	۱۰۰۰	بھوئیالہ
۱۳	بن	۱۳۴۶-۱۹	۴۸۰۰۰	۰	۱۰۰	۴۰۰۰	منہاس
۱۴	تارل	۳۸۶۶۹-۸	۲۱۴۴۹۴۵	۸۴۰۰	۱۵۰	۲۰۰۰	جٹ تارل
۱۵	تلونڈی	۹۵۶۹۸-۱۷	۱۵۷۸۲۰۷	۳۷۹۲	۳۰	۳۰۰	جٹ
۱۶	چیمہ چٹھہ	۹۵۶-۸	۵۸۷۸۶۹۱	۲۶۴۳۹	۱۰۰	۱۰۰۰	چیمہ چٹھہ
۱۷	چندن ورک	۸۱۴۲۶-۶	۴۱۲۸۳۳۱	۳۰۵۷۱	۵۰	۱۵۰	جٹ ورک
۱۸	چھوٹا ڈہیر	۲۲۸۵۸-۵	۱۳۹۱۶۹۲	۰	۰	۰	۰
۱۹	جیوڈھڈی	۱۲۴۷۴	۸۱۵۵۸۷	۰	۰	۰	
۲۰	چنیوٹ (اس میں پختہ قلعہ بھی ہے)	۱۵۴۱۵۴	۲۸۰۶۳۶۹	۳۱۱۳۵	۵۰۰	۵۰۰۰	جٹ

نمبر	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۲۱	جموں قلعہ کے دامن میں آباد ہے اور پہاڑ پر۔ اس میں ایک قلعہ بھی ہے	۱۹۳۲۹-۱۱-۲	۳۹۵۶۰۰۰	۰	۱۰۰۰	۲۰۰۰۰	منہاس
۲۲	جبرویا۔ جبروتا	۱۵۰۴۳۰	۱۱۵۰۰۰۰	۰	۰	۰	منہاس
۲۳	چری چپیا (چوری چمپا)	۶۰۳۱-۶	۲۴۰۰۰۰	۰	۱۰۰	۱۰۰۰	گوالیری
۲۴	حافظ آباد	۱۶۹۴۹۹	۳۵۴۰۰۰	۴۸۰۰۰	۱۵۰	۱۵۰	جٹ بلہن (بلہرا)
۲۵	اراضی خان پور	۴۰۲	۲۷۰۲۸	۰	۰	۰	۰
۲۶	دولت پور	۴۷۷۹-۱۰	۱۱۵۰۵۰	۲۳۷۰۸۲	۰	۰	۰
۲۷	داود بھنڈال پرہی	۲۳۱۴۲	۱۷۴۵۰۸۹	۲۳۷۰۸۲	۰	۰	۰
۲۸	دولت آباد	۱۴۳۶۸	۲۴۱۷۴۰	۰	۱۰	۱۰۰	جٹ سلہ
۲۹	روپ نگر	۶۷۰۵	۴۱۰۵۱۳	۰	۰	۰	۰
۳۰	دیٹھا	۵۸۸۵-۸	۲۷۵۵۰۰	۵۴۶۱	۰	۰	برہمن و باغبان
۳۱	رچپا	۱۳۰۲۰۷	۸۶۸۰۷۴۳	۴۴۲۰۸۲	۷۰۰	۷۰۰۰	۰
۳۲	ساہوٹی	۱۵۲۳۹۱	۵۵۷۴۷۶۴	۱۸۳۵۳	۴۰	۱۲۰۰	۰
۳۳	سیدھ پور	۱۰۸۹۲۳	۳۱۲۷۲۱۲	۷۶۹۷۲	۱۰۰	۲۰۰۰	جٹ مرالی
۳۴	سیالکوٹ اس میں پختہ قلعہ ہے اور پہاڑ کی بلندی پر واقع ہے شہر ایک نہر کے کنارہ آباد ہے۔	۱۰۲۰۴۵۷	۲۲۰۹۰۷۹۲	۱۸۴۳۰۵	۵۰۰	۷۰۰۰	جٹ گہمن ۔ چیمہ
۳۵	سہجراؤ	۵۶۲۷-۷	۳۶۲۳۲۶	۴۸۰۳	۱۰۰	۱۰۰۰	چیمہ
۳۶	سودہرہ۔ دریائے چناب کے کنارہ واقع ہے ایک بلند اور پختہ منارہ بھی ہے	۱۲۱۷۲۱-۱۷	۷۰۹۶۷۱۰	۹۹۷۳۱	۱۰۰	۱۰۰۰	چیمہ

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۳۷	شانزدہ ہنجراؤ	۶۳۱۴۰	۱۵۳۶۳۸۰	۰	۵۰	۱۰۰۰	جٹ ہنجراؤ
۳۸	شور	۱۰۷۳۴۷	۲۲۷۸۷۴۰	۵۰۶۱	۱۰۰۰	۵۰۰۰	جٹ لنگاہ سناول (سہاول)
۳۹	نتو بھنڈال برہی	۷۸۲۶-۷	۶۱۳۹۱۷	۵۸۴۲	۰	۰	۰
۴۰	فضل آباد	۲۱۱۵-۷	۱۳۶۵۲۸	۰	۰	۰	۰
۴۱	گوبندوال	۵۵۰۶۹	۱۲۵۳۹۵۷	۱۹۴۶۲۲	۵۰	۳۰۰	اورک جٹ
۴۲	کاٹھولا (کاٹھروا)	۱۲۶۵۹۸-۱۲	۵۸۸۸۲۵۴	۰	۲۰	۱۰۰۰۰	کاموال (کہوال)
۴۳	گوجران برہی	۲۶۳۱-۱۴	۶۷۰۹۳۶	۱۱۷۸۷	۰	۰	۰
۴۴	کالا پند	۲۸۰۱-۱۹	۲۰۳۹۶۴	۲۱۷۰۲	۰	۰	۰
۴۵	کارنری عرف سانیا	۲۷۶۶۵-۴	۱۵۰۰۰۰	۰	۱۰۰	۳۰۰	۰
۴۶	کہرلی ترلی	۰	۷۶۸۰۰۰	۰	۰	۰	۰
۴۷	لکھنور	۱۷۱۶۹-۱	۶۸۱۸۱۸	۰	۰	۰	۰
۴۸	منگٹوالہ	۱۳۱۵۸۳	۳۸۱۹۶۶۰	۵۷۷۸۸	۵۰	۳۰۰	جٹ
۴۹	محمد باری ڈوکرائی۔	۱۶۵۶۱-۲۷	۱۱۲۷۹۰۳	۳۳۶۷	۰	۰	جٹ
۵۰	مہرور	۱۰۲۵۸۶-۴	۳۰۰۵۶۰۲	۶۶۰۲	۵	۵۰۰	برہمن
۵۱	ہینگری	۶۲۲۹۳	۱۴۷۵۲۲۵	۵۷۴۸	۲۰	۱۰۰۰	سلہریا گوجر
۵۲	مانکوٹ مع چہار قصبہ و چہار قلعہ	۱۳۱۲۷	۵۸۱۱۹	۰	۳۰	۱۲۰۰	منہاس
۵۳	ون	۱۴۰۲۳۴	۳۷۱۵۵۳	۲۰۲۰۸	۵۰	۱۰۰۰	جارک سلہر
۵۴	ہمینگر	۱۳۱۰۶۳	۸۳۹۱۰۸۷	۵۹۵۴۱	۳۰	۱۰۰۰	جٹ
۵۵	ہنتیال	۶۲۰۱-۶	۲۴۰۰۰۰	۰	۳۰	۲۰۰	ہتھیالہ
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

سرکار دوآبہ چینٹ

اس سرکار میں ۱۲ محل ہیں اس کی پیمائش ۲۶۳۳۲۱۰ بیگھے یا پنج بسوے ہے اور اس کی آمدنی ۶۴۵۰۲۳۹۴ دام ہے جن میں ۵۱۱۰۷۰ دام سیورغال کے لئے مخصوص ہیں۔ اس صوبہ میں مختلف اقوام کے لوگ آباد ہیں۔ ۳،۳۰ سوار اور ۴۴۳۰۲ پیادے یہاں کی مقامی فوج ہے۔

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱	اندر ہل	۳۱۰۷۰	۴۸۵۴۱۸	۰	۰	۰	کھکھر
۲	اکھندورانیاران	۹۵۶۶	۳۹۲۰۰۰	۰	۳۰۰	۳۰۰۰	منہاس
۳	بہیرہ دریائے بہنیر کے کنارہ واقع ہے۔	۹۱۲۱۰۷-۱۷	۱۹۹۱۰۰۰۰	۵۳۵۶۰	۷۰۰	۱۰۰۰۰	۰
۴	بہلول پور دریائے چناب کے کنارہ واقع ہے۔	۱۷۰۶۰۷	۳۸۳۰۵۷۵	۱۰۵۸۳	۱۰۰	۸۰۰	جٹ
۵	بولیٹ	۸۴۷۸	۴۰۰۸۰	۰	۵۰	۳۰۰	
۶	بہنیر نہر کے کنارہ واقع ہے۔	۲۸۶۶۸	۱۲۰۰۰۰۰	۰	۰	۰	۰
۷	بہدو	۴۷۱۷	۱۹۲۰۰۰	۰	۳۰	۱۲۰۰	جٹ۔ بہنڈوال
۸	بوہتی	۲۸۷۴	۵۷۲۲۲	۰	۱۰	۱۰۰	منگہروال
۹	سایلاوودیال (۲ محل)	۲۷۴۲۱	۷۳۵۷۴۱	۰	۲۰۰	۸۰۰	کہکہر
۱۰	شورپور	۱۶۹۸۷۴	۳۱۲۱۵۴۶	۸۴۹۷	۱۰۰	۱۰۰۰	جٹ۔ کہکہر۔ جندیہ
۱۱	شکرپور	۷۶۸۴	۱۰۵۰۸۱۹	-	۰	۰	۰
۱۲	گجرات	۲۸۵۰۹۴	۸۲۶۶۱۵۰	۰	۱۲۰	۱۰۰۰	۰

نمبر	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱۳	کریالی	۵۷۸۱۸	۲۶۴۳۲۷۰	۶۶۳۳	۱۰۰	۲۰۰۰	
۱۴	کھوکھرا اس میں ایک پختہ قلعہ بھی ہے۔	۹۲۸۲۶	۲۳۲۰۵۹۴	۵۸۴۱۰	۱۰۰	۱۰۰۰	کھوکھر
۱۵	گھری دریائے بہٹ کے کنارہ آباد ہے۔	۲۰۱۷۶	۱۵۰۵۲۴۱	۰	۲۰	۲۰۰۰	۰
۱۶	لولور جو خوشاب سے علحدہ ہے	۱۹۲۲۵۳	۳۷۴۶۱۶۶	۱۱۲۹۰	۲۰۰	۲۰۰۰	کھوکر۔ میکان
۱۷	منگلی	۲۸۳۹	۴۳۲۰۰۰	۰	۴۰۰	۲۰۰۰	منہاس
۱۸	ملوٹ رائے کیداری بالائے کوہ واقع ہے۔	۱۷۰۰۷	۳۷۰۵۴۹	۰	۴۰	۴۰۰	منگھروال
۱۹	ہرلیو	۲۴۷۸۷۸	۹۱۵۰۸۲۸	۷۶۳۲۱	۳۰۰	۳۰۰۰	جٹ برواج
۲۰	ہزارہ اس میں سنگی قلعہ بھی ہے۔	۲۷۰۳۵۲	۴۶۸۹۱۳۶	۲۱۹۵۳۶	۷۰۰	۳۰۰۰	کھوکھر۔ جٹ برنج

سرکار سندیہ ساگر

اس سرکار میں بیالیس محل ہیں۔ اس کی پیمائش ۱۴۰۹۹۲۹ بیگھے ہے۔ اس کی آمدنی ۵۱۹۱۲۲۰۱ دام ہے جس میں ۴۶۸۰ دام سیورغال کے ہیں اس میں مختلف قومیں آباد ہیں اور ۸۵۵۳ سوار اور ۶۹۷۰۰ پیادے یہاں کی مقامی فوج ہے۔

نمبر	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱	اکبر آباد ٹرکیری	۲۰۴۳۸۱	۵۴۹۱۷۳۸	۰	۲۰۰۰	۱۵۰۰۰	کھکر
۲	اٹک بنارس	۵۴۱۸	۳۲۰۲۲۱۶	۰	۱۰۰۰	۵۰۰۰	کھتران جنھیں سلاسہ کہتے ہیں۔

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۳	آوان یہاں کے گھوڑے بہت عمدہ ہوتے ہیں۔	۱۰۰۹۶	۴۱۵۹۷۹	۵۰	۵۰۱	۵۰۰	اون
۴	پھرہالہ اس میں سنگی قلعہ ہے اور قلعے کے نیچے دریائے سوازی بہتا ہے	۱۹۲۲۴۷	۵۱۵۸۱۰۹	۰	۰	۰	۰
۵	بیل غازی خاں	۱۷۴۲۶	۳۲۰۰۰۰	۰	۱۰۰	۱۵۰۰	جانوہہ
۶	بالا کھٹر	۵۸۲۵	۱۰۰۰۴۰	۰	۲۰	۱۰۰	کھٹر
۷	پرو کھٹر	۱۱۹۵	۴۸۰۰۰	۰	۰	۰	
۸	بلوکی دہن	۷۶۷۹	۱۴۱۶۸۰۱	۰	۱۰۰	۵۰۰	سکھر
۹	نہر چک (دوانی)	۶۰۸۲	۲۵۰۵۷۵	۰	۱۰۰	۱۰۰۰	ککھر
۱۰	حویلی رہتاس اس میں ایک سنگی قلعہ ہے اور قلعہ کے نیچے نہر کہان رواں ہے۔	۱۲۰۸۸۴	۶۰۴۰۳۱۴۰	۶۷۰۵۲	۵۰۰	۳۰۰۰	ککھر بگیال
۱۱	خوشاب دریائے جہیلم کے کنارہ آباد ہے اس میں جنگل زیادہ ہیں	۷۳۰۸۶	۲۷۰۲۵۰۹	۰	۵۰۰	۷۰۰۰	افغان نیازی اور عیسی خیل
۱۲	دان گری	۱۴۷۶۴۷	۳۳۰۱۲۰۱	۰	۱۵۰۰	۱۰۰۰	ککھر
۱۳	وصن کوٹ دریائے سندھ کے کنارہ واقع ہے اور یہاں نمک کی کان ہے	۸۹۲۷	۴۸۰۰۰	۰	۱۵۰	۴۰۰۰	اوان
۱۴	دربند	۰	۳۱۰۰۰۰ (نقدی)	۰	۲۰	۵۰۰	جانوہہ

نمبر	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱۵	دہراب	۲۳۳۰	۹۶۰۰۰	۰	۲۰	۱۵۰	جانوہبہ
۱۶	دودوت	۲۸۳۰	۹۶۰۰۰	۰	۲۰	۳۰۰	جانوہبہ
۱۷	ریشان	۱۱۹۵	۹۲۴۲۶	۰	۱۰	۲۰۰	اون
۱۸	شمس آباد	۲۴۶۶۴	۷۰۳۴۵۰۳	۰	۵۰	۵۰۰	گکھر
۱۹	پٹیالا	۱۱۱۴۶	۶۲۴۰۰۰	۰	۱۰۰	۱۵۰۰	جانوہبہ
۲۰	فتحپور کالوری	۱۵۷۰۴۲	۴۲۶۱۸۳۱	۰	۵۰۰	۱۰۰۰۰	گکھر
۲۱	کلبھلک	۴۰۹۱۳	۲۸۸۳۲۵۳	۱۸۱۷۶۱	۳۰	۲۰۰	بلوچ
۲۲	گھیب	۱۶۹۶۱	۹۳۴۱۹۱	۰	۳۰۰	۱۲۰۰	کھٹڑہ
۲۳	کہاردروازہ	۴۳۱۶	۲۴۵۴۱	۰	۵۰	۳۰۰	جانوہبہ
۲۴	کرسیاک	۲۱۴۹۱	۹۶۱۷۵۵	۰	۱۰۰	۱۵۰۰	جانوہبہ
۲۵	کچاکوٹ اس پرگنہ سے ایک کوس کے فاصلے پر چشمہ حسن ابدال ہے	۵۸۲۵	۳۴۰۰۰۰	۰	۵۰	۲۰۰۰	راولہ ترین افغان
۲۶	کاہوان یہاں ایک سنگی قلعہ ہے	۴۶۶۰	۱۹۲۰۰۰	۰	۱۰	۱۰۰	
۲۷	کانبت	۲۳۳۰	۹۶۰۰۰	۰	۰	۰	
۲۸	لنگا تہیار	۲۳۳۰	۹۶۰۰۰	۰	۱۰	۱۰۰	
۲۹	ماکھیالہ یہاں ایک سنگی قلعہ ہے۔ پانی یہاں کم ہے اس جگہ نمک کی کان ہے اور یہ معبد بھی ہے	۹۳۲۰	۸۳۴۰۰۰	۰	۱۰۰	۱۵۰۰	جانوہبہ
۳۰	مرابی پہاڑ کے اوپر واقع ہے	۵۸۲۵	۲۴۰۰۰۰	۰	۱۵	۵۰۰	۰

پرگنہ	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۳۱	لوٹ یہاں پہاڑ پر ایک سنگی قلعہ ہے	۳۲۲۳۶	۱۲۳۲۴۳	۰	۱۰	۲۰۰	جانوہبہ
۳۲	نندن پور قلعہ خشتی پہاڑ پر ہے۔	۴۰۹۹۷	۲۴۱۱۰	۴۱۱۰	۲۰	۱۵۰	جانوہبہ
۳۴	نیلاب۔ زمین داخل بنارس ہے	۸۷۸۷	۲۸۱۳۰۵	۰	۰	۰	
۳۵	نارمی۔ کنارۂ سندھ پر واقع ہے۔	۹۹۷	۳۸۰۹۱	۰	۰	۰	گکھر داخل اکبر آباد
۳۶	نوکو سیرال کھٹر۔	۹۲۶	۳۸۰۹۲	۱۰	۵۰	۰	کھٹر
۳۷	ہزارہ قرلق	۲۱۴۹۳۲	۱۸۰۵۳۴۲	۵۳۴۲	۱۰۰	۵۰۰	دلازاک افغان
۳۸	ہتیار بیگ	۱۷۲۸۱	۳۰۰۰۰۰	۰	۰	۰	بہکریہ کھتری
۳۹	ہزارہ گوجراں سوار پیادہ داخل اکبر آباد	۶۵۷۵	۲۷۰۸۹۶	۰	۰	۰	
۴۰	ہمت خاں کرمون داخل اکبر آباد	۱۶۵	۴۸۰۰۰	۰	۰	۰	گکھر
			بیرون پنجند				
۴۱	بیلوت		۳۲۲۷۴	۰	۱۰۰	۱۰۰۰۰	بلوچ
۴۲	سہلور	۰	۱۷۰۰۰۰۰	۰	۴۰	۷۰۰	چندل اور علاوہ انکے
۴۳	کاہور	۰	۱۸۰۰۰۰۰	۰	۵۰	۱۰۰۰	چندیل

صوبہ ملتان

یہ صوبہ اول و دوم وسوم اقلیم میں واقع ہے۔ قبل اس کے کہ تہتھہ بھی اس صوبہ میں داخل ہو اس کا طول فیروز پور سے سیوستان تک چارسو تین کوس اور اس کا عرض خط پور سے

جیسلمیر تک ایک سو آٹھ کوس سمجھا جاتا تھا لیکن ٹھٹھہ کے شمول کے بعد اب اس کا طول فیروزپور سے کیچ و مکران تک چھ سو چھ کوس تسلیم کیا جاتا ہے۔ پورب کی طرف یہ صوبہ سرکار سرہند سے ملا ہوا ہے شمال کی طرف شور سے اور جنوب کی سمت صوبۂ اجمیر سے ملتی ہے پچھم کی جانب یہ صوبہ کیچ اور مکران تک پھیلا ہوا ہے۔ لیکن آسانی اور سہولت کی غرض سے میں ہر دو صوبوں کے حالات جدا جدا لکھتا ہوں۔ پانی کی کثرت اور خوبی کی وجہ سے زرخیز ہے اس صوبہ میں بھی وہی چھ دریا بہتے ہیں جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ پرگنہ شور کے قریب دریائے بہت دریائے چناب سے آملتا ہے۔ اور یہاں سے ستائیس کوس بہتا ہوا ظفرپور کے قریب دریائے راوی ہی ملجاتا ہے اور یہاں تینوں دریا ایک دھار بنکر ساٹھ کوس بہتے ہوئے اوچ کے قریب دریائے سندھ میں گرتے ہیں ظفرپور سے بارہ کوس ادھر دریائے بیاس اور ستلج کا سنگم ہے اور اس سنگم کے بعد دریا ہرھاری اور دندنورنی وغیرہ کے ناموں سے مشہور ہے۔ ملتان کے قریب یہ سنگم پہلے چار دریاؤں میں ملتا ہے اور یہ سارے دریا ایک دھار ہو کر بہتے ہیں یہ عام قاعدہ ہے کہ جو دریا سندھ میں گرتا ہے اسے خود ہی دریائے سندھ کہتے ہیں لیکن پرگنہ ٹھٹھہ میں اسے مہرا کہتے ہیں۔

اس صوبہ کے شمال میں پہاڑوں کا سلسلہ ہے صوبہ کی آب و ہوا تقریباً صوبۂ لاہور کے موسم سے مشابہ ہے فرق اتنا ہے کہ بہ نسبت لاہور کے ملتان میں بارش کم ہوتی ہے اور گرمی زیادہ پڑتی ہے۔

ملتان ہندوستان کے قدیم اور مشہور شہروں میں ہے اس کا طول البلد اکیسو سات درجے سینتیس دقیقے اور عرض البلد انتیس درجے باون دقیقے مانا گیا ہے۔ یہاں ایک پختہ قلعہ ہے اور ایک بلند مینار کی وجہ سے شہر کا منظر اور زیادہ دلفریب ہو گیا ہے حضرت شیخ بہاؤالدین ذکریا اور دوسرے اولیا اللہ اس شہر میں آرام فرما ہیں۔

بھکر۔ نہایت مشہور قلعہ ہے قدیم کتابوں میں اس کا نام منصوریہ ہے۔ صوبہ کے چھوٹے دریا ملکر قلعہ کے نیچے بہتے ہیں۔ اس سنگم کی ایک دھار قلعہ کے جنوب میں بہتی ہے اور ایک شاخ پورب کی طرف رواں ہیں۔ بارش یہاں کی کم ہوتی ہے اور یہاں کے میوے عمدہ و خوش ذائقہ ہوتے ہیں بھکر اور سیوری کے درمیان ایک بڑا جنگل ہے۔ گرمی کے موسم میں یہاں تین مہینے کال لو چلتی ہے

چونکہ دریائے سندھ چند سال کے بعد دکن سے اوتر کی طرف برابر بڑھتا رہتا ہے اور جو گاؤں کہ دریا کے کنارے آباد ہیں ان کی آبادی بھی دریا کے بڑھاؤ کے ساتھ ساتھ پیچھے ہٹتی جاتی ہے اس لئے ان مواضعات کے مکان لکڑی اور پھوس کے بنائے جاتے ہیں۔
اس صوبہ میں تین سرکاریں اور اٹھاسی پرگنے ہیں۔ اس صوبے کے پرگنے ضلعی ہیں۔ اس صوبہ کی پیمائش ۳۲۷۳۹۳۲ بیگے چار بسوے ہے صوبہ کی کل آمدنی پندرہ کروڑ چودہ لاکھ ۳۶۱۹ دام ہے۔ اس کل رقم میں تیس لاکھ ۸۴۵۹۹ دام سیورغال کے مخصوص ہیں ۱۸۷۸۵ سوار اور ۱۶۵۶۵۰ پیادے مقامی فوج ہے۔

سرکار ملتان

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱	آدم واہن	۵۳۸۶	۳۶۹۴۴۵	۰	۳۰	۷۰۰	حسسر
۲	جلال آباد	۵۰۰۰	۲۹۹۷۹۸	۰	۱۰	۲۰۰	بھیم
۳	دنیاپور	۲۷۸۸۹	۱۸۷۶۸۶۲	۱۱۹۹۸	۵۰	۴۰۰	اوتی رانو
۴	راجپور	۱۳۶۸	۹۰۳۹۷	۰	۲۰	۳۰۰	جونہ
۵	شیرگڈہ	۷۵۰۰۰	۶۷۴۱۲۰۰	۰	۴۰۰	۴۰۰۰	پچھی-جونہ
۶	فتح پور	۶۱۷۹۷	۴۰۰۸۶۶۱	۲۴۵۹۶	۵۰۰	۵۰۰۰	جونہ
۷	کہرور	۴۷۶۹۵	۳۰۵۸۵۶	۴۰۹۳۱	۱۰۰	۲۰۰۰	جونہ
۸	کھائی بولدی	۸۰۴۱۱	۵۹۴۲۳۳	۰	۲۰۰	۰	جٹ۔ سرونیو
۹	گہلوکھارہ	۱۹۸۲۰	۱۲۰۱۵۸۶	۰	۱۰۰	۲۰۰۰	کلو-جٹ

سرکار دوآبہ باری

اس میں گیارہ محل ہیں اس کی پیمائش ۹۲۷۱۳ بیگے ۱۳ بسوے ہے۔ اس کی آمدنی

۹۸۶۳۳۴۱ دام ہے جس میں ۲۰۷۳۸۲ دام سیورغال کے مخصوص ہیں ۷۷۵ سوار اور ۰۵۵۴۱ پیادے مقامی فوج ہے۔

نشان سلسلہ	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱	اسلام پور یہاں ایک پختہ اینٹ کا قلعہ ہے	۲۳۰۸۵	۱۵۵۰۸۹۶	۶۰۳۹۴	۱۰۰۰	۳۰۰۰	بہیم مرل
۲	اسمعیل پور	۹۰۰	۴۹۹۳۲	۰	۵	۵۰	مرل
۳	شہر ملتان ایک پختہ اینٹ کا قلعہ ہے	۲۳۲۴	۱۷۱۹۱۲۸	۸۸۹۸۰	۵۰	۱۰۰۰	بہیم۔ شیخ زادے
۴	تلمبہ	۱۹۳۱۰	۱۲۰۰۷۷۸	۱۵۷۶۶	۳۰۰	۵۰۰۰	سوہو
۵	مواضع پرگنہ چوکھنڈی	۲۹۲۷	۱۹۱۰۵۴	۰	۰	۰	۰
۶	حویلی شہر	۳۵۹۲۵	۲۲۸۸۳۵۴	۳۷۴۶۸	۰	۰	بہیم
۷	مواضع پرگنہ خطہ پور	۲۴۸۷	۱۴۹۵۷۸	۰	۰	۰	-
۸	مواضع دیگ راوی	۸۹۷-۱۴	۵۰۱۴۶	۰	۰	۰	۰
۹	شاہ عالم پور	۲۴۱۲۱	۱۵۵۵۵۶۳	۱۱۸۰	۲۰۰۰	۴۰۰۰	۰
۱۰	مواضع پرگنہ کھائی بولدی	۷۵۸۴-۱۹	۴۹۰۶۵۴	۰	۰	۰	
۱۱	متیلہ	۲۰۶۸	۶۰۸۴۱۸	۳۵۹۸	۲۰	۵۰۰	جٹ

دوآبہ چنہار

اس دوآبہ میں ۶ محل ہیں اور اس کی پیمائش ۸۳۲۲۹ بیگھے اٹھارہ بسوے ہے۔ اس کی آمدنی ۵۱۱۳۸۸۳ دام ہے ۷۷۰ سوار ۹۵۰۰ پیادے مقامی فوج ہے

نمبر شمار	اسماے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱	ایرج پور و دیگر راوی	۳۷۲۳۰	۲۳۷۷۳۰۰	۰	۱۰۰	۲۰۰۰	کھرل
۲	چوکھنڈی	۷۶۲۰	۲۱۵۸۳۰	۰	۱۰۰	۲۰۰۰	کھرل
۳	خط پور	۸۳۸۷	۵۰۵۳۹۸	۰	۵۰۰	۳۰۰۰	جٹ سندیہ
۴	دی بھتی	۳۷۶۸-۱۸	۲۵۶۵۷۹	۰	۲۰	۵۰۰	کھرل
۵	کلیہ	۱۶۲۰۸	۹۰۸۷۸۶	۰	۵۰	۲۰۰۰	جٹ سوہو

دوآبہ سندھ ساگر

اس دوآبہ میں ۴ محل ہیں اس کی پیمائش ۳۴۸۱۲ بیگھے ہے۔ دوآبہ کی آمدنی ۲۱۷۸۱۹۲ دام ہے جس میں ۱۳۳۹۹ دام سیورغال کے مخصوص ہیں۔ ۲۲۰ سوار اور دو ہزار پیادے یہاں کی مقامی فوج ہے۔

نمبر شمار	اسماے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱	مواضع اسلام پور	۵۷۷۵	۳۷۳۳۵۷	۰	۰	۰	۰
۲	رنگ پور	۲۲۹۰۷	۱۴۱۰۷۳۷	۱۰۷۳۷	۲۰۰	۲۰۰۰	جٹ
۳	رائے پور کنکی	۵۵۰۰	۳۰۶۰۶۸	۲۶۶۲	۲۰	۵۰۰	بھیم
۴	موضع از مواضع متفرقہ (ایک محل)	۶۰۰	۳۸۰۳۰	۰	۰	۰	

بیرون پنجند

اس دوآبہ میں ۱۷ محل ہیں اور اس کی پیمائش ۲۰۵۸۹۳ بیگے ۱۳ بسوے ہے اسکی آمدنی ۱۸۸۲۰۲۵۵ دام ہے جس میں ۳۸۶۸۸ دام سیورغال کے ہیں۔ ۵۸۰۰ سوار اور ۵۷۶۰۰ پیادے یہاں کی مقامی فوج ہے۔

نمبر شمار	اسماے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱	اوباوَرہ	۱۱۳۲۰	۹۱۵۲۵۶	۴۶۸۴	۳۰	۵۰۰	دہر
۲	اوچ	۲۹۰۵۶	۱۹۱۰۱۴۰	۰	۱۰۰	۴۰۰	شیخ زادے و سادات بخاری
۳	بہورتی داہن	۱۶۶۹۶	۱۳۳۶۰۲۹	۱۳۵۶۴	۲۰۰	۲۰۰۰	راجپوت لودھی
۴	جمشیر	۴۳۳۴	۲۴۸۰۳۷	۰	۱۵۰۲	۲۰۰۰	بلوچ پھیلولدی ونزدی
۵	دودائی یہاں ایک پختہ اینٹ کا قلعہ بھی ہے۔	۴۰۵۲۰-۱۱	۲۴۰۰۰۰۰	۰	۴۰۰۰	۳۰۰۰۰	دودائی
۶	دیوار اول	۲۷۱۸	۱۴۰۰۰۰	۰	۵۰	۵۰۰	راجپوت کوتوال
۷	دودخاں	۱۷۸۹۰	۱۴۴۰۰۰۰	۰	۰	۰	۰
۸	مواضع راجپور	۴۵۲	۲۹۸۵۴	۰	۰	۰	۰
۹	رپری	۱۲۰۷۵	۱۰۸۰۰۰۰	۰	۰	۰	۰
۱۰	ست پور	۴۴۵۳۸-۸	۴۶۰۸۰۰۰	۰	۱۰۰۰	۲۰۰۰۰	افغان
۱۱	سیوراہی	۵۱۲۴	۲۸۸۰۰	۰	۰	۰	۰
۱۲	مواضع فتح پور	۵۲۲۴	۳۲۰۷۷۹	۰	۰	۰	۰
۱۳	مواضع کہردر	۱۳۸۴	۸۷۲۸۹	۰		۰	۰

نمبر شمار	اسمائے محالات	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱۴	مجلول غازی پور	۴۰۵۲۱	۲۴۰۰۰۰۰	۰	۰	۰	۰
۱۵	مو و یہاں ایک پختہ اینٹ کا قلعہ ہے	۹۰۸۳	۷۰۷۰۶۹	۲۰۴۴۰	۵۰	۱۰۰۰	قریشی
۱۶	سورٹ یہاں ایک پختہ اینٹ کا قلعہ ہے	۵۴۵۶	۲۰۴۰۰۰	۰	۲۰۰	۱۰۰۰	بھٹی
۱۷	تہنڈ	۹۳۳۶۔۱۲	۸۰۱۴۰۰۰	۰	۲۰۰	۱۰۰۰	

سرکار دیبالپور

اس سرکار میں ۲۹ محل ہیں اس کی آمدنی ۷۶۷ ۳۳ ۱۴۳ ابیگے ۸ بسوہ ہے اس کی آمدنی ۲۹۳۳۴۱۵۳ دام ہے ۲۰۷۹۱۷۰ دام سیورغال کے ہیں ۵۲۱۰ سوار اور ۳۴۰۰ ۵ پیادے مقامی فوج ہے۔

دوآبہ بیت جالندھر

اس دوآبہ میں ۱۰ محل ہیں اور اس کی پیمائش ۱۰۹۴۶ ۷ بیگے ۱۰ بسوے ہے اس کی آمدنی ۸۸۰۸۸۵۵ ۸ دام ہے جس میں ۱۵۶۳ ۸۱۴ ادام انعامات کے ہیں مختلف قومیں آباد ہیں اور ۲۴۰۰ سوار اور ۲۰۴۰۰ پیادے مقامی فوج ہے۔

نمبر شمار	اسمائے محالات	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱	پٹن یہاں ایک پختہ اینٹ کا قلعہ ہے۔	۴۹۰۱۴	۲۶۲۸۹۲۰	۵۹۹۹۸۹	۱۰۰	۲۰۰۰	بھیل ددھوکھر
۲	دیبال پور یہاں بھی پختہ اینٹ کا قلعہ بھی ہے	۲۴۲۳۴۴۔۱۱	۱۳۵۱۴۰۵۹	۴۹۹۵۳۵	۵۰۰	۷۰۰۰	جٹ۔کھوکر۔کہو۔بھٹی۔
۳	دھنکساہ پختہ اینٹ کا قلعہ بھی ہے	۶۰۶۷۹۔۱	۳۴۸۹۸۵۰	۳۷۱۵۲	۰	۴۰۰	

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۴	دیوتیرہ	۴۰۷۳۰	۲۴۸۹۸۵۰	۲۳۴۰۰	۵۰	۱۰۰۰	جٹ
۵	رحمت آباد	۳۸۲۸۵	۱۸۲۵۰۰۹	۰	۱۰۰	۲۰۰۰	بلوچ
۶	تبولہ (کھولہ) پختہ اینٹ کا قلعہ بھی ہے	۸۲۶۱۵-۱۲	۴۸۰۳۸۱۷	۰	۱۰۰۰	۲۰۰۰	جوسہ رومی
۷	قیام پور لکھی یہاں اینٹ کا قلعہ بھی ہے۔	۵۴۶۷۸-۱۹	۲۰۰۸۲۷۴	۳۸۸۵۵	۳۰۰	۲۰۰۰	بھٹی وجٹ
۸	کلیا کی لکھی	۵۵۲۴۴-۳	۲۳۸۵۹۹۹	۹۳۸۰۹	۵۰	۱۰۰۰	بھٹی وجٹ
۹	کھوکھراین لکھی	۲۱۱۳۰	۱۰۱۱۷۱۵	۳۵۳۸۳	۱۵۰	۱۰۰۰	کھوکھر
۱۰	لکھی لوسقانی	۹۱۵۱۹-۱۶	۳۱۵۶۷۵۹	۵۹۴۰	۱۰۰	۲۰۰۰	بھٹی، خلجی

دو آبہ باری

اس دو آبہ میں ۶ محل ہیں ۱۹۳۴۹۵ بیگے نو بسوے اسکی پیمائش ہے ۱۱۷۵۳۹۳ دام اس دو آبہ کے محال میں یہاں مختلف قومیں آباد ہیں گیارہ سو سوار اور ۱۴۰۰۰ پیادے مقامی فوج ہے۔

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱	بہرو پال	۱۸۷۱۷-۹	۱۱۷۵۳۹۹	۰	۵۰	۵۰۰	بھٹی
۲	بابا بلوج یہاں قلعہ بھی ہے۔	۳۹۳۸۵	۲۰۲۰۲۵۶	۲۰۲۵۶	۱۵۰	۲۰۰۰	سید جٹ
۳	چھنی	۲۵۹۹۳	۱۲۰۰۶۰۰	۶۰۰	۵۰	۲۰۰۰	سید جٹ
۴	رحیم آباد	۲۴۳۲۹	۱۱۸۲۷۱۴	۰	۵۰	۵۰۰	کھرل وبلوچ
۵	صدکھرہ	۵۰۴۴۷	۳۵۵۱۶۳۰	۲۰۹۷۶	۲۰۰	۴۰۰۰	کھرل وبلوچ
۶	مندھالی	۲۵۶۲۴	۲۷۰۳۴۲۹	۰	۵۰۰	۵۰۰۰	بہیم

دوآبہ رچناؤ

اس دوآبہ میں ۷ محل ہیں اور ۱۴۲۸۵۶ بیگہے ۲ بسوے اس کی پیمائش ہے ۸۵۳۴۹۱۵ دام اس کا محاصل ہے ۸۰۰۴۰۵ دام سیورغال کے ہیں مختلف قومیں آباد ہیں ۰۱۷ سوار ۶۳۰۰ پیادے مقامی فوج ہے۔

نمبر شمار	اسماے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱	خانپور	۱۹۵۹۹-۱۸	۱۲۸۵۷۴۰	۸۰۳۸۰	۳۰	۵۰۰	کھرل
۲	دیپکی چندھر	۹۱۵۲-۱۲	۶۰۵۵۵۷	۱۶۲۰	۵۰	۱۰۰۰	چندھر
۳	شہزادہ بلوچ	۱۲۷۴۹-۱۲	۷۸۹۷۴۲	۰	۱۰۰	۱۰۰۰	بلوچ
۴	عابدی آباد	۵۹۷۵	۳۴۳۹۳۲	۰	۱۰	۳۰۰	جٹ
۵	فریہ آباد	۱۸۷۰۸	۱۰۹۸۶۹۴	۰	۲۰	۱۰۰	جٹ
۶	کھرل	۳۳۷۳۲	۱۹۰۷۰۹	۲۸۰۰	۳۰۰	۲۰۰۰	کھرل
۷	مہیس	۴۲۹۴۴	۲۵۰۰۱۸۲	۰	۲۰۰	۵۰۰	

بیرون پنجند

اس دوآبہ میں ۶ محل ہیں اس کی پیمائش ۳۸۶۴۷۰ بیگہے سات بسوے ہے اور اسکی آمدنی ۲۵۸۰۷۷۱ دام جس میں ۳۴۹۹۷۲ دام سیورغال کے ہیں ایک ہزار سوار اور ۱۲۳۰۰ پیادے مقامی فوج ہے۔

نمبر شمار	اسماے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱	جلال آباد	۳۴۴۷۵-۷	۱۷۳۹۲۸۹	۰	۵۰	۱۰۰۰	رنگھڑ۔بھٹی۔جٹ
۲	جنگل	۱۸۰۱۲	۶۵۳۵۱۶	۰	۳۰۰	۴۰۰۰	بھٹی
۳	عالم پور	۳۱۰۰۸-۱۰	۱۵۷۹۵۵۸	۰	۵۰	۱۰۰۰	رنگھڑ

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۴	فیروزپور	۲۱۷۷۱۰-۱۷	۱۱۴۷۹۴۰۴	۱۹۹۴۰۴	۵۰۰	۳۰۰۰	افغان. ننگھر
۵	مواضع لکھی قبولہ	۲۹۱۸۵	۱۶۳۶۵۵۰	۰	۰	۰	
۶	محمد وٹ	۵۶۱ ۴-۱۳	۳۴۹۲۴۵۴	۲۵۰۵۶۸	۱۰۰	۳۰۰۰	بھٹی. کھوکھر

سرکار بھکر

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱	بارہ محال	۲۸۲۰۱۳	۱۸۴۲۴۹۴۷	۶۰۰۴۱۹	۴۶۰۰	۱۱۱۰۰	
۲	الور یہاں ایک قلعہ ہے	۱۴۳۷۰۰	۱۱۳۲۱۵۰	۲۰۵۵۰	۲۰۰	۵۰۰	دہرنیجہ
۳	بھکر یہاں ایک مضبوط قلعہ ہے		۷۴۳۶۲	۰	۲۰۰	۱۰۰۰	مہر دھار
۴	جاندولہ	۵۷۸۴۷۰	۳۱۰۲۷۰۹	۸۵۰۶۴	۴۰۰	۸۰۰	جھنہ
۵	جتوی	۱۷۹۸۲۱-۱۴	۲۳۴۶۸۷۳	۱۵۶۸۴۱	۴۰۰	۸۰۰	
۶	دربیلہ	۱۲۱۱۴۶	۱۲۶۲۷۶۱	۶۸۸۷۲	۲۰۰	۵۰۰	بھٹی
۷	سنکر	۱۰۰۸۱۸	۱۸۰۸۶۲۸	۲۲۳۳۲	۵۰۰	۱۰۰۰	سہیجہ
۸	سیوی	۰	۱۳۸۱۹۳۰	۰	۵۰۰	۱۵۰۰	افغان
۹	فتح پور	۸۰۵ ۰-۱۰	۴۷۷۸۵۹	۰	۲۰۰	۱۰۰۰	سہیجہ و دہاریجہ
۱۰	کھجانہ	۱۰۰۶۳	۶۴۵۲۰۵	۰	۰	۰	جاسن
۱۱	کھرہ کاکن	۱۵۴۱۵۱	۲۷۳۲۲۳۱	۱۳۸۶۰۸	۵۰۰	۱۰۰	دھاریجہ
۱۲	کاکھری	۱۹۱۷۸۳۳۸	۲۱۰۶۴۳۱	۶۳۲۰۸	۵۰۰	۱۰۰	منگریرہ
۱۳	مانہلہ	۱۲۸۰۷۸	۱۳۵۳۷۱۳	۲۸۹۴۴	۵۰۰	۱۰۰۰	دھاریجہ

شاہان ملتان

شیخ یوسف۔ دو سال۔
سلطان محمود شاہ۔ سترہ سال
سلطان قطب الدین۔ سولہ سال
سلطان حسین۔ تیس سال
سلطان فیروز۔ ایک سال
سلطان حسین مذکور
سلطان محمود فرزند سلطان فیروز۔ ستائیس سال
سلطان حسین فرزند سلطان فیروز۔ ایک سال
شاہ حسین حاکم سندھ
میرزا کامران
شیر خاں
سلیم خاں
سکندر خاں

(۱) ایک زمانہ میں یہ صوبہ فرمانروایان دہلی کے ماتحت تھا۔ پھر کسی وقت اس صوبہ پر حاکم سندھ قابض رہے اور کچھ عرصہ غزنویوں کی بھی اسپر حکومت رہی۔ سلطان معزالدین سام نے اس صوبہ کو فتح کیا اور اس وقت سے صوبہ مذکور دہلی کا باجگزار رہا ۸۴۷ھ ہجری میں جب سلطان علاؤالدین دہلی کا فرمانروا ہوا تو حکومت کے کاموں میں بے رونقی پیدا ہوئی دہلی کا ہر ماتحت صوبہ دار خودمختاری کے خواب دیکھنے لگا اور ہر امیر کے سر میں فرمانروائی کا سودا سمایا۔ ایک فتنہ پسند گروہ نے شیخ یوسف قریشی کو جو حضرت شیخ بہاؤالدین ذکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ کے مجاور تھے اپنی سرداری کے لئے نامزد کیا۔ قلیل ہی زمانے کے بعد شیخ یوسف حکومت سے معزول کئے گئے قریشی نے راہ فرار اختیار کر کے دہلی میں سلطان بہلول کے دامن میں پناہ لی۔ شیخ یوسف کے بعد ملتان کی فرمانروائی لنگا قبیلہ کے

ایک شخص کے ہاتھ میں گئی جس نے اپنے کو سلطان قطب الدین کے لقب سے صوبہ کا فرمانروا بنایا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس شخص نے پہلے اپنی بیٹی کا نکاح شیخ یوسف قریشی کے ساتھ کیا اور اسی قرابت کی وجہ سے دختر سے ملاقات کرنے کو بہانہ بنایا اور شاہی محل میں آمد و رفت جاری کی قطب الدین کا اصل مدعا یہ تھا کہ کسی طرح سازش کر کے خود تخت وتاج کا مالک بنے چنانچہ ایک رات وہ اپنی تدابیر میں کامیاب ہوا اور یہ سازشی لنگاہ ملتان کا فرمانروا بن گیا۔

سلطان قطب الدین کے دور حکومت میں سلطان محمود خلجی نے مالوہ سے ملتان پر دھاوا کیا لیکن بے نیل مرام واپس گیا۔ بعض مورخین لکھتے ہیں کہ قبیلہ لنگاہ میں سب سے پہلے جس شخص نے مرتبہ فرمانروائی حاصل کیا وہ سلطان قطب الدین تھا۔ سلطان حسین کے زمانۂ حکومت میں سلطان بہلول لودی نے باربک شاہ کو ایک جرار فوج کے ساتھ ملتان کی مہم پر نامزد کیا۔ اس لشکر کشی کا مقصد یہ تھا کہ دہلوی لشکر شہر فتح کر کے شیخ یوسف قریشی کو دوبارہ تخت نشین کرے لیکن یہ فوج بھی بلا کسی کامیابی کے واپس آگئی۔ سلطان حسین کے بڑھاپے کا زمانہ آیا اور بادشاہ کے عقل و حواس میں فرق آنے لگا۔ بوڑھے فرمانروا نے اپنی حیات میں تخت وتاج اپنے بڑے فرزند مسمی فیروز خاں کو فیروز شاہ کے لقب سے سپرد کیا اور خود گوشہ عافیت میں جا بیٹھا۔ سلطان حسین کے وزیر عماد الملک نے فیروز خاں سے اپنے فرزند کا انتقام لیا اور اس کو زہر دیکر مار ڈالا۔ بیٹے کی وفات کے بعد سلطان حسین نے دوبارہ تخت حکومت پر جلوس کیا اور محمود خاں پسر سلطان فیروز کو اپنا ولی عہد مقرر کیا۔ سلطان حسین نے تیس یا چونتیس سال حکومت کر کے دنیا کو خیرباد کیا اور سلطان محمود نے ملتان کے تخت حکومت پر جلوس کیا۔ سلطان محمود کے زمانے میں مغلوں نے بارہا شہر پر دھاوا کیا لیکن ہر مرتبہ وہ اپنے مقصد میں ناکام رہے بعض کوتا اندیش سازشیوں نے بادشاہ اور اس کے وزیر جام بایزید کو اپنی غمازیوں سے ایک دوسرے کا بدخواہ بنا دیا۔ ان بدبخت فتنہ انگیزوں نے شاہ و وزیر کی مخالفت کو برانگیختہ کیا کہ خادم و مخدوم علانیہ ایک دوسرے کے جانی دشمن بن گئے۔ وزیر نے ملتان سے بھاگ کر شور میں پناہ لی اور سلطان سکندر لودی کے نام کا خطبہ پڑھوا کر اسے اپنا بادشاہ تسلیم کیا۔ اسی دوران میں سلطان محمود نے وفات پائی اور درباریوں نے

اس کے خرد سال فرزند کو سلطان حسین کا خطاب دیکر تخت سلطنت پر بٹھایا۔ اسی زمانے میں میرزا شاہ حسین ارغون نے تتھہ سے ملتان پر لشکر کشی کی اور شہر پر قبضہ کر کے صوبہ لنگر خاں کے سپرد کیا۔ میرزا کامران لنگر خاں پر غلبہ حاصل کر کے تھوڑے دنوں ملتان پر قابض رہا۔ کامران کے بعد شیر خاں، سلیم خاں اور سکندر خاں یکے بعد دیگرے اس صوبہ کے فرمانروا رہے جب حضرت جنت آشیانی کے فروغ حکومت و رعایا پروری نے ہندوستان کے گوشہ گوشہ کو روشن کیا تو ملتان بھی اُسی روشنی سے منور ہوا چنانچہ آج کل یہ صوبہ بادشاہ دادگر شہنشاہ اکبر کے دائرہ حکومت میں داخل ہے۔

سرکار تتھہ

یہ صوبہ قدیم زمانے سے خود مختار و جداگانہ سرکار تھی لیکن اب ممالک محروسہ میں داخل ہے۔ اس کا طول بھکسر سے کچ و مکران تک دو سو ستاون کوس اور عرض قصبہ بدین سے بندر لاہری تک سو کوس اور توابع بھکر یعنی قصبہ چاندو سے بیکانیر تک ساٹھ کوس ہے۔ اس سرکار کے جانب مشرق گجرات شمال کے سمت بھکر جنوب میں دریائے شور اور مغرب میں کچ و مکران واقع ہیں۔

یہ صوبہ اقلیم دوم میں داخل ہے اس کا طول البلد ۱۰۲ درجے تیس دقیقے عرض البلد چوبیس درجے دس دقیقے ہے۔ قدیم زمانے میں برہمنا آباد اس کا پائے تخت تھا۔ یہ ایک بڑا شہر ہے جس میں ایک مستحکم قلعہ ہے۔ اس حصار میں ۱۴۰۰ برج تھے اور ہر برج دوسرے سے ایک طناب کے فاصلے پر واقع تھا چنانچہ اس زمانے میں بھی اس قلعے کے استحکام کے کثیر نشانات باقی ہیں۔ برہمنا آباد کے بعد الور اس کا صدر مقام ہوا اور اس زمانے میں تتھہ جس کو دیبل کہتے ہیں صوبہ کا پائے تخت ہے اس کے شمالی کوہستان کی مختلف شاخیں ہیں جن میں سے ایک قندھار تک پھیلی ہوئی ہے۔ اس کوہستان کی دوسری شاخ دریائے شور سے قصبہ کوہ بار (کورہ بار۔ کوہ بارہ) تک چلی گئی ہے اور سیوستان میں جاکر ختم ہوئی ہے۔ کوہ بار میں اس شاخ کو رام گر اور سیوستان میں اسے لکھی کہتے ہیں اس صوبے میں بلوچیوں کا سب سے بڑا اور مشہور فرقہ کلچانی آباد ہے۔ ان کے میں ہزار گھر ہیں جن میں ہزار سوار ہیں۔ عمدہ نسل کے اونٹ بھی یہاں پائے جاتے ہیں۔ اس کوہستان کی

تیسری شاخ سیہوان سے سیوی تک چلی گئی ہے اس شاخ کو کھتر کہتے ہیں۔ اس مقام پر ترمردی قوم کے افراد آباد ہیں جن میں تین سو سوار اور سات ہزار پیادے ہیں۔ اس قوم سے کم درجے کا ایک دوسرا قبیلہ بلوچیوں کا یہاں آباد ہے جسے ننظری کہتے ہیں جن میں ایک ہزار جانباز ہیں یہاں گھوڑے بہت اچھی نسل کے ہوتے ہیں۔ اس کوہستان کی چوتھی شاخ ایک طرف کیچ سے ملی ہوئی ہے اور دوسری طرف کلمانی سرحد سے اس شاخ کو کارہ کہتے ہیں اور یہاں چار ہزار بلوچی آباد ہیں۔

موسم سرما میں اتنی ٹھنڈ نہیں ہوتی کہ باشندے پوستین کا استعمال کریں۔ گرمی کے زمانے میں سوا سیوستان کے ہر مقام کا موسم اعتدال پر رہتا ہے۔ اس صوبے میں ہر قسم کے میوے پیدا ہوتے ہیں خصوصاً یہاں کے آم بیحد لذیذ ہوتے ہیں۔ ٹھٹھہ کے جنگلوں میں چھوٹے قسم کا ایک خربزہ خودرو پیدا ہوتا ہے پھول کثرت سے پیدا ہوتے ہیں اور اونٹ عمدہ نسل کے اور کثرت سے پائے جاتے ہیں سفر کا ذریعہ کشتیاں ہیں اور ان کشتیوں کی مختلف قسمیں ہیں ایسی چھوٹی اور بڑی کشتیاں تقریباً چالیس ہزار ہیں گورخر خرگوشں۔ کوتہ پاچہ (کوتہ پا) اور مچھلی کا شکار ہر دلعزیز و مرغوب تفریح ہے۔

اس سرکار میں غلہ بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ زمیندار پیداوار کا تیسرا حصہ کسان سے وصول کرتا ہے۔ صوبہ میں نمک اور لوہے کی کانیں بھی پائی جاتی ہیں شالی چاول عمدہ اور کثرت سے پیدا ہوتے ہیں۔ ٹھٹھہ سے چھ کوس کے فاصلے پر زرد پتھر کی کان ہے۔ اس کان سے چھوٹے اور بڑے اور ہر طرح کے پتھر کاٹے جاتے ہیں اور تعمیر مکانات میں کام آتے۔ ہیں ملک کی عام غذا خشکا اور مچھلی ہے۔ یہاں کے باشندے مچھلی کی قاق بناتے ہیں اور انھیں کشتیوں پر لاد کر بندرگاہوں اور دوسرے شہروں میں پہنچاتے اور فروخت کر کے معقول فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ مچھلی سے تیل بھی نکالتے ہیں کشتیاں بنانے میں بھی استعمال کرتے ہیں۔ یہاں مچھلی کی ایک اور قسم پائی جاتی ہے جسے پلوہ کہتے ہیں نہایت عمدہ اور لذیذ ہوتی ہے دریائے شور سے سندھ میں آتی ہے۔ یہاں وہی بہت عمدہ بنایا جاتا ہے اور چار مہینے تک خراب نہیں ہوتا اور برابر کام آتا ہے۔

(۱) سیہوان کے قریب ایک بڑی جھیل ہے جس کا طول دو روز کی راہ کی مسافت کے مطابق ہے اس جھیل کا نام منچھور ہے اس جھیل میں خودساختہ جزیرے بنائے گئے ہیں

جس میں ماہی گیر آباد ہیں۔
سب سے زیادہ عجیب وغریب واقعہ ایک جگر خوار کا ہے۔ یہ انسان ہے۔ جو اپنی نظر اور جادو سے انسان کا جگر نکال لیتا ہے بعض اشخاص کا بیان ہے کہ اس افسوں ساز شخص پر بعض اوقات ایک ایسی حالت طاری ہوتی ہے کہ جس انسان پر وہ نظر ڈالتا ہے وہ فوراً بیہوش ہو جاتا ہے۔ اس کے سبب میں ایک شئی اور جگر خوار جو انار دانہ سے مشابہہ ہوتی ہے ہوش کے پاس جسم سے نکال لیتا ہے اور تھوڑی دیر اسے اپنی پنڈلیوں میں چھپائے رکھتا ہے۔ اس دوران میں وہ بدنصیب معمول بالکل بیہوش و غافل رہتا ہے۔ جب معمول اس بیمار کی حالت میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اس کی زندگی سے ناامیدی ہو جاتی ہے تو دوسرے اشخاص اسی تخم کو جو عامل کی پنڈلیوں میں دبا رہتا ہے آگ میں ڈال دیتے ہیں۔ یہ دانہ آگ میں پڑتے ہی طباق کی طرح پھیل جاتا ہے۔ اس روٹی کو جگر خوار عامل اپنے ہم نشینوں کے ساتھ کھاتا ہے اور غریب معمول ہمیشہ کے لئے دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔ جگر خوار جسے چاہے اپنے علم کی تعلیم بھی کر سکتا ہے تعلیم کا قاعدہ یہ ہے کہ نوآموز کو اسی روٹی میں سے کچھ حصہ کھانے کو دیا جاتا ہے اور اس کے بعد اسے منتر سکھایا جاتا ہے۔ اگر جگر خوار حالت عمل میں گرفتار کر لیا جاتا ہے اور اس کی پنڈلی کھول کر وہ تخم نکال لیا جاتا ہے اور دانہ معمول کو کھلا دیا جاتا ہے تو غریب مسحور اپنی اصلی حالت پر آ جاتا ہے۔ اس عمل کی کرنے والی زیادہ تر عورتیں ہیں۔ ان جگر خواروں کے بابت بیان کیا جاتا ہے کہ یہ افسون ساز قلیل مدت میں دور دراز مقامات سے جو شے چاہتا ہے منگا لیتا ہے اور اگر ان کے جسم میں پتھر باندھ کر انھیں دریا میں ڈال دیتے ہیں تو یہ ساحر غرق آب نہیں ہوتے جب کسی جگر خوار سے اس کے عمل کی قوت سلب کرنا چاہتے ہیں تو اس کو دونوں کنپٹیوں اور جسم کے دوسرے جوڑوں پر داغ دیتے ہیں اور اس کی آنکھ میں نمک بھر دیتے ہیں اور اس کے بعد جگر خوار کو زمین کے اندر ایک کمرے میں الٹا لٹکا دیتے ہیں اور چالیس شبانہ روز اسے اسی حالت میں پڑا رہنے دیتے ہیں اس درمیان میں اس شخص غذا میں نمک نہیں ڈالتے اور چند اشخاص ایک قسم کا افسون پڑھا کرتے ہیں۔ اس عمل کے زمانے میں جگر خوار کو ڈھچرہ کے نام سے یاد کرتے ہیں (ڈھچرہ بہ فتح دال ہندی و ہائے خفی و سکون جیم فارسی

وفتح را دہائے مکتوب) اس ترکیب سے تو قوت عمل تو ضرور سلب ہو جاتی ہے لیکن اس کے بعد بھی معمول دوسرے جگرخواروں کو بخوبی پہچان سکتا ہے اور یہ مردم آزار انسان اسی مسلوب العمل شخص کی شناخت سے گرفتار کئے جاتے ہیں۔ یہ تائب شخص مسحور کو افسوں و دیگر ادویات سے اچھا بھی کرسکتا ہے غرضکہ ان جگرخوار انسانوں کے بابت عجیب و غریب فسانے نقل کئے جاتے ہیں جن کا سمجھنا قیاس و عقل سے بعید ہے۔

یہ ملک صوبہ ملتان کی چوتھی سرکار ہے۔ اوچھ کی سرحد سے لیکر ٹھہٹہ تک شمال کی طرف کوہستانی سلسلہ پھیلا ہوا ہے اس کوہستان میں بلوچیوں کے مختلف قبیلے آباد ہیں۔ جنوب میں اوچھ سے گجرات تک ریگی ٹیلوں کا سلسلہ ہے اس ریگستاں میں احشام بھٹی اور دوسرے مختلف فرقے آباد ہیں بھکر سے نصیرپور اور امرکوٹ تک کا حصہ مردم سودہ وجاریچہ اور دیگر اقوام کا مسکن ہے۔ اس صوبے میں پانچ سرکار اور ترپن پرگنے ہیں۔ اس کی آمدنی چھ کرور اکسٹھ لاکھ باون ہزار تین سو ترانوے دام ہے۔

سرکار تتھہ

۱۸ محل۔ ۲۵۹۹۹۹۱ دام آمدنی۔

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱	بندر راہری	۰	۱۹۴۱۵	۰	۰	۰	۰
۲	ٹبورا	۰	۴۹۳۲۸۶	۰	۰	۰	۰
۳	بہرام پور	۰	۱۳۱۱۹۱۲	۰	۰	۰	۰
۴	بوری	۰	۴۳۴۴۰۵	۰	۰	۰	۰
۵	جکر	۰	۳۴۸۴۶۲	۰	۰	۰	۰
۶	جارا	۰	۸۲۳۹۰	۰	۰	۰	۰
۷	ورک (درگ)	۰	۲۹۷۰۴۴۱	۰	۰	۰	۰
۸	ڈکری (دکری)	۰	۳۱۵۹۲۱	۰	۰	۰	۰

شمار پرگنات	اسماے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۹	رتنہ	۰	۸۴۲۱۴۴	۰	۰	۰	۰
۱۰	سانکورہ	۰	۲۱۰۸۰۹۷	۰	۰	۰	۰
۱۱	سرسی جام	۰	۱۴۲۶۴۱	۰	۰	۰	۰
۱۲	کربہر	۰	۳۳۲۸۴۷۶	۰	۰	۰	۰
۱۳	لکین کھیرہ	۰	۵۳۵۷۹۵	۰	۰	۰	۰
۱۴	ملجہ	۰	۱۱۰۵۶۰۶	۰	۰	۰	۰
۱۵	مانجر	۰	۱۳۲۱۷۵۲	۰	۰	۰	۰
۱۶	نظام پور	۰	۳۵۲۷۲۴	۰	۰	۰	۰

سرکار حاجکان

۱۱ محل ۱۱۷۸۴۵۸۶ دام آمدنی.

شمار پرگنات	اسماے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱	بلغ فتح	۰	۳۴۰۱۷۳	۰	۰	۰	۰
۲	پیلہ	۰	۶۵۶۳۱۷	۰	۰	۰	۰ ۰
۳	حاجکان	۰	۵۵۵۶۹۹	۰	۰	۰	۰
۴	جون	۰	۳۱۶۵۴۱۸	۰	۰	۰	۰
۵	راہ بان	۰	۷۴۲۹۷۳	۰	۰	۰	۰
۶	قریات مذکور	۰	۴۳۶۷۸۳	۰	۰	۰	۰
۷	کروری	۰	۵۲۹۹۳۷	۰	۰	۰	۰
۸	بوندا	۰	۱۱۱۹۹۷۳	۰	۰	۰	۰
۹	مندنی	۰	۶۹۴۲۶۹	۰	۰	۰	۰
۱۰	مدوی	۰	۲۳۵۲۶۰۵	۰	۰	۰	۰

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱۱	نوبیار	۰	۱۲۸۰۴۳۹	۰	۰	۰	۰

سرکار سیوستان

۹ محل۔ ۱۵۵۴۶۸۰۸ دام آمدنی۔

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱	باتر	۰	۲۰۲۰۸۸۴	۰	۰	۰	۰
۲	باغبانان	۰	۱۹۴۸۱۵۲	۰	۰	۰	۰
۳	بن	۰	۱۹۰۲۰۳۳	۰	۰	۰	۰
۴	بوسیکان	۰	۱۸۲۵۱۹۰	۰	۰	۰	۰
۵	جنجہ	۰	۱۹۷۸۹۵۳	۰	۰	۰	۰
۶	خط	۰	۱۳۲۹۹۲۳	۰	۰	۰	۰
۷	حویلی سیوستان اسمیں ایک مضبوط قلعہ بھی ہے۔	۰	۱۶۶۹۷۳۲	۰	۰	۰	۰
۸	کاہان	۰	۱۶۴۰۷۶۴	۰	۰	۰	۰
۹	لاکھاوٹ	۰	۱۲۳۱	۰	۰	۰	۰

سرکار نصیرپور

۷ محل۔ ۷۸۳۴۶۰۰ دام آمدنی۔

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱	امرکوٹ	۰	۱۰۵۷۸۰۲	۰	۰	۰	۰

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۲	تلسرہ	۰	۳۲۶۱۰۴	۰	۰	۰	۰
۳	ساوانی	۰	۳۰۳۱۵۳۰	۰	۰	۰	۰
۴	کیدال	۰	۵۱۵۹۰۴	۰	۰	۰	۰
۵	کاسار	۰	۴۰۱۷۳۸	۰	۰	۰	۰
۶	مارکندن	۰	۶۲۳۳۹۶	۰	۰	۰	۰
۷	نصیرپور	۰	۱۸۷۸۱۲۶	۰	۰	۰	۰

سرکار چکرہالہ

*۸ محل اس میں ہیں اور ۵۰۸۵۴۰۸ دام اس کی آمدنی ہے۔

نمبر شمار	اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادے	ذات
۱	ارپور	۰	۷۳۱۱۹۰	۰	۰	۰	۰
۲	چکرہالہ	۰	۷۴۷۱۷۵	۰	۰	۰	۰
۳	سیار	۰	۷۱۹۲۰۷	۰	۰	۰	۰
۴	غازی پور	۰	۶۸۳۶۵۸	۰	۰	۰	۰
۵	تواری	۰	۵۷۱۰۷۳	۰	۰	۰	۰
۶	کھری جونہ	۰	۵۰۸۱۵۲	۰	۰	۰	۰
۷	برکہ مناؤلی	۰	۴۹۰۳۶۸	۰	۰	۰	۰
۸	برہی	۰	۳۳۳۵۸۸	۰	۰	۰	۰

فہرست فرمانروایاں

(۱) فرزندان تمیم انصاری در عہد حکومت بنی امیہ

(۲) سومرگان ۳۶　-　۵۰۰ سال
(۳) جام انر خاندان کچھ -　تین برس چھ ماہ
(۴) جام جونا　-　چار برس
(۵) جام بانتھیہ　-　۱۵ برس
(۶) جام تماچی　-　تیرہ برس چند ماہ
(۷) جام صلاح الدین -　گیارہ برس چند ماہ
(۸) جام نظام الدین -　دو سال چند ماہ
(۹) جام علی شیر تماچی -　چھ سال و چند ماہ
(۱۰) جام کران بن تماچی -　ایکروز دو پاس
(۱۱) فتح خاں ولد سکندر خاں - گیارہ برس چند ماہ
(۱۲) تغلق　-　اٹھائیس برس
(۱۳) مبارک پردہ دار -　تین روز
(۱۴) سکندر بن فتح خاں -　ایک سال چھ ماہ
(۱۵) سنجر عرف رادھن -　آٹھ برس چند ماہ
(۱۶) جام نظام الدین عرف جام نندا - چھ برس چند ماہ
(۱۷) جام فیروز لبیر　-　بارہ سال
(۱۸) جام صلاح الدین
(۱۹) جام فیروز بار دگر

قدیم زمانے میں ایک راجہ مسمی سہرس حکمران تھا اس راجہ کا پائے تخت الور تھا اس کا ملک شمال میں سرحد کشمیر تک اور پچھم کی جانب کران تک پھیلا ہوا تھا۔ شمال میں دریائے شور اور پورب کی سمت پہاڑی سلسلہ تھا فارس کی ایک فاتح فوج نے اس پر لشکر کشی کی اور راجہ معرکۂ جنگ میں کام آیا۔ فتح مند لشکر شہر اور ملک کو تاراج کر کے اپنے وطن واپس گیا۔ رائے ساہی پسر راجہ سہرس باپ کا جانشین ہوا اس راجہ کے دانشمند وزیر مسمی رام کی دانائی وحسن سیاست سے ملک میں انصاف و امن کا دور دورہ ہوا ایک کم مرتبہ برہمن مسمی جوچ وزیر کے دربار میں حاضر ہو کر اس کے ملازموں میں داخل ہوا۔ اس برہمن نے اپنی

چرب زبانی و خوشامد سے وزیر کے دل میں ایسی جگہ کر لی کہ تھوڑے ہی زمانے میں بلند مرتبہ پر فائز ہو گیا۔ اس برہمن کا اقتدار اس قدر بڑھا کہ وزیر کے مرنے کے بعد یہ رام کا جانشین قرار پایا۔ جوج نے اپنی سفلہ مزاجی و بد فطرتی سے راجہ کی زوجہ سے رابطہ انتحاد قائم کیا ہر چند ارا کین دولت نے جوج کی شرارت و بد باطنی کی مالک کو اطلاع دی لیکن راجہ نے کسی بھی خواہ کی بات کا یقین نہ کیا۔ اسی دوران میں راجہ بیمار ہوا اور جوج بد باطن سے اپنی بد بخت و بے شرم محبوبہ کے اتفاق رائے سے سرداران فوج کو ایک ایک کر کے مشورہ کے بہانے سے اپنے پاس طلب کیا اور سب کو نظر بند کر دیا برہمن نے ان سرداروں کے دشمنوں کو دلخوش کن وعدوں سے اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ سب کی زندگی کا خاتمہ کر دیں۔ ان بدبختوں نے جان نثار درباریوں کو تہ تیغ کر ڈالا اور ادھر راجہ نے بھی وفات پائی اب اس کمینہ برہمن نے مسند حکومت پر جلوس کیا اور دنیا دار زر پرستوں نے اس کو اپنا فرمانروا تسلیم کیا۔ جوج نے رانی کو اپنے محل میں داخل کیا اور گویا اس طرح اپنی عاقبت تباہ کی۔ اس راجہ نے ملک کو معمور و آباد کرنے اور حدود سلطنت کو وسیع بنانے میں بجد کوشش کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قلیل زمانے میں وہ کچھ اور مکران پر قابض ہو گیا۔

حضرت عمر خطاب کے عہد معدلت میں مغیرہ ابوالعاص بحرین کے راستے سے دیبل میں وارد ہوئے۔ اس نواح کی فوج نے مسلمانوں سے جنگ آزمائی کی اور حضرت مغیرہ نے معرکۂ کارزار میں شہادت پائی۔

(امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے عہد خلافت میں ایک صاحب فہم و فراست شخص سندھ کے حالات دریافت کرنے کے لئے روانہ کیا گیا۔ اس قاصد نے اس مضمون کا معروضہ پیش کیا کہ اگر سندھ کی مہم پر جرار لشکر روانہ کیا جائیگا تو مجاہدین کے ضروریات زندگی کا سامان فراہم کرنا دشوار ہوگا اور اگر قلیل فوج اس نواح کا رخ کرے گی تو کاربرآری مشکل ہے۔ اس قاصد نے معروضہ میں بے شمار ہمت شکن واقعات درج کئے۔ امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک لشکر اس جانب روانہ فرمایا اس فوج نے دیبل کے ایک حصہ پر قبضہ کر لیا لیکن حضرت خلیفہ راشد کی شہادت کی خبر سنکر لشکر اس مقام سے کوچ کر کے مکران میں مقیم ہوا حضرت امیر معاویہ نے سندھ پر دو بار لشکر کشی کی اور ہر مرتبہ بیشمار مسلمان شہید ہوئے۔

چچ نے چالیس سال کے اقبال مند دور حکومت کے بعد دنیا کو خیرباد کہا اسکے فرزند خرد

مسلمی داہر نے تخت حکومت پر جلوس کیا۔

ولید بن عبدالملک کے زمانے میں حجاج والی عراق ہوا اور اُس نے اپنے ابن عم و داماد محمد قاسم کو سندیہ کی مہم پر روانہ کیا جس نے داہر کے مقابلے میں بار ہا صف آرائی کی۔ آخر کار دسویں رمضان ۹۹ھ یوم پنجشنبہ کو داہر میدان جنگ میں کام آیا اور ملک سندھ پر اس لشکر کا قبضہ ہوگیا۔ داہر کی دو بیٹیاں مع دیگر مال غنیمت کے خلیفہ کے حضور میں روانہ کی گئیں۔ یہ عورتیں انتقام کے جذبات سے اس درجہ مغلوب ہو رہی تھیں کہ انھوں نے خلیفہ سے دروغ بیانی کی اور یہ ظاہر کیا کہ خلیفہ کے حضور میں روانہ کرنے سے قبل محمد قاسم ان کو اپنے تصرف میں لا چکا ہے۔ ولید نے داہر کی بیٹیوں سے کنارہ کشی اختیار کی اور غضبناک ہو کر اس مضمون کا فرمان روانہ کیا کہ محمد قاسم کو زندہ ایک کھال میں سی کر اسی طرح خلیفہ کے حضور میں روانہ کیا جائے۔ ولید کا فرمان اس وقت پہنچا جبکہ محمد قاسم ہری چند والی قنوج پر حملہ آور ہونے والا تھا محمد قاسم نے بادشاہ کے حکم کے آگے سر تسلیم خم کیا اور اسی حالت میں ولید کے حضور میں روانہ کر دیا گیا۔ ولید نے محمد قاسم کو اسی ہیئت کذائی لئے ان عورتوں کے سامنے پیش کیا۔ داہر کی بیٹیوں نے اس امر پر اپنی مسرت ظاہر کی کہ انھوں نے اپنے باپ کے قاتل کو اپنی آنکھوں سے اس حالت میں دیکھ لیا۔ خلیفہ کے اس حکم پر بعید تعجب ہوتا ہے کہ اُس نے ناعاقبت اندیشی سے یہ کارروائی کی۔ انصاف پسند فرمانروا کا فریضہ ہے کہ ہر کس و ناکس کے بیان و قول پر بے قابو نہ ہو جائے اور فہم و فراست کے ساتھ ہر معاملے کی تحقیق و تفتیش کرے اس لئے کہ پردہ زمین پر صداقت بعید کمیاب ہے اور ہر مقام پر دروغ بیانی کی گرم بازاری ہے۔ فرمانروا کو بالخصوص اپنے مقرب و دست گرفتہ افراد کے معاملے میں نہایت احتیاط سے کام لینا چاہئے اسلئے کہ اکثر افراد نے وجہ مخالفت و حسد کی بنا پر ان کے دشمن بنکر نقصان پہنچانے پر ہر وقت آمادہ و تیار رہتے ہیں جو فروشِ گندم نما افراد سے ہر لحظہ ہوشیار رہنا سلاطین کے لئے ناگزیر و ضروری ہے اس لئے کہ اکثر بد طینت و فتنہ انگیز اشخاص محض چرب زبانی سے اپنی قیمت کو بڑھاتے اور یاوہ گوئی و دروغ بیانی سے بے گناہ و نیک کردار اشخاص کو تباہ و برباد کرتے ہیں۔

محمد قاسم کی وفات کے بعد چند سال تک اس ملک پر بنی تمیم انصاری کی اولاد نے حکومت کی۔ اس قبیلہ کے بعد سمرہ خاندان کے اراکین فرمانروائی اور انکے بعد سمیہ قوم کے

عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔ یہ آخرالذکر فرمانروا اپنے کو جمشید کی نسل سے ظاہر کرتے اور جام کے لقب سے فرمارو ائی کرتے تھے۔

جام بانہنیہ کے عہد میں سلطان فیروز نے تین مرتبہ دہلی سے لشکر کشی کی اور جام مذکور کے ساتھ شدید معرکہ آرائیاں کیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تیسرے معرکہ میں جام مذکور حریف کے ہاتھ میں گرفتار ہوگیا۔ فیروز شاہ جام بانہنیہ کو اپنے ہمراہ دہلی لے گیا اور سندھ کی حکومت اپنے امرا کے سپرد کی۔ فیروز شاہ کو جام مذکور کی سلامتی فطرت و نیز سیاست دانی سے بعد کو آگاہی ہوئی اور بادشاہ نے جام مذکور کو حاکم سندھ مقرر کیا۔ جام تغلق کی وفات کے بعد ایک پردہ دار مبارک نام فتنہ پرداز افراد کے ایک گروہ کی اعانت سے فرمانروا ہوا۔ مبارک کے بعد سکندر بن جام فتح خاں نے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔ جام نندا کے زمانۂ حکومت میں شاہ بیگ ارغون نے قندھار سے حملہ کرکے سیوی پر قبضہ کر لیا اور اپنے برادر خرد سلطان محمد کو مفتوحہ رقبہ کا حاکم بنا کر خود قندھار واپس گیا۔ جام نندا نے سلطان محمد کے مقابلہ میں ایک لشکر روانہ کیا اور سلطان محمد معرکہ کارزار میں کام آیا۔ شاہ بیگ نے بار دیگر سندھ پر حملہ کیا اور سیوان و نیز سندھ کے بیشتر حصہ پر قبضہ کرکے مفتوحہ ممالک اپنے اراکین کے سپرد کئے اور قندھار واپس گیا۔ جام فیروز کے عہد حکومت میں اس کے ایک عزیز مسمی صلاح الدین نے بغاوت کی لیکن اپنے مقاصد میں ناکام رہ کر سلطان محمود گجراتی کے دامن میں پناہ گزیں ہوا۔ محمود گجراتی نے نہایت تپاک سے اس کا خیر مقدم کیا اور ایک لشکر اس کے ہمراہ سندھ روانہ کیا جام فیروز کے وزیر مسمیٰ دریا خاں نے نا عاقبت اندیشی سے صلاح الدین کا ساتھ دیا اور سندھ کا ملک بلا کسی جنگ آزمائی کے صلاح الدین کے قبضے میں آگیا قلیل زمانے کے بعد وزیر مذکور نے جام فیروز کی مدد پر جو گوشۂ تنہائی میں خلوت گزیں تھا کمر ہمت باندھی اور جام فیروز بار دگر حاکم سندھ ہوا صلاح الدین دوبارہ گجرات روانہ ہوا اور سلطان گجرات کے لشکر کے ساتھ سندھ پر حملہ آور ہو کر ملک پر بار دگر قابض ہوا۔ جام فیروز قندھار کا رخ کرکے شاہ بیگ سے امداد کا خواستگار ہوا شاہ بیگ نے فیروز کو مدد دی۔ سیابوان کے نواح میں فریقین کا مقابلہ ہوا اور صلاح الدین مع اپنے فرزند کے میدان جنگ میں کام آیا۔ ۹۲۹ھ میں شاہ بیگ نے سندھ پر حملہ کیا اور ملک جام فیروز کے قبضۂ اقتدار سے نکال لیا۔ جام فیروز گجرات پہنچا اور اپنی دختر سلطان بہادر کے حبالۂ عقد میں دیکر گجراتی امرا کے گروہ میں داخل ہوگیا اور سندھ کی حکومت بار دگر شاہ بیگ کے

قبضۂ اقتدار میں چلی گئی۔ شاہ بیگ میر ذوالنون بیگ سپہ سالار سلطان حسین میرزا کا فرزند ہے۔ سپہ سالار مذکور قندھار کا حاکم و جاگیردار تھا۔ شیبک خاں ازبک نے پسران سلطان حسین میرزا سے معرکہ آرائی کی اور ذوالنون بیگ اپنے آقا زادوں کی حمایت میں میدان جنگ میں کام آیا۔ ذوالنون کے بعد اُس کا فرزند رشید حاکم قندھار ہوا یہ شخص اپنے زمانے کا بے مثل بہادر اور علوم مروجہ کا فاضل تھا۔ شاہ بیگ نے وفات پائی اور اس کا فرزند شاہ حسین حاکم قندھار ہوا شاہ حسین نے سلطان محمود کے مقابلے میں فتح پائی اور ملتان پر قابض ہوا۔ شاہ حسین کے بعد میرزا عیسیٰ پسر عبدالعلی ترخاں اور یابندہ محمد یکے بعد دیگرے فرمانروا ہوئے۔ یابندہ محمد کی دماغی حالت درست نہ تھی اس لیے خود حکومت نہ کر سکتا تھا اور اس کا فرزند جانی بیگ مہمات ملکی کو انجام دیتا تھا یہاں تک کہ جہاں پناہ کی فاتح فوج نے اس ملک کا رخ کر کے ملک میں امن و امان کا سکہ رائج کیا اور جانی بیگ شاہی امرا کے گروہ میں داخل ہو گیا۔

صوبۂ کابل

یہ صوبہ اقلیم سوم وچہارم میں واقع ہے۔ کشمیر، پکلی، بنیر، سواد وبجوڑ، قندھار، زابلستان اسی صوبے میں داخل ہیں۔ پیشتر صوبے کا پائے تخت غزنی تھا لیکن اس زمانے میں کابل اس کا صدر مقام ہے۔

سرکار کشمیر

صوبۂ کابل میں یہ سرکار سوم وچہارم اقلیم میں داخل ہے۔ اس کا طول قنبر ویر سے کشن گنگ تک ایک سو تیس کوس اور اس کا عرض دس سے پچیس کوس تک ہے۔ کشمیر کے مشرق میں پرستان اور دریائے چناب، جنوب مشرق میں باہنال اور کوہ جموں، شمال مشرق میں تبت کلاں، مغرب میں پکلی اور دریائے کشن گنگ، مغرب وجنوب میں ملک کھکر اور مغرب وشمال میں تبت خرد واقع ہیں۔ اس سرکار کے ہر چہار طرف شمالی کوہ کا سلسلہ پھیلا ہوا ہے۔ ہندوستان سے کشمیر جانے کے چھبیس راستے ہیں لیکن بھنبر اور پکلی کی راہیں بہترین ہیں اور ان راستوں سے سواریوں پر سفر کیا جا سکتا ہے۔ بھنبر کی راہ قریب تر فاصلہ ہے اور اس کی تین شاخیں ہیں ہستی وتز قدیم زمانے میں لشکر کی آمد ورفت اسی راہ سے ہوتی تھی پیرپنجال، قبلۂ عالم تین مرتبہ اسی راستے سے کشمیر تشریف لے گئے ہیں اگر اس پہاڑ پر کسی بیل یا گھوڑے کو قتل کرتے ہیں تو ابر وباد کا طوفان فوراً اٹھتا ہے اور بارش کے ساتھ اولے بھی گرنے شروع ہو جاتے ہیں۔

تنگ تلہ۔ یہ ایک بیحد دلفریب خطۂ ملک ہے اگر تمام سرزمین کو ایک باغ ہمیشہ بہار کہیں جس میں ایک فلک آسا قلعہ واقع ہے تو یہ قول ہرگز مبالغہ نہ ہوگا

اور اگر اس حصے کو نازک مزاج عیش پسند افراد کی سیر گاہ یا گوشہ نشین حضرات کا خلوت کدہ کہیں تو قطعاً بیجا نہ ہوگا۔ خوشگوار چشمے اور خوش آیند آبشاریں قلب و دماغ کے لئے سرمایۂ عشرت و فرحت ہیں اور اس کی آب و ہوا صحت و تندرستی کے لئے بیحد مفید و عمدہ ہے۔ بارش و برف باری میں یہ ملک ایران و توران سے مشابہ اور موسم باراں کے لحاظ سے ہندوستان کے مماثل ہے۔ ملک کی زمین آبی، للمی (خشک) اور جلکلہاتی ہے جو روح کو فرحت بخشتی ہے۔ بنفشہ، گل سرخ اور نرگس کے خودرو پھولوں کے جنگل لہلہا رہے ہیں۔ اس سرزمین کے پھولوں کو شمار کرنا اندازۂ حساب سے باہر ہے۔ بہار و خزاں ہر دو موسم بیحد دلفریب ہیں۔ ملک میں تمام مکانات لکڑی کے بنے ہوئے ہیں جو چہار منزل کے یا اس سے بھی زائد حصوں کے ہوتے ہیں، دیواروں سے گھرے ہوئے مکانات تعمیر کرنے کا یہاں قاعدہ نہیں ہے۔ مکانات کی چھتوں پر گل لالہ بوتے ہیں جو موسم بہار میں بیحد لطف انگیز نظارہ ہوتا ہے۔ مکان کے سب سے نیچے حصے میں جانور و دیگر اسباب رکھتے اور دوسرے حصے میں خود رہتے ہیں۔ تیسرے اور چوتھے حصے مال و سامان کے لئے مخصوص ہیں لکڑی کی کثرت و نیز مسلسل زلزلوں کی وجہ سے سنگی و خشتی مکانات نہیں بنائے جاتے لیکن قدیم بت خانوں کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے جن میں اس زمانے میں اکثر منہدم ہیں۔ طرح طرح کے پشمینے تیار ہوتے ہیں، خاصکر شال جو تمام عالم میں بطور تحفہ لے جاتے ہیں۔ کشمیر کی بدترین شے یہاں کے انسان ہیں۔ تعجب یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ ملک بیحد آباد اور سرمایۂ زندگی قلیل ہے لیکن پھر بھی ملک میں چوری اور گداگری بہت کم ہے۔ سوا شاہ آلو و شہتوت کے دوسرے میوے بہ کثرت پیدا ہوتے ہیں۔ خربزہ و سیب و شفتالو و زرد آلو بیحد عمدہ پیدا ہوتے ہیں۔ انگور اگرچہ بکثرت پیدا ہوتا ہے لیکن عمدہ قسم کم ہوتی ہے اور اس کی ٹہنیاں درخت توت پر بیل دیتی ہیں۔ کشمیر کے باشندے توت کم کھاتے ہیں اور اُس کی پتیاں ریشم کے کیڑوں کے کام آتی ہیں۔ ان کا تخم گلگت (کرکت۔ کلکت، گلگشت۔ کیلاک) و تبت خرد سے لاتے ہیں۔ گلگت کا تخم عمدہ اور بکثرت میوہ پیدا کرتا ہے۔ اس ملک کی خوراک چاول، شراب، مچھلی اور مختلف قسم کی ترکاریاں ہیں۔ ترکاریوں کو سکھا کر محفوظ رکھتے ہیں۔

پختہ چانول کو ایک شب گذار کر کھاتے ہیں۔ اگرچہ شالی چانول بکثرت پیدا ہوتا ہے لیکن اس کی بہترین قسم دستیاب نہیں ہوتی۔ گیہوں چھوٹا اور سیاہ فام ہوتا ہے، چنا اور جو قطعاً نہیں پائے جاتے۔ کدی سے مشابہہ ایک قسم کا بکرا پایا جاتا ہے جس کو اہل کشمیر نہنڈو کہتے ہیں، اس کا گوشت نازک خوش مزہ اور زود ہضم ہوتا ہے۔ لباس میں عام طور پر پوستین کا رواج ہے۔ ایک پوستین کئی سال تک کام دیتی ہے۔ گھوڑے چھوٹے اور مضبوط ہوتے ہیں اور دشوار گزار راستوں کو خوبی کے ساتھ طے کرتے ہیں ہاتھی اور اونٹ اس ملک میں نہیں پائے جاتے۔ یہاں کی گائے سیاہ و بدشکل ہوتی ہے لیکن اس کا دودھ اور گھی نہایت عمدہ ہوتا ہے۔ بڑے شہروں کی طرح مختلف پیشہ ور یہاں بھی آباد ہیں۔ بازار میں خرید و فروخت کا دستور بہت کم ہے۔ کشمیر کے تاجر اپنے ہی مکانات میں سودا فروشی کرتے ہیں۔ سانپ، بچھو اور دوسرے مردم آزار جانور شہر میں نہیں پائے جاتے۔ یہاں ایک پہاڑ ہے جس کو مہادیو کہتے ہیں جس مقام سے اس پہاڑ کی چوٹی نظر آتی ہے وہاں سانپ پیدا نہیں ہوتا۔ کمان کشی کا اس قدر رواج ہے کہ اس کی وجہ سے گوریا کا ملک میں نام و نشان نہیں ہے۔ اہل کشمیر ایک آہنی کمان بناتے اور استعمال کرتے ہیں۔ یہاں کے باشندے کشتیوں میں بیٹھ کر تالابوں کی سیر کرتے ہیں اور شکاری جانور مرغابیوں کو جو ہوا میں اڑتی ہوتی ہیں، اوپر جاکر پکڑتے اور کشتیوں میں لے آتے ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ شکاری جانور مرغابیوں کو عین تالاب میں اپنے پنجوں کے نیچے دبا کر خود اُن کی پیٹھ پر سوار ہو جاتے ہیں جو بجید خوشنما منظر ہے۔ بارہ سنگھوں اور کبک کا بھی شکار کرتے اور چیتوں کو بھی ہلاک کرتے ہیں۔ بارکشی عام طور پر کشتیوں کے ذریعے سے ہوتی ہے۔ انسان بھی بھاری بوجھ اپنے اوپر لاد کر دشوار گزار مقامات میں راہ طے کرتے ہیں۔ ملاح اور بڑھئی اپنے اپنے پیشوں میں بجید کامیاب ہیں۔ اس ملک میں برہمن بکثرت آباد ہیں۔

اگرچہ کشمیر کی مقامی زبان جداگانہ ہے لیکن علوم و فنون کی کتابیں سنسکرت میں لکھی گئی ہیں۔ اہل کشمیر کا خط بھی جداگانہ ہے جس میں وہ خط و کتابت کرتے ہیں۔ کشمیری لوز پر لکھتے ہیں جو ایک درخت کی چھال ہے اور خفیف محنت میں اُس کے اوراق اُتارتے جاتے ہیں۔ ان اوراق کے نوشتے عرصے تک بحال خود

موجود رہتے ہیں۔ ملک کی قدیم کتابیں توزی اوراق پر لکھی گئی ہیں۔ یہاں کی سیاہی گہری ہوتی ہے کہ دھونے سے بھی نہیں چھٹتی۔ اگرچہ قدیم زمانے میں کشمیر میں ہندی علوم رائج تھے لیکن اس وقت مختلف علوم وفنون کی تحصیل کی جاتی ہے اور اہل کشمیر کی قابلیت ہمہ گیر ہے کشمیر میں رمل وفال و اختر شناسی ہندوستان کے ان علوم کے مطابق ہے۔ اہل کشمیر مذہب میں سنی مقلد ہیں۔ ملک میں امامیہ اور نوربخشی گروہ بھی پائے جاتے ہیں۔ ان تمام مذاہب کے پیرو ایک دوسرے کے مخالف و دشمن ہیں یہ اشخاص بیشتر ایرانی وتورانی ہیں۔ اہل موسیقی بکثرت پائے جاتے ہیں لیکن ایک نئی آواز میں نغمہ سرائی کرتے ہیں جو ہر فرد کے لئے جگر خراش ہے۔ ملک کا بہترین طبقہ برہمنوں کا گروہ ہے اگرچہ یہ قبیلہ بھی تقلید اور اسلاف کی رسم بیجا میں مبتلا ہے لیکن بلا کسی تکلف وتصنع کے خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ غیر مذہب کے افراد پر طعنہ زنی سے پرہیز کرتے اور دست سوال دراز کرنے اور حصول جاہ میں دربدر پھرنے سے پرہیز کرتے ہیں میوہ دار درخت لگاتے اور اس کے منافع سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یہ فرقہ نہ گوشت کھاتا ہے اور نہ شادی کرتا ہے۔ اس قبیلے کے تقریباً دو ہزار افراد پائے جاتے ہیں۔

کشمیر میں ایک تولہ سولہ ماشے کا ہوتا ہے اور ہر ماشہ چھ سرخ کے برابر خیال کیا جاتا ہے۔ یہاں کی اشرفی کا وزن سولہ دانی ہے اور ہر دانی چھ سرخ کے مساوی ہے اس حساب سے کشمیری اشرفی دہلی کے رائج الوقت طلائی سکے سے چار سرخ وزن میں زیادہ ہوتی ہے۔ روپ ساسنو (ساہو۔ رپ ساسنو۔ ساسنو) چاندی کا سکہ ہے جس کا وزن نو ماشے ہے۔ پنچوہ تانبے کا سکہ ہے جو ½ درم کے مساوی ہے جس کو کسیرہ کہتے ہیں۔ بارہ کانی کسیرہ کا نصف ہے اور شکری اس کا چوتھائی حصہ ہے۔ چار کسیرہ کو ہت اور چالیس کسیرہ کو ساسنو اور ½ ۱ ساسنو کو سکہ (تنگہ) اور سو ساسنو کو ایک لک کہتے ہیں، جو اکبر شاہی شمار کے مطابق ایک ہزار درم کے مساوی ہے۔

ہندو فضلا تمام ملک کشمیر کو عبادت گاہ خیال کرتے ہیں۔ اس سرزمین میں پینتالیس[۵] زیارت گاہیں خاص مہادیو کی طرف اور چونسٹھ[۶۴] بشن کی طرف اور تین برہما کی طرف اور بائیس درگا کی طرف منسوب ہیں۔ تمام ملک میں سات سو مقامات پر سانپ کی شکلیں کندہ کی گئی ہیں جن کی پرستش کی جاتی ہے ان کے متعلق

عجیب و غریب افسانے منقول ہیں۔

سری نگر کشمیر کا پائے تخت ہے۔ یہ شہر چار کوس لانبا ہے۔ دریائے بہت و مار، لچھمہ کل اس کے درمیان سے گذرتے ہیں۔ لچھمہ کل اکثر اوقات خشک رہتا ہے اور مار میں پانی اس قدر کم ہو جاتا ہے کہ کشتیاں نہیں چل سکتیں، یہ شہر قدیم زمانے سے آباد ہے اور مختلف پیشہ ور شہر میں آباد ہیں۔ کشمیری صناع شال بہت عمدہ بنتے ہیں۔ بالوں سے بانات وصوف بناتے ہیں جو بیحد نرم ہوتے ہیں۔ درمہ پٹو اور دیگر پشمینے تیار ہوتے ہیں لیکن ان کی بہترین قسم تبت سے لائی جاتی ہے میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ چند روز اس شہر میں مقیم رہے ہے۔ حضرت کی ایک خانقاہ سری نگر میں موجود ہے۔ شہر کے مشرق کی طرف ایک پہاڑی ہے جو کوہ سلیمان کے نام سے مشہور ہے۔ شہر سے متصل دو تالاب ہیں جو تمام سال پانی سے لبریز رہتے ہیں۔ تعجب یہ ہے کہ باوجود پانی خوش ذائقہ و ہاضم ہونے کے ان کا پانی عرصے تک خراب نہیں ہوتا بشرطیکہ ان کے مخارج بند نہ ہوں۔

قصبۂ برنگ کے قریب ایک دراز درہ ہے اور اس میں ایک حوض سات گز لانبا اور چوڑا واقع ہے۔ حوض قد آدم گہرا ہے۔ ہندو اس مقام کو بہت بڑی تیرتھ خیال کرتے ہیں۔ حیرت انگیز امر یہ ہے کہ یہ حوض گیارہ مہینے خشک رہتا ہے اور اردی بہشت ماہ الٰہی میں دو چشمے پھوٹتے ہیں۔ ایک چشمہ ایک کونے کے ایک غار سے جس کی شکل ہاون کی سی ہے، جوش کھاتا ہے۔ اس غار کو سندھ براری کہتے ہیں۔ دوسرا چشمہ دوسرے گوشے سے پھوٹتا ہے جس کو ستہ ریشی کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ یہ حوض انھی دو چشموں سے لبریز ہوتا ہے۔ کبھی تو یہ چشمے ایک پہر تک جوش مارتے ہیں اور کبھی صرف ایک لمحہ اور اس کے بعد پانی کے جوشش میں کمی ہونے لگتی ہے۔ یہاں تک کہ پانی کا ایک قطرہ بھی باقی نہیں رہتا۔ روزانہ صبح، دوپہر اور شام تین مرتبہ پانی بڑھتا ہے۔ پوجاری رنگ برنگ کے پھول ہر چشمے کے نام سے جدا جدا پانی میں ڈالتے ہیں اور پانی کا زور کم ہو جانے کے بعد ہر چشمے کے مخصوص پھول اسی کی تہہ میں پائے جاتے ہیں۔ غالباً یہ بھی جام عدل کی طرح قدیم اشخاص کا ایک عمل صنعت ہے جو نا واقف افراد کو پرستش و اعتقاد کے جال میں گرفتار کرتا ہے۔

اس جوار میں ایک چشمہ ہے جو چھ مہینے خشک رہتا ہے۔ یہ قاعدہ ہے کہ ایک خاص روز اہل زراعت اس چشمے پر جاتے اور بطور نذر شکرانہ ایک بکرے یا بھیڑ کی قربانی کرتے ہیں اس عمل کے بعد چشمے سے پانی پھوٹتا اور جوار کے پانچ مواضعات کو سیراب کرتا ہے۔ اگر پانی سیلاب کی صورت اختیار کرتا ہے تو بار دگر وہی عمل قربانی کرتے ہیں اور پانی خود بخود بند ہو جاتا ہے۔ اس جوار میں ایک دوسرا چشمہ بھی ہے جس کو کوکرناگ کہتے ہیں۔ اس چشمے کا پانی بہت ہلکا، ٹھنڈا اور ہاضم ہے۔ اگر بھوکا شخص اس کا پانی پی لے تو شکم سیر ہو جاتا ہے۔ اگر شکم سیر اس کا پانی استعمال کرے تو فوراً بھوک معلوم ہوتی ہے۔ اس مقام سے قلیل فاصلے پر سات چشمے اپنی روانی کی پُرلطف بہار دکھاتے ہیں۔ ان کے درمیان میں ایک خوبصورت سنگی بت خانہ ہے۔ عبادت گزار مشتاق مرگ اشخاص اس جوار میں اپنے گرد ایک بہت بڑی آگ روشن کرتے اور خدا کا تقرب حاصل کرنے کے خیال سے مردانہ وار جل کر خاک سیاہ ہو جاتے ہیں۔ اس کے شمال میں ایک پہاڑ ہے جس میں لوہے کی کان پائی جاتی ہے۔

اینچ کے مضافات میں موضع پنج ہزارہ بہت بڑی تیرتھ ہے۔ قدیم زمانے میں یہ ایک بہت بڑا شہر تھا جس میں ایک عجیب وغریب بت خانہ واقع تھا اس کے قریب ایک دلکش سبزہ زار ہے جو نندی مرگ کے نام سے مشہور ہے۔ مولف حیران ہے کہ اس سرزمین کی ہمواری کی تعریف کرے یا یہ کہ اُس کے سبزے اور پھولوں کی خوبی یا یہاں کی آب وہوا یا اُس کی فیض بخش تاثیر کی مدح میں نغمہ سرائی کرے۔

موضع پن پور مضافات وہیی میں (وہی۔ دیہی) بارہ ہزار بیگے زمین زعفران پیدا ہوتی ہے۔ یہ لہلہاتے ہوئے کھیت مشکل پسند افراد کو بھی اپنا فریفتہ کر لیتے ہیں۔ آخر ماہ فروردی اور تمام ماہ اردی بہشت میں جو زعفران کی کشتکاری کا موسم ہے پیشتر ہل چلا کر زمین کو نرم کر لیتے ہیں اور کلند (کستی) سے مختلف قطعات زمین کو تیار کرتے ہیں اور اس کے بعد زعفران کے گٹھے زمین میں بوتے ہیں۔ یہ تخم ایک ماہ میں سرسبز ہو جاتے ہیں اور ماہ مہر کے آخر میں اپنے کمال کو پہنچ جاتے ہیں۔ پودے بلندی میں ایک بالشت سے زیادہ نہیں ہوتے۔ ان کا تنہ سفید ہوتا ہے۔ پودا

ایک انگل بڑھنے پر پھول دینے لگتا ہے اور یکے بعد دیگرے آٹھ پھول پھولتے ہیں۔ پھول میں چھ سوسنی رنگ کی پتیاں ہوتی ہیں۔ اکثر اوقات چھ پھنکڑیوں میں تین زرد ہوتی ہیں اور تین سرخ اور یہی سرخ پھنکڑیاں زعفران کہلاتی ہیں۔ موسم گل کے ختم ہونے کے بعد تنے پر سبز پتیاں نمودار ہوتی ہیں۔ ایک تخم کاری چھ سال برابر پھول دیتی ہے۔ پہلے سال پھول کم پھلتے پھولتے ہیں۔ دوسرے سال پھولوں کی سہ گنی تعداد ہو جاتی ہے اور تیسرے سال پودے کی نشوونما کامل ہو جاتی ہے اور چھ سال تک برابر پھولتا رہتا ہے۔ تخمی گٹھے ایک جگہ سے اکھاڑ کر دوسرے مقام پر بوئے جاتے ہیں اگر اسی جگہ چھوڑ دئے جائیں تو رفتہ رفتہ گل کر خراب ہو جاتے ہیں اور اگر کاشتہ مقام سے اکھاڑ لئے جائیں تو دوسری جگہ کام میں آسکتے ہیں۔

موضع ریون (زیون - بلون) میں ایک چشمہ اور ایک حوض ہے جس کو ہندو متبرک خیال کرتے اور چنانچہ اُن کا عقیدہ ہے کہ تخم زعفران اس چشمے میں پیدا ہوتے ہیں کشتکاری کے شروع میں اس چشمے کی پرستش کرتے اور گائے کا دودھ اس میں ڈالتے ہیں۔ اگر دودھ پانی کی تہہ میں بیٹھ جاتا ہے تو فال نیک سمجھتے اور اپنی خواہش کے مطابق زعفران حاصل کرنے کی امید کرتے ہیں اور اگر دودھ سطح آب پر رہ جاتا ہے تو شگون بد سمجھا جاتا ہے۔

موضع کھریو میں تین سو ساٹھ چشمے ہیں جن میں ہر چشمہ عبادت الٰہی کا واسطہ خیال کیا جاتا ہے۔ اسی مقام کے قریب لوہے کی کان ہے۔

مرداون (مردآدون، مرداوون، مردوردون) تبت کلاں سے ملحق ہے۔ اس حصۂ ملک میں نہٹد عمدہ اور قدآور مجید بارکش دستیاب ہوتے ہیں۔ اسی کے قریب چترکوٹ نام ایک پہاڑ ہے۔ اس پہاڑ پر سانپ اس قدر کثرت سے پائے جاتے ہیں کہ یہاں کی سرزمین پر قدم رکھنا دشوار ہے۔ قریب ہی ایک دشوار گزار پہاڑی ہے اور اس کے برابر ایک بڑا حوض ہے۔ ہر شخص اس کی راہ معلوم نہیں کر سکتا اور اکثر اوقات یہ نگاہوں سے پوشیدہ ہو جاتا ہے۔

دامن کوہ میں اکثر مقامات پر مہادیو کی مورتیں بلور نما پتھر کی دستیاب ہوتی ہیں، جن کو دیکھ کر تعجب ہوتا ہے۔ اچھ دل کے جوار جو کھٹار کے مضافات میں ہے ایک

چشمہ ہے جو ایک ہاتھ بلند جوش مارتا ہے۔ اس کا پانی ٹھنڈا، ہلکا اور ہاضم ہونے میں بےنظیر ہے بیمار اس چشمے کا پانی تھوڑے روز برابر پیتے ہیں تو تندرست ہوجاتے ہیں۔

موضع کوٹھر میں (کوٹھر، کوٹھر، گوٹھر) بیحد عجیب و غریب چشمہ ہے جس کے گرد ایک سنگی بتخانہ ہے۔ اس چشمے کا پانی کم ہوجانے کے بعد مہادیو کی ایک صندلی مورت ظاہر ہوتی ہے۔ اس چشمے کا پانی متغیر نہیں ہوتا۔ اس کے نواح میں ایک بیحد بلند پہاڑ ہے۔ کشمیری بارہ سنگھے یہاں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ پہاڑ پر ایک نمکین چشمہ بھی ہے۔

فنن ایک پہاڑی پر آباد ہے۔ ایک زمانے میں یہاں ایک بڑا بت خانہ تھا۔ پہاڑی کے اوپر ایک چھوٹا حوض ہے جس کا پانی کبھی کم نہیں ہوتا۔ بعض اشخاص کا خیال ہے کہ چاہ بابل اسی مقام پر واقع ہے لیکن موجودہ زمانے میں صرف ایک گڑھے کا نشان پایا جاتا ہے۔ پہاڑی کے نشیب میں ایک چشمہ ہے جس کے سرے پر ایک تالاب بنا دیا گیا ہے۔ تالاب میں بیشمار مچھلیاں ہیں لیکن مقامی تقدس کی وجہ سے ان مچھلیوں کو نقصان نہیں پہنچایا جاتا۔ اس کے پہلو میں ایک غار ہے جس کی گہرائی نامعلوم ہے۔

کھاور پارا میں ایک چشمہ ہے جس کا پانی عجیب و غریب شور مچاتا ہوا اوپر کی جانب اچھلتا ہے۔

موضع اش میں (الیش، البس، اس، ہیں) بابا زین الدین ایشی کی خانقاہ ہے۔ یہ خلوت خانہ کمر کوہ میں واقع ہے۔ کہتے ہیں کہ قدیم زمانے میں اس پہاڑ پر پانی نہ تھا لیکن جب بابا زین الدین نے یہاں سکونت اختیار کی تو ایک چشمہ پھوٹا۔ بابا زین الدین نے بارہ سال اس خلوت خانے میں بسر کئے اور آخر کار ایک پتھر غار کے منہ پر رکھ کر ہمیشہ کے لئے روپوش ہوگئے اور پھر اُن کا نشان نہ ملا۔

قصبۂ وچھن پارہ۔ تبت کلاں سے ملحق ہے اور دامن کوہ میں واقع ہے۔ قصبۂ مذکورہ بالا چشمے سے سیراب ہوتا ہے۔ تبت کلاں اور قصبۂ مذکور کے درمیان ایک غار ہے جس میں امرناتھ نام ایک برف کی مورت ہے۔ یہ مقام بہت بڑا تیرتھ ہے۔ عروج ماہ میں جبکہ نیا چاند افق پر نمودار ہوتا ہے تو برف کا ایک حباب سطح پر نمودار ہوتا ہے اور ہر روز تھوڑا تھوڑا بڑھتا ہے۔ اس حباب کی حبابی ترقی پندرھویں تاریخ تک مسلسل جاری رہتی ہے اور آخر وہ دو گز الٰہی سے زیادہ بلند ہوجاتا ہے۔ نزول ماہ کے

شروع ہوتے ہی صورت بھی گھٹنے لگتی ہے یہاں تک کہ ختم ماہ پر پیکر بھی ناپدید ہوجاتا ہے۔ اس صورت کو مہادیو کی مورت خیال کرتے اور اپنے مقاصد کے پورا ہونے کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ اس غار کے قریب امراوتی نام ایک نہر ہے۔ اس نہر کی مٹی بعید سفید ہوتی ہے۔ ہندو اس مٹی کو بعید مبارک خیال کرتے اور اپنے بدن پر اُس کو ملتے ہیں۔ اس کوہستانی حصّۂ ملک کا برف کبھی کم نہیں ہوتا۔ ٹھنڈ کی زیادتی، راہ کی تنگی اور سڑک کی دشوار گذاری سے مسافروں کو اس راہ میں بعید تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے۔

موضع واکھامون میں ایک چشمہ ہے جس زمانے میں کہ چشمے کا پانی جوش مارتا اور گندلا ہوتا ہے اور خس و خاشاک سطح آب پر نمودار ہوجاتے ہیں، اس وقت ملک میں فتنہ و فساد کی گرم بازاری ہوتی ہے۔ اس کے قریب سنگ سلیمان کی کان ہے، جس کے برتن بنائے جاتے ہیں۔

پرگنۂ پھاگ کے جوار میں مختلف اقسام کے پودے اور سبزہ زار پائے جاتے ہیں۔ اس سے ملحق ایک بڑا تالاب ہے جس کو دل کہتے ہیں۔ اس کی ایک سمت شہر سے ملی ہوئی ہے تالاب کی سطح پر چند خود ساختہ جزیرے ہیں جن میں کشتکاری کی جاتی ہے۔ بددیانت افراد ان کے چرخ کاٹ کر دوسرے گوشوں میں لے جاتے ہیں۔ سلطان زین العابدین نے اس تالاب کے درمیان ایک سد ایک کوس لانبی تعمیر کرائی ہے جو شہر سے پرگنۂ مذکور تک پھیلی ہوئی ہے۔ اس کے قریب ایک چشمہ ہے جس کا پانی پینے سے بیمار شفایاب ہوجاتے ہیں۔

موضع ہد میں سات چشمے باہم ملتے ہیں۔ یہ مقام بعید فرحت بخش ہے۔ ان چشموں کے گرد سنگی عمارات ہیں جو زمانۂ قدیم کی یادگار ہیں۔ اس مقام پر ایک چشمہ ایسا بھی ہے جس کا پانی موسم سرما میں گرم اور گرمی کے زمانے میں بعید سرد رہتا ہے۔

موضع بازوال میں ایک آبشار کوتل شاہ کوٹ سے بعید زور و شور کے ساتھ گرتی ہے۔ اس آبشار کو شالہ مار کہتے ہیں۔ اس مقام پر مچھلیوں کا خوب شکار کیا جاتا ہے۔ رواں پانی کے دونوں طرف بند پنجرے رکھ دیئے جاتے ہیں، جب پانی بہہ جاتا ہے تو پنجروں کے اندر سے مچھلیاں پکڑلی جاتی ہیں۔

ائیشہ بلاری (ایش بلاری) میں ایک چشمہ ہندوؤں کی تیرتھ ہے۔ اس چشمے کو سوایسر (سوائیشر) کے نام سے موسوم کرتے ہیں چشمے کے گرد متعدد سنگی تہخانے ہیں۔ شکرناگ نام

ایک چشمہ ہے جو تمام سال خشک رہتا ہے۔ لیکن جس مہینے کی نویں تاریخ جمعے کے روز پڑتی ہے اس دن چشمہ پھوٹتا ہے اور صبح سے شام تک جاری رہتا ہے۔ بیشمار اشخاص برکت حاصل کرنے کے لئے چشمے کے گرد جمع ہوتے ہیں موضع زنبل (زنبیل۔زنیل) میں ایک چشمہ اور ایک حوض ہے۔ اہل حاجت جوز پانی میں ڈالتے ہیں اگر پھل سطح آب پر رہا تو فال نیک ہے اور اگر پانی کی تہہ میں بیٹھ گیا تو شگون بدخیال کرتے ہیں۔

باتھال میں درگا نام ایک بت خانہ ہے۔ جو شخص کہ اپنے اور اپنے دشمن کے مستقبل سے اطلاع چاہتا ہے وہ دو برتنوں میں پختہ چاول بھر کر ایک طرف اپنے نام سے اور ایک اپنے دشمن کے نام سے بت خانے کے اندر رکھتا اور بت کدے کا دروازہ بند کر دیتا ہے۔ دوسرے روز حاجتمند تعظیم و تکریم کے جذبات دل میں لئے ہوئے بت خانے میں حاضر ہوتا اور حالات معلوم کرتا ہے جس شخص کے نام کا برتن پھولوں اور زعفران سے بھرا ہوا دستیاب ہوتا ہے، اس کی تمنا حسب خواہش حاصل ہوتی ہے اور جس نامراد کا نام نہاد برتن خس و خاشاک سے پُر نظر آتا ہے وہ تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ تعجب انگیز امر یہ ہے کہ جس پیچیدہ معاملے میں حق کی شناخت مشکل ہو جاتی ہے، فریقین کو دو مرغ یا دو بکروں کے ہمراہ اس تہخانے میں روانہ کرتے ہیں اور دونوں فریق جانوروں کو زہر دیتے ہیں اور ہر شخص اپنا ہاتھ جانوروں کے بدن پر ملتا ہے جو شخص کہ برسر حق ہے اُس کا زہر آلود جانور زندہ رہتا ہے اور اس کے کاذب فریق کا مسموم جانور مر جاتا ہے۔

سرزمین ویر میں دریائے بہت کا منبع ہے۔ یہ سرچشمہ ایک حوض کی شکل کا ہے، جو پیمائش میں ایک جریب کے برابر ہے۔ چشمہ بڑے زور و شور اور آواز کے ساتھ اُبلتا ہے اور اس سے پھین نکلتا ہے۔ اس چشمے کی گہرائی کا اندازہ نہیں ہو سکا۔ چشمے کا نام ویرناگ ہے یہاں کے باشندوں نے اس کے چاروں طرف پتھر سے حدبندی کر دی ہے اور چشمے کے پورب جانب متعدد سنگی مندر ہیں۔ موضع فیر میں ایک دوسرا چشمہ ہے جسے یہاں کے باشندے ہوتی سندھیہ کے نام سے پکارتے ہیں۔ یہ چشمہ موسم بہار کے دو مہینوں میں جوش کھاتا ہے۔ چشمہ ہر وقت پانی سے لبریز رہتا ہے اور کبھی خشک نہیں ہوتا۔

بالو کے ایک موضع میں دیوسر نام ایک حوض ہے جو بھلوناگ کے نام سے مشہور ہے اس کی پیمائش بست دربست ہے۔ اس چشمے کی تہہ سے پانی جوش کھاتا اور ابلتا ہے۔ اس کے گرد

آنکھوں میں ٹھنڈک پیدا کرنے والا سبزہ زار ہے اور چشمے کے اوپر سرسبز درختوں کا ایک فطرتی سایہ بان بنا ہوا ہے۔ یہاں کے باشندوں میں جو شخص سال کی فصلی حالت اور موسمی آب و ہوا اور نیز اپنے اقبال اور ادبار کی حقیقت جاننا چاہتا ہے وہ ایک مٹی کے گھڑے میں چاول بھر کر اُس کے منھ کو مٹی سے بند کر دیتا ہے۔ اس کے بعد گھڑے کے ایک کنارے پر اپنا نام لکھ کر چشمے میں ڈال دیتا ہے۔ قلیل مدت کے بعد وہ تہہ آب گھڑا خود بخود چشمے کی سطح پر نمودار ہوتا ہے اور فال دیکھنے والا اُس گھڑے کو چشمے سے نکال کر کھولتا ہے، اگر اس کے اندر چاول گرم اور خوشبودار پاتا ہے تو موسمی حالت کی خوبی اور اپنی اقبالمندی کی دل خوش کُن خبر سے مسرور ہوتا ہے اور اگر گھڑے کے اندر سے بجائے چاولوں کے مٹی و پتھر اور خاک و خس برآمد ہوتا ہے تو موسم کی خرابی اور اپنی بد قسمتی کی خطرناک خبر سے مطلّع ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور چشمہ ہے جسے دسی کہتے ہیں۔ یہ چشمہ پہاڑ کے ایک دہانے سے پھوٹتا ہے۔ اس پانی کا اپنے منبع سے نکلنا بحد فرحت بخش منظر ہے۔ اس مقام پر ایک عمیق غار ہے جس میں بیس گز کی بلندی سے پانی کی چادر بڑے زور و شور سے گرتی ہے۔ ہندو جوگی مردانہ وار پہاڑ کی بلندی سے اس میں کود کر اپنی جان دیتے ہیں۔ ان جاں بازوں کا عقیدہ ہے کہ دنیاوی زندگی کو اس طرح قربان کر نا روحانی ہستی و خوشی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

کوتھار میں ایک چشمہ ہے، جس کی خاصیت یہ ہے کہ گیارہ مہینے خشک رہتا ہے لیکن بارھویں مہینے جب مشتری سیارہ برج اسد میں داخل ہوتا ہے تو پہلی جمعرات کو چشمہ پانی سے لبریز ہو جاتا ہے اور ایک ہفتہ کامل لبریز رہتا ہے۔ ایک ہفتے کے بعد چشمہ دفعتہً خشک ہو جاتا ہے اور پھر دوسری جمعرات کو خود بخود لبریز ہو جاتا ہے اور بعد ازاں ایک سال کامل پانی سے لبریز رہتا ہے۔

موضع متلہامہ میں درختوں کا ایک جنگل ہے۔ یہ جنگل عقاب کا نشیمن ہے۔ اس جانور کے پر ٹوپیاں بنانے میں کام آتے ہیں اور عام طور پر اس جانور کا گوشت یہاں کھایا بھی جاتا ہے۔

شکر وہ کے قریب ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے، جس کی چوٹی پر ایک چشمہ ہے۔ یہ چشمہ سال بھر برابر پانی سے لبریز رہتا ہے۔ یہ مقام ہندو جوگیوں کی زیارت گاہ ہے۔ اس پہاڑی کی چوٹی پر برف نہیں گرتا۔

اسی طرح ناگاموں میں ایک چشمہ ہے جسے نیلہ ناگ کہتے ہیں۔ اس چشمے کا حوض بیس بیگے کا ہے اور اس کا پانی بیحد صاف و شفاف اور نیلے رنگ کا ہے۔ یہ جگہ متبرک خیال کی جاتی ہے۔ اس چشمے کے گرد ہندو فرقے کے اکثر جاں باز جوگی آگ میں جل کر اپنی جان دے دیتے ہیں۔ بڑے تعجب کی بات یہ ہے کہ بعض اشخاص چشمے سے فال لیتے ہیں۔ فال کا طریقہ یہ ہے کہ اخروٹ کے چار ٹکڑے کر کے چشمے میں ڈال دیتے ہیں اگر ٹکڑوں میں طاق عدد سطح آب پر تیرتے رہ جاتے ہیں تو فال نیک سمجھی جاتی ہے ورنہ اس کے برعکس خیال کیا جاتا ہے۔ قدیم زمانے میں اس چشمے سے ایک کتاب برآمد ہوئی ہے جسے نیل مت کہتے ہیں۔ اس کتاب میں کشمیر کے تمام حالات اور اس کے مندروں کی تفصیل مندرج ہے۔ ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ اس حوض کے نیچے ایک عظیم الشان شہر آباد ہے اور اس شہر میں بلند اور عالی شان عمارتیں ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ بدشاہ کے زمانے میں ایک برہمن اس حوض کے نیچے اترا اور تین روز کے بعد حوض سے نکلا اور شہر کے چند تحفے اپنے ساتھ لایا اور اس نے وہاں کے کچھ حالات بھی بیان کئے۔

موضع باروا میں ایک چشمہ ہے جس میں اتوار کے دن مبروص نہاتے اور مرض سے شفا پاتے ہیں۔ اسی نواح میں ایک ٹیلہ ہے جو جانوروں کی چراگاہ ہے۔ اس مقام کی گھاس جانوروں کے بدن میں فربہی لاتی ہے

اچھ کے پرگنہ موضع ہل تقل میں ایک سوزاں درخت ہے، اس کی خاصیت یہ ہے کہ اس درخت کی چھوٹی سی چھوٹی شاخ کو ہلانے سے درخت کانپنے لگتا ہے۔

لار تبت کے پہاڑوں سے ملا ہوا ہے۔ اس کے شمال میں ایک بلند پہاڑ ہے جس کی بلندی تمام ملک میں نمودار ہے۔ اس پہاڑ کے دامن سے دو چشمے پھوٹتے ہیں ایک چشمے کا پانی بیحد ٹھنڈا اور دوسرے کا بہت گرم ہے۔ مقامی باشندے اس مقام کو بھی پرستش گاہ خیال کرتے ہیں۔ مردہ اجسام کی ہڈیاں اسی جگہ جلا کر خاکستر کی جاتی ہیں اس پہاڑ کے درمیان میں ایک بڑی جھیل ہے۔ مردوں کی ہڈیاں اور ان کی خاک اس جھیل میں ڈالتے ہیں اور اسے تقرب الٰہی کا وسیلہ جانتے ہیں۔ اگر اس جھیل میں اتفاق سے کسی جانور کا گوشت گر پڑتا ہے تو شدید بارش اور برف باری ہونے لگتی ہے۔ جو دریا کہ تبت سے نکلا ہے اسے سندھ کہتے ہیں۔ دریا کا پانی خوشگوار اور اتنا صاف ہے کہ تہہ آب کی

مچھلیاں اچھی طرح نظر آتی ہیں۔ شکاری ان مچھلیوں کو لوہے کی سلاخوں اور دوسری ترکیبوں سے گرفتار کرتے ہیں۔ شہاب الدین پور میں دریائے بہت کے چنار کے آباد ہے۔ شہر کے گرد چنار کے بڑے اور عمدہ درخت ہیں اور درحقیقت یہ مقام رہنے کے لائق ہے۔ اسی جگہ سندھ دریائے بہت میں گرتا ہے

تیلہ مولہ میں زمین کا ایک ٹکڑا ہے جس کا رقبہ سو بیگے ہے۔ یہ ٹکڑا بارش کے زمانے میں سیلاب کی وجہ سے تہ آب رہتا ہے اور پانی خشک ہونے کے بعد بھی اُس پر نمی باقی رہتی ہے۔ یہاں کے باشندے تقریباً ایک گز لانبی لکڑی زمین کے اندر گاڑتے ہیں اور اس کے بعد سوراخ میں ہاتھ ڈال کر کم و بیش دو سیر وزن کی مچھلیاں پکڑتے اور کھاتے ہیں۔

ست پور میں ایک حوض ہے۔ اس حوض کی تہہ کا اب تک کسی کو اندازہ نہیں ہوا، اکثر اشخاص اس حوض کو متبرک خیال کر کے اُس کی پرستش کرتے ہیں اس کے علاوہ بھونیسر نام ایک مندر ہے جو مہادیو کی طرف منسوب ہے، جو اشخاص اس مندر کی زیارت کو آتے ہیں۔ ان کو تمام شب پرستش کی آواز سنائی دیتی ہے لیکن اس کا پتا نہیں چلتا کہ یہ آواز کہاں سے آتی ہے۔

کوہاموء میں جو تبت خُرد سے ملحق ہے ایک بہت بڑی جھیل ہے اُسے اولر کہتے ہیں اور اُس کا دور اٹھائیس کوس ہے۔ دریائے بہت اسی جھیل میں گرتا ہے اور نہر کے قریب پہنچ کر دریا کا دامن نابود ہو جاتا ہے۔ اس مقام پر سلطان زین العابدین نے زین لنگ نام ایک عالیشان محل تعمیر کرایا ہے۔ باشندے کشتیوں کو پتھر اور درختوں کی شاخ اور پتوں سے بھر کر کشتیوں کی جھیل میں ڈال دیتے ہیں۔ تین چار مہینے کے بعد رسیوں سے ان کشتیوں کو اوپر کھینچتے ہیں اور اسی طرح کثیر تعداد میں وہ مچھلیاں برآمد ہوتی ہیں جو ان کشتیوں میں اپنا گھر بنا لیتی ہیں۔ یہاں مرغابی کا شکار بیحد عمدہ تفریح ہے۔ موضع اخس میں ہرنوں کو جھیل کی طرف ہانکتے ہیں اور اس طرح اس کا شکار کرتے ہیں، اچھاموکے قریب ایک کنجان جزیرہ ہے جس میں کثرت سے درخت پائے جاتے ہیں۔ یہ عجیب امر ہے کہ جب درخت ہوا سے ہلتے ہیں تو جزیرہ بھی جنبش میں آجاتے ہے۔

پرس پور میں بھی زعفران پیدا ہوتی ہے۔ اس شہر میں ایک بڑا بت خانہ تھا، سلطان زین العابدین کے باپ سلطان سکندر نے اس بتخانے کو مسمار کیا، بتخانے سے ایک

لوہے کی تختی برآمد ہوئی جس پر ہندی میں یہ لکھا تھا کہ گیارہ سو برس کے بعد ایک شخص سکندر نام اس کو تباہ کرے گا اور اس طرح وبال اپنی گردن پر لے گا۔

چلوان کے مسکن پرگنہ کمراج کے ایک موضع تراہ گاؤں میں ایک چشمہ ہے جسے چیرناگ کہتے ہیں، اس کا پانی بہت خوشگوار ہے چشمے کے درمیان ایک سنگی عمارت قدیم زمانے کی موجود ہے۔ اس چشمے کی مچھلیاں بہت بڑی ہوتی ہیں جو شخص ان مچھلیوں کو ہاتھ لگاتا ہے کسی نہ کسی مصیبت میں گرفتار ہو جاتا ہے۔

کرگانوں کے قریب ایک درہ ہے جس کا نام سیم ہے۔ اس مقام پر دس جریب لانبا ایک زمین کا ٹکڑا ہے۔ اس قطعۂ زمین کی یہ خاصیت ہے کہ جب ستارہ مشتری برج اسد میں داخل ہوتا ہے تو یہ ٹکڑا ایک مہینا کامل اتنا گرم ہو جاتا ہے کہ درخت بالکل جل جاتے ہیں اور اگر دیگ میں غلہ بھر کر رکھ دیتے ہیں تو اناج پک جاتا ہے۔ یہاں ایک معمور اور چھوٹا سا قصبہ بھی آباد ہے۔ کمراج سے ایک درہ شروع ہوتا ہے جس کا ایک سرا کاشغر ہے اور دوسرا سرا پورب کی جانب پکلی سے ملحق ہے۔ اس درے میں سونا پایا جاتا ہے۔ سونا نکالنے کی ترکیب یہ ہے کہ لانبے بال والے بکروں کا چمڑا درے کی گزرگاہوں میں بچھا دیتے ہیں اور چمڑے کو ہر چہار طرف سے بڑے بڑے پتھروں سے دبا دیتے ہیں تاکہ چمڑا پانی میں ڈوبنے نہ پائے تین روز کے بعد کھالوں کو درے سے نکال کر دھوپ میں سکھاتے ہیں جب چمڑا سوکھ جاتا ہے تو اسے جھاڑتے ہیں اور اس طرح تین تولے وزن تک کے ریزے زمین پر گرتے ہیں۔ ایک دوسرا درہ بھی کاشغر سے متصل ہے۔ اس درے کو گلگٹ کہتے ہیں۔ اس درے کی خاک کو دھو کر اس سے بھی سونا نکالتے ہیں۔ ہاتے ہاموں سے دو روزہ راہ کے فاصلے پر ایک دریا ستی نام بہتا ہے۔ یہ دریا ولایت دارود سے بہتا ہوا یہاں آتا ہے اس کے پانی سے بھی سونا نکالتے ہیں، دریا کے کنارے ایک تبخانہ ہے جو درگا کی طرف منسوب اور جس کا نام شارد ہے۔ ہندو اس بت خانے کو بیحد متبرک خیال کرتے ہیں بشکل بچے کی ہشکل بچہ پر آٹھویں تھہ کو تبخانے کو جنبش ہوتی ہے جس سے عجیب وغریب کرشمے ظاہر ہوتے ہیں۔ مالگزاری تحصیل کرنے کا طریقہ غلے کی بٹادن ہے، زمین کی ضبطی اور نیز مالگزاری میں نقدی ادا کرنے کا ملک میں دستور نہیں ہے۔ سائرجہات کے بعض حصوں میں نقدی رقم وصول کی جاتی ہے۔ چانول کی خروار میں نقدی رقم اور اسی طرح کی جنس

مالگزاری میں داخل کر سکتے ہیں۔ اگرچہ عرصۂ دراز سے یہ دستور ہے کہ پیداوار کا تیسرا حصہ مالگزاری میں دیا جاتا ہے لیکن اس عام قاعدے کی پابندی نہیں ہوتی تھی اور نصف سے زیادہ پیداوار سرکاری محاصل میں لے لی جاتی تھی لیکن جہاں پناہ نے اپنی انصاف پروری سے نصف مقدار معین قرار دی ہے۔ قاضی کی قرارداد کے موافق محاصل کی تعداد تیس لاکھ ترسٹھ ہزار پچاس خروار گیارہ ترک سمجھی گئی ہے۔ ایک خروار تین من آٹھ سیر اکبر شاہی کا ہوتا ہے۔ دو دام وزن کا ایک پتھر ہوتا ہے جسے پل کہتے ہیں۔ اس وزن کا نصف اور چوتھائی حصہ بھی رائج ہے۔ ساڑھے سات پل کا ایک سیر اور دو سیر کا نصف من اور چار سیر کا ایک ترک اور سولہ ترک کا ایک خروار ہوتا ہے۔ اکبر شاہی وزن کے موافق ترک آٹھ سیر کا ہوتا ہے۔ قاضی نے چند سال کے مروّجہ نرخ کو جمع کر کے اس کا اوسط نکال لیا ہے۔ یہ خروار انتیس دام کا قرار پایا اور خروار نقدی پر اپنے بھاؤ کے مطابق تیرہ دام کا سمجھا گیا۔ اس حساب سے کل مالگزاری سات کروڑ چھیالیس لاکھ ستر ہزار چار سو گیارہ دام ہوئی جس میں سے نو لاکھ ایک ہزار چھ سو ترسٹھ خروار آٹھ ترک نقدی میں ادا کئے جاتے ہیں جو ایک کرور بتیس لاکھ بائیس ہزار ایک سو تراسی دام کے برابر ہوئیں۔

آصف خاں نے تیس لاکھ اُنہتر ہزار چار سو تینتالیس خروار مالگزاری مقرر کی جس میں دس لاکھ گیارہ ہزار تین سو تئیس ½ خروار نقدی ادا کئے جاتے تھے۔ باج اور تمغے کی رقومات کو جہاں پناہ نے مال گزاری میں سے معاف کر دیا جس کی وجہ سے اس جملہ رقم میں ستر سٹھ ہزار آٹھ سو چوبیس خروار کی کمی ہوگئی جو آٹھ لاکھ اٹھانوے ہزار چار سو دام کے برابر ہوئے۔ کسانوں کی مزید آسانی کے لئے جہاں پناہ نے ہر خروار کی قیمت میں سے پانچ دام منہا کر دئے۔ اگرچہ آصف خاں کی مقرر کردہ مالگزاری قاضی علی کے تعین سے سولہ ہزار تین سو ننانوے خروار زیادہ سمجھی گئی لیکن محاصل گھٹانے کے بعد نقدی رقم میں چھیاسی ہزار ساڑھے چونتیس دام کی کمی محسوس ہوئی۔ اس نقصان کی وجہ یہ ہوئی کہ آصف خاں نے جو قیمت خروار مقرر کی وہ اس انداز سے کم تھی جو قاضی علی نے مقرر کیا تھا۔ مالگزاری کی جمع جو قاضی علی کی معرفت دفترخانۂ شاہی میں داخل ہوئی ان کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوا کہ قاضی نے سارے ملک کو اکتالیس پرگنوں میں تقسیم کیا ہے لیکن آصف خاں کی جمعبندی کے کاغذات سے واضح ہوا کہ انھوں نے ملک میں بجائے

اکتالیس کے اڑتیس پرگنے قرار دئے اور اس میں شبہہ نہیں کہ پرگنوں کی تعداد بھی اڑتیس ہی ہے۔ قاضی علی نے اپنے جدید بندوبست میں پرگنہ کامراج سے دو موضع یعنی کرنا اور دوار دو کو علیحدہ پرگنے قرار دئے اور پرگنہ سائر مواضع کو دو حصوں میں تقسیم کر کے ایک پرگنہ اور اضافہ کیا اور اس حساب سے اصل اڑتیس پرگنوں پر تین پرگنوں کا اور اضافہ ہوگیا۔
پرانے زمانے میں ہر پرگنے سے چند موضع علیحدہ کر لئے جاتے تھے۔ یہ موضع سائر المواضع کے نام سے موسوم اور خالصہ میں داخل سمجھے جاتے تھے۔ قاضی علی نے جانب مراج کے چالیس موضعوں کو علیحدہ کر کے اُن کے مجموعے کو پرگنۂ حویلی کے نام سے موسوم کیا اور کامراج کے اٹھاسی موضعوں کو حسب دستور سابق سائر المواضع میں داخل کیا۔
پرانے فرمانرواؤں نے مُلک کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ جانب شرقی حصے کو مراج اور مغربی حصے کو کامراج کہتے ہیں۔ اس زمانے میں جب کہ کشمیر سے فوج کا زیادہ حصہ ہٹا لیا گیا ہے چار ہزار آٹھ سو بانوے سوار اور ننانوے ہزار چار سو پیادے مقامی فوج میں داخل ہیں۔

سرکار کشمیر

اس سرکار میں اڑتیس محل ہیں اور اس کی آمدنی ۳۰۱۱۶۱۸ خروار اور ۱۲ ترک ہے جو ۶۲۱۱۳۰۴۰ ½ دام کے برابر ہوئے۔ اس پوری رقم میں ۹۴۳۵۰۰۶ خروار چودہ ترک جو ۱۲۵۰۱۸۸۰ دام کے برابر ہوئے۔ نقدی رقومات میں ادا کئے جاتے ہیں۔ یہاں مختلف قوم کے لوگ آباد ہیں۔ ۳۰۰۲ سوار اور ۲۵۷۷۴ پیادے یہاں کی مقامی فوج ہے

طرف مراج

اس حصے میں بائیس محل ہیں اور اس کی آمدنی ۱۹۲۸۱۹۷۱ خروار ہے جو ½ ۳۵۷۹۶۱۲۲ دام کے برابر ہوئے جن میں سے ۵۱۶۷۰۵ خروار بارہ ترک جو ۵۲۴۸۸۸۸ دام کے برابر ہوئے نقدی صورت میں ادا کئے جاتے ہیں ۱۲۲۰ سوار اور

اور ۴۶۰۰ پیادے یہاں کی مقامی فوج ہے۔

شہر سری نگر کی آمدنی ۳۴۲۶۹۴ خروار بارہ ترک سمجھی گئی ہے جن میں ۳۴۲۹۹۶ خروار آٹھ ترک نقدی میں دئے جاتے ہیں اور ۱۶۹۸ خروار چار ترک جنس میں ادا کئے جاتے ہیں۔

پرگنات شرقی سری نگر۔ ۳ محل

محل کے نام	جنس خرودار	ترک	خروار	ترک	سوار	پیادے	اقوام
نیج	۱۴۴۱۰۲	۰	۶۲۰۳۴	۴	۵	۵۰	
برنگ	۷۸۸۳۴	۴	۸۷۶۹	۸	۶۸	۱۰۰۰	کھمش اور زینہ
دیہی	۲۰۹۶۳۲	۸	۱۶۱۹۶۸	۸	۱۲	۴۰۰	بٹ۔ برہمن

پرگنات شرقی شمالی۔ ۷ محل

محل کے نام	خرودار	ترک	خروار	ترک	سوار	پیادے	اقوام
اولر	۱۲۸۶۵۶	۴	۱۲۵۰۶	۸	۲۰	۲۰۰	درویہ۔ شال
پہاک	۷۱۱۱۱	۱۲	۱۷۴۰۲	۸	۰	-	-
وچھن پارہ	۷۵۱۵۳	۰	۶۹۰۲	۱۲	۲۰	۱۰۰	افغان
کماور پارہ	۴۵۲۲۶	۸	۳۵۷۵	۸	۱۰۰	۵۰۰	کماور
کھٹار	۳۷۴۷۹	۴	۳۲۲۱	۱۲	۱۵	۳۰۰	درو
مروادون	۰	۰	۵۰۴۱	۰	۲۰۰	۲۰۰	۰
تن	۱۹۰۴۳½	۰	۱۸۶۲½	۰	۲۰	۱۰۰	بٹ

پرگنات شرقی جنوبی - ۱۱ محل

محل کے نام	جنس: خزوار	ترک	خزوار	ترک	سوار	پیادے	ذات
ادون	۱۰۱۴۳۲	۴	۱۴۸۱۵	۱۶	۱	۱۰۰	درد
اکچھہ	۹۸۳۶۹	۰	۱۴۳۷۷	۴	۶	۳۰	برہمن
باہوال	۶۴۳۵	۰	۰	۰	۴۰۰	۴۰۰۰	سیہر
یاتو۔ راہداری عصاف	۳۵۱۵	۰	۴۲۳۵	۸	۵۰	۳۰۰	نایک
دیوسر	۸۵۶۴۴	۸	۸۲۲	۸	۳۰۰	۰	زینہ
زینہ پور	۱۵۸۷۵	۴	۱۷۹۰	۱	۲۰	۰	۰
سوپر یمن محاصل	۶۱۳۳	۰	۲۰۰۳	۴	۷۰	۲۰۰	کمیہ
حلب پانی شامل ہیں							
شادورہ	۳۹۱۶۷	۰	۸۵۵۰	۱۲	۰	۰	تھکر
شکرہ	۴۵۲۲۴	۰	۱۲۷۵۷	۸	۲۰	۰	اشوار
ناگام	۱۸۹۷۰	۱۲	۲۲۵۷۶	۴	۱۵	۱۰۰	میٹ
ویر	۱۲۲۷۰	۸	۸۳۸	۰	۵۰۰	۵۰۰۰	سہسہہ

طرف کمراج

اس میں ۱۶ محل ہیں جن کی آمدنی ۱۲۱۸۷۹۹ خزوار ۱۲ ترک ہے، جس کے ۲۶۳۱۶۹۱۸ دام ہوئے، جن میں ۲۷۲۹۵۴½ خسروار جس کے ۳۶۱۶۶۳۲ دام نقدی صورت میں ادا کئے جاتے ہیں ۱۵۹۰ سوار اور ۱۶۹۶۵ پیادے یہاں کی مقامی فوج ہے۔

پرگنات شمالی غربی

محل کے نام	خزوار	ترک	خزوار	ترک	سوار	پیادے	ذات
(۱) زینہ کر	۱۳۲۵۳	۰	۳۲۵۵½	۰	۵۰	۱۰۰	بٹ مسلمان

محل کے نام	جنس: خروار	ترک	خروار	ترک	سوار	پیادے	اقوام
(۲) کویہ ہامون	۸۳۶۷۰	۱۲	۱۵۵۲۲	۰	۵۰	۱۰۰۰	زینہ
پرگنات جنوبی غربی							
(۱) اندرکول	۹۵۵۳	۴	۷۲۳۸	۰	۰	۰	بیٹ
(۲) پرس پور	۱۸۸۳۰	۱۲	۳۳۵۲	۸	۰	۰	سیاہی
(۳) پٹّی	۴۷۹۹	۴	۵۳۲	۰	۳۰	۱۱۰	بھٹ۔ مسلمان
(۴) یاکھل	۱۱۵۲۳۳	۱۲	۲۰۲۸۰	۴	۲۰۰	۵۰۰	باکری
(۵) بروی	۵۰۷۹۸	۱۲	۱۳۳۸۳	۰	۳۵	۳۰	کھاؤ
(۶) ٹیلکام	۱۵۴۱۵	۱۲	۴۴۳۵	۴	۰	۳۰	پنڈرت
(۷) ونیسو	۵۳۲۱۹ ½	۰	۲۰۶۵۳	۰	۲۵	۳۰۰	دونی
(۸) سائرالمواضع	۱۹۲۶۴۱	۴	۱۸۵۵۳	۰	۰	-	-
(۹) وچھین کھاورہ	۳۶۲۲۲	۴	۲۰۶۵۳	۰	۲۵	۳۰۰	کھاسی۔ گنکو زینہ۔
(۱۰) کہوئی	۱۲۹۴۵	-	۳۷۰	۰	۰	۱۵	راویرہ
(۱۱) کمراج	۳۴۲۸۴۴	۴	۱۰۳۷۲۵	۴	۱۰۰۰	۱۰۰۰۰	چک
(۱۲) کردہن	۱۱۵۴۷۸	۰	۲۹۷۷۹	۱۲	۰	۱۱۰	۰

فہرست فرمانروایان کشمیر

اوگتند۔

دامودر لپسر (۱)۔

بال لپسر (۲)۔

اس کے بعد ۳۵ فرمانروا اور ہوئے جن کے نام معلوم نہیں ہو سکے۔
لوہ۔
کش۔
کھگھندر پسر (۲)۔
سرندر پسر (۳)۔
گودھر از قوم دیگر۔
سورن پسر (۵)۔
جنک پسر (۶)۔
شچی نر پسر (۷)۔
اشوک پسر عم جنک۔
جلوک پسر (۹)۔
دامودر از پسران اشوک۔
ہشک۔ زشک، کنشک۔
ہر سہ برادر جو بدھ مذہب کے پابند تھے۔
ابہمن۔
ان ترپن افراد نے ایک ہزار دو سو چھیاسٹھ سال حکومت کی۔
راجہ گتند پینتیس سال۔
بھیکن اس کا فرزند، ترپن سال۔
اندرجیت اُس کا فرزند، پینتیس سال چھ ماہ۔
راون، اُس کا فرزند تیس سال
بھیکن، اس کا فرزند پینتیس سال چھ ماہ۔
نر اُس کا فرزند کہ اُس کو کہر بھی کہتے ہیں، انتالیس سال اور نو ماہ۔
سدھ، اُس کا فرزند ساٹھ سال۔
اوت پلاچہ اس کا فرزند تیس سال اور چھ ماہ۔
ہرنیا، اُس کا فرزند سینتیس سال اور سات ماہ۔

ہرن کل، اُس کا فرزند، ساٹھ سال۔
ابسکھا، اُس کا فرزند، ساٹھ سال۔
مھر کل، اُس کا فرزند، ستّر سال۔
بک، اُس کا فرزند، ترسٹھ سال تیرہ روز۔
کھت نند، اُس کا فرزند، تیس سال۔
وس نند، اُس کا فرزند، باون سال اور دو ماہ۔
نر اس کا فرزند، ساٹھ سال۔
اچ، اُس کا فرزند، ساٹھ سال۔
گوپادت، اُس کا فرزند، ساٹھ سال اور چھ روز۔
کرن، اُس کا فرزند، ستّاون سال اور گیارہ روز۔
نرندرادت، اس کا فرزند، چھتیس سال تین ماہ دو روز۔
جدشتھر، اُس کا فرزند، اڑتالیس سال اور دو روز۔
ان اکیس افراد نے ایک ہزار پندرہ سال انتیس روز فرمانروائی کی۔
پرتاپادت، بعض افراد کا خیال ہے کہ یہ بکرمادت کے اجداد میں ہے بتیس سال۔
جلوک، اُس کا فرزند، بتّیس سال۔
بنجیر (تنجیبنہ) اُس کا فرزند، چھتیس سال۔
بجے نسل بنجیر سے، آٹھ سال۔
جیندر، اُس کا فرزند، سینتیس سال۔
اریراج، سینتالیس سال۔
ان چھ اشخاص نے ایک سو بانوے سال حکمرانی کی۔
میگھ واہن، اولاد جدشتھر سے، چونتیس سال۔
سرشٹ سین، اُس کا فرزند، تیس سال۔
ہرن، اُس کا فرزند، تیس سال اور دو ماہ۔
ماترگپت برہمن، چار سال نو ماہ اور ایک روز۔
پرورسین، میگھ واہن کی اولاد سے، ترسٹھ سال۔

جدشٹھر، اُس کا فرزند، انتالیس سال تین ماہ۔
لکھمن، کہ اُس کو نندرادت بھی کہتے ہیں، تیرہ سال۔
رنادت، اُس کا چھوٹا بھائی، تین سو سال۔
بکرادت، اُس کا فرزند، بیالیس سال۔
بالادت، اُس کا چھوٹا بھائی، اُس کے کوئی فرزند نہ تھا، چھتیس سال۔

ان دس افراد نے پانسو بانوے سال دو ماہ اور ایک روز سلطنت کی۔

درلبھ وردن، داماد بالادت، چھتیس سال۔
پرتاپادت، اُس کا نواسہ، پچاس سال۔
چندراپیڈ، اُس کا فرزند اکبر، آٹھ سال آٹھ ماہ۔
تاراپیڈ، اُس کا بھائی، چار سال چوبیس روز۔
للتادت، اُس کا دوسرا بھائی، چھتیس سال سات ماہ گیارہ روز۔
کولیاپیڈ، اُس کا فرزند، ایک سال پندرہ روز۔
بجرادت، اُس کا بھائی، سات سال۔
پرتھواپیڈ، اُس کا فرزند، چار سال اور ایک ماہ۔
سنگراپیڈ، للتادت کا پوتا، سات سال۔
جیاپیڈ، للتادت کا پوتا، اکتیس سال۔
جج، اس کا خسر پورہ چند ماہ۔
للتاپیڈ، اُس کا فرزند، بارہ سال۔
سنگراماپیڈ، اُس کا بھائی، سینتیس سال۔
برہسپت، بن للتاپیڈ، بارہ سال۔
اجتاپیڈ بن پربھوپاپیڈ، چھتیس سال۔
اننگاپیڈ، بن سنگراماپیڈ، تین سال۔
اتپلاپیڈ، بن اجیاپیڈ، دو سال۔

ان سترہ اشخاص نے دو سو ستاون سال پانچ ماہ بیس دن حکومت کی۔

اونت ورما، گروہ چہار سے، اٹھائیس سال تین ماہ تین روز۔

سنکر ورما، اُس کا فرزند، اٹھارہ سال سات ماہ اُنتیس روز۔
گوپال ورما، دو سال۔
سنکٹ، جو اُن کا ہمقوم تھا، دس دن۔
رانی سنگدھا، مادر گوپال مذکور، دو سال۔
پارتھ، بن نرجیت ورما، بن سکھ ورما، پندرہ سال دس دن۔
نرجیت ورما، بن سکھ ورما، اُس کا بھائی، ایک سال ایک ماہ۔
چکرورما، دس سال اور پندرہ روز۔
سور ورما، اُس کا بھائی، ایک سال۔
پارتھ، بن نرجیت، ایک سال چار ماہ۔
باز چکرورما مذکور، چھ ماہ۔
سنکر وردھن، بن میر وردھن، تین سال۔
چکرورما، بار دیگر، تین سال۔
انمت اونت ورما، بن راجہ پارتھ، دو سال اور دو ماہ۔
بار دیگر، سور ورما، کہ یہ آخری فرمانروا قوم چار کا ہے، چھ ماہ۔
ان پندرہ افراد نے نواسی سال ایک ماہ سترہ روز حکومت کی۔
جسسر دیو، کہ یہ شخص ایک معمولی آدمی اور رعایا میں سے تھا، نو سال۔
پورنت، جو اُس کا بنی اعمام تھا، ایک روز۔
سنگرام دیو، جسسر دیو کا فرزند، چھ ماہ سات روز۔
پروگپت، جو اُس کا رعایا تھا، ایک سال چار ماہ۔
کھیم گپت، اُس کا فرزند، آٹھ سال چھ ماہ۔
ابھمن، اُس کا فرزند، چودہ سال۔
نندگپت، اُس کا فرزند، ایک سال ایک ماہ نو روز۔
تربھون، دو سال سات روز۔
بھیم گپت بن ابھمن، چار سال تین ماہ بیس دن۔
دودا رانی، مادر ابھمن، تیئیس سال چھ ماہ۔

ان دس افراد نے چونسٹھ سال تین ماہ چودہ روز فرمانروائی کی۔
سنگرام بن ادیراج، رانی کا برادرزادہ، چوبیس سال دو ماہ۔
ہرراج، اُس کا فرزند بائیس دن۔
اننت، اُس کا فرزند، پانچ سال پانچ ماہ۔
کلس دیو، اُس کا فرزند، چھبیس سال۔
اتکرس، اُس کا فرزند، بائیس دن۔
ہرس بن کلس، بارہ سال۔
اُچل، کہ ہرس کا دادابھی تھا، ایک سال چار ماہ دو روز۔
ردہ بن سدہ کہ جو اُس کے قاتلوں میں سے تھا، ایک شب ایک پہر۔
سلھن، برادر اُچل، تین ماہ ستائیس روز۔
سسلھا، برادر سلھن، سات سال دس ماہ۔
بھیکیاچر، ہرس کا فرزند، چھ ماہ بارہ روز۔
راجہ سسلھا بار دیگر، دو سال تین ماہ۔
جے سنگھ بن سسلھا، ستائیس سال۔
پرمانک، بن جے سنگھ، نو سال چھ ماہ دو روز۔
دتی، اُس کا فرزند، سات سال دو ماہ۔
بتی دیو، اُس کا فرزند، نو سال چار ماہ سترہ روز۔
جسدیو، اُس کا چھوٹا بھائی، اٹھارہ سال تیرہ روز۔
جگدیو بن جسدیو، چودہ سال دو ماہ۔
راجدیو، اُس کا فرزند، تیئیس سال تین ماہ سات روز۔
سنگرام دیو، اُس کا فرزند، سولہ سال دس روز۔
رامدیو، اس کا فرزند، اکیس سال ایک ماہ تیرہ روز۔
لچھمن دیو جو ایک برہمن کا فرزند تھا، تیرہ سال تین ماہ بارہ روز۔
سیمھ دیو، سردار لبدر راز و چھن پارہ، چودہ سال پانچ ماہ ستائیس روز۔
سینھ دیو برادر سیمھ دیو، انیس سال تین ماہ چھبیس روز۔
رنجن تبتی، جو تبت سے آیا تھا، دس سال چند ماہ۔

ادن دیو، خویش سینہ دیو، پندرہ سال دو ماہ۔
رانی کوتا دیوی، زن ادن دیو، چھ ماہ پندرہ روز
ان ستائیس افراد نے تین سو اکاون سال چھ ماہ سترہ روز فرمانروائی کی۔
سلطان شمس الدین جو سینہ دیو کا ملازم تھا، دو سال گیارہ ماہ پچیس روز۔
سلطان جمشید، اُس کا فرزند، ایک سال دس ماہ۔
سلطان علاء الدین بن شمس الدین، بارہ سال۔
سلطان شہاب الدین، اُس کا بھائی۔ بیس سال
سلطان قطب الدین بن حسن الدین، پندرہ سال۔
سلطان سکندر، اُس کا فرزند جس کا سنکار بھی نام تھا، بائیس سال نو ماہ چھ روز۔
علی شاہ، اُس کا فرزند، چھ سال نو ماہ۔
سلطان زین العابدین، علی شاہ کا چھوٹا بھائی، باون سال۔
سلطان حاجی حیدر شاہ، اُس کا فرزند، ایک سال اور دو ماہ۔
سلطان حسن خاں، اُس کا فرزند، بارہ سال پانچ روز۔
سلطان محمد شاہ، اُس کا فرزند، دو سال سات ماہ۔
فتح شاہ، فرزند آدم خاں بن سلطان زین العابدین، نو سال ایک ماہ۔
سلطان محمد شاہ، دوبارہ، نو ماہ نو روز
سلطان فتح شاہ مرتبۂ دوم، یک سال و یک ماہ۔
سلطان محمد شاہ مرتبۂ سوم، گیارہ سال گیارہ ماہ گیارہ روز۔
سلطان ابراہیم بن محمد شاہ، آٹھ ماہ پچیس روز۔
سلطان نازک شاہ بن فتح شاہ، ایک سال۔
سلطان محمد شاہ مرتبۂ چہارم، چونتیس سال آٹھ ماہ دس روز
سلطان شمس ابن سلطان محمد شاہ، دس ماہ۔
اسمٰعیل شاہ، اُس کا بھائی، دو سال نو ماہ۔
نازک شاہ بن فتح شاہ مرتبۂ دوم، تیرہ سال و نو ماہ۔
اسمٰعیل مذکور مرتبۂ دوم، ایک سال پانچ ماہ۔

میرزا حیدر گورکان دس سال۔
نازک شاہ مذکور مرتبۂ سوم، ایک سال۔
غازی خاں بن کاجی چک، دس سال چھ ماہ۔
حسین چک، اُس کا بھائی، چھ سال دس ماہ۔
علی چک، اُس کا بھائی، آٹھ سال نو ماہ۔
یوسف شاہ، اُس کا فرزند، ایک سال بیس روز۔
سید مبارک شاہ، جو اس کا ایک امیر تھا، ایک ماہ پچیس روز۔
لوہر چک بن سکندر چک بن کاجی چک، ایک سال و دو ماہ۔
یوسف شاہ، مرتبۂ دوم، پانچ سال تین ماہ۔
یعقوب خاں، اُس کا فرزند، ایک سال۔

ان بتیس افراد نے دو سو بیاسی سال پانچ ماہ اور ایک روز فرمانروائی کی اور گزر گئے۔ مختصر یہ کہ ایک سو اکانوے فرمانرواؤں نے چار ہزار ایک سو نو برس گیارہ مہینے نو روز حکومت کی۔ جہاں پناہ کی حکومت جب پہلی مرتبہ کشمیر جنت نظیر میں قائم ہوئی تو ایک کتاب شاہی ملاحظے میں راج ترنگی نام پیش کی گئی کتاب مذکور ہندی زبان میں لکھی ہوئی تھی اور اس میں فرمانروایانِ کشمیر کے حالات مندرج تھے کشمیر کا دستور قدیم یہ تھا کہ یہاں کے فرمانروا لائق و معتبر اشخاص کو مُلک کی تاریخ لکھنے پر مقرر کرتے تھے، علم پرور بادشاہ نے سنسکرت کے قابل علما کو اس کتاب کے ترجمہ کرنے پر مامور کیا اور شاہی حکم کے موافق کتاب جلد سے جلد فارسی زبان میں آگئی۔ اس کتاب میں مرقوم ہے کہ یہ کوہسار کسی زمانے میں غرق آب ہوگیا تھا اور اسے ستی سر کہتے تھے۔ ستی مہادیو کی زوجہ کا نام ہے اور سر حوض کو کہتے ہیں۔ برہما کا ایک روز چودہ منونتر[1] کا ہوتا ہے۔ ساتویں منونتر سے جبکہ کشمیر آباد ہونا شروع ہوا چالیس سنہ الٰہی تک ستائیس یوگ تمام و کمال، ہر یوگ چار مذکورۂ بالا دور کا ہوتا ہے اور اٹھائیسویں یوگ کے تین دور

---

[1] منونتر: منو کے زمانے کو کہتے ہیں۔ یہ پرانا زمانہ دیوتاؤں کے بارہ ہزار سال اور انسانی چار لاکھ بتیس ہزار برس کے برابر خیال کیا جاتا ہے۔ مترجم۔

اور جو تھے دور کے چار ہزار اکہتر سال شمسی ختم ہو چکے تھے، کتاب مذکور میں مرقوم ہے کہ جب پانی کی طغیانی کچھ کم ہوئی تو سب سے پیشتر کشب نے جو بید مشہور جوگیوں میں تھا، برہمنوں کو لاکر اس جدید ملک میں آباد کیا۔ جب انسانی آبادی بڑھنے لگی تو اُس کو فکر ہوئی کہ ان پر کوئی منصف حاکم مقرر ہو۔ بزرگ اور تجربہ کار اشخاص مشورے کے لئے جمع ہوئے اور اپنے میں سے ایک شخص کا جو فہم و فراست و تجربہ و شجاعت میں منظیر تھا سرداری کے لئے منتخب کیا اور اس کے بعد سے طریقۂ فرمانروائی شروع ہوا جو اوگنند کے زمانے تک برابر چلا آیا۔ اس زمانے تک جو سال الٰہی کا چالیسواں سال تھا طریقۂ فرمانروائی کو چار ہزار چوالیس سال گزر چکے ہیں۔ اوگنند متھرا کے اُس معرکے میں جو جراسند راجۂ بہار اور کشن کے درمیان واقع ہوا۔ بلبھدر اکشن کے بڑے بھائی کے ہاتھ سے مارا گیا۔ اس دوران میں کشن کے بعض عزیز شادی کی ایک تقریب میں قندھار جارہے تھے، دامودر نے اپنے باپ کا انتقام لینے کے لئے اس گروہ پر حملہ کیا اور دریائے سندھ کے کنارے معرکہ آرائی کر کے میدان جنگ میں کام آیا۔ دامودر کے قتل کے وقت اُس کی زوجہ حاملہ تھی اور نجومیوں نے لڑکا پیدا ہونے کی پیشین گوئی کی تھی۔ کشن نے اس ملک کی حکومت اسی لڑکے کے نام مقرر کر دی۔ اس خاندان سے ۳۵ راجاؤں نے یکے بعد دیگرے فرمانروائی کی لیکن یہ راجہ ایسے ظالم تھے کہ ان کا احوال تو درکنار، نام و نشان بھی دُنیا میں موجود نہیں ہے۔

جب راجہ لوہ مسند حکومت پر بیٹھا تو ملک میں امن و امان کا دور دورہ ہوا اور انصاف پرستی نے اپنا رنگ جمایا۔ اس راجہ نے کامراج میں ایک بہت بڑے شہر کی بنیاد ڈالی اور شہر کو لوہ پور کے نام سے مشہور کیا۔ اس شہر کے نقش و نگار اور تباہ کردہ آثار اب بھی کہیں کہیں پائے جاتے ہیں، بیان کیا جاتا ہے کہ اس شہر میں اسّی کروڑ گھر آباد تھے۔

ایک زمانے کے بعد راجہ اشوک یعنی راجہ جنک کے ابن عم نے مسند حکومت پر قدم رکھا۔ اس راجہ نے برہمن مذہب کو منسوخ اور جین مت کو ملک میں رائج کیا۔ اشوک کی ذاتی خوبیوں نے اُس عہد کی برکتوں کو چار چاند لگا دئے

اشوک کا فرزند راجہ جلوک اپنی انصاف پروری کی وجہ سے دُنیا کے مشہور فرمانرواؤں میں ہے۔ اس راجہ کی فتوحات کا سلسلہ دریائے شور کے کنارے آکر ختم ہوتا ہے۔ راجہ جلوک جب ہندوستان کے دارالملک قنوج سے واپس ہوا تو اہلِ علم و فضل کے ایک گروہ کو اپنے ہمراہ لایا۔ اس راجہ نے اپنی فہم و فراست اور مردم شناسی سے اس گروہ میں سے سات اشخاص کو منتخب کیا جن میں ایک کو عدالت پر، دوسرے کو دیوان سلطنت، تیسرے کو خزانہ، چوتھے کو وزیر فوج، پانچویں کو صدر تجارت اور چھٹے کو میر سامان مقرر کیا، ساتویں فاضل کو علم نجوم کے اسرار دریافت کرنے کے لئے متعین کر کے سلطنت کو ہر ممکن طریقے سے فائدہ پہنچایا۔ یہ راجہ علم کیمیا سے بخوبی واقف تھا۔ جلوک کے متعلق منقول ہے کہ اُس نے ایک بہت بڑے سانپ کو اپنا مطیع کر لیا تھا اور اُس پر سوار ہو کر عرصے تک پانی کے اندر رہتا اور تہ آب کی سیر کرتا تھا۔ اس راجہ میں یہ بھی طاقت تھی کہ کبھی بوڑھوں کی شکل میں نمودار ہوتا اور کبھی جوان کی صورت میں ظاہر ہوتا تھا۔ غرضکہ راجہ کی بابت عجیب و غریب داستانیں بیان کی جاتی ہیں۔ بودھ مذہب اُسی کے وقت میں رائج ہوا۔

راجہ دامودر کو ایک گروہ اشوک کی اولاد سے بیان کرتا ہے، دوسرے طبقے کی رائے میں اسے اس خاندان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ راجہ بڑا مرتاض و عابد تھا۔ ایک رشی کی بد دعا سے سانپ کے قالب میں مسخ کر دیا گیا۔

راجہ نر کے زمانے میں برہمنوں نے بودھ مذہب پر فتح پائی اور بودھ مذہب کی پرستش گاہیں خاک میں ملا دی گئیں۔

راجہ مہر گل اگرچہ ظالم اور مردم آزار تھا لیکن گردش روزگار نے اُسے بہت بڑا فاتح بنایا۔ ایک مرتبہ اس راجہ کا گزر درہ ہستی وتر سے ہوا، راجہ کے ایک ہاتھی کے پاؤں میں چوٹ آئی اور وہ درے میں گر پڑا اور راجہ کو ہاتھی یہ آواز اور اُس کا درے میں گرنا ایسا پسند آیا کہ ظالم فرمانروا نے درے پر کھڑے سو ہاتھیوں کو ہلاک کر ڈالا۔ اسی واقعے کی مناسبت سے یہ درہ ہستی وتر کے نام سے موسوم ہوا اس لئے کہ ہستی ہاتھی کو کہتے ہیں اور وتر کے معنی زیاں و نقصان کے ہیں۔

اس راجہ کے زمانے میں ایک بہت بڑا پتھر دریا کے دہانے پر حائل ہو گیا، جس قدر دن میں اس پتھر کو کاٹتے تھے رات کے وقت وہ پھر اتنا ہی بڑھ جاتا تھا اور صبح کو اصلی حالت پر آجاتا تھا۔ ہر طرح کی کوششیں اس سدراہ کو ہٹانے کی کی گئیں لیکن سب بے سود اور بیکار ثابت ہوئیں، عرصے کے بعد ایک روز آواز غیبی کان میں آئی کہ اگر کوئی باعصمت عورت اس پتھر کو ہاتھ لگائے تو پتھر اپنی جگہ سے اٹھ جائے گا۔ گروہ کا گروہ عورتوں کا آیا اور سبھوں نے کوشش کی لیکن پتھر کو جنبش نہ ہوئی۔ جب اس طرح کچھ کار براری نہ ہوئی تو ظالم بادشاہ کا غصہ اور بڑھا اور اس نے عورتوں کو زناکاری اور بچوں کو حرامی اور مردوں کو ایسے جرائم کا روادار سمجھ کر قتل کرایا۔ کہتے ہیں کہ تین کروڑ آدمی اس جرم میں تیغ سیاست کا شکار ہوئے۔ آخر کار ایک کمہار قوم کی پارسا عورت کے ہاتھ لگانے سے پتھر اپنی جگہ سے ہٹا اور یہ واقعہ عجائب روزگار میں سمجھا گیا۔ یہ راجہ طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہوا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس نے آگ میں جل کر اپنی جان دی

راجہ گوپادت بہت بڑا فاضل تھا۔ اس نے اپنے انصاف کی وجہ سے اپنے دائرۂ حکومت کو بہت بڑھایا۔ جانوروں کی قربانی سارے ملک میں یک قلم موقوف کی گئی اور پرہیزگار و شریف اشخاص نے گوشت خواری بالکل ترک کر دی۔ جو مندر کہ اس وقت کوہ سلیمان پر موجود ہے وہ اسی راجہ کے وزیر کا تعمیر کردہ ہے۔

راجہ جد شتر نے اپنی حکومت کے ابتدائی عہد میں عدل و انصاف کے ساتھ حکومت کی، لیکن قلیل مدت کے بعد اس کی نفس پرستی اور اس کے حاشیہ نشینوں کے سفلہ پن نے رعایا کو برگشتہ کر دیا۔ راجہ اور رعایا کے یہ تعلقات دیکھ کر تبت اور ہندوستان کے فرمانرواؤں نے اس پر غلبہ پانے کی آرزو کی۔ کشمیر کے اراکین سلطنت نے یہ حالت دیکھ کر راجہ کو قید کر دیا۔

راجہ بنجر کے زمانے میں آفتاب کے برج اسد میں داخل ہونے سے شدید برف باری ہوئی اور ملک عالمگیر قحط کی وجہ سے تباہ اور برباد ہوا۔

راجہ جنیدر کا ایک وزیر بڑا عاقل اور سمجھدار تھا۔ یہ وزیر مالک کا وفادار، نیک خصلت اور نفس پرستی اور ریاکاری سے کوسوں دور تھا۔ اس کے

ہمعصروں کو وزیر کی حالت پر حسد ہوا۔ کور باطن وظاہر پرست حاسدوں نے اُس کی تباہی پر کمر باندھی اور اندرونی سازشوں سے نیک سیرت وزیر کے اقتدار کو گھٹانے لگے۔ قاعدہ ہے کہ ایسے موقع پر حکّام کو غمّازی اور راستی کی شناخت میں دھوکا ہوجاتا ہے اور انھیں صحیح فیصلہ کرنے کا موقع نہیں ملتا۔ حکمرانوں پر حاسدوں کی غمّازی کا ایسا اثر ہوتا ہے کہ خود حسد کی برائیاں انھیں یاد نہیں رہتیں، چنانچہ یہ نیک سیرت دیوان بھی دشمنوں کی مکاری کا شکار ہوا اور عہدۂ وزارت سے معزول ہوکر گوشۂ گمنامی میں بٹھا دیا گیا۔ چونکہ یہ مدبّر شخص قسمت کی نیرنگیوں اور تقدیر کی گردشوں کو اچھی طرح سمجھ چکا تھا۔ اُس پر اپنے ادبار کا اس پر کچھ اثر نہ ہوا اور خندہ پیشانی کے ساتھ زندگی کے دن بسر کرنے لگا۔ اُس کے بد باطن دشمنوں نے یہ افواہ اُڑائی کہ معزول وزیر سلطنت کے خواب دیکھ رہا ہے۔ راجہ اس مرتبہ بھی اپنی ناعاقبت اندیشی کا شکار ہوا اور غریب وزیر پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ قلیل زمانے کے بعد اُس کے روحانی مرشد کا گزر اُس راستے سے ہوا جہاں وزیر کا لاشہ پڑا ہوا تھا۔ مرشد نے دیکھا کہ متوفی کی پیشانی پر مرقوم ہے کہ وزیر کا نوشتۂ تقدیر یہی تھا کہ وہ اپنے عہدے سے معزول ہوکر دشمنوں کی نگاہ میں ذلیل ہو اور اس کے بعد پھانسی پائے لیکن اس کے ساتھ اُس کی قسمت میں یہ بھی لکھا ہے کہ مرنے کے بعد پھر وہ زندہ ہو اور اس دوسری زندگی میں تخت سلطنت پر بیٹھ کر حکمرانی کرے۔ مرشد اس عبارت کو پڑھ کر حیران ہوا اور اُس نے لاشے کو اُٹھا کر ایک جگہ حفاظت کے ساتھ رکھ دیا اور خدا سے لو لگائی۔ اس واقعے کو بہت عرصہ نہ گزرا تھا کہ ایک رات اُس کے لاشے کے گرد ارواح کا مجمع ہوا اور اُن کی افسوں سازی سے اس قالب بیجان میں روح نے دوبارہ حلول کیا۔ آخر وزیر نے اس دوسری زندگی میں جلد مرتبۂ حکمرانی حاصل کرلیا لیکن دُنیائے فانی کی حقیقت سے آگاہ ہوکر اپنے کو ان جھگڑوں سے علاحدہ کرکے گوشۂ عافیت میں بیٹھ رہا۔

میگھ واہن۔ یہ راجہ اپنی نیک نفسی کی وجہ سے سارے زمانے میں مشہور رہا۔ اس فرمانروا نے ہندوستان میں دریائے شور کے کنارے تک

امن و امان کا سکہ بٹھا دیا۔

راجہ بیرن نے لاولد وفات پائی اور اعیان کشمیر نے راجہ بکرماجیت فرمانروائے ہندوستان کو اپنا حکمراں تسلیم کیا۔

راجہ ماترگپت کشمیر کا ایک فاضل برہمن تھا، راجہ بکرماجیت نے اُس کی دانش و علم سے فائدہ اُٹھایا لیکن اُس کی دنیاوی قدر افزائی کچھ نہ کی۔ قلیل مدت کے بعد بکرماجیت نے ماترگپت کو کچھ نقد دے کر رخصت کیا اور اُسے ایک سربمہر لفافہ دیا کہ راجہ کا یہ فرمان اعیان کشمیر کو پہنچا دے۔ ماترگپت اپنی ناکامئ قسمت پر روتا ہوا مایوس و خستہ حال کشمیر پہنچا اور اُس نے بکرماجیت کے حکم کی تعمیل کی۔ راجہ کا سربمہر فرمان کھولا گیا اور اس میں مرقوم تھا کہ نامہ بر نے قابل قدر خدمتیں انجام دی ہیں جس کا اب تک اسے صلہ نہیں ملا۔ اراکین کشمیر کو چاہیئے کہ اس خط کے دیکھتے ہی کشمیر کی عنان حکومت ماترگپت کے سپرد کر دیں اور درصورت نافرمانی شاہی قہر و غضب نازل ہونے کا خوف دل سے نہ بھلائیں۔ اعیان سلطنت نے نامہ پاتے ہی مجلس شوریٰ منعقد کی، آخرکار سبھوں کی اتفاق رائے سے ماترگپت کشمیر کا راجہ تسلیم کیا گیا۔

راجہ پرورسین جلاوطن ہو کر ہندوستان وارد ہوا اور غربت کے ساتھ زندگی کے دن بسر کرنے لگا۔ ایک روشن ضمیر فقیر نے اُسے مرتبۂ حکمرانی تک پہنچنے کی خوشخبری سنائی۔ اس مژدے کو سُن کر پرورسین کے دل میں ہمت پیدا ہوئی اور وہ نگرکوٹ پہنچا نگرکوٹ کو اُس نے فتح کر لیا۔ اس زمانے میں بکرماجیت فوت ہو چکا تھا، ماترگپت بکرماجیت کے مرتے ہی تخت سلطنت سے علیحدہ ہوا، اور بنارس پہنچ کر گوشہ نشین ہو گیا۔ پرورسین نے اپنے عدل و انصاف سے تمام ہندوستان کو آباد و معمور کیا اور خود بقائے دوام حاصل کی۔ کشمیر کا دارالحکومت سری نگر اسی راجہ کا بسایا ہوا ہے۔ پرورسین کے زمانے میں سری نگر ایسا معمور تھا کہ چھ لاکھ گھر اس شہر میں آباد ہو گئے۔ پورسین نے اپنی عالی ہمتی سے کشمیر کا گیارہ سال کا خراج ماترگپت کے پاس بنارس میں بھجوا دیا۔ ماترگپت نے یہ تمام دولت مستحق اور حاجتمندوں کو تقسیم کر دی۔

راجہ رنادت، صاحب عدل و انصاف حکمراں تھا۔ اس راجہ نے بیشمار فتوحات حاصل کیں۔ کشتوار کے نواح میں دریائے چناب کے قریب راجہ مع اپنے اہل و عیال و خاندان اور اپنے مقرب دربانوں کے ایک گروہ کے ہمراہ ایک غار میں داخل ہو کر ناپید ہو گیا۔ اس راجہ کے متعلق تعجب انگیز افسانے بیان کئے جاتے ہیں۔

راجہ بالادت نے ہندوستان فتح کیا اور دریائے شور تک تمام حصۂ زمین اپنے قلمرو میں داخل کیا۔

راجہ چندرا پیڈ کے عہد حکومت میں ایک برہمن کی زوجہ دادخواہ ہو کر راجہ کے دربار میں حاضر ہوئی اور اُس نے کہا کہ میرا شوہر قتل کیا گیا ہے لیکن قاتل کا نام و نشان معلوم نہیں ہے۔ راجہ نے سوال کیا کہ تجھ کو کسی شخص پر شبہہ ہے یا نہیں؛ عورت نے کہا کہ میرا شوہر نیک خصلت تھا اور بظاہر اُس کا کوئی دشمن نہیں ہے۔ لیکن فلاں شخص سے اور میرے شوہر سے مسائل حکمت پر اکثر بحث ہوا کرتی تھی۔ یہ شخص راجہ کے حضور میں حاضر کیا گیا لیکن اُس نے جرم سے قطعاً انکار کیا۔ مدعیہ آگ اور پانی کے حلفی فیصلے پر راضی نہ ہوئی کہ شاید یہ شخص ایسی صورت میں افسون و منتر کو استعمال کر کے اپنے کو جرم سے بری ثابت کر لے۔ راجہ نے عالم پریشانی میں خواب و خور اپنے اوپر حرام کر لیا۔ ایک روشن ضمیر فاضل نے راجہ کو خواب میں ایک منتر سکھایا اور یہ تعلیم دی کہ چانول کے آٹے پر اس منتر کو پڑھ کر آٹے کو پھیلاؤ اور جس شخص پر جرم کا گمان ہو اُس کو حکم دو کہ آٹے پر چلے اگر اُس آٹے پر دو اشخاص کے نقش قدم بن جائیں تو اس چلنے والے کو بطور مجرم گرفتار کر لو، اس ترکیب پر عملدرآمد کیا گیا اور حقیقت کا پتا چلا اور مجرم کو سزا دی گئی لیکن چونکہ برہمن کو قتل کرنا ناجائز تھا اس لئے ایک آہنی انسانی ڈھانچہ بے سر کا بنایا گیا اور مجرم کی پیشانی داغ اندوز کی گئی۔

راجہ للتادت نے مُلک کی ترقی و مرفہ الحالی کی طرف توجہ کی اور خدا کی مدد سے ایران و توران و فارس و ہندوستان و خطا و نیز دیگر معمورہ آباد بلاد عالم پر قبضہ کیا اور انصاف و عدل کے ساتھ حکمرانی کی۔ اس راجہ نے شمالی کوہ میں وفات پائی کہتے ہیں کہ

یہ راجہ ایک عابد رشی کی بد دعا سے پتھر ہو گیا، بعض اشخاص اس کی موت کا دوسرا ہی افسانہ بیان کرتے ہیں۔

راجہ جیا پیڈ نے اقتدار و عظمت حاصل کی اور ممالک فتح کئے۔ اس راجہ نے بنارس میں ننانوے ہزار نو سو ننانوے گھوڑے خیرات کئے، اسی طرح مال اہل حاجت کو تقسیم کیا۔ جیا پیڈ نے ضعیف العمر درباریوں سے سوال کیا کہ میرے جد راجہ للتادت کا لشکر تعداد و شمار میں میرے لشکر سے زیادہ تھا یا میری فوج اُس کے حشم سے زائد ہے۔ ان درباریوں نے جواب دیا کہ تمھارا لشکر اسی ہزار سکھپال ہے اور تیرے جد کے ہمراہ ایسے ہی ایک لاکھ پچیس ہزار سکھپال تھے، اسی اندازے سے دیگر حشم کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ راجہ ایک مہم میں مُلک سے دور چلا گیا اور اُس کے برادر نسبتی مسمی جج نے کشمیر میں حکمرانی کا جھنڈا بلند کیا، راجہ کے درباریوں نے اپنے زن و فرزند کی محبت میں باغی کا ساتھ دیا اور حقیقی عزت و وقعت کو ظاہری جاہ و حشم پر قربان کیا۔ راجہ تن تنہا بنگالہ روانہ ہوا اور وہاں کی فوج کی مدد سے اپنے مُلک پر بار دگر قابض ہوا جج اس معرکۂ کارزار میں کام آیا۔

راجہ للتا پیڈ نے سفلہ مزاج اشخاص پر نوازش کی، یاوہ گو افراد کا بول بالا ہوا اور راجہ کے عاقل و فاضل درباریوں نے خلوت نشینی اختیار کی۔ راجہ کے وزیر نے کوئی چارۂ کار نہ دیکھ کر دربار سے کنارہ کشی کی۔

راجہ سنکر ورما نے گجرات اور سندھ کو فتح کیا اور مُلک دکن پر قبضہ کر کے حکومت والی دکن کو واپس کر دی۔ اس راجہ نے اگرچہ ابتدائے عہد حکومت میں سلامت روی سے کام لیا لیکن آخر تک اس روش کو سنبھال نہ سکا اور دولت دُنیا کے تباہ کُن نشے نے اُس کی آنکھوں پر غفلت کے پردے ڈال کر اُس کو ہر قسم کی بدی کا شیفتہ بنا دیا۔

راجہ جسکر دیو کے عہد حکومت میں ایک برہمن کا کیسہ جس میں سو اشرفیاں تھیں گم ہو گیا۔ برہمن نے غم و غصہ میں جان دینے کا ارادہ کیا، چور کو برہمن کا حال معلوم ہوا اور اُس نے مالک مال سے سوال کیا کہ اگر اُس کو گم شدہ کیسہ مل جائے تو کس قدر اشرفیوں پر قناعت کرے گا۔ برہمن نے جواب دیا کہ یہ امر چور کی مرضی پر منحصر ہے۔ چور نے برہمن کو دس اشرفیاں واپس دیں۔ برہمن رنجیدہ خاطر ہوا اور راجہ کے حضور میں حاضر ہو کر واقعہ

بیان کیا اور داد خواہ ہوا۔ راجہ نے چور کو طلب کر کے حکم دیا کہ نوے اشرفیاں برہمن کو واپس کرے۔ اس فیصلے سے مراد یہ ہے کہ چور جس قدر رقم خود اپنے لئے مخصوص کرنا چاہتا تھا وہ برہمن کے حصے میں شمار ہو۔

سنیہ دیو کے عہد حکومت میں ایک شخص شاہ میر نام نے جو اُس زمانے میں مسلمان اور اپنے کو راجہ ارجن پانڈو کی اولاد میں ظاہر کرتا تھا راجہ کے دربار میں ملازم ہوا۔ اسی زمانے میں حاکم قندھار کے بخشی مسمی دیجو نے کشمیر پر حملہ کر کے ملک کو تباہ و تاراج کیا۔ راجہ نے کوہستانی دروں میں پناہ لی اور رعایا سے بجبر رقم وصول کر کے روپیہ فاتح کے پاس بطور نذر روانہ کر کے رحم و کرم کا خواستگار ہوا۔ دیجو سردی کے خوف سے واپس ہوا اور اُس کے بیشمار سپاہی برف میں ہلاک ہوئے۔ اس دوران میں حاکم تبت کے پسر مسمی رنجن نے ملک پر حملہ کیا۔ اس حملے سے ملک بجد تباہ و تاراج ہوا اور عنان حکومت رنجن کے ہاتھ میں آگئی۔ اس راجہ نے اپنی بخشش و الطاف کی وجہ سے خاص شہرت حاصل کی۔ راجہ نے شاہ میر مذکور کو اپنا وزیر مقرر کیا اور اُس کی مصاحبت و ارتباط کی وجہ سے دین اسلام قبول کیا۔

راجہ اودن دیو کی وفات کے بعد شاہ میر مذکور نے ایک خاص چاپلوسی اور سازش سے راجہ کی زوجہ سے نکاح کر لیا۔ شاہ میر نے ۷۴۲ھ ہجری میں اپنے کو سلطان شمس الدین کے نام سے فرمانروا مشہور کر کے ملک میں اپنے نام کا خطبہ و سکہ جاری کیا اور تمام مال و اسباب پر جس کی درآمد کشمیر میں ۱/۶ حصۂ محصول مقرر کیا۔ شاہ میر کو اس سے پیشتر خواب میں بشارت ہوئی تھی کہ وہ ایک زمانے میں کشمیر کا بادشاہ ہوگا۔

سلطان علاء الدین نے حکم دیا کہ بدکار عورت اپنے شوہر کی میراث نہ پائے۔

سلطان شہاب الدین نے علم و کمال کی پرورش اور انصاف و عدل کے ساتھ حکمرانی کی۔ اس بادشاہ نے نگرکوٹ و تبت و دیگر بلاد پر قبضہ کیا۔

سلطان قطب الدین کے عہد حکومت میں میر سید علی ہمدانی کشمیر تشریف لائے اور بادشاہ نے حضرت سید کی بجد تعظیم و توقیر کی۔

سلطان سکندر تقلید پرست و متعصب فرمانروا تھا۔ اس بادشاہ نے

عالیشان بیت خانوں کو منہدم کرایا اور غیر مسلم رعایا کو تباہ و برباد کیا۔ سلطان سکندر کے عہد حکومت میں حضرت صاحبقراں نے ہندوستان فتح کیا اور دو ہاتھی بطور تحفہ سلطان سکندر کو روانہ کئے۔ سکندر شاہ نے دربار صاحبقرانی میں حاضر ہونے کے لئے اپنے ملک سے سفر کیا لیکن اثنائے راہ میں اُس کو معلوم ہوا کہ امیر تیمور کی محفل میں یہ ذکر آچکا ہے کہ حاکم کشمیر ایک ہزار گھوڑے پیش کرے گا۔ سکندر شاہ اس بے بنیاد افواہ کو سُن کر واپس ہوا اور عدم حاضری کی معافی مانگی۔ علی شاہ نے زین العابدین کو اپنا جانشین بنایا اور خود سفر حجاز کے لئے روانہ ہوا لیکن بدخصلت یاوہ گو افراد کی ترغیب اور خود اپنے ارادے کی کمزوری کی وجہ سے کشمیر پر بار دگر حکمرانی کرنے کے لئے سفر سے واپس آیا اور حاکم جمّوں کی امداد سے اپنے مقاصد میں کامیاب ہو کر ملک پر قابض ہوا۔ زین العابدین پنجاب پہنچا اور جسرت کھکھر سے امداد کا خواستگار رہا۔ علی شاہ نے بشمار لشکر ہمراہ لے کر پنجاب پر حملہ کیا لیکن ایک شدید و خونریز معرکہ آرائی کے بعد شکست کھا کر گوشۂ گمنامی میں بیٹھا اور سلطان زین العابدین بار دگر کشمیر کا فرمانروا قرار پایا۔ جسرت کشمیر سے رخصت ہو کر دہلی پر قبضہ کرنے کے لئے آگے بڑھا لیکن سلطان بہلول لودھی سے شکست کھا کر کشمیر واپس آیا اور سلطانی لشکر کی امداد سے پنجاب پر قابض ہوا۔ زین العابدین نے تبت و سندھ فتح کئے۔ یہ بادشاہ بعید عاقل و حکیم و صلح کُل سیاست کا بہترین ماہر تھا۔ عام و خاص تمام اشخاص اُس کو خدا کا مقبول ترین بندہ خیال کرتے اور بادشاہ کو اولیاء اللہ کے گروہ میں داخل سمجھتے ہیں۔ بادشاہ کی بابت مشہور ہے کہ یہ اپنی روح کو قیود بدن سے آزاد کر سکتا تھا۔ زین العابدین نے ایک مرتبہ بیان کیا تھا کہ قوم چک کے عہد حکمرانی میں مُلک کی حکومت اس خاندان سے منتقل ہو کر فرمانروایان دہلی کے قبضہ و اقتدار میں چلی جائے گی۔ چند سال کے بعد بادشاہ کی یہ پیشین گوئی پوری ہوئی۔ اس بادشاہ نے اپنی خوبی فطرت و رعایا پروری کی وجہ سے جزیہ اور گاؤکشی کے مراسم مٹادئے اور جرمانہ و پیشکش وغیرہ کے قواعد یکقلم منسوخ کئے۔ جریب پر قدرے اضافہ کیا اور اپنے ذاتی اخراجات کو تانبے کی ایک کان کی آمدنی پر محدود کر دیا۔ بادشاہ مریضوں کا خود علاج کرتا اور مشکل امراض کی نہایت آسانی کے ساتھ معقول تشخیص کرتا تھا۔ چور اس عہد میں پابزنجیر کر کے عمارات کی تعمیر میں لگائے گئے اور بادشاہ کی مہربانی سے

صید افگنی کا مشغلہ بالکل ناجائز قرار پایا اور خود بادشاہ نے بھی گوشت خواری سے کنارہ کشی اختیار کی۔ سلطان زین العابدین نے بیشمار عربی و فارسی و کشمیری و ہندی کتابوں کے ترجمے کرائے۔ اس بادشاہ کے عہد میں ایران و توران کے مشہور اہل موسیقی کشمیری دربار میں جمع ہوئے جن میں میاں ملا عودی خراسانی جو خواجہ عبد القادر کے بیواسطہ شاگرد تھے اور ملا جمیل جو فن نغمہ و مصوری کے بے مثل اُستاد تھے، خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ سلطان ابو سعید نے تازی گھوڑے اور بختی اونٹ بطور تحفہ سلطان زین العابدین کے دربار میں روانہ کئے اور سلطان بہلول لودھی بادشاہ دہلی اور سلطان محمود گجراتی نے اس بادشاہ سے مراسم دوستی جاری کئے۔

سلطان حسین ایک جرار لشکر کے ہمراہ پنجاب پر حملہ آور ہوا اور تاتار خاں کے مقابلے میں بارہا صف آرا ہو کر ملک کو تاراج و تباہ کیا۔

فتح شاہ کے عہد میں میر شمس الدین نام شاہ قاسم انوار کا ایک مرید عراق سے کشمیر آیا اور اُس نے نور بخشی مذہب کو رائج کیا۔ اس زمانے سے ملک میں شیعہ و سنیوں میں اختلاف پیدا ہو کر مذہبی جنگ شروع ہوئی۔

محمد شاہ کے سومی دور حکومت میں جبکہ اُس نے سلطان سکندر لودھی کی مدد سے سلطنت حاصل کی تھی، فردوس مکانی نے ہندوستان فتح کیا۔

سلطان ابراہیم لودھی کے عہد میں ابدال ماکری نے فردوس مکانی سے عرض کیا کہ اگر بادشاہ توجہ فرمائیں تو کشمیر کا ملک آسانی سے قبضے میں آسکتا ہے شیخ علی بیگ و محمد جان و محمود خاں کشمیر روانہ کئے گئے۔ ان امیروں نے اگرچہ ملک فتح کر لیا لیکن اہل کشمیر کی سازشوں سے ملک کو ضبط میں نہ لا سکے اور پیشکش وصول کر کے واپس آئے۔ ان امیروں کی واپسی کے بعد نازک شاہ بادشاہ قرار پایا۔ محمد شاہ نے جب بار چہارم عنان حکومت ہاتھ میں لی اُس وقت جنت آشیانی فرمانروائے ہندوستان تھے۔ جس زمانے میں کہ میرزا کامران لاہور میں مقیم تھا انھیں امیروں نے جو پیشتر کشمیر کی مہم پر نامزد کئے گئے تھے، میرزا کے دلنشین کر دیا کہ ملک کشمیر نہایت آسانی سے فتح ہو سکتا ہے۔ میرزا کامران نے محرم کوکہ کو انھیں امیروں و نیز ایک لشکر کے ہمراہ اس مہم پر نامزد کیا اور محرم کوکہ نے ملک پر

قبضہ کیا۔ اس ہنگامے میں شدید خونریزی ہوئی اور میرزائی لشکر کے بیجا مظالم نے رعایا کو بغاوت پر مجبور کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چغتائی لشکر صلح کر کے واپس آیا۔ ۹۳۰ھ ہجری میں سلطان سعید جان کاشغری کے حکم سے سلطان کا فرزند مسمی سکندر جان اور میرزا حیدر دس ہزار کی جمعیت کے ہمراہ تبت و لار (لاہور) کی راہ سے کشمیر پر حملہ آور ہوئے اور بیشمار مال غنیمت حاصل کر کے قلیل مدت کے بعد حریف سے صلح کی اور ملک سے واپس ہوئے۔ ۹۴۸ھ ہجری میرزا حیدر نے جنت آشیانی کے حکم اور اہل کشمیر کے ایک گروہ کی رہنمائی سے بار دگر کشمیر پر حملہ کیا جیسا کہ پیشتر معرض تحریر میں آچکا ہے۔ میرزا حیدر نے اس مرتبہ تبت کلاں کے ایک حصے پر قبضہ کیا۔ کاجی چک ہندوستان آیا اور شیر خاں سے ایک امدادی لشکر لے کر کشمیر پہنچا اور میرزا حیدر کے مقابلے میں صف آرا ہوا اور حریف سے شکست کھائی۔ مرزا نے نرمی و دوستی سے اہل کشمیر کو اپنا بہی خواہ بنایا۔ چنانچہ کشمیر کے باشندے نازک شاہ کا خطبہ پڑھتے تھے اور میرزا جنت آشیانی کے نام سے منبر و سکہ کو زیب و زینت دیتا تھا۔

اس زمانے میں یہ ملک شاہی قلمرو میں داخل اور بیشمار ایرانی و تورانی کشمیری نسل کے مختلف قبائل و اقوام کا مسرت انگیز ملجا و ماویٰ ہے۔

سرکار پکلی[۱]

اس کا طول ۳۵ کوس اور عرض پچیس کوس ہے۔ اس سرکار کے پورب کشمیر اور شمال میں کتور ہے۔ پکلی کے جنوب میں کھکڑوں کا ملک اور جانب غرب اٹک بنارس واقع ہے۔ صاحبقراں امیر تیمور نے ایک گروہ کو اس ملک کی حفاظت کے لئے مقرر کیا تھا۔ اس زمانے میں اسی گروہ کی اولاد یہاں آباد ہے۔ پکلی کے کوہستان میں ہمیشہ برف باری ہوتی ہے اور جنگلوں میں کبھی کبھی سردی گرمی سے زیادہ

۱۔ اس سرکار کے پرگنوں کے نام مشخص نہیں ہیں۔

ہوتی ہے۔ بارش کا موسم تقریباً ہندوستان کی بارش کے مماثل ہے۔ ملک تین دریاؤں سے سیراب ہوتا ہے۔ کشن گنگ، بہت، اور سندھ۔ اس ملک کی زبان کشمیر، ہندوستان اور زابلستان، کسی ملک کی زبان سے نہیں ملتی۔ اس ملک میں چنا اور جو کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ میووں میں زردآلو، شفتالو اور چہار مغز خودرو ہیں۔ پکلی میں پھلوں کی زراعت کا دستور نہیں ہے۔ اس ملک کے شکاری جانور اور گھوڑے، اونٹ اور بھینس میانہ قد کے ہوتے ہیں اور بکریاں اور مرغیاں کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ اس ملک کے اکثر فرمانروا راجگان کشمیر کے باجگزار رہیں۔

سرکار سواد

اس سرکار میں سرکار ہی کو ضلع کہتے ہیں۔ بنیر، سواد اور بجور، ان کے نام ہیں۔ بنیر، سولہ کوس لانبا اور بارہ کوس چوڑا ہے۔ اس کے مشرق جانب پکلی، شمال کی طرف کنور و کاشغر جنوب میں اٹک، بنارس اور مغرب کی سمت ملک سواد واقع ہے۔ ہندوستان سے سواد جانے کے دو راستے ہیں۔ ایک راہ درۂ شیر خاں سے مڑتی ہے اور دوسرا راستہ کوتل بلندری سے گزر کر طے کرنا ہوتا ہے۔ اگرچہ دونوں راستے دشوار گزار ہیں لیکن پہلی راہ دوسرے راستے سے بھی زیادہ سخت ہے۔

سواد چالیس کوس طویل اور پانچ سے پندرہ کوس چوڑا ہے۔ اس کے پورب بنیر، اوتر کتور و کاشغر، دکھن نگرام اور پچھم کی طرف بجور واقع ہیں۔ اس علاقے میں فراواں درے ہیں۔ درۂ دمغار، کاشغر سے ملا ہوا ہے۔ اس درے کے قریب قصبۂ منگلور آباد ہے جو حکام علاقہ کا صدر مقام ہے۔ یہاں نہ جاڑا زیادہ ہوتا ہے اور نہ گرمی تیز ہوتی ہے۔ اس علاقے میں برفباری ہوتی ہے لیکن جنگلوں میں تین یا چار روز سے زیادہ برف نہیں پڑتی۔ اس کے کوہسار میں بارہ مہینے برابر جاڑا رہتا ہے۔ ہندوستان کی بارش کا موسم یہاں کی بہار کا موسم ہے بارش بھی اچھی ہوتی ہے۔ اس ملک کی خزاں اور یہاں کی بہار دونوں دلکش و

فرحت بخش ہیں، یہاں ہندوستان اور توران دونوں ممالک کے پھول پائے جاتے ہیں اور بنفشہ و نرگس کے جنگل کے جنگل لہلہاتے ہیں، خود رو میوے ہر قسم کے بکثرت پیدا ہوتے ہیں، یہاں کے شفتالو اور ناشپاتیاں اچھی ہوتی ہیں۔ شکاری جانوروں میں باز وغیرہ و شاہین اچھے ہوتے ہیں۔ اس علاقے میں لوہے کی ایک کان بھی ہے۔

بجور، اس کا طول پندرہ کوس اور عرض پانچ سے دس کوس تک ہے۔ اس ملک کے مشرق میں سواد، شمال میں کتور، اور کاشغر، جنوب میں بگرام اور مغرب میں کنیر نورگل واقع ہیں۔ اس میں بہت سے درے ہیں جن کا راستہ کابل سے ہے اور جو بجور آکر ختم ہو گئے ہیں۔

یہاں ایک قدیم اور پرانی یادگار ہے جس میں بڑا مضبوط قلعہ ہے۔ یہ قلعہ حکام کا صدر مقام ہے۔ امیر سید علی ہمدانی نے اسی جگہ وفات پائی اور اُن کی وصیت کے مطابق اُن کا جنازہ ختلان لے جا کر لاش وہیں پیوند خاک کی گئی۔ یہاں کی آب و ہوا سواد کے موسم سے مشابہ ہے فرق اتنا ہے کہ بجور میں سردی اور گرمی دونوں سواد سے زیادہ ہوتی ہے۔ اس علاقے میں داخل ہونے کے تین راستے ہیں۔ ایک راستہ دانش کول کہلاتا ہے جو ہندوستان سے سیدھا بجور تک چلا گیا ہے اور دو راستے کابل سے بجور تک آئے ہیں، ان میں سے ایک کا نام شیخ ہے اور دوسرے کو کنیر و نورگل کہتے ہیں۔ ان تینوں راستوں میں دانش کول کی راہ سب سے زیادہ آسان گزار ہے۔ اس علاقے سے ملحق اور پہاڑ اور دریائے کابل و سندھ کے درمیان ایک جنگل ہے جو تیس کوس لمبا اور بیس سے پچیس کوس تک چوڑا ہے۔

اس سرکار کے جنگل اور پہاڑ سب کے سب یوسف زئی قبیلے کے افغانوں سے آباد ہیں۔ میرزا الغ بیگ کابلی کے زمانے میں یہ قبیلہ کابل سے جلاوطن ہو کر اس سرکار میں قیام پذیر ہوا۔ ان افغانوں نے سرکار سواد کو یہاں کے فرمانرواؤں سے جو اپنے کو سکندر ذوالقرنین کی دختری اولاد میں بتاتے تھے چھین لیا اور خود یہاں متوطن ہو گئے۔ کہتے ہیں کہ مغلوب فرمانرواؤں نے اپنے چند دفینے نہیں

چھوڑ دئے اور خزانوں کا محافظ اپنے اعزہ کے ایک گروہ کو مقرر کیا۔ اس گروہ کی اولاد اب تک اس سرکار میں آباد و موجود ہے اور اس وقت تک یہ گروہ اپنے کو سکندر کی اولاد جانتا اور اپنا نسب نامہ ذو القرنین تک ملاتا ہے۔

جہاں پناہ کے عہد معدلت میں اس ملک کے باشندوں میں بعض بدبخت تو تہ تیغ کئے گئے اور بعضوں نے زندان اسیری میں زندگی کاٹی اور بعض خوش نصیب بادشاہی اطاعت گزاروں میں داخل ہو کر اب تک زندہ و سلامت ہیں۔

سرکار دو رو نیون و عیسیٰ خیل

یہ خطہ ملک کابل سے جنوب و مشرق میں واقع ہے اور اس حصے میں زیادہ تر شیرانی، کررانی اور وزیری قبیلوں کے لوگ آباد ہیں۔

سرکار قندھار

یہ سرکار اقلیم سوم میں داخل ہے اور قلات بنجارہ سے غور و غرجستان تک تین سو کوس طویل سندھ سے فرہ تک دو سو کوس چوڑی ہے۔ اس کے شرق میں سندھ شمال کی طرف غور و غرجستان ہیں۔ اس کے جنوب میں سیوی اور غرب کی جانب ملک فرہ کی سرحد سے ملا ہے۔ کابل اور غزنی اس سرکار کے مشرق و شمال میں واقع ہیں قندھار کے کوہستان ہمیشہ برف سے ڈھکے رہتے ہیں لیکن شہر میں برفباری بہت کم ہوتی ہے۔

قندھار میں اٹھارہ دینار کا ایک تومان ہوتا ہے اور ایک تومان آٹھ سو درم کے برابر ہے۔ خراسانی تومان کی قیمت تیس روپے ہے اور عراقی تومان چالیس روپیہ پر چلتا ہے۔

غلے کی خرید و فروخت اکثر خروار کے وزن اور حساب سے ہوتی ہے۔ ایک قندھاری خروار چالیس قندھاری اور دس ہندوستانی منوں کے برابر ہوتا ہے۔

ضلع کا دارالحکومت قندھار ہے۔ اس کا طول البلد ۱۰۷ درجے چالیس دقیقے اور عرض البلد ۳۳ درجے تین دقیقے ہے۔ قندھار میں دو قلعے ہیں۔ گرمی کا موسم بہت سخت ہوتا ہے۔ جاڑوں میں ٹھنڈ بہت کم ہوتی ہے لیکن دے اور بہمن میں برتن برف سے بھر جاتے ہیں۔ ہر تیسرے یا چوتھے سال برفباری سے بدنوں میں تازہ جان پیدا ہو جاتی ہے۔ شہر میں پھول اور پھل دونوں پیدا ہوتے ہیں۔ یہاں کا گیہوں بہت سفید ہوتا ہے جسے تحفے کے طور پر دور دراز ملکوں میں لے جاتے ہیں۔ قندھار سے پانچ کوس کے فاصلے پر ایک پہاڑ ہے جسے آژدر کوہ کہتے ہیں۔ اس پہاڑ میں ایک عجیب وغریب غار ہے جو غار جمشید کے نام سے مشہور ہے۔ لوگ چراغ جلا کر اس درے میں داخل ہوتے ہیں لیکن ہوا کے مسدود ہو جانے سے دم ایسا گھٹنے لگتا ہے کہ انسان آگے نہیں بڑھ سکتا اور یہی وجہ ہے کہ اس غار کے پھیلاؤ کا پورا اندازہ نہیں ہو سکا۔ قلات سے آٹھ کوس کے فاصلے پر ایک پہاڑ ہے۔ اس پہاڑ کے ایک طرف ایک عجیب وغریب غار ہے جسے غار شاہ کہتے ہیں۔ اس غار میں دو قدرتی ستون ہیں جن میں ایک تو بیس گز لانبا غار کی چھت سے بالکل ملا ہوا ہے اس ستون سے پانی گرتا ہے جو ایک حوض میں جو پائے ستون کے قریب ہے، جمع ہوتا ہے۔ دوسرا ستون گیارہ گز لانبا ہے۔ دریائے ہرمند کا پانی پہاڑوں کے دامن سے بہتا ہوا یہاں سے گزرتا ہے۔ ہرمند کے معنی بابرکت کے ہیں اور اس کا سرچشمہ کابل اور بلخ کے درمیان میں ہے۔ مولانا معین الدین تاریخ خراسانی میں لکھتے ہیں کہ اس دریا سے ہزار نہریں سیراب ہوتی ہیں۔ سولہ کوس کے فاصلے پر ایک پہاڑ ہے اس پہاڑ کے دامن میں ایک میدان ہے جو نتل کے نام سے مشہور ہے۔ قدیم زمانے میں ساری زمین متعدد چشموں سے سیراب ہوتی تھی۔ یہاں خربزے بہت اچھے اور کثرت سے ہوتے ہیں۔ یہ پہاڑ مختلف اور خوشگوار چشموں کا منبع ہے۔ یہاں لوہے کی ایک کان بھی ہے اور پہاڑ کے دامن میں قدیم زمانے کا بنایا ہوا لوہے کا ایک تنور موجود ہے۔ اسی تنور میں لوہے کو گلاتے اور اُسے صاف کرتے تھے۔

غزنی قندھار بہت لانبا اور گرم ملک ہے۔ دریائے ہرمند اس خطے کے درمیان سے گزرتا ہے۔ قندھار کا یہ حصہ ایک طرف زمین داور سے اور دوسری جانب

سیستان سے ملا ہوا ہے۔ دریا کے دونوں جانب بہت سے قلعے ہیں اور زراعت بہت اچھی ہے۔ اس نواح میں کسی زمانے میں ایک بہت بڑا شہر آباد تھا۔ یہ شہر حاکمان غور کا پایۂ تخت تھا۔ خاندان شاہی کی اکثر عمارتوں کے شکستہ آثار اب بھی کثرت سے کہیں کہیں پائے جاتے ہیں۔

ہرمند اور قندھار کے درمیان دُنیا کا مشہور ترین شہر تیمند واقع ہے۔ قدیم زیجات میں اس شہر کا تفصیلی حال مرقوم ہے۔

اس مُلک میں گیہوں اور جو کو سفید بری کہتے ہیں اور ساٹھ گز کی جریب سے پیمائش کرتے ہیں لیکن تیس گز کا شمار حجاز کے حساب کے مطابق کرتے ہیں۔ ہر گز حجاز کے رواج کے مطابق ½۴۲ انگشت کا ہوتا ہے اور سب کا مجموعہ چوان گز قندھاری کے برابر ہوتا ہے۔ خالصے کی زمین میں جتنی پیداوار ہوتی ہے اُس میں ہر دس خروار میں دو خروار دیوان بصیغۂ مال وجہات وصول کرلیتا ہے۔ پیداوار کا اعلیٰ یا ادنیٰ ہونا سات مختلف نشانوں سے بتلایا جاتا ہے۔ دفتر مالگزاری میں اعلیٰ قسم کی زمین کا امتیازی نشان حرف ع ہے جو زمین کی پیمائش میں ایک جریب ہوتی ہے۔ اس کی پیداوار عام طور پر تین خروار سمجھ لی جاتی ہے اور اسی اندازے کے موافق ہر تین خروار میں چوبیس من غلہ مالگزاری میں لیا جاتا ہے، اوسط درجے کی زمین کا نشان حرف ط ہے۔ اس تقسیم کا نقشہ حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	زمین کی قسمیں	نشانات امتیازی	پیداوار بجائے خروار	مالگزاری حساب میں
۱	اعلیٰ	ع	۳	۲۴
۲	اعلیٰ و اوسط	ط ع	½۲	۲۰
۳	اوسط	ط	۲	۱۶
۴	اوسط و ادنیٰ	د ط	½۱	۱۲
۵	ادنیٰ	د	۱	۸
۶	ادنیٰ ادنیٰ	د د	۳۰ من	۶
۷	ادنائے ادنیٰ	د و	۸	۴

لیکن یہ زبردست انتظام معقول نہیں کرسکتا تو پیداوار تین مساوی حصوں میں تقسیم کی جاتی ہے

جن میں دو حصے کاشتکار کو دیے جاتے ہیں اور تیسرا حصہ بار دگر تین مساوی حصوں پر منقسم کیا جاتا ہے۔ ان حصوں میں دو حصے محکمۂ مالگزاری میں داخل ہوتے ہیں اور تیسرا حصہ اتفاقی واقعات وحوادث کے اخراجات کے لیے مخصوص کر دیا جاتا ہے۔ انگور کی مالگزاری بھی کسی خاص معاہدے یا مقررہ رقم پر ادا کی جاتی ہے۔ آخری صورت میں چند تجربہ کار ماہر کل باغ کی پیداوار کا تخمینہ کرتے ہیں اور ہر خروار کے عوض چار بابری وصول کرتے ہیں فردوس مکانی جنت آشیانی کے عہد حکومت میں دو بابری چار تنگے کی رقم مقرر کر دی گئی تھی۔ بابری وزن میں ایک مثقال ہے اور قیمت میں ½ ۲ بابری ایک روپے کے مساوی ہیں۔ ان ہر سہ پیداوار کے علاوہ دیگر نو اجناس پر جو سبزبری کے نام سے مشہور ہیں ہر جریب پر ½ ۷ بابری وصول کی جاتی ہیں مگر پیشتر صرف پانچ بابری وصول کرتے تھے۔ سبزبری اشیا کے نام حسب ذیل ہیں۔

شالی، خربزہ، تربوز، شلجم، خشخاش اور کاہو۔

ان اشیا کے علاوہ دیگر پیداوار پر پیشتر دو بابری وصول کی جاتی تھیں۔ ترکمان تین بابری وصول کرتے تھے۔ مالک گرم سیر میں بھی قندھار کی طرح سفیدبری پیداوار تین انباروں میں تقسیم کی جاتی ہے اور تمام فصلیں جن کی پیداوار پر ایک مقررہ رقم وصول کی جاتی ہے حرف ع اور ط سے نشان زد کی جاتی ہیں۔ ہر جریب میں گرم سیر کی پیداوار کے بچاس من جو قندھار کے بیس من ہوتے ہیں۔ وصول کرتے ہیں۔ گرم سیر کا خروار سو من کا ہوتا ہے جو ہندوستان کے دس من کے برابر ہے اور انگور کی مالگزاری کا وہی دستور ہے جو قندھار میں ہے۔ سبزبری کی تمام پیداوار میں فی جریب دو بابری رقم مالگزاری قرار دی گئی ہے۔ زمین داور میں بھی مذکورۂ بالا طریقے کے مطابق سبزبری کی پیداوار تین انباروں میں تقسیم کی جاتی ہے اور ہر جریب پر ایک داوری خروار بطور محصول لے لیا جاتا ہے۔ داوری خروار ایک خروار قندھاری اور دس من کے برابر ہوتا ہے۔ دیگر اشیا کے متعلق ہر تین جریب پر ایک خروار وصول کرتے ہیں۔

سرکار قندھار

اسمائے محال	تومان	دینار	نذرانہ	خروار و غلہ وغیرہ	سوار	پیادہ	[illegible]
چوبیس محل	۸۱۱۴½	۳۹۶۰۰	گوسفند ۴۵۷۷۵ اسپ بلوچی ۴۵	۲۷۵۲۹۷۷ خروار چانول من ۲۴۰ آٹا خروار ۲ گھی من ۲۰	۱۳۰۷۵	۲۵۲۶۰	۰
قندھار	نقد ۵۲۷۰	۰	۰	خروار ۳۵۱۲۰	۵۵۰	۱۰۰۰	۰

توابع شرقی قندھار

اسمائے محال	تومان	دینار	نذرانہ	خروار و غلہ وغیرہ	سوار	پیادہ	[illegible]
ولایت دوکی۔ کچی اینٹ کا قلعہ ہے	تومان نقد ۶		گوسفند ۱۲۰۰ اسپ بلوچی ۱۵	خروار غلہ ۱۸۰	۵۰۰	۱۰۰۰	افغان قبائل ترین و کاکر
ولایت پشنگ۔ اس مقام میں کچی اینٹ کا قلعہ قدیم سے موجود ہے۔	تومان نقد ۳۳	۱۰	گوسفند ۳۲۰	خروار غلہ ۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰	۰
ولایت شال اس مقام میں مٹی کا قلعہ ہے	تومان نقد ۴½	۰	گوسفند ۹۱۷۰	خروار غلہ ۷۸۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	افغان کاسی و بلوچست
ولایت مستنگ یہاں بھی مٹی کا قلعہ ہے	تومان ۱۰	۸۰۰۰		خروار غلہ ۴۷۰	۱۰۰	۵۰۰	افغان کاسی و بلوچست
ولایت خیل گری	تومان نقد ۱۲	-	۰	خروار غلہ ۲۱۵	۲۰۰	۳۰۰	
الوس بینی	۰	۰	گوسفند ۶۰	۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	قوم افغان

اسمائے محال	تومان	دینار	[illegible]	خروار و غلہ وغیرہ	سوار	پیادہ	[illegible]
الوس ابدالی زمانۂ قدیم میں اس کی جمع ایک ہزار گوسفند تھی مگر قزلباشیہ کے عہد میں سو تومان مقرر ہوئے۔	۰	۰	۰	۰	۴۰۰	۶۰۰	۰
الوس ابدالی (ابدالی)	۰	۰	گوسفند ۲۸۰۰	۵ خروار روغن زرد	۲۰۰۰	۳۰۰۰	افغان
الوس جمندی	تومان ۱۱	دینار رجواب ۴۰۰ کہتے ہیں۔	۰	۰	۳۰	۲۰	۰
سرخ رباط بلوچاں - اس کی جمع بلدۂ قندھار میں شامل ہے۔	۰	۰	۰	۰	۵۰	۵۰	۰
توابع جنوبی قندھار							
قلات بنجارہ اس میں مٹی کا مضبوط قلعہ ہے۔	۰ ۰	۰ ۰	اسپ بلوچی ۳۶ اونٹ ۱۰۰	۰	۵۰۰	۵۰۰	۰
شورامک	۰	۰	گوسفند ۱۲۰	۰	۲۰۰	۱۰۰	افغان
الوس مبیگہ	۰	۰	گوسفند ۲۲۵	۰	۲۰۰	۳۰۰	افغان
الوس میرخانی	تومان نقد ۹	۰	گوسفند ۳۶۵۰	۰	۲۰۰	۴۰۰	افغان
الوس مسوانی	۰	۰	گوسفند ۲۰۰	گھی من ۷	۵۰	۱۰۰	افغان

اسمائے محال	تومان	دینار	[illegible]	خروار و غلہ وغیرہ	سوار	پیادہ	اقوام
شمالی قندھار							
ولایت قلات ترلوک اس میں بھی مٹی کا قلعہ نہایت مضبوط ہے۔	تومان ۵۲۰	دینار نقد ۹۶۰	گوسفند ۲۳۴۶	خروار ۱۱۷۱ ایک من گھی ایک خروار چاول۔	۲۲۰۰	۳۸۲۰	افغانان غلزئی
ہزارہ دہلہ	۰	۰	گوسفند ۱۴۵۴	خروار غلہ ۲۰	۲۰۰	۵۰۰	۰
ہزار بنجہ بنجی	۰	۰	گوسفند ۱۶۰	۰	۱۵	۵۰۰	۰
ولایت ترین اس میں ایک مضبوط قلعہ ہے۔	۰	۰	گوسفند ۱۵۰	خروار غلہ ۱۰۰	۱۵۰۰	۳۰۰۰	قوم ہزارہ
غربی قندھار							
ولایت گرم سیر	تومان ۶۰۲	دینار نقد ۸۰۰۰	۰	خروار غلہ ۱۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰۰	۰
ولایت زمین دارد	۰	۰	۰	۰	۱۲۰۰	۱۰۰۰	۰
الوس سیاہ خانہ	تومان ۴۲	۰	۰	۰	۳۰	۷۰	۰
قلعۂ کشک نخود۔ مٹی کا قلعہ ہے جمع قندھار میں شامل ہے۔	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

سرکار کابل

یہ سرکار اقلیم سوم و چہارم میں داخل ہے۔ اس کا طول اٹک بنارس سے، جو دریائے سندھ پر واقع ہے، ہندو کوہ تک سو کوس ہے اور اس کا عرض قراباغ قندھار سے

چغان سرائے تک سو کوس ہے۔ اس سرکار کے شمال میں ہندوستان واقع ہے۔ شمال و مغرب میں کوہستانی سلسلہ اور ملک غور شمال کے درمیانی حصے میں اندراب، بدخشان اور بالکل درمیانی حصے میں ہندوکوہ ہے۔ جنوب میں فرمل اور نغز ہیں۔ اس صوبے کی آب و ہوا ایسی خوشگوار ہے کہ اس کی تعریف زبان قلم سے ممکن نہیں ہے۔ اگرچہ یہاں جاڑا شدت سے ہوتا ہے لیکن موسمی ٹھنڈ سے کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچتا۔ سرد اور گرم مزاج ایسے باہم دست و گریباں ہیں کہ ایک دن میں انسان عالم سرد سے گرمی کی دنیا میں پہنچ جاتا ہے۔ چونکہ گرمی اور سردی کے زمانے میں زیادہ تفاوت نہیں ہوتا اور ایک موسم کے ختم ہوتے ہی دوسری فصل شروع ہو جاتی ہے اس لئے اس ملک میں ایلاق اور قشلاق دونوں چھاؤنیوں (گرمی اور سردی کی چھاؤنیاں) کا بہت کم وجود پایا جاتا ہے۔ جنگلوں میں اور پہاڑوں پر شدید برفباری ہوتی ہے۔ فردوس مکانی فرماتے ہیں کہ ہندوستان کی سمت جو کابل سے شمال کی جانب پڑتا ہے بادام چشمے کے سرے تک برفباری ہوتی ہے۔ یہ حالت فردوس مکانی کے عہد میں تھی لیکن اس زمانے میں تو اس شدید برفباری کی سرحد اور بڑھ گئی ہے اور بجائے بادام چشمے کے غلہ کی سرحد تک بلکہ درۂ خیبر کی گزرگاہ تک برابر برف گرتی ہے۔ اب تو یہ حال ہے کہ گرمیوں میں بھی رات کو بغیر کچھ اوڑھے نیند نہیں آتی۔ مختلف قسم کے میوے یہاں پیدا ہوتے ہیں لیکن خربوزہ اچھا نہیں ہوتا۔ زراعت بھی زیادہ نہیں ہوتی۔ ملک چاروں طرف سے بلند پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے اور غنیم کو جلد جلد حملہ کرنا دشوار ہے۔ ہندوکش پہاڑ کابل کو بدخشان اور بلخ سے جدا کرتا ہے۔ اس سرکار میں آنے کے سات راستے ہیں جن سے تورانی اپنے ملک سے کابل آتے ہیں۔ ان میں سے تین راستے وادی پنجہیر کے دامنا سے ہو کر نکلے ہیں جن میں سے سب سے اونچا راستہ درۂ خیبر کے اوپر ہے اس درے سے نیچے راستے کو طول کہتے ہیں اور فروترین راہ بازارک کے نام سے مشہور ہے۔ ان تینوں راہوں میں بہترین راستہ طول ہے لیکن جیسا کہ اس کے نام سے خود ظاہر ہے یہ راہ بہ نسبت دو دوسرے راستوں کے دراز ہے۔ سب سے سیدھا راستہ بازارک ہے۔ کوہ کلاں اور پروان کے درمیان سات اور اونچے راستے ہیں جن کو ہفت بچ کہتے ہیں۔ اندراب سے دو راستے نکلے ہیں جو درۂ کلاں کے کنارے تک آ کر باہم مل گئے ہیں اور پھر ان کی راہ ہفت بچ کے راستے سے ہو کر نکلتی ہے۔ یہ راستہ بے حد دشوار گزار ہے۔

تین راستے اور ہیں جو درۂ پروان سے غوربند تک چلے گئے ہیں۔ سب سے قریب تر وہ راہ ہے جو سنگی یولی (بابکی بول) سے ہوتی ہوئی ولیان اور خنجان تک برابر چلی آتی ہے۔ دوسری راہ درۂ قبچاق سے ہوکر نکلی ہے۔ یہ راستہ بھی دشوار گزار نہیں ہے تیسری راہ درۂ شبرتو سے نکلی ہے۔ موسم گرما میں جبکہ دریا چڑھ جاتے ہیں تو مسافر اسی راہ سے ہوکر بامیان اور طالقان ہوتے ہوئے پستی کا راستہ کرتے ہیں لیکن جاڑے کے زمانے میں عام طور پر آبدرہ کا راستہ سفر کے لئے پسند کیا جاتا ہے اس لئے موسم سرما میں سوائے اس راستے کے بقیہ تمام راہیں برفباری کی وجہ سے بند ہو جاتی ہیں۔

ایک راستہ خراسان سے قندھار جاتا ہے۔ یہ راستہ بالکل سیدھا ہے اور اس میں کوئی درہ نہیں ہے۔

ہندوستان سے کابل جانے کے پانچ راستے ہیں۔ کرپہ چودہ کوتل طے کرنے کے بعد جلال آباد چلا گیا ہے۔ اس راستے کا فردوس مکانی نے اپنی تصنیف میں ذکر نہیں کیا اور میرا خیال ہے کہ عہد بابری میں یہ راہ کھلی ہی نہ تھی۔ خیر یہ راستہ قدیم زمانے میں بہت دشوار گذار تھا لیکن جہاں پناہ کے حکم سے راہ کی خرابیاں کچھ دور ہوگئی ہیں اور مسافر اب باربرداری کے جانوروں کو ساتھ لے کر نسبتہً آسانی سے سفر کی منزلیں طے کر لیتے ہیں۔ اس زمانے میں تورانیوں اور ہندیوں کا شارع عام یہی راستہ ہے۔ بنکش اس راستے میں دلنکوٹ کے گھاٹ پر پہنچ کر دریائے سندھ کو پار کرتے ہیں۔ چوتھا نغز اور پانچواں فرمل ہے جہاں چوپارہ گھاٹ پر پہنچ کر دریائے سندھ کو عبور کرتے ہیں۔

اس صوبے میں گیارہ زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ہر قبیلے کی زبان جدا ہے۔ ترکی مغولی، فارسی، ہندی، افغانی، پشتو، پراچی، گبری، برکی، لمغانی اور عربی۔

اس سرکار میں دو بڑے اور نامی قبیلے ہزارہ اور افغان ہیں اور اس ملک کی چراگاہیں انھی دونوں قبیلوں کے ہاتھ میں ہیں۔ ہزارہ قوم کے لوگ ان چغتائی لشکریوں کی اولاد میں ہیں جن کو منکو قاآن نے ہلاکو خاں کی مدد کے لئے روانہ کیا تھا۔ ہلاکو خاں نے اس فوج کو اپنے فرزند نکودار اوغلان کی ماتحتی میں اس نواح میں بھیجا۔

یہ لوگ غزنی سے قندھار اور میدان سے سرحد بلخ تک پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کی تعداد ایک لاکھ خاندان کے قریب ہے جس میں تقریباً ایک تہائی سوار ہیں۔ گھوڑے، بکریاں اور بھیڑ ان کا مال و متاع ہیں۔ اس قوم کا ہر گروہ حرص و لالچ کا بندہ ہے اور یہ باہم ایک دوسرے سے صفائی نہیں رکھتے اور نفاق و ریاکاری برتتے ہیں۔

افغان اپنے کو بنی اسرائیل کہتے ہیں۔ ان کا قول ہے کہ اُن کے مورث اعلیٰ کا نام ہی افغان تھا۔ افغان کے گھر میں تین بیٹے پیدا ہوئے۔ سربن، جس کی اولاد میں سربنی قبیلہ موجود ہے۔ غرغشت، جو غرغشی قبیلے کے افغانوں کا مورث اعلیٰ ہے بٹن جسے بٹنی افغان اپنا جد اعلیٰ کہتے ہیں۔ ان تین قبیلوں کی اولاد بڑھی اور ہر قبیلے سے مختلف شاخیں مُلک میں پھیلیں۔ ہر شاخ اپنے خاندان کے سردار یا کسی مشہور شخص کے نام سے مشہور ہوئی چنانچہ ترین، بریچ، میانہ، خرشین، شیرانی اور آرمر کاسی جمند، خویشگی، کتانی، خلیل، مہمند زئی، داؤد زئی، یوسف زئی، کلیانی اور ترکلانی خاندان قبیلۂ سربن کی شاخیں ہیں اور سورانی (سرانی) جیلم اور گ زئی، آفریدی، جگتانی، ختکی کرارانی، بادر، منسوب، ناکر، ناغر، بانی، موانی، پنی اور تارین غرغشتی قبیلے میں داخل ہیں اور غلزئی، لودی، نیازی، لوحانی، سور، بنی، سروان اور کبہور قبیلۂ بٹن کے مختلف خاندان ہیں۔

کہتے ہیں کہ مست علی غوری نام ایک شخص نے جسے افغان متّی کہتے ہیں، بٹن قبیلے میں کی ایک لڑکی کے ساتھ ناجائز تعلق پیدا کیا۔ جب یہ تعلق زیادہ بڑھا اور قریب تھا کہ قبیلے کی بدنامی ہو جائے تو اس قبیلے نے اپنی عزت اور آبرو کو محفوظ رکھنے کے لئے لڑکی کو غوری کے ساتھ بیاہ دیا۔ متّی کے گھر میں اس افغانی لڑکی کے بطن سے تین بیٹے پیدا ہوئے جو غلزئی، لودی اور سروانی کے نام سے مشہور ہوئے۔

بعض مؤرخین افغانوں کو قبطی النّسل تبلاتے ہیں۔ ان مورخوں کا بیان ہے کہ جب بنی اسرائیل بیت المقدس سے مصر میں آئے تو یہ قبطی مصر سے بھاگ کر ہندوستان میں پناہ گزیں ہوئے۔ یہ داستان اتنی طویل ہے کہ اس مختصر میں اس کے بیان کرنے کی گنجائش نہیں ہے ناظرین کی تفریح طبع کے لئے چند سطریں ان کے احوال میں لکھ دی گئیں۔

بیشمار وحشی قبائل بھی ملک میں آباد ہیں جو خواجہ خضری، قاقشال، آوز، مک کلقکی، پرانچی، پورچی، کیدری، بہسودی، سید بائی، تفنگ انداز، عرب، گلہ بانی اور توکہی کے مختلف ناموں سے مشہور ہیں لیکن ان وحشی قبائل کے افراد کی تعداد اس قدر کثرت سے نہیں پائی جاتی جیسی کہ مذکورہ بالا متمدن افغانیوں کی معرض بیان میں آچکی ہے اور اس زمانے میں ان میں سے بہت سے جاگیرداروں میں داخل ہو گئے ہیں۔

شہر کابل یہ شہر اقلیم چہارم میں داخل ہے۔ اس کا طول البلد ۱۰۴ درجے چالیس دقیقے اور عرض البلد ۳۴ درجے بتیس دقیقے ہے۔ کابل قدیم زمانے کے مشہور بہترین شہروں میں ہے۔ اس شہر کی بابت مشہور ہے کہ یہ جگہ پشنگ کے زمانے میں آباد ہوئی اس میں مٹی کے دو مضبوط قلعے ہیں۔ قلعے کے غربی شمالی سمت ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے جو ملک کے لئے بیحد فیض رساں اور فائدہ مند ہے۔ قدیم زمانے میں ایک بادشاہ نے اس پہاڑی پر ایک عالی شان عمارت تعمیر کرائی تھی اور اسی مناسبت کی وجہ سے اس پہاڑی کو شاہ کابل کہتے ہیں۔ اس پہاڑی کی چوٹی پر گیرلھی ہے اور اس سے متصل مگر اس سے علیحدہ ایک ڈھلواں بلندی ہے جسے عقابین کہتے ہیں۔ چونکہ یہ بلندی قلعے سے کچھ اونچی ہے جہاں پناہ کے حکم سے یہ جگہ بھی قلعے کی حدود میں داخل کر لی گئی۔ اس پہاڑی کے دامن دلفریب پشتے اور دلکش باغ و فرحت افزا پھل اور درختوں کے جھنڈ اور خاصکر شہر دا اخصوصیت کے ساتھ خوشنا و خوبصورت ہیں۔ دو چشمے شہر کو سیراب کرتے ہیں۔ ایک چشمے کا نام جوئے خلیبان ہے یہ چشمہ للندر سے داخل ہوتا ہے اور شہر آرا میں گزرتا ہوا خاص شہر میں بہتا ہے۔ دوسرے چشمے کو جوئے پل مستان کہتے ہیں۔ اس چشمے کا پانی جوئے خلیبان سے زیادہ صاف و خوشگوار ہے۔ دیہہ یعقوب کے تنگ مقامات سے نکل کر دروازۂ دہلی کے سامنے سے گزرتا ہوا دیہہ معمور میں بہتا ہے۔ اس نواح میں ماہم آنگہ نام ایک نہر ہے جس سے مقامی آبادی کو بیحد آرام ہو گیا ہے۔ اس نہر سے قریب ہی ایک مقام ہے جسے گلکتہ کہتے ہیں یہ جگہ ایسی فرحت بخش ہے کہ اس کو دیکھ کر آنکھوں میں ٹھنڈک اور دلوں میں تازگی پیدا ہوتی ہے۔ شاہ کابل سے تین چشمے شہر کی طرف بہتے ہیں۔ ان چشموں میں سے ایک کے سرے پر خواجہ تمو کا مزار ہے، دوسرے چشمے کے دہانے پر عوام کے

عقاید کے موافق قدمگاہ خضر علیہ السلام ہے۔ تیسرے چشمے کے روبرو خواجہ عبدالصمد المعروف بہ خواجہ روشنائی کا مزار ہے۔

قدیم عہد کے عقلا کابل و قندھار کو ہندوستان کے دو دروازے کہتے تھے۔ ایک دروازے سے توران اور دوسرے سے ایران کی سرزمین میں داخل ہوتے تھے۔ مشہور ہے کہ ان دونوں دروازوں کی حفاظت اور نگہبانی سے ہندوستان کی سرزمین اہل ملک کو فاتحین کی پابجائی سے ایک حد تک محفوظ رہتی ہے۔

کابل میں بھی قندھار و سمرقند کی طرح پرگنوں کو جن میں قصبات و دیہات شامل ہیں تومان کہتے ہیں۔ تومان بگرام کو پرشاور کہتے ہیں۔ اس تومان کا موسم بہار بعید دلکش ہے۔ پرشاور میں ہندوؤں کی بڑی پرستش گاہ ہے جسے گورکھتری کہتے ہیں۔ جہاں پوجاری خصوصاً جوگی دور دراز مقامات سے ہمیشہ آتے رہتے ہیں۔

تومان نیک نہال۔ یہ تومان عقان کے مضافات میں سے ہے اس تومان کا داروغہ بیشتر آدینہ پور میں رہتا تھا لیکن اس زمانے میں جلال آباد حکام کا صدر مقام ہے۔ اس حصۂ ملک میں برفباری نہیں ہوتی اور نیز یہ کہ یہاں موسم سرما زیادہ تیز نہیں ہوتا۔ نو نہروں سے کھیتوں کو سرسبز و شاداب کرتے ہیں۔ یہاں انار بیدانہ پیدا ہوتا ہے۔ جلال آباد کے قریب باغ صفا ہے۔ یہ باغ فردوس مکانی کا لگایا ہوا آجتک مرحوم کی یادگار ہے۔ آدینہ پور کے نواح میں بھی ایک ایک چمنستان ہے جو باغ صفا کی طرح حضرت فردوس مکانی کی یادگار سمجھا جاتا ہے۔ اس پرگنے کی جانب جنوب سفید کوہ واقع ہے۔ اس پہاڑ کو دیکھ کر انسان حیران ہو جاتا ہے۔ اس کی چوٹیاں ہمیشہ برف سے ڈھکی رہتی ہیں اور اسی مناسبت کی وجہ سے اس پہاڑ کو سفید کوہ کے نام سے مشہور کر دیا گیا ہے۔ اس نواح میں ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے۔ اس پہاڑی میں یہ ایک خاص خصوصیت ہے کہ کابل میں جب برفباری ہوتی ہے تو اس پہاڑ پر بھی برف گرتی ہے۔

تومان مندراور۔ اس مقام پر بندر کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ اس پرگنے میں علی شنگ دریا الانگار دریا سے مل کر دو باراں میں گرتا ہے۔ اس کے علاوہ دریائے چغان سرائے مشرقی شمالی سمت سے گزرتا ہوا الکتور میں بہتا چلا آیا ہے۔

تومان علی شنگ۔ اس کے گرد او نیچے پہاڑ بکثرت پائے جاتے ہیں۔ یہ کوہستان ہمیشہ برف سے ڈھکا رہتا ہے۔ اس کوہستان میں دریائے علی شنگ کا منبع ہے۔ یہاں کے باشندے کافر کہلاتے ہیں۔ اس نواح میں ایک مزار ہے جو یہاں کے عام عقیدے کے موافق لام یا پدر نوح کی قبر ہے۔ یہاں کے لوگ کاف کا تلفظ غین سے کرتے ہیں اسی وجہ سے مغسان کا لفظ غین سے بولا اور لکھا جاتا ہے۔

کوہستان تومان نجراؤ میں بھی کافر ہی آباد ہیں یہاں کے باشندے بجائے چراغ کے چلغوزے کی لکڑیاں جلاتے ہیں۔ یہاں ایک جانور پایا جاتا ہے جسے رو باہ کہتے ہیں۔ یہ جانور زمین پر ایک گز اوپر اُڑ سکتا ہے۔ اس ملک میں ایک چوپایا پایا جاتا ہے جس کے بدن سے مشک کی بو آتی ہے۔

چرخ تومان نو کہر کا ایک موضع ہے۔ یہ مقام مولانا یعقوب چرخی کی پیدائش گاہ ہے۔ سجاوند اسی تومان کا مشہور قصبہ ہے۔

کوہستان تومان بدراؤ میں کافر اور حبشی ہزارہ اور افغان آباد ہیں۔

تومان السا منطقۂ حار و منطقۂ بارد کے درمیان واقع ہے۔ پرندے اوائل موسم بہار میں کثرت سے اُڑتے ہیں اور شوقین شکاری ان چڑیوں کو مارتے اور اُن کا گوشت کھاتے ہیں۔

تومان بنگش سات ہزار سوار اور ستاسی ہزار آٹھ سو پیادے۔ تہمند ایک ہزار جن میں پانچ سو سوار ہیں۔ غلیل پانچ سو سوار اور چھ ہزار پانچ سو پیادے۔ داؤد زئی تین ہزار سوار سینتیس ہزار پیادے۔ گگیانی پانچ سو سوار چار ہزار پانچ سو پیادے۔ محمد زئی چار سو سوار چار ہزار پیادے۔ صافی ایک سو سوار ایک ہزار چار سو پیادے۔ اتمان خیل پچاس سوار آٹھ سو پچاس پیادے۔ غلزئی سو سوار دو ہزار نو سو پیادے، خضر خیل تیس سوار نو سو پچاس پیادے۔ شیرزاد بیس سوار ایک ہزار چار سو پیادے۔ خرگونی دس سوار دو سو پیادے۔ ختکی دو سو سوار چار ہزار پیادے۔ عبدالرحمانی سو سوار دو ہزار پانچ سو پیادے۔ آفریدی پانچ سو سوار دس ہزار پانچ سو پیادے۔ ورک پانچ سو سوار پانچ ہزار پانچسو پیادے۔

تومان گرویز میں ایک مضبوط قلعہ ہے۔ مکانات زیادہ تر سہ منزلہ و چہار منزلہ

ہوتے ہیں۔

غزنیں اقلیم سوم میں داخل ہے اور اس حصۂ ملک کو زابل بھی کہتے ہیں۔ یہ شہر سلطان محمود، سلطان شہاب الدین و دیگر فرمانرواؤں کا پائے تخت تھا۔ قدیم زمانے میں اس کو زابلستان کے نام سے یاد کرتے تھے۔ اکثر اشخاص قندھار کو بھی حدود غزنی میں شامل خیال کرتے ہیں۔ حکیم سنائی و دیگر بیشمار اولیاء اللہ اسی سرزمین میں آرام فرما ہیں۔ کہتے ہیں کہ غزنی میں جاڑے کا موسم سمرقند و تبریز کے موسم سرما سے مشابہ ہے۔ اس حصے میں دریا شمال سے جنوب کی طرف بہتا اور کشتکاری کے رقبے کو سیراب کرتا ہے۔ کسانوں کو بیحد محنت گوارا کرنی پڑتی ہے اس لئے کہ ان کو کھیتوں میں ہر سال نئی مٹی ڈالنی پڑتی ہے تاکہ غلہ بار آور ہو اور اس صورت میں غزنی میں کابل سے زیادہ پیداوار ہوتی ہے۔ یہاں ایک قسم کی دھات جس کو روئین کہتے ہیں پیدا ہوتی اور ہندوستان میں لائی جاتی ہے۔ فردوس مکانی کے عہد حکومت میں ایک قبر تھی جو درود شریف کے پڑھنے سے ہلنے لگتی تھی۔ اہل بصیرت و صاحبان فراست نے اس کی حقیقت سے آگاہ ہونے کی کوشش کی اور معلوم ہوا کہ یہ جنبش قبر پرستوں کی دکانداری کا ایک کرشمہ ہے۔ غزنی میں ایک چشمہ ہے جس کی خاصیت یہ ہے کہ اگر اس میں غلیظ ڈال دیا جائے تو فوراً ابر و باد و طوفان برپا ہو جاتا ہے اور برف باری شروع ہو جاتی ہے۔

تومان دامن کوہ میں پھول بہ کثرت پیدا ہوتے ہیں اور یہاں کی بہار و خزاں ہر دو موسم دلفریبی میں بےنظیر و بیمثال ہیں۔

تومان غوربند میں پھولوں کی رنگ آمیزی حد بیان سے باہر ہے۔ اس حصۂ ملک میں تینتیس قسم کے گل لالہ پھولتے ہیں جس میں ایک قسم کے پھول سے گلاب کی سی خوشبو آتی ہے۔ اس پھول کو لالۂ گلبو کہتے ہیں۔ غوربند میں چاندی و لاجورد کی کانیں بھی ہیں۔ کوہستان کے قریب ایک ریگستان ہے جس کو خواجہ ریگ رواں کہتے ہیں۔ گرمی کے موسم میں اس ریگستان سے ڈھول اور نقارے کی آواز سنائی دیتی ہے۔

تومان ضحاک و بامیان کے قدیم آثار میں قلعۂ ضحاک عمدہ حالت میں موجود ہے۔ اور حصار بامیان خراب حالت میں ہے۔ یہاں بارہ ہزار سمج ہیں۔ اس حصے کے

باشندوں نے کوہستان کے اطراف میں غار کھودے ہیں اور ان کو گچ کرکے اُن میں نقاشی کی ہے۔ انھیں غاروں کو سمج کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ قدیم زمانے میں یہ غار جاڑے کے موسم میں مکانات کا کام دیتے تھے۔ اس مقام پر تین عجیب وغریب بتوں کی مورتیں ہیں۔ ایک بت کی شکل مرد کی ہے جو اسّی گز بلند ہے۔ دوسری عورت کی ہے، یہ بت پچاس گز اونچا ہے اور تیسرا بت ایک بچے کا ہے جس کی بلندی پندرہ گز ہے۔ تعجب انگیز امر یہ ہے کہ مذکورۂ بالا غاروں میں سے ایک سمج میں ایک تابوت رکھا ہوا ہے اور تابوت کے اندر ایک شخص موت کی نیند سو رہا ہے۔ ضعیف العمر اہل علم بھی اس تابوت کی ابتدا سے واقف نہیں ہیں، لیکن اس کو بعید قدیم زمانے کی یادگار خیال کرتے ہیں۔ قدیم زمانے میں اکثر اشخاص بعض دوائیں تیار کرتے تھے اور اُن کو مردہ اجسام پر مل کر لاشوں کو سخت زمین میں پیوند خاک کر دیتے تھے نا واقف اشخاص اس کارروائی سے دھوکا کھاتے اور کرامت کے معتقد ہو جاتے تھے۔

سرکار کابل میں بیس تومان ہیں، فردوس مکانی نے اپنے واقعات میں ان تمام تومانوں کی آمدنی جس میں تمغا کی رقوم بھی شامل ہیں بیس لاکھ شہرخی تحریر فرمائی ہے جو تین لاکھ بیس ہزار اکبرشاہی روپے کے برابر ہے۔ ایک روپیہ چالیس دام کا ہوتا ہے اس حساب سے یہ رقم ایک کروڑ اٹھائیس لاکھ دام کے مساوی ہے۔ اس زمانے میں باوجود قبلۂ عالم کی ہر طرح کی بخشش وعطا ومختلف محاصل کی معافی کے کُل آمدنی چھ کروڑ تہتر لاکھ چھ ہزار نو سو تراسی دام قرار پاتی ہے۔ غالباً اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ فردوس مکانی کے عہد میں ملک اس قدر آباد نہ تھا اور نیز یہ کہ پرشاور واشتغر و بعض دیگر حصوں کی آمدنی عہد بابری کے محاصل میں شامل نہ تھی۔ اس کے علاوہ بابری عمال مالگزاری موجودہ حکام کی طرح قابل وکارگزار بھی نہ تھے۔

سرکار کابل

اسمائے محال	پیمائش بیگہ	پیمائش بسوہ	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
بائیس محل	۰		۸۰۵۰۷۴۶۵	۱۳۷۱۷۸	۲۸۱۸۷	۲۱۲۷۰۰	۰
شہر کابل	۰		۱۲۷۵۸۴۱۰	۰	۷۰۰۰	۱۵۰۰۰	۰
مضافات شرقی کابل							
تومان بگرام	۰		۹۶۹۲۳۲	۰	۰	۰	۰
تومان نیک نہال (ننگ نہار)	۰		۱۱۸۹۴۰۳	۱۲۲۴	۲۰۰	۵۰۰۰	۰
بلوک کامہ و اشخص	۰		۰	۰	۰	۰	۰
شمالی							
تومان مندراور	۰		۲۶۸۴۸۸۰	۰	۵۰	۵۰۰	۰
تومان علی شنگ	۰		۳۷۰۱۱۵۰	۱۹۴۸	۵۰	۵۰۰۰	ازقوم علی شنگ
تومان النگار	۰		۱۵۴۴۷۰	۰	۵۰۰	۱۰۰۰	لمغانی
پولاک بجراد	۰		۲۰۴۵۴۵۱	۰	۳۰۰۰	۳۰۰۰	کفار
تومان لوگھر	۰		۳۱۹۳۲۱۴	۲۳۹۶۰	۵۰	۵۰۰	۰
تومان بدراؤ	۰		۴۱۳۸۸۵	۰	۵۰	۵۰۰	ترمان
تومان الساى	۰		۶۰۰۰۰	۰	۰	۵۰۰۰	دلازاک
تومان پنجھیر	۰		۴۶۱۹۴۰	۰	۰	۳۵۰۰۰	پنجی
جنوبی							
تومان بنگش	۰		۴۳۳۲۳۴۷	۰	۷۰۸۷	۸۷۸۰۰	افغان

اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
تومان کوہٹ	۰	۷۰۱۶۰۴	۰	۳۰۰	۵۰۰۰	اورکزئی وغیرہ
تومان نغر	۰	۸۵۴۰۰	۰	۱۰۰۰	۷۰۰۰	افغان یوسف خیل
تومان گردیز	۰	۲۰۳۰۰۲	۱۸۶۴	۲۰۰	۱۰۰۰	افغان
تومان میدان	۰	۱۶۰۶۷۹۹	۱۸۶۴	۲۰۰۰	۰	ہزارہ میدانی
تومان غزنین	۰	۳۷۶۰۶۴۳	۱۰۷۶	۱۰۰۰	۵۰۰۰	۰

غوربند

اسمائے محال	پیمائش	محاصل	سیورغال	سوار	پیادہ	اقوام زمیندار
تومان فرمل	۰	۳۲۵۷۱۶	۰	۱۰۰۰	۵۰۰۰	۰
تومان دامن کوہ	۰	۱۶۴۶۱۷۸۵	۰	۵۰۰۰	۳۰۰۰۰	۰
تومان غوربند	۰	۱۵۷۴۷۶۰	۰	۳۰۰۰	۵۰۰۰	ہزارہ و ترکمان
تومان ضحاک بامیان	۰	۸۶۱۷۵۰	۰	۲۰۰	۱۰۰۰	۰

سنہ ۷۷ ہجری میں عبدالملک بن مروان نے امیہ بن عبداللہ کو خراسان کی حکومت سے معزول کر کے حجاج بن یوسف ثقفی کو حاکم خراسان اور عبداللہ بن ابی بکر کو والی سیستان مقرر کیا۔ عبداللہ نے سیستان میں لشکر و فوج مرتب کر کے رتبیل حاکم کابل پر حملہ کیا۔ رتبیل جو حریف سے مقابلہ کرنے سے عاجز تھا ملک کو چھوڑ کر پہاڑی دروں میں پناہ گزیں ہوا عبداللہ نے کو جرأت سے کام لے کر حریف کا تعاقب کیا لیکن اپنی مشکلات کا صحیح اندازہ نہ کر سکے۔ اس ملک کے باشندوں نے پہاڑی دروں کو پتھروں سے بند کر دیا اور حریف کے لئے راہ مسدود کر دی۔ بیگانہ لشکر کے لئے ملک کے دشوار گزار راستوں کو طے کرنا مشکل ہو گیا اور غلہ و خوراک کے بہم نہ پہنچنے سے ہر فرد عاجز ہو گیا۔ عبداللہ نے مجبوراً سات ہزار درم جو تین لاکھ روپے کے مساوی ہوتے ہیں ادا کئے اور اس طرح راہ پا کر حریف کے ملک سے باہر آئے۔

شریح بن ہانی اس مہم کا حال سُن کر غضبناک ہوا اور باوجود پیرانہ سالی کے جنگ آزما ہوکر مردانہ وار میدان میں کام آیا۔ حجاج ان واقعات کو سن کر غصے ہوا اور عبداللہ کو سرزنش کرکے حکومت سے معزول کیا۔ ۸۰ھ ہجری میں حجاج نے عبدالرحمٰن بن محمد اشعث کو ان تحصیل کی مہم پر نامزد کرکے سیستان اور اُس کے نواح کا حاکم مقرر کیا۔ عبدالرحمٰن حدود کابل میں داخل ہوا اور وہی پہلا طرزِ عمل اختیار کیا لیکن انجام اندیشی کو ملحوظ رکھ کر ہر درے پر بہادروں کا ایک گروہ حفاظت کے لئے مقرر کیا۔ عبدالرحمٰن نے حیرت انگیز جرأت دکھائی اور بیشمار مال غنیمت حاصل کیا لیکن مقامی دشواریوں کی وجہ سے مُلک پر قبضہ نہ رکھ سکا اور واپس ہوا۔ حجاج اُس کی واپسی سے بیحد ناخوش ہوا اور عبدالرحمٰن کے نام ایک عتاب نامہ روانہ کیا۔ اس خط میں بیحد ملامت کے بعد مرقوم تھا کہ اگرچہ اس سال تم نے کابل کی مہم میں کارہائے نمایاں انجام دئے لیکن تمھاری یہ حقارت انگیز واپسی سخت قابل ملامت ہے جس کی سزا یہ ہے کہ اس خط کے پہنچتے ہی فوراً کابل روانہ ہوکر ملک پر قبضہ کرو۔ حجاج نے تمام لشکر سے مخاطب ہوکر نامے میں یہ لکھا کہ اگر عبدالرحمٰن اپنی خودرائی اور خواہش سلامتی کو عزیز رکھ کر اس حکم پر عمل نہ کرے اور مہم کو سال آیندہ پر ملتوی کردے تو میں اُس کو حکومت سے معزول کرتا ہوں۔ ایسی حالت میں اہل لشکر اسحاق بن محمد کو اپنا حاکم تصور کرکے احکام کے مطابق عمل کریں۔ عبدالرحمٰن نے مال و مقبوضات کی قوت و طاقت پر مغرور اور اپنی بدطینتی سے مجبور ہوکر افسران لشکر سے سازش کی اور حجاج سے منحرف ہوکر حاکم کابل سے صلح کی اور حجاج کے مقابلے میں جنگ کرنے کے لئے تیار ہوا۔ عبدالرحمٰن نے حاکم کابل سے اس شرط پر صلح کی کہ اگر وہ حجاج پر فتح پائے گا تو کابل پر کسی قسم کی دست درازی نہ کرے گا اور نہ اہل ملک کو کوئی نقصان پہنچائے گا اور اگر حریف سے شکست کھائیگا تو حاکم کابل کے دامن میں پناہ گزیں ہوگا اور ایسی حالت میں والئ کابل کا فریضہ ہوگا کہ عبدالرحمٰن کو ہر طرح کی مدد دے۔ حجاج اس فتنہ انگیزی سے غضبناک ہوا اور نواح تستر میں حریف کے مقابلے میں صف آرا ہوا۔ عبدالرحمٰن نے اس معرکے میں فتح پائی اور حجاج بصرہ واپس گیا۔ حجاج نے دوسرے سال بار دگر معرکہ آرائی کی اور عبدالرحمٰن ناشکرگزار ذلیل و خوار ہوکر بست کے قلعے میں پناہ گزیں ہوا۔ اس حصار کا حاکم عبدالرحمٰن کا ایک

دست گرفتہ تھا سیہ کار حاکم نے حجاج کے حضور میں سرخرو ہونے کے لئے اپنی دین و دنیا تباہ کی اور عبدالرحمٰن کو گرفتار کر کے ارادہ کیا کہ اُس کو بصرے روانہ کرے۔ حاکم کابل کو ان واقعات کی اطلاع ہوئی اور اُس نے بجد جرأت کے ساتھ حریف پر حملہ کر کے عبدالرحمٰن کو دشمن کے پنجے سے آزاد کیا اور اُس کو اپنے ہمراہ کابل لے آیا۔ عبدالرحمٰن نے بار ہا حاکم کابل کی مدد سے معرکہ آرائی کی لیکن کامیاب نہ ہوا۔ ۸۴ھ ہجری میں زن بیل، حجاج کے دل خوش کن وعدوں اور اُس کی سخن سازی کا شکار رہا اور اُس نے عبدالرحمٰن کو گرفتار کر کے حجاج کے حضور میں روانہ کیا۔ عبدالرحمٰن نے اپنی فطری غیرت کی وجہ سے اس طرح حریف کے سامنے حاضر ہونا گوارا نہ کیا اور ایک بلند مقام سے نیچے گر کر اپنی جان دی۔

۱۲۰ھ ہجری میں ہشام بن عبدالملک کے عہد حکومت میں امین بن عبداللہ قشری حاکم خراسان نے غور و غرجستان و نیمروز و کابل کو فتح کر کے کابل کو اپنا صدر مقام مقرر کیا۔ اس واقعے کے بعد سے بنی امیہ و بنی عباس کے عہد میں کابل ہمیشہ حاکم خراسان کے ماتحت رہا یہاں تک کہ سامانیوں کے دور حکومت میں الپتگین نام ایک غلام نے آل سامان کی قید اطاعت سے آزاد ہو کر غزنی اور کابل پر قبضہ کیا اور خود مختار فرماں روا ہو گیا۔ الپتگین کی وفات کے بعد محمود غزنوی کا باپ سبکتگین اس ملک کا بادشاہ ہوا اور اس طرح غزنوی فرمانروا اس شہر پر حکومت کرتے رہے۔ غزنویوں کے بعد سلاطین غور نے کابل پر حکومت کی اور ان سلاطین کے بعد اُن کے غلام جن میں ایک تاج الدین یلدوز بھی تھا، ملک پر قابض رہے۔ عہد غلاماں کے بعد سلاطین خوارزم نے قبضہ کیا اور ان کے بعد کابل قاآن بزرگ چنگیز خاں کے دائرۂ حکومت میں داخل ہوا اور چنگیز خانی سلسلے سے حضرت صاحبقران امیر تیمور کے قبضے میں آیا اور حضرت کے گرامی فرزند یکے بعد دیگرے اس ملک کے فرمانروا قرار پائے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ خاندان شاہنشاہی کے دائمی عدل و انصاف و نیز عام بخشش و عطا اور روز افزوں حسن سیاست سے اس ملک کی سرزمین ہمیشہ سعادت اندوز ہوتی رہے گی۔

آئین (۱۷)

کروہ

زمین کو ناپنا اور اندازہ کرنا دُنیاوی خوشحالی کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہے قبلۂ عالم اس امر پر بجید توجہ فرماتے اور مسافتوں کا صحیح اندازہ فرما کر فاصلوں کو کوس کے حساب سے مقرر فرماتے ہیں۔ جہاں پناہ نے ایک کوس میں سو طنابیں اور ہر طناب میں پچاس گز الٰہی مقرر کئے ہیں یا یہ کہ ایک کوس چار سو بانس کا اور ہر بانس ساڑھے بارہ گز کا قرار پایا ہے۔ ہر دو حساب کی رو سے ایک کوس پانچ ہزار گز کا سمجھا جاتا ہے۔ قبلۂ عالم جب سفر فرماتے ہیں تو احتیاط پسند ملازمین بانسوں سے فاصلے کی پیمائش کر کے مسافت کا صحیح اندراج کرتے ہیں۔ ان ملازمین کے اعداد و شمار کو داروغہ اور مشرف جانچتے ہیں اور اس طرح مسافتوں کا شمار غلطیوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

شیر خاں نے ایک کوس ساٹھ جریب کا اور ہر جریب ساٹھ سکندری گز کی قرار دی تھی۔ دہلی میں پیمائش اسی حساب سے کی جاتی ہے۔ مالوے میں ایسی نوّے جریب کا ایک کوس اور ہر جریب ساٹھ گز کی خیال کی جاتی ہے گجرات میں گاؤ کوس رائج ہے جس سے مراد وہ انتہائی فاصلہ ہے جہاں تک کہ ایک معمولی

گانے کی آواز سنائی دیتی ہے۔ ماہرین پیمائش نے اس فاصلے میں پچاس جریبوں کا اندازہ کیا ہے۔ بنگال میں کوس کو دھنپیہ کہتے ہیں۔ اس سے مراد وہ فاصلہ ہے جس کو تیز دوڑنے والے ایک سانس میں طے کر سکیں۔ بعض اشخاص کا بیان ہے کہ دھنپیہ سے مراد وہ فاصلہ ہے جو ایک شخص اس قدر زمانے میں طے کر سکے کہ اس کے سر پر رکھی ہوئی سبز پتی خشک ہو جائے۔

قدیم فرسنگ ناموں میں ابعاد اور اجرام فلکی کے متعلق مرقوم ہے کہ کرۂ زمین کا محیط قدیم حکما کے خیال میں آٹھ ہزار فرسخ اور مابعد کے ماہرین ہیئت کے اندازے کے مطابق چھ ہزار آٹھ سو فرسخ ہے۔ ہر دو گروہ کی رائے میں ایک فرسخ سے تین کوس مراد ہیں گویا اولین مذہب کے مطابق ایک کوس تین ہزار گز اور ہر گز بتیس انگشت کا اور دومیں مشرب کے حساب سے ایک کوس چار ہزار گز کا اور ایک گز چوبیس انگشت کا قرار پایا ہے۔ انگشت سے ہر دو فریق کے خیال میں وہ فاصلہ مراد ہے جو چھ معتدل جَو کو اس طرح پیوستہ رکھنے سے پیدا ہو کہ ہر جو کا شکم دوسرے دانے کی نشست سے ملحق ہو۔ ہر جَو کی چوڑائی ترکی گھوڑے کی ایال کے چھ بالوں کے برابر ہے۔ ظاہر بیں حقیقت ناشناس افراد یہ خیال کرتے ہیں کہ کروہ کے اندازے میں ہر دو فریق کے درمیان اختلاف ہے لیکن ارباب بصیرت و معاملہ فہم حضرات کو معلوم ہے کہ ہر دو قطعاً متحد ہیں اور ان میں کوئی اختلاف نہیں ہے بظاہر اس غیر واقعی فرق کا منشا انگشت کا شمار ہے جو دونوں میں مختلف ہے لیکن یہ اختلاف بے بنیاد ہے جیسا کہ اربعہ متناسبہ سے ثابت کیا جاتا ہے۔ اربعہ متناسبہ سے چار ایسے عدد مراد ہیں جن میں اول کو دوم کے ساتھ وہی نسبت ہو جو سوم کو چہارم کے ساتھ حاصل ہے، مثلاً دو کو چار کے ساتھ وہی نسبت ہے جو آٹھ کو سولہ کے ساتھ ہے۔ اس قاعدے کا خاصہ یہ ہے کہ طرفین (یعنی ہر دو انتہائی اعداد) کا حاصل ضرب وسطین (دو درمیانی اعداد) کے حاصل ضرب کے برابر ہوتا ہے۔ جیسا کہ مذکورۂ بالا مثال سے واضح ہو سکتا ہے (دو اور سولہ کا حاصل ضرب بتیس، چار اور آٹھ کے حاصل ضرب کے مساوی ہے) اس کلیے کی دلیل اقلیدس کے مقالۂ ہفتم کی انیسویں شکل میں مذکور ہے۔ اس بنا پر ہم اس ظاہری اختلاف کو

اس طرح غلط ثابت کر سکتے ہیں کہ تین ہزار کو چار ہزار کے ساتھ وہی نسبت ہے جو چوبیس کو بتیس کے ساتھ حاصل ہے۔ اگرچہ یہ ہر چار عدد تو مختلف ہیں لیکن تین ہزار اور بتیس کا حاصل ضرب جو طرفین ہیں وسطین یعنی چار ہزار اور چوبیس کے حاصل ضرب کے مساوی ہے یعنی ہر دو صورت میں حاصل ضرب چھیانوے ہزار ہے۔ اس لحاظ سے میل ہر دو فریق کے اندازۂ شمار کے مطابق متحد فاصلہ ہے جس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ جو فرق کہ گزوں کے شمار میں پایا جاتا ہے وہ اعداد انگشت کے اختلاف پر مبنی ہے جو ہر دو مذہب میں مختلف ہیں لہذا ہر فرسخ جدید مشرب کے مطابق بارہ ہزار گز کا اور قدیم رائے کے موافق نو ہزار گز کا قرار پایا۔

ان اعداد میں بیشمار خواص و رموز و اشارات ہیں منجملہ اُن کے ایک یہ ہے کہ اگر طرفین میں سے ایک طرف معلوم نہ ہو تو وسطین کو باہم ضرب دے کر طرف معلوم سے تقسیم کرو تو طرف مجہول کا علم حاصل ہو جائے گا۔ چنانچہ مثال مذکور میں فرض کرو کہ اگر طرف اول یعنی دو مجہول ہو تو وسطین یعنی چار اور آٹھ کے حاصل ضرب یعنی بتیس کو طرف معلوم یعنی سولہ سے تقسیم کریں تو طرف مجہول یعنی دو معلوم ہو جائیگا۔ اسی طرح اگر طرف دیگر یعنی سولہ مجہول ہو تو وسطین یعنی چار اور آٹھ کے حاصل ضرب یعنی بتیس کو طرف معلوم یعنی دو سے تقسیم کرو تو طرف مجہول یعنی سولہ کا علم حاصل ہو جائیگا۔ اس طرح وسطین میں کوئی عدد مجہول ہو تو طرفین کے حاصل ضرب کو وسط معلوم سے تقسیم کرو تو وسط مجہول معلوم ہو جائے گا۔ چنانچہ فرض کرو کہ چار جو وسط اوّل ہے لامعلوم ہے تو اگر طرفین یعنی سولہ اور دو کے حاصل ضرب یعنی بتیس کو وسط معلوم یعنی آٹھ سے تقسیم کرو تو خارج قسمت وسط مجہول یعنی چار ہوگا۔ اگر وسط دوم یعنی آٹھ لامعلوم ہے تو طرفین کے حاصل ضرب کو چار سے تقسیم کرنے پر خارج قسمت آٹھ ہوگا اور اسی طرح وسط مجہول کا علم ہو جائے گا۔

علاوہ اس کے انھیں اوساط کے ذریعے سے کسی شے کے قاعدے سے اس کا ارتفاع اور فاصلہ بھی دریافت کرتے ہیں جس کا طریقہ حسب ذیل ہے۔

ایک معین ارتفاع کی ایک لکڑی زمین میں گاڑتے ہیں اور اس لکڑی کے سائے

اور دیوار کے سائے کی پیمائش کرتے ہیں۔ لکڑی کے سائے اور خود اُس لکڑی میں جو تناسب ہوتا ہے وہی دیوار اور اُس کے سائے میں خیال کیا جاتا ہے اور اس طرح دیوار کی بلندی کا اندازہ ہوجاتا ہے۔

اس کے علاوہ ایک لکڑی کسی بلند مقام کے برابر کھڑی کرتے ہیں اور ایک ایسے مقام سے نظر کرتے ہیں جہاں سے کہ خطِ شعاع راست اُس لکڑی کے سرے پر سے گزرتا ہوا اُس بلندی کے سرے تک پہنچتا ہے۔ موضعِ نظر اور پایانِ چوب کے بعد اور لکڑی کے ارتفاع میں جو تناسب ہوتا ہے وہی تناسب اُس مقام اور بلندی کے پایاں سے بلندی کے ارتفاع میں خیال کیا جاتا ہے۔

اگر کسی شے کی بلندی کو آئینے یا پانی وغیرہ میں اندازہ کرتے ہیں تو ایک ایسے نقطے کو معین کرتے ہیں جہاں سے کہ خطِ منعکس اس بلند شے کے سرے تک پہنچتا ہے جو تناسب کہ منعکس ارتفاع اور پائے ناظر سے اُس بلند شے کے سرے میں ہوتا ہے وہی نسبت اُس نقطے اور شے کے بعد سے اُس شے کے ارتفاع میں خیال کی جاتی ہے۔

اگر کسی کنویں کی گہرائی کا اندازہ کرنا چاہتے ہیں تو ایک ایسے مقام پر کھڑے ہوتے ہیں جہاں سے کہ خطِ شعاعی ناظر کے طرف مقابل سے لبِ چاہ سے گزرتا ہوا اُس کی گہرائی تک پہنچتا ہے۔ پائے ناظر اور لبِ چاہ کے بعد اور اُس کی اونچائی میں جو تناسب پایا جاتا ہے وہی کنویں کی چوڑائی اور اس کی گہرائی میں خیال کیا جاتا ہے۔

بعض اشخاص جن برید سے مسافت کا اندازہ لگاتے ہیں۔ ایک برید تین فرسخ کے برابر ہے ایک فرسخ تین میل کا اور ایک میل بارہ ہزار باع ایک باع چار گز کا اور ایک گز چوبیس انگشت کا ایک انگشت چھ جو کا اور ایک جو خچر کی دم کے چھ بالوں کے برابر ہوتا ہے۔

ہند و حکما کی رائے ہے کہ آٹھ پوست کندہ جو جب عرض میں ایک دوسرے کے برابر رکھے جاتے ہیں تو فاصلہ ایک انگشت شمار کیا جاتا ہے۔

ایسے چوبیس انگشت کا ایک ہاتھ اور چار ہاتھ کا ایک ڈنڈ جسے دھنک بھی کہتے ہیں اور بارہ ہزار ڈنڈ کا ایک کوس اور چار کوس کا ایک جوجن ہوتا ہے۔

بعض ہندی حکما کا عقیدہ ہے کہ ایک کوس اُس عورت کے ہزار قدم کے برابر ہوتا ہے جو سر پر گھڑا اور گود میں بچہ لے کر مسافت طے کرے۔

پروردگار کا شکر ہے کہ آئین ملک آبادی تمام ہوا اور توفیق الٰہی کی امداد و اعانت سے تمام قلمرو شاہی کا مفصل حال معرض تحریر میں آگیا۔ قومی گروہوں اور نیز قدیم فرمانرواؤں کے حال و بعض دیگر اہم واقعات بھی قلمبند ہو گئے۔

ان واقعات کے قلمبند کرنے میں مولف کو سخت ترین مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ واقعات کے اختلاف و اشکال سے قریب تھا کہ مصنف کے ارادے میں خلل واقع ہو جائے اور یہ عظیم الشان کام ناتمام رہے لیکن نوشتۂ تقدیر کو کوئی شخص بدل نہیں سکتا اور جو کچھ کہ کاتب تقدیر نے لکھا ہے اس کا پورا ہونا ناگزیر ہے مولف نے اپنے خیال و عقیدہ کے مطابق صحیح و قابل اطلاع واقعات کو اس کتاب میں درج کیا ہے امید ہے کہ عام ناظرین کرام اغلاط پر مولف کو نشانۂ ملامت نہ بنائیں گے اور اس کتاب سے تمام عالم کے قلوب علوم و واقفیت کی مبارک شعاع سے ہمیشہ منور و درخشاں ہوں گے۔

تمت

صحت نامہ

آئین اکبری جلد اوّل (حصۂ دوم)

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۶۱۹	۲	نقد	نقد	۹۱۸	۱۷	دوسو وبہتر	دوسو بہتّر
۶۶۹	۳	(ساتوان)	(ساتواں)	"	۱۸	اس قوم	اس رقم
۶۸۹	۲	شالی مونجی	شالی مونجی	۹۳۳	۳	دعیرہ	وغیرہ
۷۳۹	۶	عدس	عدس	۹۳۶	۱۱	تاراپور	تاراپور
۷۶۳	۲۴	اس لک	اس ملک	۹۴۵ تا ۹۵۱	۲	محاصل	محاصل (دام)
۷۴۴	۱۲	حرض	حوض	۹۵۷ تا ۹۵۸	پیشانی کتاب	سرکار سورٹھ	سرکار سورنٹھ
۷۶۹	۱۱	بیھئے	پیتے	۹۶۰	۱۳	تابان	تاباں
۸۰۷	۲۳	قلعۂ نگین	قلعۂ سنگین	"	۱۸	سیلا دیو	سیلا دیو
۸۱۷	۱۰	آبشار ہیں جن	آبشار ہیں جن کو	"	۱۹	رادہن پورے آیا	رادھن پور لے آیا
۸۳۰	۱۱	کرتے ہیں	کرتے ہیں عمل کرکے	۹۶۲	۲۰	بشتر	پیشتر
"	۱۲	غفلفت	غفلت	۹۶۸	۲۵	راجپوتوں	راجپوتوں
۸۳۱	۹	بھحہ	بھجنہ	۱۰۱۱	۱۱	جوگان بازی	چوگان بازی
۸۴۰	۱	سرکار کوڑہ غزنی	سرکار کوڑہ غزنی	۱۰۱۳	۱۴	بغرا ماں	بغرا خاں
۹۰۶	۱۸	پرسو پیکار	پرسر پیکار	۱۰۵۵	۱۷	صلاح الدیں	صلاح الدین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۵۵	۱۸	جام فیرور	جام فیروز	۱۰۹۷	۱۱	کنورو کاشغر	کتورو کاشغر
۱۰۵۶	۱۳	حضرت عمر خطاب	حضرت عمرؓ بن خطاب	۱۱۰۲	۹	ہر جریب بر	ہر جریب پر
۱۰۵۸	۱۶	پناہ گریں	پناہ گزیں	۱۱۰۴	۱۹	افعان	افغان
۱۰۶۲	۳	گدی	گدہی	۱۱۱۸	۱	آئین (۱۷) کروہ	آئین (۱۸) گروہ
۱۰۹۲	۲۵	وایس دین	واپس دیں				